سیرتِ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

افادات : مولانا طارق جمیل مدظلہ

ترتیب وتشکیل : ابومحمد مخدوم زادہ شجاع آبادی

Marfat.com

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ [القرآن]

سیرتِ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

افادات

مولانا طارق جمیل مدظلہ

ترتیب و تشکیل

ابو محمد مخدوم زادہ شجاع آبادی

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

M-338207

Marfat.com

297.9921
س 28 م
142374

ہماری کتابیں، معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد
اہتمام: سلمان منیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سیرت رحمت کائنات ﷺ

افادات: مولانا طارق جمیل مدظلہ
ترتیب و تشکیل نو: ابو محمد مخدوم زادہ شجاع آبادی
اشاعت: 2017ء
مطبع: اسد نیئر پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ: النفیس پبلشرز
قیمت: -/350

کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی کمپوزنگ کی غلطی ہو تو ادارہ کو اطلاع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ شکریہ

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

Marfat.com

آمدِ رحمۃ اللعالمین ﷺ

اسمِ محمد و احمد کی تشریح

میرے بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا نام ''محمد'' رکھا۔ محمد کا مطلب ہے جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے اور آپ ﷺ کا نام احمد رکھا، اور احمد کا مطلب ہے جو سب سے زیادہ تعریف کرے۔ تو ایسے تعریف والے ہیں، اللہ کے رسول کہ جن کی اللہ خود تعریف کرے تو کون اس کی تعریف کرسکتا ہے!!

کبھی آپ ﷺ کے اخلاق کی تعریف ہو رہی،

کبھی آپ ﷺ کی جان کی قسمیں کھائی جا رہی ہیں،

کبھی آپ ﷺ کی صفائی پیش کرتے ہیں قسمیں کھائی جا رہی ہیں۔

کبھی آپ ﷺ کے خطاب کے آداب سکھائے جا رہے۔

باقی انبیاءؑ اور رسول اللہ (ﷺ) میں فرق

اچھا! اللہ تعالیٰ نے نبیوں پہ سلام بھیجا ہے......

سلامٌ علٰی نوحٍ فی العٰلمین......نوح علیہ السلام پہ سلام ہو

سلامٌ علٰی ابراھیم......ابراہیم علیہ السلام پہ سلام ہو

سلامٌ علٰی موسٰی وھارون......موسیٰ وہارون (علیہما السلام) پہ سلام ہو۔

سلامٌ علٰی الیاسین......الیاس علیہ السلام پر سلام ہو

لیکن جب اپنے نبی (ﷺ) پہ سلام بھیجا تو یہ نہیں کہا: سلامٌ علٰی محمد تو

Marfat.com

اتنا تھا۔ جیسے اور نبیوں کو بھیجا ایسے ہی سلام علی محمد...... لیکن اللہ تعالیٰ نے طرز ہی بدل دی......

اب پھر مشکل آ گئی کہ اب اس کلام میں کیا خوبصورتی ہے، کیا طاقت ہے۔ اب میں اردو میں کیسے بتاؤں کہ جب اللہ کہتا ہے "ان اللّٰـــہ" تو کیا کمال کر دیا اس نے اور "وملئکتہ" یوں نہیں کہا: اِنَّ اللّٰہ و الملئکۃ: اللہ کے فرشتے۔ اپنا نام دو دفعہ اِنَّ اللّٰہ اللہ وملئکتہٗ اور اللہ کے فرشتے۔ پھر لفظ اِنَّ پھر لفظ اللّٰہ۔ اللہ کی جگہ کوئی لے آتا: رحمٰن، رحیم، قدیر، علیم، خبیر۔ اللہ! گویا کہ خود آگے بڑھ کے اللہ کہہ رہا ہے کہ میں خود اور میرے فرشتے بذات خود کیا کرتے ہیں؟

یصلّون علی النبی ...... اس نبی پہ سلام ہی بھیجتے رہتے ہیں۔ درود ہی بھیجتے رہتے ہیں: (یا ایھا الذین امنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیمًا)

خلیلؑ پر حبیب (ﷺ) کی فضیلت

کس قدر اللہ نے اس آیت میں آپ ﷺ کا مقام بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے کہا: ان اللّٰہ تعالٰی اتّخذ ابراھیم خلیلًا۔ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ مجھے حبیب بنایا اور قسم کھائی: وعزّتی لاوثرن حبیبی علٰی خلیلی، مجھے میری عزت کی قسم! اپنے حبیب کو اپنے خلیل سے اُوپر رکھوں گا۔

اسماء النبی ﷺ

اور پھر حبیب اللہ بنایا گیا۔ خلیل اللہ بنایا گیا اور محمد (ﷺ) اللہ نے نام رکھا۔
محمد (ﷺ) اللہ نے نام رکھا۔

ماحی...... اللہ نے نام رکھا

حاشر...... اللہ نے نام رکھا

عاقب...... اللہ نے نام رکھا

فاطر...... اللہ نے نام رکھا

خاتم...... اللہ نے نام رکھا

Marfat.com

طٰہٰ ...... اللہ نے نام رکھا

ابوالقاسم ...... اللہ نے نام رکھا

یٰسٓ ...... اللہ نے نام رکھا

اور کثرتِ اسماء:

اتنے نام دے دیئے۔ نام تو ہے: عبدالرحمٰن۔ ماں کبھی کہتی ہے میرا عبدالرحمٰن۔
کبھی کہتی ہے میرا دل......
کبھی کہتی ہے میرا ٹکڑا......
کبھی کہتی ہے میرا جگر......
کبھی کہتی ہے میرا چاند...... چاہے ہو کالی رات
کبھی چاند کہتی ہے۔ میرا تارا کہتی ہے...... لیکن اللہ نے اپنے پیغمبر کو کیسے کیسے نام دیے...... سبحان اللہ!!

عظمتِ قرآن اور وسعتِ علمِ نبوی ﷺ

پھر اللہ تعالیٰ نے کتاب دی، اور عالیشان...... اللہ اپنی ذات میں بے مثل، بے مثال...... کتاب بے مثل، بے مثال......

نہ تغیر نہ تبدّل......

نہ کوئی شق ڈالی جا سکتی ہے، نہ نکالی جا سکتی ہے۔

یہاں تو شق نمبر فلاں، شق نمبر فلاں۔ یہ ڈال دو، یہ نکال دو۔ یہ انسان ہیں اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

لا تبدیل لکلمات اللّٰہ...... یہ نہیں بدل سکتا۔

لا مبدّل لکلمٰتہٖ ...... کوئی بدلنا بھی چاہے تو نہیں بدل سکتا۔

پھر جو رہبر دیا۔ کتاب بھی دے دی۔ کتاب والا بھی دے دیا۔ وہ بھی ایسا دے دیا تا کہ سارے نبیوں (علیہم السلام) کو جتنا علم دیا اور اس کی مثال ہے ایک ذرّے کی۔ نبی

Marfat.com

عام انسان نہیں۔انبیاء (علیہم السلام) کو جو علم دیا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو جو علم دیا، اس کی مثال ہے ایک ذرّے کی اور جو اپنے محبوب (ﷺ) کو دیا اس کی مثال ہے ایک صحرا کی۔تو کیسا علم ہوگا اس محبوب کا؟

اب ہم کہیں :وہ علم تو آج نہیں چل سکتا۔رسول اللہ ﷺ کے علم سے ہمارا مسئلہ نہیں حل ہوسکتا تو پھر ہمیں خاک ہی چاٹنی پڑے گی اور کیا کرنا ہوگا۔ہمیں کافر کی غلامی تو کرنا ہوگی اور کیا کرنا ہوگا؟

"یا ابا سفیان جئتکم بکرامة الدّنیا و الاٰخرة"......بنو ہاشم،بنواُمیہ میں ٹکر تھی اور جب آپ ﷺ کی نبوت کا اعلان ہوا تو بنواُمیہ اقتدار میں تھے۔بنو ہاشم شرافت میں آگئے تھے۔بنواُمیہ اقتدار میں آگئے تھے۔تو جب انہوں نے نبوت کا اعلان کیا تو انہوں نے سمجھا۔یہ ہمارا اقتدار لینا چاہتے ہیں تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:ابوسفیان لینے نہیں آیا۔میری مانو گے تو دنیا اور آخرت کی عزتیں تمہارے قدم چومیں گی۔میری مانو تو سہی!!

عرب وعجم کی حکومت دلانے والا کلمہ

ابو طالب کے گرد مجمع قریش کا اکٹھا کہ اپنے بھتیجے کو روک لو،ورنہ اسے یہ کردیں گے'یہ کردیں گے،اور آپ نے حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ بیٹا! جا کے بلا کے لاؤ کہ اپنے ابن عم کو بلا کے لاؤ۔تو گرمی شدید تھی،دیواروں کا سایہ تھوڑا تھوڑا،آپ ﷺ اس کے ساتھ ساتھ چلتے،چلتے،چلتے چچا کے گھر پہنچے تو انہوں نے کہا:بھتیجے اپنی قوم کی بات تو سنیے،کیا کہتے ہیں؟تو آپ ﷺ نے کہا!چچا میں تو ایک بات ان سے مانگ رہا ہوں۔

کلمة واحدةٌ لو تؤتونها کانت لکم العرب وتؤدّی لکم العجم الجزیة.

یہ میری ایک بات مان لیں،سارا عرب ان کا تابع ہو جائے گا۔سارا عجم ان کا غلام بن کر انہیں جزیہ ادا کرے گا۔

تو ابوجہل جیسا بھی بھڑک اُٹھا اور یوں ہاتھ مار کر کہنے لگا، وابیك عشر

Marfat.com

کلمات ...... تیرے باپ کی قسم! ہم تو دس دفعہ وہ کلمہ پڑھنے کو تیار ہیں، جس سے عرب اور عجم میں ہماری حکومت قائم ہو جائے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس ایک ہی ہے: قولوا لا اِلٰه الا اللّٰه : بس یہی کہہ لو، سب کچھ ہو جائے گا۔ کہنے لگا:

اجعل الألهة اِلٰهًا وّاحدًا اِنَّ هٰذا لشيءٌ عجاب......

یہ تیری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ہمارے اتنے خدا ہیں، تو ایک ہی بنا دیتا ہے۔

اسماء النبی ﷺ کی کثرت میں حکمت

ایسا کامل اکمل رسول اللہ ﷺ آیا۔ آپ ﷺ کا نام محمد بھی ہے۔ آپ ﷺ کا نام احمد بھی ہے بلکہ آپ ﷺ کے دس نام ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ لی عند اللّٰه عشرة اسماء...... میرے اللہ نے میرے دس نام رکھے ہیں۔ یہ دس نام رکھنے کی حکمت آپ پہلے سنیں......

بچہ ہوتا ہے ناں، ماں کا گود میں، تو وہ کہتی ہے: میرا لال!...... پھر کہتی ہے: میرا جگر!...... پھر کہتی ہے میرا سورج!...... پھر کہتی ہے: میری ٹھنڈک!...... پھر کہتی ہے میرا دل!...... پھر کہتی ہے میرا چاند، میرا تارا...... وہ صرف لال کیوں نہیں کہتی؟ کبھی چاند بنایا اور کبھی کچھ بنایا، کبھی تارا بنایا، کبھی کچھ بنایا، کبھی تارا بنایا، کبھی دل بنایا، کبھی جگر بنایا۔ صرف لال کیوں نہیں کہتی اس لیے کہ پیچھے محبت کا جوش اتنا ہے کہ ایک لفظ سے ادا نہیں ہوتا یا اور مثال سمجھیں بالعکس...... کہ جب غصہ چڑھ جائے تو پھر ایک گالی سے گزارا نہیں ہوتا پھر کوئی تسبیح پڑھے تب جا کے ہوتا ہے یا نہیں؟

تو وہ لال کو کبھی چاند بنا رہی ہے، کبھی تارا بنا رہی ہے، کبھی آسمان بنا رہی ہے اور سورج بنا رہی ہے، کبھی جگر بنا رہی، کبھی دل بنا رہی۔

اب دیکھیں ماؤں کو گھروں میں جب وہ بچوں سے باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو

Marfat.com

کیسے ان کا انداز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب (ﷺ) سے محبت اتنی ہے کہ صرف محمد سے وہ محبت ادا نہیں ہو رہی۔

تو خاتم، تو حاشر، تو عاقب، تو فاطر......

تو ابوالقاسم، تو طٰہٰ، تو یٰسٓ......

یہ اکٹھے ناں! ویسے جو آپ ﷺ کے نام بکھرے پڑے ہیں، چاروں کتابوں میں وہ سوا پانچ سو ہیں۔ تورات سے لے کر قرآن تک سوا پانچ سو اور جو ایک ہی میں اکٹھے اللہ کی طرف منسوب کیے ہیں، وہ دس۔

کہا: میں محمد ہوں

میں احمد ہوں

میں ماحی ہوں، کفر مٹانے والا

میں عاقب ہوں، پیچھے آنے والا

میں حاشر ہوں، جس کے قدموں پہ حشر ہوگا

میں فاطر ہوں، پہل کرنے والا

میں خاتم ہوں، آخر میں مہر لگانے والا

میں ابوالقاسم ہوں، قاسم کا باپ

میں طٰہٰ ہوں......

میں یٰسٓ ہوں......!!

آپ ﷺ کے اوّل و آخر ہونے کی توضیح

میں فاطر بھی ہوں، خاتم بھی ہوں۔ یہ عجیب بات ہے۔ جو اوّل ہو، آخر نہیں۔ جو آخر ہو، اوّل نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے کہا: اوّل بھی ہوں، آخر بھی ہوں وہ کیسے ہو گئے؟

ترمذی شریف کی روایت میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ آپ کو نبوت کب ملی؟ مطلب یہ تھا کہ کس عمر میں ملی؟ چالیس سال میں پینتالیس سال میں؟ تو آپ ﷺ نے کیا جواب دیا؟

Marfat.com

کُنتُ نَبِیًّا وَاِنَّ اٰدم بین الرّوح و الجسد"......

ابھی آدم علیہ السلام کے روح اور جسم کی کہانی شروع ہو رہی تھی کہ میں نبی بن چکا تھا۔ یہ تو ہو گئے فاطر، سب سے ہی پہلے۔ پھر ہو گئے خاتم، سب سے آخر۔ مہر لے کر آئے سب سے آخر میں آئے۔

ظہورِ نبی ﷺ پر واقعاتِ عالم

اور جب دنیا میں بھیجا تو بھیجنے کا انداز بھی سب سے نرالا تھا۔ ہر بچہ پیدا ہوتا ہے، اُس کی ناف کو آنت سے جدا کیا جاتا ہے، اس کا ختنہ کیا جاتا ہے، اس کو نہلایا جاتا ہے...... لیکن جب ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف سے آنت کٹی ہوئی تھی، باہر نہیں کاٹی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ پہلے سے ہوا ہوا تھا، باہر نہیں کیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باہر آئے جس طرح کسی نے دھو دھلا کر، پاک کر کے باہر پہنچا دیا ہو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا گیا تو ایک دم پانچ منٹ کا بچہ، دس منٹ کا بچہ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُلٹے ہاتھ پر زور دیا اور پورا سینہ یوں اُٹھا لیا...... ایک دم ایسے...... اور آسمان کی طرف نظر بلند کی اور اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلی کو یوں کیا، یوں کرنا تھا کہ حضرت آمنہ پر سارا عالم روشن ہو گیا۔ ایک نور پھیلا، سارا گھر اور یمن تک نظر آیا۔ شام نظر آیا...... ایران نظر آیا...... حیرہ نظر آیا اور سلطنتِ رومہ کے محل نظر آئے۔

یمن اور حیرہ کے محل نظر آئے...... صرف اتنا کرنے سے...... بچے کو اپنا بھی نہیں پتہ ہوتا میں کون ہوں؟...... کیا ہوں؟...... یہ کیا حرکت ہوئی ہے؟...... پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ساری دنیا کے بت زمین پر جا گرے...... بادشاہوں کے تخت اُلٹے ہو گئے...... جو بادشاہ اس وقت دربار سجائے بیٹھے تھے اور ان کے سروں پر تاج تھے وہ اُچھل کے زمین پہ جا گرے۔

Marfat.com

آگ کی پرستش کب شروع ہوئی؟

کسریٰ کے محل میں ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی۔ جس کی پرستش کی جاتی تھی۔ ضحاک کے زمانے سے پرستش شروع ہوئی آگ کی۔

شکار کو نکلا ہوا تھا، ایک سانپ حملہ آور ہوا، اس نے پتھر مارا، پتھر آگے پتھر پہ پڑا، اس سے شعلہ نکلا، اس شعلے نے سانپ کو لپیٹ میں لے لیا۔ اس نے کہا: یہی میرے لیے نجات دہندہ ہے۔ یہاں سے آگ کی پرستش ایران میں داخل ہوئی۔ اس کو ایک ہزار برس ہو چکے تھے اور ایک پل کے لئے یہ آگ بجھنے نہیں پائی تھی۔ اس کو جلاتے رہتے تھے، جلاتے رہتے تھے، جلاتے رہتے تھے......!! ساگوان، عود کی لکڑیوں سے، دار چینی کی لکڑیوں سے، عجر کی لکڑیوں سے یہ آگ جلائی جاتی تھی۔ جونہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے...... آگ ایک دم بجھ گئی۔ سارا زور لگایا، جلتی نہیں تھی۔

آمدِ نبی (ﷺ) پر مسرت

اللہ تعالیٰ نے ربیع الاوّل سے اگلے ربیع الاوّل تک پوری دنیا میں ہر عورت کو بیٹا یا بیٹی کسی کو نہیں دی، اپنے نبی ﷺ کے اعزاز میں۔ ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو جا کر مبارک باد دی، دیکھنے میں یتیم پیدا ہو رہا ہے، عالم میں تبدیلی اس طرح آ رہی ہے۔

بت گر رہے ہیں......
آگ بجھ رہی ہے......
آسمانوں پہ چراغاں......
سمندروں میں خوشیاں......
فضاؤں میں خوشیاں......ظاہری اسباب یہ ہیں۔

ایک واقعۂ عجیبہ

جب حضرت آمنہ نے گود میں لیا تو حیران ہو کے دیکھ رہی ہیں، یہ بچہ کیسا ہے؟ یہ

Marfat.com

بچہ کیسا ہے؟ ادھران کے گھر کی چھت پھٹ گئی اور ایک بادل اندر آ گیا۔

فغشیتهٗ و غیبته ایک دم بادل پھیلا اور ایک لمحے کے لئے حضرت آمنہ کو محسوس ہوا کہ بچہ گود میں نہیں ہے۔ گود خالی ہے اور اس بادل کے اندر سے آواز آئی:

طوفوا بہٖ مشارق الارضِ و مغاربها......

اس بچہ کو مشرق، مغرب پھرا دو...... شمال، جنوب پھرا دو......

لیعرفوا باسمہٖ و نعتہٖ و صورتہٖ تاکہ سارا جہان اس کے نام کو، صفات کو، ذات کو پہچان لے۔

انبیاء کرام کے اخلاق کا منبع

واٰتوهُ خلق اٰدم...... اسے اخلاقِ آدم علیہ السلام دیئے جائیں!

ومعرفة شیث...... شیث علیہ السلام کی معرفت دی جائے!

وشجاعة نوحٍ...... نوح علیہ السلام کی شجاعت دی جائے!

وخلة ابراهیم...... ابراہیم علیہ السلام کی دوستی دی جائے!

واِستِسلامَ اسمٰعیل...... اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دی جائے!

وفصاحةَ صالحٍ...... اور صالح علیہ السلام کی فصاحت دی جائے!

وَحِکمةَ لوطٍ...... اور لوط علیہ السلام کی حکمت و دانائی دی جائے!

ورِضا اِسحٰق...... اور اسحٰق علیہ السلام کی رضا دی جائے!

وبُشریٰ یعقوبَ...... اور یعقوب علیہ السلام کی بشارت دی جائے!

وجمالَ یوسف...... اور یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی دی جائے!

وشِدّت موسٰی...... اور موسیٰ علیہ السلام کی شدت دی جائے!

وجهادَ یوشعُ...... اور یوشع علیہ السلام کا جہاد دیا جائے!

وحُبَّ دانیال...... اور دانیال علیہ السلام کی محبت دی جائے!

و وقار اِلیاس...... اور الیاس علیہ السلام کا وقار دیا جائے!

Marfat.com

ولحن داؤد ...... اور داؤد علیہ السلام کی شیرینی دی جائے!

وقلبُ ایّوب ...... اور ایوب علیہ السلام جیسا دل دیا جائے!

وعصمةَ یحییٰ ...... اور یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی دی جائے!

وزُھد عیسٰی ...... اور عیسیٰ علیہ السلام کا زُہد دیا جائے!!

واغمِسوہُ فی اَخلاقِ النَّبِیّیْن ......

اور تمام انبیاء (علیہم السلام) کے اخلاق میں اس بچے کو لوٹا دیا جائے!!

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ پیدائش پر اتنا کچھ ملا۔ سوا لاکھ نبیوں کا علم بھی، اخلاق بھی، صفات بھی، پھر تریسٹھ سال اس میں ترقی ہوئی...... پھر ہر خطا سے پاک ...... ہر قسم کی کمی سے معصوم اور پاک...... ظاہری نظر اتنی تیز ہے کہ نماز پڑھاتے ہوئے جنت نظر آ رہی ہے، جہنم نظر آ رہی ہے...... اندر کی نظر کتنی تیز ہو گی!!

جسمانی پرواز اتنی ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ پہ جا کے جبرائیل علیہ السلام کے بھی پَر جلنے لگے...... مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی آگے چلے گئے۔

عرش بھی پار ہو گیا......

ستر ہزار نور کے پردے بھی پار ہو گئے......

اور اللہ تعالیٰ سامنے آ گئے ...... روحانی طاقت کی انتہا یہ ہے!!!

موسیٰ علیہ السلام پر ایک تجلی پڑی، چالیس دن روشنی آئی اور تجلی بھی یوں آئی......

اور یہاں آمنا سامنا ہے اور بات چیت بھی ہو رہی ہے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ ......

اُدھر سے جواب بھی آ رہا:

السَّلام علیك اَیُّھا النَّبی ورحمةُ اللّٰه وبر کاتهٗ......

تو جس ہستی کی روحانی، جسمانی پرواز ایسی ہو...... کہ آسمان بھی نیچے...... سدرۃ

Marfat.com

المنتہیٰ بھی نیچے...... عرش بھی نیچے...... اور آگے نور کے پردے بھی اُٹھ جائیں اور خالق سامنے آئے...... ان کے سامنے تو چاند، مریخ تو ایک قدم بھی نہیں ہے...... انہوں نے ایک انگلی سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور ہم اس پر حیران ہو رہے ہیں کہ چاند پہ دنیا پہنچ گئی۔ تم وضو، استنجے کی باتیں کرتے ہو، ہم تو اس کے پیچھے چلنے کی باتیں کرتے ہیں جس نے کھڑے کھڑے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آدھا ٹکڑا اِدھر...... آدھا ٹکڑا اُدھر چلا گیا۔ جبل ابی قبیس سے ایک ٹکڑا اِدھر ہو گیا، ایک اُدھر ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تو دونوں آ کے مل گئے۔ جس کی انگلی میں اتنی طاقت ہو اُس کے وجود میں کتنی طاقت ہو گی!!

یہ تو ہم ان کے طریقوں پہ چلنا چھوڑ گئے......

یا ابا سفیان جئتکم بکرامة الدُّنیا و الأخرة......

ابوسفیان! میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی عزتیں لے کر آیا ہوں۔

میرے پیچھے تو چلو......

وجُعِل کلُّ الصغار لمن خالفَ امری......

''جو میرے طریقے کے خلاف چلے گا وہ ذلیل ہو جائے گا''۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نجات دہندہ بنا کے بھیجا...... سارے عالم کا نبی بنا کے بھیجا...... سارے انسانوں، جنات کا رسول بنا کے بھیجا......

کائنات میں ہلچل

آپ ﷺ پیدا ہو رہے ہیں اور ساری دنیا کے بت زمین پر گرے بادشاہوں کے تخت الٹ گئے' بادشاہوں کے تخت الٹ گئے، بت زمین پر جا گرے۔ ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو جا کر مبارکباد دی کہ کائنات کا سردار ﷺ آ گیا، تین ہزار ایک سو چونسٹھ برس تک کسریٰ کی حکومت و سلطنت چلی ہے۔

دنیا کی سب سے قدیم سلطنت جس نے اتنی مسلسل حکومت کی ہے، یہ پرشین تھے، کسریٰ جس کو کہا جاتا ہے...... تین ہزار ایک سو چونسٹھ برس، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے زمانے میں اس نے جا کر دم توڑا۔ وہ اپنے عروج پر تھی، نوشیروان کا زمانہ تھا۔

نوشیروان عادِل کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا زمانہ اور اس کے محل میں پچھلے باپ دادا سے ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی چونکہ آگ کے پجاری تھے۔ ایک دَم پوری آگ بجھ گئی اور اس نے ایک سفید پتھر کا محل بنایا تھا۔ اس کے چودہ بڑے بڑے بُرج، مینار دھماکے کے ساتھ زمین پر گر گئے۔ تو ساری کائنات میں ہلچل مچ گئی، ایک یتیم کے پیدا ہونے پر۔

دنیا میں رحمت اور بوقتِ پیدائش کے عجائباتِ عالم

یہ باہر ہو رہا ہے اور کمرے میں کیا ہو رہا ہے؟ جنت کی حوروں کو زمین پہ اتار دیا گیا۔ آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت آسمان کے فرشتے اتر آئے۔ ستارے نیچے دیے گئے۔ آپ ﷺ کی استقبال میں۔ فرمایا: مجھے یوں لگتا تھا ستارے مجھ پر آ جائیں گے۔ ملائکہ تھے جو اُتر آئے۔

اور آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کا ناف کاٹنا نہیں پڑا۔ کٹا ہوا تھا۔ آنت کے ساتھ جکڑے ہوئے نہیں تھے۔ کٹے کٹائے، ختنہ ہوا ہوا اور دھلے دھلائے پیدا ہوئے۔ ایک آپ ﷺ کے جسم پر گندگی کا نشان نہیں تھا پیدا ہوتے ہی سر سجدے میں رکھ دیا اور انگلی کو آسمان کی طرف اُٹھا دیا اور جب حضرت آمنہ نے گود میں لیا تو ایک بادل آیا اور اس بادل نے آپ ﷺ کو اپنے اندر چھپا دیا اور بادل کے اندر سے آواز آئی:

طوفوا بہ مشارق الارض ومغاربها

لیعرفوا باسمہ ونعتہ وصورتہ

اس بچے کو مشرق، مغرب میں پھراؤ۔ تاکہ سارا جہان اس کی شکل و صورت، ذات وصفات کو پہچان لے۔

خصوصی عنایتیں

یہ پیدا ہوتے ہی نظام چلا۔ اس بچے کو

Marfat.com

آدم علیہ السلام کے اخلاق دے دو......

شیث علیہ السلام کی معرفت دو......

نوح علیہ السلام کی شجاعت دو......

ابراہیم علیہ السلام کی دوستی دو......

اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی دو......

صالح علیہ السلام کی خطابت دو......

لوط علیہ السلام کی حکمت دو......

اسحٰق علیہ السلام کی رضا دو......

یعقوب علیہ السلام کی بشارت دو......

یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی دو......

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: یوسف کو دیکھ کر تو عورتوں نے ہاتھ کاٹے تھے۔ میرے محبوب کو دیکھتیں تو دل پر چھریاں چلا جاتیں۔ ہاں!

جَمَالَ یوسف ...... یوسف علیہ السلام کا جمال دو

جِهَادَ یوشع ...... یوشع علیہ السلام کا جہاد

شدت موسیٰ ...... موسیٰ علیہ السلام کی شدت

دانیال علیہ السلام کی شیریں زبان......

ایوب علیہ السلام کا صابر دل......

اور یونس علیہ السلام کی اطاعت......

اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد اور یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی...... کہا: یہ سب اس بچے کے اندر داخل کر دو اور تمام نبیوں (علیہم السلام) کی خصوصیات سے اس بچے کو آراستہ کر دو اور اس کے اوپر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا۔

محل کسریٰ میں زلزلہ اور عیسائی عالم کا آمدِ رسول اللہ ﷺ کی خبر دینا

کسریٰ پریشان، نوشیروان پریشان کہ یہ کیا ہو گیا؟ اس نے عبدالمسیح ایک بڑا

Marfat.com

پادری تھا اس کو بلایا۔ کہا: یہ کیا قصہ ہے؟ تو کہنے لگا: میری تو سمجھ میں نہیں آرہا۔ میرا ایک ماموں ہے تورات کا، انجیل کا عالم۔ وہ شام میں رہتا ہے۔ میں اس سے جا کر پوچھتا ہوں۔ کہا: جاؤ اس سے پوچھ کے آؤ، عبدالمسیح کو روانہ کیا شام، جب وہ پہنچا تو موتِ سکرات میں تھے، کچھ غشی، کچھ ہوش، ایسے۔

یہ پہنچے تو اس کو ہلایا، کہا میں آپ کا بھانجا عبدالمسیح آیا ہوں۔ عبدالمسیح آیا ہوں تو اس کو یوں دیکھا، اس کے بولنے سے پہلے۔ وہ کہنے لگے:

بعثك ملك بني ساسان ، لارتجاس الايوان، وخمود النيران.

تیرے بادشاہ نے تجھے بھیجا ہے ناں کہ اس کے بُرج ٹوٹ گئے اور اس کی آگ بجھ گئی۔ اس لیے بھیجا ہے۔ کہا: ہاں! ہاں! اسی لیے بھیجا ہے۔ تو کہا: اس کو جا کر کہو:

اِذَا ظَهَرَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ...... وَفَادَتْ وَادِ السَّمَاوَةِ...... وَغَادَتْ بُحَيْرَةُ السَّاوَةِ...... وَكَثُرَةِ التِّلَاوَةُ...... وَلَيْسَ الشَّامُ لِسَطِيْحٍ شَامَ وَلَيْسَ فَارِسُ لِعَبْدِ الْمَسِيْحِ الْمَقَامَ، وَاِنَّمَا هُوَ اٰتٍ اٰتٌ وَاِنِّيْ اَرٰى اِنَّ زَمَانَ مُحَمَّدٍ قَدِ اقْتَرَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کیا کہا؟ کہنے لگا: اسے جا کر کہو: جب وہ شخصیت ظاہر ہوگئی جو قرآن کو لے کر آئے گی اور اس کا قرآن پڑھا جائے گا اور وادی سماوی پانی سے بھر جائے گی اور بحیرہ ساوئی وہ خشک ہو جائے گا اور قرآن عام ہو جائے گا تو اس کو بتا دو کہ شام بھی اسی کا غلام بنے گا اور ایران بھی، آل ساسان سے نکل کر محمد ﷺ کے غلاموں کے قبضے میں جائے گا۔ پھر نہ میرا شام، شام ہے، نہ تیرا ایران 'ایران ہے۔ وہ سب اس کے غلاموں سے ہو جائے گا اور مجھے یوں لگتا ہے کہ وہ آخری نبی پیدا ہو گیا، یہ اُس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

......☆......

Marfat.com

محسنِ انسانیت ﷺ

بسم الله الرحمن الرحیم.

الحمد لله الذی خلق فسوی والذی قدر فهدی. الحمد لله الذی خلق کل شیء فقدره تقدیرا. الحمد لله الذی اعطیٰ کل شیء خلقه ثم هدی واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان سیدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمٰن الرحیم. لقد منّ اللّٰه علی المومنین اذ بعث فیهم رسولًا مّن انفسهم یتلوا علیهم ایٰته ویزکّیهم ویعلّمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلالٍ مبین.

صدق الله مولانا العظیم.

محسن انسانیت کی زندگی بھی احسان ہے

میرے بھائیو! حضرت محمد ﷺ کی مبارک زندگی احسان ہی احسان ہے اس امت پر جب ہی تو ہم تبلیغ میں یہ بات عرض کر رہے ہیں کہ بھائیو اللہ اور اس کے محبوب کے طریقوں پر آ جاؤ اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیں ایک بات جو اس کے ساتھ جو سمجھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ صرف کہنے سے بات حاصل نہیں ہوتی۔

Marfat.com

یہ محنت تربیت کے ساتھ ہے بھائی اللہ کی مان لے اتنے سے نہیں مانا جاتا اللہ کے نبی کے طریقے پر آجا اس سے نہیں مانا جاتا تربیت کرنی پڑتی ہے تبلیغ میں نکلنا تبلیغی جماعت میں شامل ہونے کے لئے نہیں بلکہ تبلیغ میں نکلنا اللہ اور اس کے رسول کے تذکروں کو سننا اور کرنا اور اس کے طریقوں کو سیکھنا یہ کرتے کرتے زندگی اللہ اور اس کے محبوب کی بتائے ہوئے ترتیب میں ڈھل جائے ہم اس کے لئے وقت مانگتے ہیں۔

اس مبارک محنت کے لئے بھی وقت درکار ہے

اور سیکھ کر چلنا یہ قانون فطرت ہے دنیا کا کوئی کام بغیر سیکھے آتا ہو کوئی ایک بتا دیں سوائے برائی کے کہ برائی خود بخود پیدا ہوتی ہے تکبر خود آجاتا ہے سدمودا جاتا ہے بعض خود آجاتا ہے اس کی مثال ہے کہ جس طرح گندی جڑی بوٹیاں خود پیدا ہوتی ہیں گنوں کو اگانے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے منجھی اور گلے کو اگانے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔

اس لئے ہم وقت مانگتے ہیں اور اپنے لئے نہیں مانگتے تبلیغی جماعت کے لئے وقت نہیں مانگتے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے وقت مانگتے ہیں کہ آپ ﷺ والا مبارک طریقہ زندگی وہ سارے عالم میں پھیل جائے، بادشاہت سے لے کر چپڑاسی تک، چپڑاسی سے لے کر بادشاہ تک، دفتر سے لے کر بیت اللہ تک، دفتر سے لے کر گھر تک، منڈی سے لے کر گھر تک، ہر چیز میں حضور ﷺ کا طریقہ زندہ ہو اس کو بھائی سیکھنا پڑتا ہے۔

ایمان افروز مکالمہ

آپ ﷺ مکے میں ہیں آپ ﷺ کو قریش نے بلایا کہ ہم تم سے بات کرنا چاہتے ہیں انہوں نے بات کی کہنے لگے، اگر تو بادشاہی چاہتا ہے تجھے دینے کو تیار ہیں، چودھراہٹ چاہتا ہے تجھے دینے کو تیار ہیں، پیسے چاہتا ہے دینے کو تیار ہیں، تو بیمار ہو گیا ہے تیرا علاج کرنے کو تیار ہیں، کام چھوڑ دو۔

فرمایا کہ میں اس کے لئے نہیں آیا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا رہا ہوں مانو گے تمہارا فائدہ نہیں مانوں گے تو انتظار کرو۔

Marfat.com

وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ نہیں مانتا ہے تو مکے سے پہاڑ اٹھادے۔

نہریں چلوادے، چشمے بہادے، اسے سرسبز بنادے۔

ہم تیری بات مان لیں گے ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لے آقصی آ کر کہے کہ تو نبی ہے ہم تیری بات مان لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے لئے نہیں آیا ہوں۔

کہنے لگا اچھا تو یہ نہیں مانتا ہے تو، تو ہماری طرح جا کے بازار میں سودا خریدتا ہے ہماری طرح محنت مزدوری کرتا ہے تو، تو اپنے لئے سونے چاندی کا گھر بنوا اپنے لئے فرشتے اترو! بڑی خوب صورت بادشاہی کا ماحول بن کر آئے تو پھر ہم کہیں گے کہ واقعی تو ٹھیک ہے فرمایا کہ میں اس کے لئے نہیں آیا ہوں۔

کہنے لگے کہ اچھا! تو یہ نہیں مانتا ہے تو ہمارے لئے عذاب لے آ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے لئے بھی نہیں آیا اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب میں ڈال دے گا میں تو نہیں ڈال سکتا ہو۔

کہنے لگے کہ اچھا! واقعی تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے، آپ ﷺ بڑے غمگین اٹھے ہیں۔

اپنے بھی پرائے ہو گئے

ایک شخص اٹھا ہے جس کا نام ہے عبداللہ بن ابی امیہ یہ آپ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا ہے عاتکہ بنت عبدالمطلب جن کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ مسلمان ہو گئیں بعض کہتے ہیں کہ نہیں ہوئیں واللہ اعلم۔

پھوپھی کا بیٹا بھائی ہے کہنے لگے اے محمد ﷺ تیری قوم نے تجھے اتنی چیزیں پیش کیں تو نے ایک بھی نہ مانی اب تو آسمان پر چڑھ جا سیڑھی لے کر اور وہاں سے پرچہ لکھوا کر لا اس پر مہر لگی ہوئی ہو اللہ کی تیرے ساتھ چار فرشتوں ہوں، وہ آ کر کہیں کہ تو اللہ کا نبی ہے تو میں پھر بھی تیری نہیں مانوں گا۔

کیسی کیسی سخت باتیں خندہ پیشانی سے سہیں

بات ہی کی ہے نا! پتھر تو نہیں مارا تلوار تو نہیں ماری آپ ﷺ چپ کر کے گھر چلے

Marfat.com

گئے مکہ فتح کرنے کے لئے آپ ﷺ نے لشکر کشی کی آٹھ ہجری میں راستے میں قریش کے کچھ لوگ ہجرت کرتے ہوئے ملے ہیں، حضرت عباسؓ ان کے بیٹے آپ ﷺ نے ان کو قبول فرمایا۔

پتہ چلا کہ عبداللہ بن ابی امیہ بھی آچکے ہیں ہجرت کر کے اور راستے میں ملے ہیں ابوسفیان حارث ہیں آپ ﷺ کے تایا کے بیٹے ہیں یہ آپ ﷺ کی شان میں گستاخانہ شعر کہا کرتے تھے پتہ چلا کہ یہ دونوں بھی ملاقات کے منتظر ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان دونوں سے ملاقات نہیں کروں گا۔

زبان کے زخم بھی تازہ ہیں

یہ وہی ہے جس نے مجھے مکے میں کہا تھا کہ تو آسمان پر سیڑھی لے کر جا وہاں سے فرشتے لے کر آ پرچہ ہو ساتھ اس پر اللہ کی مہر ہو پھر بھی میں تجھے نبی نہیں مانوں گا میں اس سے نہیں ملوں گا اتنا دل زخمی ہے بول بول ہے پتھر نہیں ہے طائف والے پتھر نہیں ہیں احد والی تلوار نہیں ہے۔

احد میں آپ ﷺ کے منہ پر پتھر پڑا اور آپ ﷺ پیچھے گرے پیچھے گڑھا تھا اس کا کنارہ بدن میں لگا اور آپ ﷺ بے ہوش ہو گئے ہوش میں آئے تو صحابہؓ نے کہا کہ آپ ﷺ ان کے لئے بددعا کریں۔

فرمایا کہ یا اللہ! انہیں ہدایت دے دے انہیں میرا پتہ کوئی نہیں ہے یہاں تو یہ ہو رہا ہے پتھر کھا کر تلواریں کھا کر یا اللہ! ان کو ہدایت دے دے ان کو میرا پتہ نہیں بول کہاں تک اثر کرتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سے ملاقات نہیں کرتا مجھے ان کا اسلام قبول نہیں ہے۔

عفو و درگذر کی انتہا کر دی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ جزا دے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ تو شفیق ہیں مہربان ہیں معاف کرنے والے ہیں درگزر کو پسند کرتے ہیں آپ کا

Marfat.com

خون ہے ایک پھوپھی کا بیٹا ہے ایک چچا کا بیٹا ہے اگر آج ان پر نظر کرم نہ کی تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

حضرت ام سلمہؓ کو سفارش پر آپ ﷺ نے رجوع فرمایا ان دونوں کو شرف باریابی بخشا اور ان کو بیعت فرمایا اس سے پہلے آپ ﷺ کا دل اتنا زخمی تھا کہ آپ ﷺ نے ان سے ملنے سے بھی انکار کر دیا تھا یہ بول ہے، دنیا میں سب سے خوب صورت بول اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے، دنیا میں سب سے بدترین بول کفر کی دعوت ہے اس کے بعد سب سے بدترین بول کسی کی دل آزاری ہے کسی کی غیبت ہے کسی کی برائی ہے۔

بنو ہاشم میں صرف دو آدمی مسلمان ہوئے مکی زندگی میں ایک حضرت علیؓ ایک حضرت عباسؓ اور ایک حضرت عقیلؓ اور حضرت جعفرؓ چار جو مشہور آدمی ہیں بنو ہاشم آپ کا خاندان آپ کے خاندان کے مسلمان چچا میں حمزہؓ وعباسؓ دو چچا مسلمان ہوئے باقی کوئی مسلمان نہیں ہوا تو اگر یہ ہوتا نا کہ تبلیغ پہلے گھر والوں کو کرو پھر پڑوسیوں کو کرو، پھر محلے والوں کو پھر شہر کو کرو پھر ملک کو کرو پھر جہان کو کرو تو پھر آپؐ ساری زندگی مکہ میں رہتے مدینہ نہ جاتے مکہ میں کل ڈھائی سو آدمی مسلمان ہوئے اور آپؐ مکہ چھوڑ کے مدینے چلے گئے۔

پھر دوسری بات کیا تھی پھر خاندان ہے پھر قبیلہ تو پھر آپ قریش کو دعوت دیتے قریش مسلمان نہ ہوتے تو پھر آپ کسی اور کو دعوت نہ دیتے یہ بات نہیں ہے ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے کیا پتا اللہ کسی کو ہدایت دیدے سب پہ محنت تو کرو خدانخواستہ اولاد کے مقدر میں نہیں ہے پڑوسی کی اولاد کے مقدر میں ہو اس کو نہ ملے اس کو تو مل جائے۔

پھر تو نوح علیہ السلام تبلیغ کر ہی نہیں سکتے تھے ان کا بیٹا تو آخر تک مسلمان نہ ہوا تو کہتے کیسے اوروں سے بات کروں میرا تو بیٹا ہی مسلمان نہیں اپنی بیوی مسلمان نہیں تو کہتے اپنی بیوی مسلمان نہیں پہلے اپنی بیوی کو مسلمان کروں پھر اوروں کو کیونکہ کسی کو ٹھیک کرنا ہمارے ذمے نہیں ہاں ٹھیک کرنے کی محنت کرنا ہمارے ذمے ہے جیسے ڈاکٹر کسی کو ٹھیک کر نہیں سکتا ہاں ٹھیک کرنے کی محنت کرنا اس کے ذمے ہے شفاء نہیں دے سکتا شفاء تک پہنچانے کی محنت کرنا اس کے ذمے ہے دوائی دے نسخہ دے پھر بدلے پرہیز بتائے آپریشن

Marfat.com

کرے لیکن شفاء وہ اوپر سے آئے گی تو ہمارے ذمے ہے کہ ہم عملے پر گھر پر اور پڑوسیوں پر محنت کریں پتہ نہیں کس کو اللہ پہلے ہدایت دیدے۔

دنیا کے نقشے دھوکہ میں نہ ڈال دیں

میرے بھائیو! دنیا کا آنا بڑائی نہیں ہے دنیا کا چلے جانا چھوٹائی نہیں ہے لوگ آپ کو بڑا کہتے ہیں اس سے بڑائی نہیں آتی اللہ آپ کو عظیم کہہ دے تو مزے ہو گئے۔

ایک لڑکی کی شادی ہو رہی تھی اس کی سہیلیاں اسے تیار کر رہی تھیں اور جب وہ تیار ہو گئی تو کہنے لگیں بڑی اچھی لگ رہی ہو بڑے پیارے لگ رہی ہو بڑی خوبصورت لگ رہی ہو۔

تو وہ رونے لگی اس نے کہا تمہاری نظروں میں بچ جانے سے میرا کام نہیں بنے گا میں جس کے پاس جا رہی ہوں اس کی نظروں میں بچ گئی تو میرا کام بن جائے گا۔

اس دھوکے سے نکل آؤ کہ لوگ آپ کو سلام کرتے ہیں اس سے کام نہیں بنے گا اگر مکرر ہے آپ اللہ کی نظروں میں بچ گئے تو دنیا کی شاہی آپ کو مبارک ہو اور آپ کو آخرت کی شاہی بھی مبارک ہو ہم نے آپ سے کیا لینا ہے؟ انسانوں کے سلام سے اور آگے پیچھے مسلح گاڑیوں سے دھوکہ نہ کھانا۔

میرے بھائیو! اگر آپ اللہ کی نظروں میں بچ گئے تو آپ کے بیڑے پار ہو گئے اگر میں اللہ کی نظروں میں بچ گیا تو میرا بیڑا پار ہو گیا اور اگر میں اللہ کی نظروں سے گر گیا تو میں ہلاک ہو گیا ہم یہی کہہ رہے ہیں تبلیغ کا ایک کام ہو رہا ہے یہ کوئی جماعت نہیں ہے یہ کوئی تحریک نہیں یہ اس بات کی محنت ہے کہ ہر مسلمان وہ جس شعبے میں ہے وہ اللہ کو سامنے رکھ کر چلے اللہ کا غلام بنے بڑے بادشاہ کو ساتھ لے کے چلے۔

ہر درد و غم سہ لئے اس امت کے لئے

تو جس نبی کو اللہ تعالیٰ اتنا مقام عطا فرمائے تو پھر وہ کبھی ہمارے لئے پتھر کھائے کبھی دانت تڑوائے کبھی ایک جوڑے میں پورا موسم گزار دے اور کبھی دو دو پتھر پیٹ پر

۱۳۲۳۷۶

Marfat.com

باندھ کر چل رہا ہو اور تین تین دن کھانے کا لقمہ اس کے منہ میں نہ جاتا ہو دو دو ماہ تک اس کے گھر میں چولہا نہ جلتا ہو کھجور کی چھال کے گھر میں اس کی زندگی گزر گئی ہو۔

نو دس برس مدینے میں رہے اور کسی گھر میں چراغ نہ جلتا ہو اس طرح وہ اس امت کے لئے زندگی گزار گئے جبکہ اللہ کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو اس کا ہے تین میل طائف کے پتھر کھائے اور ایسے کہ راستے کے دونوں طرف وہ بیٹھے ہوئے تھے یوں سنگ باری ہو رہی ہے اور پتھر پڑ رہے ہیں اور آپ زخم پہ زخم اٹھا رہے ہیں حالانکہ اللہ کی قسم آپ کا صرف یوں کرنا یوں کی بھی بلکہ ضرورت نہیں تھی اتنا کہہ دیتے اللھم کفنی اے اللہ ان سے میری کفایت فرما تو پھر طائف میں کوئی نسل زندہ نہ رہ سکتی پتھر کھا رہے ہے اور اف تک نہیں اور ایسی بے بسی کا عالم آیا کہ ایک روایت میں، میں نے پڑھا کہ آسمان کے فرشتے بھی رونے لگے اور طائف کے پہاڑ بھی رونے لگے اور جس زمین پر آپ کا خون گر رہا تھا وہ زمین رونے لگی اور آپ بے ہوش ہو کر گرے ہیں اور زید ابن حارثہؓ نے آپ ﷺ کو اٹھایا ہے اور کوئی جگہ نظر نہیں آئی بھاگ کر جانے کی سامنے باغ تھا عتبہ کا جو آپ کا جانی دشمن تھا مکہ میں اور جب بدر کی لڑائی میں نکلا ہے تو کافروں کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں تھا۔

جانی دشمن بھی رو پڑے میرے نبی ﷺ کی تکلیف پر

پھر حضور ﷺ اس عتبہ کے باغ میں جا کر جو گھسے اور آپ کو لٹایا جس ہستی کو دیکھ کر جانی دشمن بھی روئیں اس کا کیا حال ہوگا؟ اور اس امت پر اس کا کتنا احسان ہوگا؟ کہ عتبہ اور شیبہ دونوں بھائیوں نے جب حضور ﷺ کا یہ حال دیکھا تو

تحرك رحمهما

تو ان کے خون نے بھی جوش مارا رشتہ داری بھی بڑے قریب کی تھی ان کے خون نے جوش مارا ہائے دیکھو محمد ﷺ کا کیا حال ہو گیا اور اتنی اس کو غیرت آئی کہ بھاگ کر گیا اور خود انگور توڑ کر لایا نوکر سے نہیں کہا کہ انگور توڑ کر لاؤ خود توڑ کر لایا۔

لیکن آگے جاتے ہوئے شرمایا پھر نوکر کو بلایا کہا کہ یہ لے جا اور اسے کہنا کہ تمہیں

Marfat.com

رشتہ داری کا واسطہ رد نہ کرنا کھا لے جانی دشمن بھی جس کے حال پر روئے ہوں اس کا امت پر کتنا احسان ہو گا۔

جب وہ آیا غلام انگور لے کر آیا تو اپنے زخم بھول گئے تو کہا کہ وہ نہ سہی یہی سہی اسی کو دعوت دینی شروع کر دی کہا بھائی تو کہاں سے ہے؟ کہا کہ میں نینوا کا ہوں کہا اچھا تو میرے بھائی یونس علیہ السلام کے شہر کا ہے تو اس نے ایسے آپ کو دیکھا۔

کہنے لگا کہ آپ یونس کو کیسے جانتے ہیں؟

کہا کہ وہ نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں اور آپ نے سورۃ یونس کی تلاوت کی وہ آپ کے پاؤں چومنے لگا اور اس نے کلمہ پڑھ لیا۔

سید الانبیاء کی درد بھری دُعا

تو جب آپ کو تھوڑا افاقہ ہوا تو پھر آپ نے اللہ سے دُعا کی ذرا دعا سنو۔

اللهم انی الیك اشق

کہیں آتا ہے

رشکو الیك

یا اللہ میرا کسی سے کوئی گلہ نہیں، لیکن تجھ سے میرا گلہ ضرور ہے۔

ضعف قوتی وقلة حلیتی وھوانی للناس

لوگوں کی نظروں میں میں گر گیا لوگوں کی نظروں میں میں چھوٹا ہو گیا۔

ھوانی ھوان ذلت کو بھی کہتے ہیں ھوان چھوٹے ہونے کو کہتے ہیں لوگوں کی نظروں میں میں ایسا گر گیا کہ آج انہوں نے پتھر مار مار کر میرا یہ حال کر دیا میری ہمت کمزور میری تدبیر کمزور اے میرے مولا۔

الا من تکلنی

تو مجھے کن کے حوالے کر دیتا ہے

الی عدو، الی بعید. بتجھمنی

Marfat.com

ایسے ناشناس انسانوں کے حوالے کرتا ہے کہ جن کے منہ چڑھے ہوں اور

اوعدو من لفته امیر

یا ایسے دشمنوں کے حوالے کر دیتا ہے کہ جن سے ٹکرانے کی میری ہمت نہیں اور وہ مجھ پر غالب ہیں لیکن اے میرے مولا

ان لم تكن علی ساختا فلا ابالی

اگر اس حال میں تو مجھ پر راضی ہے تو مجھے کوئی پروا نہیں ہے تو راضی رہے جہاں ناراض ہو جائے کوئی پروا نہیں۔

اور ملک الجبال پہاڑوں کا فرشتہ عرض کرتا ہے پیس دوں؟ کہا نہ یہ نہ سہی تو ان کی نسل سہی۔

مرض الموت کے وقت حضور ﷺ کی امت کو نصیحت نماز

میرے نبی ﷺ نے دنیا سے جاتے ہوئے دو باتیں کہیں تھیں تم نے دونوں کو آگ لگا دی انہوں نے کہا تھا۔

الصلوٰۃ الصلوٰۃ الصلوٰۃ

میری امت نماز نہ چھوڑنا اول کوئی پڑھتے ہی نہیں ہیں پکے نمازی بھی گھروں میں مصلے بچھائے بیٹھے ہیں۔

میرے بھائیو! مسجد میں اذان کی آواز آرہی ہے ۹۵ فیصد تو جاتے ہی نہیں ۵ فیصد میں ۵۰ فیصد گھروں میں مصلے بچھائے بیٹھے ہیں نماز کی پرواہ ہی کوئی نہیں بیٹے کی نماز چلی گئی تو پرواہ ہی کوئی نہیں وہ امتحان میں فیل ہو گیا تو ماں کی نیند اڑ گئی باپ کی نیند اڑ گئی اس نے فجر کی نماز نہیں پڑھی اس نے ظہر کی نماز بھی نہیں پڑھی اس نے عصر کی نماز بھی نہیں پڑھی اس نے مغرب کی نماز بھی نہیں پڑھی اس نے عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی اس کی ماں خوش باپ بھی خوش کیا باپ ہے کیاں ماں ہے!!

میرے نبی ﷺ نے جاتے ہوئے فرمایا تھا۔

Marfat.com

الصلوٰۃ الصلوٰۃ الصلوٰۃ

اسلام آباد کی امت نماز نہ چھوڑنا، اسلام آباد کے نوجوانوں نماز نہ چھوڑنا اسلام آباد کی عورتوں نماز نہ چھوڑنا نماز نہ چھوڑنا نماز نہ چھوڑنا نماز نہ چھوڑنا

وما ملکت ایمانکم

اپنے نوکروں کو گالیاں نہ دینا غریبوں کو گالیاں نہ دینا اپنے ماتحتوں کو گالیاں نہ دینا۔

ماں سب کی ماں ہوتی ہے چاہے غریب کی ماں ہو چاہے وہ مالدار کی ماں ہو چاہے وہ جھونپڑی میں بیٹھی ہوئی ماں ہو چاہے ایف ایٹ گھر میں بیٹھنے والی ماں ہو ان کے تقدس میں کوئی فرق نہیں۔

میں سب سے پہلے کس سے متاثر ہوا

میں جب یہاں لاہور پڑھتا تھا تو سب سے پہلا اثر میرے اوپر جو تبلیغ کا ہوا وہ باتوں کا نہیں ہوا تھا باتیں تو میں سنتا ہی نہیں تھا بلکہ وہ نعیم الدین چوہدری صاحب بڑا آدمی ہے ڈھاکے میں ہوتا ہے اللہ نے اس کو بڑا دماغ دیا تھا ادھر بھی پورا تھا تبلیغ میں بھی پورا تھا ہر جگہ گولڈ میڈل لیا ہر جگہ گولڈ میڈل تو میں نے خود اس کو کمرے سے نکال دیا اپنے کمرے سے خبردار دوبارہ میرے کمرے میں آئے۔

تو ایک دن کیا ہوا؟ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا وہ جس طرح نماز پڑھ رہا تھا میں نے زندگی میں ایسی نماز نہیں دیکھی تو میں بس اس کو بیٹھ کے ایسے دیکھتا ہی رہا دیکھتا ہی رہا یہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے جو اس کے کھڑے ہونے میں خوف، خشیت خشوع، پہلا اثر جو دل پر ہوا اس کی نماز کو دیکھ کر ہوا یعنی جو پچھلی اس کے ساتھ بدتمیزی کی اس پر ندامت ہوئی پھر جو دوسرا اثر ہوا وہ بھی نماز کا ہوا۔

ہر مسئلہ کا حل نماز میں ہے

حضور ﷺ کے گھر فاقہ آ گیا کھانے کو کچھ نہیں ۳ دن تک حضور ﷺ اور آپ ﷺ

Marfat.com

کے گھر والوں نے بھوک و فاقہ کو برداشت کیا چوتھا دن آ گیا کچھ نہیں آپ ﷺ حضرت عائشہؓ سے کہنے لگے آج تو اللہ سے مانگتے ہیں تو کہاں مانگ رہے ہیں؟ مسجد میں دو رکعت کی نیت باندھی ایک ستون کے پیچھے سلام پھیرا پھر دوسرے ستون کے پیچھے نیت باندھی پھر تیسرے ستون کے پیچھے ستون بہت زیادہ تھے مسجد نبوی ﷺ میں جگہ بدل رہے تھے نفل پڑھ رہے ہیں جگہ بدل رہے نفل پڑھ رہے پیچھے سے حضرت عثمانؓ آئے تو آپؓ نے پوچھا اللہ کے رسول ﷺ کہاں ہیں؟

کہا چار دن ہو گئے تھے آل رسول ﷺ کے گھر میں کچھ بھی نہ تھا نماز پڑھنے گئے ہیں اللہ سے مانگنے گئے ہیں۔

عثمانؓ رونے لگے کہنے لگے مجھے کیوں نہ بتایا عبدالرحمٰنؓ کو کیوں نہ بتایا سعد بن قیس بن شمعانؓ کو کیوں نہ بتایا پھر گھر گئے اور اونٹ بھر کے لائے سامان کا اتار رکھا پھر دوبارہ گئے کہا پکانے میں دیر لگے گی جو گھر میں پکا تھا وہ بھی لے کے آ گئے سالن پکا تھا روٹی پکی تھی جو بھی پکا تھا اٹھا کے لا کے رکھا اور واپس چلے گئے۔

جب آپؓ نماز سے فارغ ہو کر واپس آئے آپؓ نے پوچھا بھئی! کچھ آیا؟ کچھ ملا؟

تو حضرت عائشہؓ نے کہا اللہ آپ ﷺ کو خالی تو نہیں بھیج سکتے تھے، دیکھیں آیا پڑا ہے، فرمایا، کون لایا؟، کہا جی! عثمان لائے۔

جس سے رسول اللہ ﷺ راضی تو اللہ بھی اس سے راضی

آپ ﷺ نے ایک دم ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ! میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا تین دفعہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بھئی! لوگ مادے کے پجاری ہیں دکانوں کو سجدے کر رہے ہے نوکریوں کو سجدے کر رہے ہیں عہدوں کو سجدے کر رہے ہیں، ہم اللہ کو سجدے کریں وہ سجدے جو اللہ دیکھنا چاہتا

Marfat.com

ہے وہ سجدے جس میں اللہ ہو اللہ کے سوا کوئی نہ ہو یہ محنت سے چیز آتی ہے ہم صرف پڑھتے ہیں نماز پہ محنت کوئی نہیں۔

میرے بھائیو! مرد چونکہ مسجد کے پابند ہوتے ہیں اس لیے وہ کام چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں اور عورتوں کے لیے چونکہ جماعت کی پابندی نہیں ہے اس لیے وہ کہتی ہیں یہ کام کرلوں یہ کرلوں یہ کرتے کرتے ظہر عصر کے پاس چلی جاتی ہے۔

یہ ہی چیزیں برکت کو کھا جاتی ہیں

عصر، مغرب کے پاس چلی جاتی ہے، مغرب عشاء کے پاس چلی جاتی ہے، اور عشاء بارہ بجے پر چلی جاتی ہے، یہ بے برکتی ہے، صحابہؓ نے پوچھا۔

ای الاعمال خیر

یارسول اللہ ﷺ سب سے بہترین عمل کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا

الصلوٰۃ علی وقتھا

نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا سب سے بہترین عمل ہے

مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ نماز کا اہتمام اس طرح فرمائیں یہاں نماز کا رواج تو ہے لیکن دو چیزیں ہیں مردوں میں بھی جماعت کا اہتمام کم لوگ ہی کرتے ہیں اور عورتوں میں ہے ہی نہیں یعنی وقت کی پابندی۔

ایک تو وقت کی پابندی سے نماز ادا کریں، دوسری بہت بڑی غلطی جو ہے وہ ہے نماز کو تیز پڑھنا، اتنی تیز تیز نماز پڑھتے ہیں کہ نہ رکوع پورا ہوتا ہے نہ سجدہ پورا ہوتا ہے نہ رکوع سے اٹھنا پورا ہوتا ہے اور نہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا سیدھا ہوتا ہے بہت تیز نماز پڑھی جاتی ہے۔

اور پھر نماز میں بھی کھڑے ہیں اور ادھر آنے والے کو بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور ادھر جانے والے کو بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

نماز بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں اور آنکھوں کو پھیر پھیر کر آنے جانے والے کو دیکھ بھی رہے ہوتے ہیں۔

خدارا نماز پر ظلم نہ کریں

ہمارے گاؤں میں ایک بوڑھا بابا تھا امام دین پکا نمازی تھا دکاندار تھا ہم چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے گاؤں میں بس اسی کی ہی دکان تھی وہ نماز پڑھنے آجاتا اور کبھی چابی وغیرہ اگر اس کی جیب میں رہ جاتی تو اس کا بیٹا آ کے کھانستا اور وہ نماز کے دوران ہی چابی نکال کر اسے دے دیتا۔

یہ معاملہ ہم نے خود دیکھا ہے تو یہ سارے بابا امام دین والی نماز پڑھتے ہیں اکثر عورتیں اور مرد نماز پر بہت ظلم کرتے ہیں بندوں پر ظلم کرنا بھی بری بات ہے لیکن نماز پر ظلم کرنا اس بھی بری بات ہے۔

سب سے بڑا چور کون

آپ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے، صحابہؓ نے عرض کیا نماز میں چوری کیا ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا رکوع ٹھیک نہ کرے سجدہ ٹھیک نہ کرے، ہم اس طرح نماز پڑھیں کہ دیکھنے والے کو بھی پتہ چلے کہ اس کا دل نماز میں لگتا ہے۔

ایک چھوٹا نسخہ میں بتاتا ہوں ایک تو سب نے قرآن میں سے قل ھواللہ، اللہ سے جو ٹھیکہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے ہر رکعت میں تجھے ہی پڑھنا ہے یعنی ہر رکعت میں قل ھواللہ ہی پڑھتے ہیں آج سے یہ ٹھیکہ تبدیل کر دو اور دو چار ٹھیکے اور کر لو کم از کم چار سورتیں تو یاد کر و تا کہ ہر رکعت میں الگ سورت پڑھی جائے ایک ہی سورت کو ہر رکعت میں پڑھنا علماء نے مکروہ لکھا ہے کراہت ہے اور بعض دُعائے قنوت کی جگہ بھی قل ھواللہ ہی پڑھتے ہیں۔

تو بھائی یہ کہاں کا فتویٰ ہے چلو کم از کم دُعا کی جگہ دُعا تو پڑھو اگر دُعا پڑھو گے تو واجب ادا ہو جائے گا لیکن دُعا کی جگہ قل ھواللہ پڑھنے سے تو واجب ادا نہیں ہوتا اور وتر

Marfat.com

ہوتے ہی نہیں دُعائے قنوت یاد کریں اور جب تک نہیں یاد ہوتی اس وقت تک ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھ لیا کریں تو یہ دُعائے قنوت کے قائم مقام ہو جائے گا لیکن قل ھو اللہ تو قائم مقام نہیں ہوتی۔

ہم اپنی نمازوں کا محاسبہ کریں

ایک تو ہم بدل بدل کر سورتیں پڑھیں اور دوسرا یہ ہے کہ رکوع میں سبحان ربی العظیم تین دفعہ کے بجائے پانچ دفعہ پڑھنا شروع کر دیں اور یہ بھی نہیں کہ جتنی دیر میں تین دفعہ پڑھا جاتا ہے تیز تیز اتنی دیر میں پانچ دفعہ پڑھ لیا تو فائدہ حاصل نہ ہوگا بلکہ آرام سے ٹھہر ٹھہر کر پانچ دفعہ پڑھیں۔

اور جب رکوع سے کھڑے ہوں تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد یہ سب کھڑے کھڑے کہو ابھی عام طور پر ہمارا ربنا لک الحمد سجدے میں پورا ہوتا ہے پھر اللہ اکبر کہہ دیتے ہیں اس لیے ربنا لک کھڑے کھڑے کہیں۔

نشہ اور ایمان ایک دوسرے کی ضد ہیں

عروہ بن زبیرؓ کا پاؤں خراب ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ پاؤں کاٹنا پڑے گا ورنہ یہ آگے تک چلا جائے گا تو آپ ایسا کریں کوئی نشہ پی لیں ہم کاٹ دیتے ہیں یہ نشہ اور ایمان ایک پیٹ میں اکٹھا نہیں ہو سکتے۔ حدیث میں آتا ہے جس پیٹ میں شراب جائے اس پیٹ سے ایمان نکل جاتا ہے جب تک شراب اس پیٹ میں رہے ایمان اس پیٹ میں داخل نہیں ہوتا اس حال میں موت آ گئی کہیں ایمان سلب ہی نہ ہو جائے زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے جسم سے نکل کر باہر چلا جاتا ہے اس کے قریب نہیں آتا ایمان تو انہوں نے کہا میں نماز پڑھتا ہوں تو جو مرضی کرنا تو نماز شروع کر دی اور ٹانگ آگے کر دی۔

اب انہوں نے ٹانگ کاٹی تو کیوں کہ آج کے آلات تو تھے نہیں سن بھی نہیں ہوئے ہیں اور کوئی آج کل کی طرح تیز دھار آریاں بھی نہیں ہیں چھریاں بھی نہیں ہیں ہاتھ سے کاٹا گیا ان کے جسم کو ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی تو جب وہ کاٹتے تھے نہ تو فوراً گرم تیل زخم

Marfat.com

پر پھینکتے تا کہ زخم جل جائے تو وہ ایک اور الگ مصیبت تھی پوری نماز ختم کر کے کہنے لگے کاٹ دیا؟

کہنے لگے کہ کاٹ دیا، کہنے لگے مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا پھر وہ ٹانگ کو دیکھ کر کہنے لگے یا اللہ تو گواہ رہنا میرا یہ پاؤں کبھی بھی تیری نافرمانی میں نہیں اٹھا۔

نماز ہی تمام عبادتوں کی جامع ہے

میرے بھائیو! اللہ کا نبی کہہ رہا ہے فرائض میں کوتاہی نہ کرنا اور نماز سے بڑا فرض کیا ہوگا سارا کراچی مسجد کو دوڑ پڑے حی علی الفلاح کی آواز نہیں سن رہے ہو اللہ کہہ رہا ہے کامیابی لینے کے لئے مسجد میں آجاؤ اب پیسہ نہیں ملے گا پیسے ہیں نہیں دکان نہیں دفتر نہیں مل نہیں کارخانہ نہیں اب آجاؤ آجاؤ آجاؤ کہاں مسجد ادو افرائض اللہ فرض ادا کرو تو تمہارے مسئلے حل کام بنیں گے لوگوں نماز سے جس نے مردہ اللہ سے زندہ کروالیا تو روپے پیسے کا مسئلہ کیسے نہیں حل ہوگا۔

نماز کی برکت سے مردہ گدھا زندہ ہو گیا

نباتہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ علاقہ یمن زمانہ حضرت عمرؓ کا اللہ کے راستے میں نکلے راستے میں گدھا مر گیا ساتھی نے کہا سامان ہمیں دے دے کہا نہیں چلو میں آتا ہوں ان کو آگے روانہ کیا خود مصلیٰ بچھایا اللہ اکبر دو نفل پڑھے۔

اے میرے مولا! تو ہر چیز میں غنی میں ہر چیز میں محتاج تو مردہ کو زندہ کرنے والا یہ میرا گدھا تو نے مار دیا مجھے لمبا سفر کرنا ہے مجھے اس کی ضرورت ہے اے اللہ! اسے زندہ کر دے۔

نماز ہی اسلام کی روح ہے

یہ کہہ کر اٹھے چھڑی اٹھائی ایک ماری کہا اٹھو اللہ کے حکم سے وہ ایک دم گدھا کود کے کھڑا ہو گیا یہ وہ نماز ہے جو مردہ جسم میں روح ڈال دے ہماری مردہ معیشت میں کیسے

Marfat.com

روح نہیں ڈالی جائے گی؟ پر وہ نماز ہو کراچی میں پاکستان میں کوئی بے نمازی نہ ہو نہ کوئی گھر کی عورت نہ کوئی بازار کا تاجر، نہ کوئی کھیت کا زمیندار اور نہ کوئی دفتر کا ملازم نہ کوئی حکومت کا کارندہ نہ کوئی تخت شاہی والا۔

اگر سب اللہ کے سامنے گر جائیں اور اس کو منالیں تو ایک نمازی اگر زندہ ہو جائے تو ساری امت کی قسمت بدل جائے کوئی یہ معمولی حکم نہیں ہے سارے فرائض کا سرخیل ہے سارے فرائض کا سب سے بڑا فرض ہے کہ اذان ہو تو سب بندے بھاگے جا رہے ہوں۔

حضرت ابوسفیان پر نماز کی جماعت دیکھ کر حیران کن اثر

فجر کی اذان ہوئی صحابہؓ میں ہلچل مچی، ابوسفیان فتح مکہ کا موقع ابوسفیان نے کہا کیا ہوا؟ یہ حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔ کہا نہیں! نماز کے لئے جا رہے ہیں۔

کہنے لگا ابوسفیان عباس تیرے بھتیجے کی اس کے ساتھی ہر بات مانتے ہیں کہا ہاں ہر بات مانتے ہیں چاہے وہ انہیں کہہ دے کہ بیوی بچے چھوڑ دے ملک و مال چھوڑ دے ہر چیز اس پر قربان کر دیتے ہیں۔

کہنے لگا عباس میں نے بڑی بڑی بادشاہیاں دیکھیں تیرے بھتیجے جیسی بادشاہی نہیں دیکھی انہوں نے کہا ابوسفیان! اب بھی تیری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ بادشاہی نہیں ہے، نبوت ہے۔

یہ کیسا اسلام ہے ہمارا؟

اذان ہوئی اور پچانوے فیصد کے کان پر جو نہ رینگے تو ہمارا مسئلہ کہاں سے حل ہوا رمضان آئے اور نمازی کان پہ جو نہ رینگے پیسہ اکٹھا ہو جائے اور غریب کو زکوٰۃ نہ ملے فصل گھر میں آجائے اور زمیندار عشر ادا نہ کرے یہ کیسی مسلمانی ہے یہ کیسا اسلام ہے۔

یہ تو فرائض چھوڑ دیئے اور فرائض چھوڑنے کے بعد کوئی مسئلہ حل ہوگا اور اندرون سندھ میں جا کے دیکھو جہاں کسی کو نماز آتی ہی کوئی نہیں ساری امت میں نماز زندہ ہو جائے

Marfat.com

اور ساری امت اللہ کے سامنے جھکے اور ساری امت میں ایک نماز زندہ ہو جائے ایک اخلاق نبوت والے آ جائیں معاف کرنا آ جائے معاف کرنا غصہ پینا آئے اور معاف کرنا درگذر کرنا آئے پھر دیکھو اللہ کا غیبی نظام کیسے حرکت میں آتا ہے ہمارا معاشرہ انتقامی معاشرہ ہے ہم معاف کرنا نہیں جانتے غصہ پینا نہیں جانتے اور معاف کرنا اور درگذر کرنا اس پر اللہ کے نبی نے فرمایا میں ضامن ہوں جنت الفردوس میں گھر لے کے دوں گا۔

مبارک زندگی کو سینے سے لگالو

تو میرے بھائیو! حضرت محمد ﷺ ایک مکمل زندگی کا نظام لے کر آئے ہیں وہ زندگی آج مٹی پر پڑی ہے وہ ٹوٹی پڑی ہے وہ اعمال والی زندگی ہے اعمال والی زندگی ہے تبلیغ کا کام اس پوری زندگی کو زندہ کرنے کا کام ہے کہ امت کا کوئی فرد کوئی مرد و عورت اللہ کا نافرمان نہ رہے بلکہ ہر شخص اللہ سے جڑ جائے توبہ کرلے اور حضرت محمد ﷺ کی مبارک ترتیب والی زندگی پر آ جائے اس کو سیکھنا اور اس کو پھیلانا اور اس کو لے کر در در پھرنا یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی صفت بتائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند فرمایا ہے قیامت تک کے انسانوں کے لیے بس یہی ایک نبی ہے یہی ایک قرآن ہے ایک کتاب ہے ایک ہی قبیلہ ہے ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی ملت ہے ایک ہی مذہب ہے اور ایک ہی اسلام ہے۔

ہماری غریبی کا مذاق مت اڑاؤ

ابوشجاع مچھلی پکڑنے والا ماہی گیر تھا مچھلیاں پکڑ رہا تھا اور اس کے تین بیٹے بھی اس کے ساتھ تھے ایک نجومی گزرا، ویلم ایران میں ایک جگہ ہے وہاں کا رہنے والا تھا۔

ابوشجاع نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر تو بتا اس نے کہا کیا خواب ہے؟

کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے پیشاب کیا ہے اور اس میں آگ نکلی جو اوپر جا کر شعلہ بن گئی اور پھر اس کے تین شعلے بن گئے پھر ان شعلوں پر چھوٹے

Marfat.com

چھوٹے اور شعلے بن گئے۔

نجومی کہنے لگا ایک دن آئے گا کہ یہ تیرے تینوں بیٹے بادشاہ بنیں گے ابوشجاع نے اپنا جوتا نکالا اور اپنے بیٹوں سے بھی کہا اس بدمعاش کو مارو یہ ہماری غریبی کا مذاق اڑاتا ہے تو چاروں باپ بیٹوں نے مل کر اس کی خوب ٹھکائی کی اور خوب مارا کہ یہ ہماری غریبی کا مذاق اڑاتا ہے۔

وہ کہنے لگا جتنا مارنا ہے مارلو بادشاہ تو بنو گے جب اس کی خوب پٹائی کرلی تو ابو شجاع کہنے لگا اس کی اتنی پٹائی کی ہے اب اس کو ایک مچھلی بھی انعام میں دے دو بیس برس کے بعد تینوں بیٹے اسلامی سلطنت کے بادشاہ بن گئے رکن الدولہ، معزو الدولہ عزالدولہ کے نام سے انہوں نے اور ان کے بعد ان کے خاندان نے ایک سوبیس برس حکومت کی ہے اور انتہائی کامیاب حکمران بنے خاص طور پر رکن الدولہ بہت بڑا فاضل آدمی بنا تو ماں باپ تھوڑا ہی اولاد کا نصیب بناتے ہیں تم ان کے اخلاق بناؤ ان کے مقدر کا رزق لکھا جاچکا ہے۔

سب سے بڑا ظالم کون؟

ایک ظلم وہ بتاؤں کہ جس کا کسی کو پتہ ہی نہیں ہے میرے نبی نے کہا بڑا ظالم، ظالم اور پورا ظالم کون یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کہا کہ جو اذان کی آواز سنے اور نماز نہ پڑھے یہ ساری عدالت بھری پڑی ہے یہ سارا میاں چنوں اور سارا شہر یہ سارے ایسے ظالموں سے بھرے پڑے ہیں کہ اللہ اکبر کے بعد اٹھیں نہیں۔

حی علی الصلوٰۃ کے بعد بھی چلیں نہیں گیا اس سے بھی بڑا کوئی ظالم ہے کہ اتنے بڑے شہنشاہ کی صدا سن کر وہ صبح سے شام تک اسی رزق کھا کر اس کی آنکھوں سے دیکھا اس کی زبان سے بولا اسی کے کانوں سے سنا اس کے ہاتھوں سے پکڑا اس کے پاؤں سے چلا اس کے دیئے ہوئے اعضاء وجوارح سے زندگی کا نظام جس دھرتی پر چلا اس کی ہوا سے فائدہ اس کے سورج سے فائدہ اس کے چاند سے فائدہ اس کے تاروں سے فائدہ اس کے پانی سے فائدہ کڑوے سے فائدہ میٹھے سے فائدہ اس کے پھلوں سے فائدہ اس کے

Marfat.com

جانوروں سے فائدہ دودھ سے فائدہ۔

وان تعد و انعمة الله لا تحصوها

گنو تو سہی میرے بندے میں نے تم پر کتنی نعمتوں کے دریا بہائے ہیں

اب بھی ظلم سے باز آؤ توبہ کرو

میں تو تجھے بلاتا ہوں آجا تم کہتے ہو کہ میں فارغ نہیں ہوں میرے پاس مؤکل بیٹھے ہوئے ہیں میرے پاس گاہک ہیں میں کیسے اٹھ کر جاؤ میری عدالت ہے میں کیسے اٹھ کر جاؤ۔

حکومتی مشغولیت کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا کہ جب نماز کا ٹائم ہو تو تم کہنا الصلوٰۃ تو ساری عدالت بند سارے دفتر بند، پھر سب حاکم محکوم مسجد میں ہیں پھر نماز ہو چکی پھر کام چلتا تھا۔

تو ہم ظلم سے توبہ کریں جو اللہ اور بندے کے درمیان ہے کہ سجدے سے انکار کر دیا اتنی بڑی دولت سے انکار کر دیا اتنے بڑے مالک کی ملاقات سے انکار کر دیا جب آدمی مسجد کو جاتا ہے تو کدھا جاتا ہے۔

سخاوت اللہ کی رضامندی کی علامت ہے

اللہ تعالیٰ سے موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ یا اللہ جب تو بندوں پر ناراض ہوتا ہے تو نشانی کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! پہلی نشانی جب فصلیں پک جاتی ہیں تو بارش شروع ہو جاتی ہے جب فصلیں کاشت کرتے ہیں تو بارش بند کر دیتا ہوں یہ نشانی ہے کہ میں ناراض ہوں۔

دوسری نشانی حکومت بے وقوف لوگوں کو دے دیتا ہوں، تیسری نشانی پیسہ بخیلوں کو دے دیتا ہوں، یا اللہ! جب تو خوش ہوتا ہے تو اس کی کیا نشانی ہے؟ جب وہ بولتے ہیں تو میں بارش دیتا ہوں جب وہ کاٹتے ہیں تو میں بارش روک لیتا ہوں۔ اور میں حکومت ان کے سمجھدار لوگوں کو دیتا ہوں اور پیسہ ان کے سخیوں کو دیتا ہوں تاکہ وہ غریبوں پر خرچ کریں۔

Marfat.com

سخاوت اور علم یہ دونوں لازم ملزوم ہیں علم والا سخی ہوتا ہے بخیل نہیں ہوسکتا اگلی نشانی کیا ہے؟

سب سے مشکل مگر نتیجہ آسان

ویرؤن بالحسنة السیئة

مشکل پرچہ سب سے آخر میں رکھا ہمارے استاد صاحب فرمایا کرتے تھے جب پرچہ ہاتھ میں آئے تو پڑھو آسان سوال پہلے کرو اس سے مشکل بعد میں اس سے مشکل بعد میں مشکل سوال کے محتاج ہیں لہٰذا ہر وقت مصلے بچھاؤ دُعائیں مانگو نفل پڑھو قرآن کی تلاوت کرو سب سے آخر میں کرنا اگر اس میں پھنس گئے تو پھنس گئے سارا وقت چلا جائے گا تو ان میں جو سب سے مشکل صفت تھی اللہ تعالیٰ اس کو سب سے نیچے لے کر آیا وہ ہے مشکل۔

وہ برائی کا جواب برائی سے نہیں دیتے اچھائی سے دیتے ہیں بڑا مشکل کام ہے، وہ گالی کے جواب میں گالی نہیں دیتے، غصہ کے جواب میں غصہ نہیں کرتے، غیبت کے جواب میں غیبت نہیں کرتے۔

امام ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح پھل کے ٹوکرے بھجواتے ہیں جس کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ فلاں نے میری غیبت کی اس کو مٹھائی بھیج دیتے مجھے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جملہ بڑا اچھا لگا تھا۔

ماغتاب احدا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی میں کسی کی غیبت نہ کی اور اتنے دکھ جھیلے ہیں کہ جلا وطنی میں موت آئی گھر میں بھی نہ رہنے دیا پر زبان پر حرف شکایت نہ لائے پھر مخالفت کرنے والے ماضی کے اندھیروں میں گم ہو گئے اور بخاری کا سورج آج بھی چمک رہا ہے۔

امیر المومنین ترکی، عرب بھی پیچھے رہ گئے یہ قلب کی صفائی کی برکت ہے کہ جس وجہ سے آج ہر جگہ ختم بخاری ہو رہا ہے ختم طحاوی کیوں نہیں ہوتا یہ بخاری کی عظمت ہے ہر کوئی

Marfat.com

ادھر نسبت کرنے کی کوشش کرتا ہے میری سند ادھر مل جائے میں نے جب اسناد کو دیکھا تو مجھے امام بخاری کے ساتھ سند کو جوڑنا زیادہ اچھا لگ رہا تھا سارے ہی ہمارے معزز ہیں محترم ہیں سارے صحابہ ہی سب کچھ ہیں۔

بڑے لوگوں کی بڑی بات ہے

ابوبکر صدیقؓ تو ابوبکر ہی ہے کوئی اور صحابی ابوبکر نہیں بن سکا جب آپ چڑھے غار ثور پر تو آپ پنجوں پر چل کر آئے تاکہ نشان نہ پڑے تو انگلیوں پر چلنے کی وجہ سے انگلیاں زخمی ہو گئیں پہاڑ پر چڑھنے کا وقت آیا تو چڑھ نہ سکے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کندھے پر اٹھا کر سارے پہاڑ کی چڑھائی کو طے کیا جبل ثور جنہوں نے دیکھا ہے انہیں پتہ ہے کہ ایسا ہے صحت مند آدمی بھی جاتا ہے تو اس کا سینہ پھٹنے لگ جاتا ہے۔

پھر ان کو باہر بٹھایا اندر گئے صفائی کی، پھر پگڑی کو پھاڑا، سوراخ بند کیے پھر باقی سوراخ بند کیے کرتے کو اتارا کرتا پھاڑا اور سوراخ بند کیے اور ایک باقی سوراخ تھا جس میں سانپ بیٹھا تھا اس پر پاؤں رکھ دیا پھر کہا ھلم یا رسول اللہ ﷺ

آپ ﷺ اندر آئے اندھیرے میں آپکو پتہ نہ چلا کہ نہ کرتا ہے نہ عمامہ ہے تو تھوڑی سی جب روشنی ہوئی تو دیکھا نہ کرتا نہ عمامہ ارے ابوبکرؓ کرتا عمامہ کہاں؟

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ سوراخ تھے مجھے ڈر لگا کہ کوئی چیز نکل کر آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

آپ ﷺ کے بے ساختہ آنسو نکلے اور آپ ﷺ نے کہا اے اللہ! میں ابوبکرؓ سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا اور اسے جنت میں میرا ساتھی بنا دے۔

علم کی نسبت ساتھ ہے

تو اسی وقت جبرائیلؑ اترے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم ابوبکرؓ سے راضی ہو گئے اور ان کو جنت میں آپ کا ساتھی بنا دیا۔

میرے بھائیو! کتنے ہیں پانچ وقت کے نمازی آخری نصیحت الصلوٰۃ میری امت

Marfat.com

نماز نہ چھوڑنا۔

وما ملك ایمانكم

غلاموں سے اچھا سلوک کرنا کیا مراد ہے؟ غریبوں سے ماتحتوں سے گھر میں کام کرنے والیوں سے غریبوں کو بھی ماؤں نے جان ہوتا ہے ان کی بہنیں ہوتی ہیں ان کی بیٹیاں ہوتی ہیں کیا ظلم وستم ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ماں بہن کو بے عزت کر کے کھڑا کر دیتے ہیں تو اللہ کے نبی ﷺ کی آخری نصیحت تھی غلاموں سے اچھا سلوک ماتحتوں سے غریبوں سے اچھا سلوک کرنا نماز نہ چھوڑنا آپ کی آواز اور آہستہ ہوئی تو آپ ﷺ کہہ رہے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ نماز نماز

ایک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

اللھم رفیق الاعلیٰ

اور وہ گئے اور آپ کی آنکھیں بند ہوئیں تو حضرت عائشہؓ کی چیخ نکلی چونکہ حضرت عائشہؓ کے سینے پر سر رکھا ہوا تھا حضرت عائشہؓ کے سینہ مبارک پر سر تھا جب آپ ﷺ کی روح قبض ہوئی ہے تو حضرت عائشہؓ کی چیخ نکلی کہ ہمیں اللہ کے نبی چھوڑ گئے جب چیخ و پکار کی آواز آئی تو مسجد میں شور مچ گیا حضرت عمرؓ مسجد میں تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا خبردار! جس نے کہا اللہ کے نبی ﷺ فوت ہو گئے میں اس کو قتل کر دوں گا وہ کوئی نہیں فوت ہوئے وہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ کے پاس گئے ہیں واپس آئیں گے کفر کو مٹائیں گے منافقوں کو مٹائیں گے جو کہے گا مر گئے میں اسے قتل کر دوں گا۔

ابو بکر صدیقؓ دوسری بیوی کے پاس سے دوڑے ہوئے آئے اور گھوڑے سے چھلانگ لگائی اندر گئے آپ ﷺ کے اوپر چادر تھی چادر ہٹائی ماتھے کہ چوما اور کہا واہ سید واہ خلیلھا پھر روئے پھر کہا واہ صفیھا پھر روئے پھر کہا واہ نبیی ہائے میرا نبی جدا ہو گیا ہائے میرا خلیل جدا ہو گیا ہائے میرے دل کا ٹکڑا مجھ سے جدا ہو گیا کہا یا رسول اللہ ﷺ اب اللہ آپ پر کبھی دو متیں جمع نہیں کرے گا اور اس کے بعد آپ مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے عمرؓ کو کہا بیٹھ جاؤ پہلی مرتبہ ایسا ہوا حضرت عمرؓ نے کہا نہیں بیٹھتا صاف انکار کر دیا نہیں

Marfat.com

بیٹھا تو آپ ممبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا۔

من کان یعبد محمداً فان محمدا قدمات ومن کان یعبدالله

فان الله یحیی لا یزال

اے لوگو! محمد ﷺ دنیا سے اٹھ گئے اللہ کے پاس چلے گئے ان پر بھی موت نے آنا تھا وہ آ گئی اور اللہ موت سے پاک ہے وہ زندہ ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یوں لگا۔

وما محمد الارسول

یہ آیت جب پڑھی تو مجھے یوں لگا جیسے یہ آیت آج اتری ہے اور وہیں گر گئے تو اس پریشانی میں ظہر کا وقت ہوا بلالؓ کھڑے ہوئے اذان دینے کے لئے جب اشھد ان محمداً پر پہنچے تو آواز بند ہوگئی اور روتے روتے بیچ اذان میں ہی ان کے چیخ و پکار اور عورتوں میں کہرام مچ گیا اور مدینے میں بھی چیخ و پکار مچ گیا اور حضرت بلالؓ کی اذان ادھوری رہ گئی اور روتے روتے مشکل سے اذان کو پورا کیا اور نیچے اترتے ہی کہا آج کے بعد میں کبھی اذان نہیں دوں گا۔

اپنے ماتھوں کو سجدہ سے سجاؤ

میرے بھائیو! اپنے ماتھے کو سجدے سے سجاؤ اپنے ماتھے کو سجاؤ سجدے کے نشانوں سے اپنی زبان کو سجاؤ اللہ کے ذکر سے اور اس کی تلاوت سے درود پاک سے استغفار سے آنکھوں میں سلائی پھیر وحیا کی زبان کو خوبصورت بناؤ سچ کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو سجاؤ اپنے ہاتھوں میں پھول ڈالو عدل کے انصاف کے محبت کے سخاوت کے اپنے پاؤں میں پازیب ڈالو تواضع کی عاجزی کی اپنے پیٹ کو حرام نہ کھلانا حرام نہ کھلانا ایک لقمہ بھی حرام کا چلا گیا تو جنت حرام ہو جاؤ گی۔

اعلیٰ درجہ کا تقویٰ اور خوف آخرت

ابوبکرؓ کا غلام گزرا اس کے ہاتھ میں روٹی تھی کہا جی کھانا کھائیں گے کہا کھاؤں گا تین دن کا فاقہ تھا ایک لقمہ توڑا تو وہ غلام کہنے لگا کہ پہلے تو آپ پوچھتے تھے کہ کہاں سے آئی

Marfat.com

یہ روٹی؟ آج آپ نے پوچھا کیوں نہیں؟

کہنے لگے کہ بھوک اتنی شدید تھی کہ مجھے خیال ہی نہیں رہا کہاں سے لائے؟ وہ کہنے لگا میں زمانہ کفر میں نجومی تھا نجوم کیا کرتا تھا تو وہ میں نے ایک بات بتائی تھی وہ سچی ہوگئی توانہوں نے مجھے آج اسی خوشی میں روٹی دی ہے۔ کہا تیرا بیڑا غرق ہو جائے تو، تو مجھے برباد کر رہا تھا یہ تو حرام کی روٹی ہے تو مجھے برباد کرنا چاہتا تھا اب اس کو الٹی کر کے نکالنا چاہتے ہیں اب الٹی کیسی تین دن کا فاقہ اور ایک لقمہ اندر گیا کیسے نکلے تے کر کے نہ نکلا کہا کوئی طریقہ نہیں کسی نے کہا کہ پانی پئیں پانی پیتے گئے پیتے گئے پیتے گئے حتی کہ پیٹ پھٹنے لگا پھر حلق میں انگوٹھا مارا تو سارا پانی نکلا ساتھ نوالہ نکلا کہا اللہ تیرا شکر ہے ورنہ یہ تو مجھے جہنم میں لے گیا تھا۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ حلال کھانے والوں کے سینے میں کبھی غم نہیں بھرتے وہ ہمیشہ سکھی رہتا ہے اس کے گھر میں کبھی شام نہیں ہوتی ہمیشہ دن چڑھتا ہے اور حرام کھانے والے کے گھر میں کبھی دن نہیں چڑھتا ہمیشہ کالی رات رہتی ہے سینہ غموں سے بھرا رہتا ہے۔

انسان عیوب سے پُر ہے

اسی طرح میرے بھائیو!...... دل کی اصل بھی اندھیرا ہے...... یہاں بھی کچھ روشنی چاہیے...... جس سے اس میں کچھ حرارت پیدا ہو اور اس سے راستہ نظر آئے......
"واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئاً" اللہ نے تمہیں ماں کے پیٹ سے نکالا...... تم کچھ نہیں جانتے تھے...... جہالت، اندھیرا...... ایک اندھیرا نظر آنے والا ہے آنکھوں سے نظر آتا ہے...... ایک اندھیرا جو دل پہ آتا ہے اور دل کی آنکھوں سے نظر آتا ہے "لا تعمل ابصارکم ولکن تعمل قلوب التی فی الصدور" یہ جو دل پہ اندھیرا آتا ہے...... جہالت کا...... اس کے لئے بھی روشنیاں ہیں پھر ایک اور آیت......
"انہ کان ظلوماً جھولاً" کہ یہ جو انسان ہے نا...... یہ چھوٹا ظالم نہیں...... یہ بہت بڑا ظالم ہے...... اور چھوٹا جاہل نہیں...... بہت بڑا جاہل ہے...... بہت بڑا جاہل ہے "انہ کان

Marfat.com

ظلوماً جھولاً“ تو اب ایک ظلم کا اندھیرا آ گیا...... ظلم خود اندھیرے کو کہتے ہیں...... ظلم خود اندھیرا ہے پھر جہالت بھی جمع ہو گئی تو وہ بھی اندھیرا ہے...... تو اس طرح کئی اندھیرے کٹھے ہو گئے...... اور پھر اس کے ساتھ کچھ اور انسانی کمزوریوں کو جوڑا جائے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ”وکان الانسان کفورًا“ یہ ناشکرا بھی بڑا ہے...... ”وکان لانسان قتورًا“ بخیل بھی بہت...... ”وکان الانسان اکثر شیءٍ جدلا“ لڑائی جھگڑے بھی بہت کرتا ہے اور ”انہ لفرح فخور“ تکبر میں بھی بڑی جلدی آتا ہے...... ”فیئوس قنوط“ ناامید بھی بڑی جلدی ہوتا ہے ”ھلوع“ بے صبرا بھی بہت ہے ”اذا مسہ الشر جزوعاً“ تکلیف آئے ہائے ہائے ہائے...... ”اللہ تعالیٰ سانوں ای تکی کھلوتا اے بس“ یہ زبان پہ جملے ”اللہ تعالیٰ سانوں ای تکی کھلوتا اے“...... اذا مسہ الشر ...... تھوڑی سی تکلیف آئے کیا ہو جاتا ہے...... ”جزوعاًo واذا مسہ الخیر دو چار پیسے کٹھے ہو جائیں تو کہتا ہے...... آپ کیتا اے آپے کمایا اے...... اپنی عقل نال...... تو ”کان منوعاً“ تو پھر جوڑنے کے چکر ہیں...... یہ ساری آیتیں قرآن میں، مَیں نے ایک دفعہ ڈھونڈیں کہ ہم میں کتنے عیب ہیں؟ تو بہت سارے نظر آئے...... یہ خود بنانے والے نے بتائے کہ تیرے اندر یہ ہے...... جیسے ایکسرے کرواؤ تو ڈاکٹر کہتا ہے...... یہاں یہ ہے یہاں یہ ہے یہاں یہ ہے...... یہ قرآن کا ایکسرے ہے...... کہ تیرے اندر یہ یہ ہے...... جھول، ظلوم، ھلوع، منوع، فرح فخور، یئوس قنوط، اکثر شیٔ جدلا، قتوراً، کنود، کفوراً...... یہ ساری چیزیں...... یہ سب اندھیرے ہیں...... ان اندھیروں کے دور کرنے کے لیے بھی روشنی چاہیے تھی...... تو اللہ نے قرآن کو روشنی بنا کر بھیجا...... اس کے لئے بھی دو نور چاہیے تھے ایک اندر ایک باہر...... جیسے اس کائنات کو دیکھنے کے لئے دو نور کی ضرورت ہے ایک اندر، ایک باہر...... اندر میں آنکھوں کا نور اور باہر میں سورج کا نور...... یہ چاند بھی سورج کا طفیلی ہے اس کا نور اپنا نہیں ہے...... اصل نور سورج ہی ہے...... تو دو نور سے میں گھر کی زمین کو دیکھ سکتا ہوں اپنے گھر کی راہوں کو میں پہچان سکتا ہوں...... ایک آنکھوں کا نور اور ایک سورج کا نور...... ان میں سے ایک نہ ہو تو میرے لئے جہان اندھیر ہے...... سورج نہ

Marfat.com

نکلے تو میرے لئے آنکھ بے کار ہے...... میری آنکھ نہ ہو تو میرے لئے سورج بے کار ہے۔

انسان کو اللہ نے بہت تھوڑا علم دیا ہے

میرے بھائیو! انسان کی اصل جہالت ہے...... اتنے بڑے بڑے علماء بیٹھے ہیں کہیں یہ نہ کہیں کہ ہم تو علامہ ہیں...... عالم ہیں...... تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے ''وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً''...... وہ میں نے دیا ہے تمہارا اپنا نہیں ہے...... اور جو دیا ہے بڑا تھوڑا دیا ہے...... ہم کہتے ہیں نا کہ یہ بہت بڑا عالم ہے...... اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ یہ سب کچھ جانتا ہے...... اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہزار دو ہزار...... لاکھ دو لاکھ سے اس کا علم زیادہ ہے...... ورنہ ہر انسان...... جب اس کے علم اور جہالت کو تولا جاتا ہے تو اس کی جہالت زیادہ رہے گی...... اور اس کا علم ہمیشہ تھوڑا رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امت کو سنبھالا

اے لوگو! اللہ نے میرے محبوب کو بھیجا...... جب ہم ذلیل تھے...... حقیر تھے...... قلیل تھے...... کمزور تھے...... اللہ نے محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل میں ہمیں امت بنایا...... باقی رہنے والی امت بنایا...... عدل کو تھامنے والی...... اور عدل کو قائم کرنے والی امت بنایا...... مجھے میرے رب کی قسم...... مجھے میرے رب کی قسم!...... میں اللہ کے نام پر کھڑا ہوں گا...... میں جموں گا...... یہاں تک کہ میرا اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا...... اور اپنے عہد کو نبھائے گا کہ ہم میں جو قتل ہو گا وہ جنت میں جائے گا...... جو زندہ رہے گا اس کی دھرتی کا وارث اور مالک بنے گا...... میرے اللہ کا فرمن ہے تمہارے ایمان عمل پر میرا وعدہ ہے...... میں تمہیں میں حکومت دوں گا...... خلافت دوں گا...... استحکام دوں گا...... تمہارے خوف کو امن میں بدلوں گا...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں ابوبکرؓ کی جان ہے...... اگر ان عرب کے قبائل نے وہ رسی بھی نہ دی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتے تھے...... اور پھر ان کے ساتھ جن بھی آ گئے...... انسان بھی آ گئے...... درخت بھی آ گئے...... اور پتھر بھی آ گئے...... میں اکیلا ان سے ٹکرا جاؤں گا...... تم میں سے کوئی نہ نکلے میں اکیلا نکلوں گا...... تو

Marfat.com

حضرت عمرؓ نے کہا ''اللہ اکبر'' ابوبکرؓ سچ کہہ رہا ہے...... یہ وہ لمحات تھے...... جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے ساری امت کو سنبھالا...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر جو آئے تھے...... جو آئے تھے...... ایک نبوتہیں تھی...... ایک نبوت نہیں تھی...... باقی انہوں نے اس طرح حکومت کو دوبارہ نکالا جیسے ڈوبے ہوئے کو باہر نکالا جائے...... اور اپنا سب کچھ قربان کر دیا...... اور اپنا سب کچھ لٹا دیا...... اور اپنے آپ کو نہ دیکھا...... اور پھر کہا چلو چلو...... سارا مدینہ خالی کر دیا...... سوائے بوڑھوں کے...... کمزوروں کے اور بچوں کے مدینہ میں کوئی بھی باقی نہ رہا...... آخری نبی ہے تو اس کے پیچھے ایسے افراد چاہئیں ایسے لوگ چاہئیں...... جو اس دین کو سنبھالیں...... اور اس کو دنیا تک پہنچائیں...... اور اس امانت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں...... تو اللہ تعالیٰ نے ایسے اپنے حبیبؐ کے ایک صحابہؓ کا گروہ پیدا کیا...... ان میں سے دس کو اور بلند کیا اور ان میں سے چار کو اور بلند کیا...... آپؐ نے فرمایا:

ابوبکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة وزبیر فی الجنة وسعد بن ابی وقاص فی الجنة وعبدالرحمن ابن عوف فی الجنة و ابو عبیدة بن الجراح فی الجنة وسعید بن زیدفی الجنة ......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو سنو!...... ابوبکر جنتی، عمر جنتی، عثمان جنتی، علی جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، سعد بن ابی وقاص جنتی، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی، ابو عبیدہ بن الجراح جنتی اور سعید بن زید جنتی...... یہ عشرہ مبشرہ...... لوگو! میں ان سے راضی ہوں...... لوگو ان کے حق کو پہچانو...... ان کے حق کو پہچانو...... یہ ایک طبقہ اللہ نے وجود میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس طبقے کو وجود بخشا...... جنہوں نے دین کو سینے سے لگایا...... پھر اللہ چراغ سے چراغ جلاتا رہا...... اور یہ امت اللہ کے دین کی امانت کو سنبھال کے چلتی رہی...... جو فتنہ آیا ہے اللہ نے اس میں سے لوگوں کو زندہ کیا۔

Marfat.com

بادشاہوں نے دین کو بگاڑا ہے

تو میری بات سنو غور سے...... بادشاہوں نے دین کو بگاڑا زیادہ ہے بنایا تھوڑا ہے...... مسلمانوں کی تاریخ میں تھوڑے ہی بادشاہ ملیں گے...... جنہوں نے دین کی خدمت کی ہو...... انہوں نے حکمرانی کی ہے چاہے دین بنا ہے یا بگڑا ہے...... چند ہیں ائمہ میں جنہوں نے اپنی حکومت کو دین کے لئے سبب بنایا...... دین کی حفاظت اللہ نے اپنے نبیؑ کے ورثا کے سپرد فرمائی...... ہر دور کے فتنوں کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں...... وہ لوگ جو صحابہ سے علم کو لینے والے بنے...... وہ تابعین کہلائے...... ان سے لینے والے تبع تابعین کہلائے...... ان سے لینے والے محدثین کہلائے...... مفسرین کہلائے...... فقہا کہلائے، علماء کہلائے انہوں نے دین کی حفاظت کی...... اس کو سینے سے لگایا ہے...... پھر دو سو بتیس سال زمانہ آگے چلا جاتا ہے...... یا ڈھائی سو سال...... ایک فتنہ اٹھتا ہے خلیفہ مامون الرشید کے زمانے میں...... قریب تھ کہ ساری امت کو لپیٹ میں لے لیتا...... اور اسلام کی فروزاں شمعیں، وہ بجھنا شروع ہو جاتیں...... لیکن " ان اللّٰہ ناصر دینہ" ایک فتنہ سا اٹھا وہ ایک علمی سی چیز ہے...... لیکن میں اتنا بتا دوں کہ اس فتنے کے اٹھنے کا مطلب تھا...... کہ اگر اس پر امت آجاتی...... تو قرآن مٹ جاتا...... قرآن میں تحریف ہوتی...... اور دین کا نشان مٹ جاتا...... اور انسانیت اندھیروں میں ڈوب جاتی...... ایک آدمی پھر کھڑا ہوتا ہے...... اس کا نام ہے احمد ابن حنبلؒ......

امام احمد بن حنبلؒ کا عظیم ایثار

یہ بادشاہ نہیں ہے، یہ خلیفۃ المسلمین نہیں ہے، یہ سالارِ لشکر نہیں ہے...... یہ کوئی نواب نہیں ہے...... یہ فقیر ہے، ایک دن اس کے گھر میں پکتا ہے اور ایک دن اس کے گھر میں فاقہ ہے...... اور ادھر عباسی قاہر سلطنت ہے اور مامون جیسا جابر حکمران وہ تخت پر ہے...... وہ سب کو مجبور کر رہا ہے کہ کہو...... قرآن مخلوق ہے...... کہو قرآن مخلوق ہے...... اس فتنے پر کتنے علماء شہید ہوئے اور...... کتنوں نے جان بچانے کی خاطر کلمۂ کفر کہا...... اور

Marfat.com

جان بچا کے نکل گئے...... کتنے روپوش ہو گئے...... میدان میں ایک آدمی ٹک گیا بوڑھا......
ساٹھ سال کا...... جس کو دنیا احمد ابن حنبل کے نام سے پکارتی ہے...... جس کے علم سے آج
بھی کروڑوں انسان نفع اٹھا رہے ہیں...... اور اس کے فتوؤں پر چل کر...... جنت کی راہوں
کو طے کر رہے ہیں...... ایک طرف عباسی سلطنت کا قہر...... اور ایک طرف ایک عالمِ
دین...... ایک گدڑی پوش...... ایک چٹائی پہ بیٹھنے والا...... ایک مصلّے پہ بیٹھنے والا...... ایک
حدیث کی محفل کو سجانے والا...... اور ایک طرف تلواروں کی چمک تیروں کی سنساہٹ......
اور چاروں طرف جاہ وجلال ہے...... وہ ٹکرا گئے...... لیکن مامون کو کسی نیکی کی وجہ سے اللہ
تعالیٰ نے بچالیا...... وہ مر گیا، وہ گیا لیکن اپنے بھائی کو وصیت کر گیا...... کہ میرے عقیدے
پہ رہنا ہے اور اسی کا اتباع کرنا ہے...... ''واتبع ھدی اخیك فی القرآن'' اور حکومت
معتصم کے ہاتھ میں آئی...... وہ جاہل (معتصم) تھا...... مامون تو عالم بھی تھا...... مگر علم کے
باوجود بھی ہدایت اللہ ہی دیتا ہے...... صرف علم نہیں، اللہ کا فضل بھی شاملِ حال ہو...... لیکن
مامون کو پٹڑی سے اتارنے والا یہ فلسفہ اور منطق تھا...... منطق اور فلسفہ سے وہ پٹڑی سے
اترا اور اتنا دور چلا گیا...... اتنا دور چلا گیا کہ مرتے دم تک اس کو واپسی نصیب نہ ہوئی......
افوہ! عجب علم تھا مامون کا مگر منطق اور فلسفہ کی سیاہی نے اس کو گم کر دیا...... اور معتصم تو جاہل
تھا...... اس نے کہا بس جو مامون کہہ گیا کروں گا...... دربار کو سجایا گیا اور امام کو لایا گیا...... تو
جو سامنے مناظر تھا اس کا نام بھی احمد تھا...... احمد بن ابی داؤد...... یہ ہیں احمد بن حنبلؒ...... وہ
کہتا ہے ''کان اللہ ولا قرآن''...... تو احمد بن حنبل نے کہا ''کان اللّٰہ ولا علم''......
تو احمد بن ابی داؤد پر سناٹا...... الفاظ دُہرا رہا ہوں ان کی وضاحت شائد میں نہ سمجھا
سکوں...... یہ صرف الفاظ بتا رہا ہوں ''کان اللہ ولا علم'' تو سناٹا...... تو احمد بن ابی داؤد
نے لاجواب ہو کر کہا...... یہ واجب القتل ہو چکا ہے...... یہ امیر المؤمنین کے عقیدے کو نہیں
مانتا...... تو امام صاحب نے کہا معتصم...... معتصم اللہ کی کتاب اور اپنے ابن عم کی حدیث سے
کوئی ایک جملہ مجھے بتا دے میں تیرے عقیدے کو مان جاؤں گا...... وہ دیتے تھے عقلی
دلائل...... کہا لے جاؤ قید...... دوسرا دن لایا جائے...... پھر مناظرہ...... پھر وہ لاجواب......

Marfat.com

تیسرے دن مناظرہ لاجواب...... چوتھا دن آگیا اور امام احمد بن حنبل زنجیروں میں جکڑے ہوئے...... معتصم کے دربار کی طرف چل رہے ہیں تو انکے جی میں خیال آگیا...... کہ میں بوڑھا آدمی ہوں ساٹھ سال کا...... میں کہاں ان کے کوڑے برداشت کروں...... میں بھی جا کے کہہ دیتا ہوں...... کہ جو تم کہتے ہو ٹھیک ہے...... پیچھے میں توبہ کرلوں گا...... خیال آیا خیال تو کسی کو بھی آسکتا ہے...... خیال آدمی کو مقام سے نہیں گراسکتا ایک خیال آیا...... اللہ اکبر...... یہ عجب امت اللہ نے بنائی ہے عجب امت...... تو کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے خیال میں جا رہا ہوں...... تو ایک دم شور سا اٹھا میری نظر اٹھی...... میں نے دیکھا کہ ایک لمبا آدمی مجمع کو چیر کر آگے بڑھ رہا ہے آگے بڑھ رہا ہے...... تو اس نے کہا احمد، احمد احمد...... پھر انہوں نے سر اٹھایا...... کہا ''أتعرفنی'' جانتے ہو مجھے،؟ نہیں! ''انا ابوالہیثم'' میں ابوالہیثم ہوں...... ابوالہیثم بغداد کا سب سے بڑا چور...... سب سے بڑا چور...... احمد جاؤ دیکھو پولیس کے سب سے بڑے رجسٹر میں...... اٹھارہ ہزار کوڑے اب تک میں برداشت کر چکا ہوں...... اور میں نے غلط کام نہیں چھوڑا...... دیکھو! حکومت کے کوڑوں کے ڈر سے حق نہ چھوڑ دینا...... حق نہ چھوڑ دینا...... ابوالہیثم کے قدم اکھڑ گئے تو کوئی مسئلہ نہیں...... تیرے اُکھڑ گئے تو امت گمراہ ہو جائے گی...... ہائے ہائے...... امام احمد بن حنبلؒ پر بیٹھے بیٹھے وجد طاری ہو جاتا تھا...... جب بعد میں حالات ٹھیک ہو جاتے تو کہتے...... ''رحم اللہ ابا الہیثم''...... رحم اللہ ابا الہیثم...... شروع ہو جاتے...... ایک دن بیٹے نے پوچھا...... کہ ابوالہیثم کون ہے تو پھر یہ قصہ ہمارے سامنے آیا...... کہ وہ چور ڈاکو مجھے نصیحت کر گیا کہ...... جم جانا ہے...... کاٹ دے نہیں ہٹوں گا...... ہاں حکم ہو گیا کہ قتل کیا جائے...... معتصم نے کہا...... کون ہے جو کوڑے مار کے اسے قتل کرے...... تا کہ زیادہ سزا ملے...... گردن کاٹی فوراً مر جائے گا...... عذاب دے کے مارنا چاہتا ہوں...... ایک حبشی نے کہا جو مرے دس کوڑے کھا لے میں اسے مار دیتا ہوں...... کہا تو آ...... وہ حبشی جس نے دعویٰ کیا تھا کہ دس کوڑے مار کر بندہ مار دیتا ہوں...... اس نے ساٹھ کوڑے مارے اور بوٹیاں اڑنے لگ گئیں اور غشی طاری ہو گئی تو احمد بن ابی داؤد نیچے اترا کرسی سے اور امام صاحبؒ کے کان میں آکر کہنے لگا کہ کہہ

Marfat.com

دے قرآن مخلوق ہے میں تمہیں خلیفہ کے عذاب سے بچالوں گا تو ایک دم جھرجھری لی اور فرمایا کہہ دے قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے میں قیامت کے دن تجھے اللہ کے عذاب سے بچادوں گا...... ہاں پھر کوڑے، پھر کوڑے...... تہبند کھل گیا...... تہبند کھل گیا تو کہا ''اے اللہ! اے اللہ! میرے ستر کو بچا...... مجھے ننگا ہونے سے بچا'' جو ہونٹ ہلے تو معتصم نے سمجھا کہ میرے لئے بدعا کر رہے ہیں...... کہا میرے لئے بدعا نہ کرنا...... بدعا نہ کرنا...... کہا تم تو آلِ رسول ہو، میں تیرے لئے بدعا کرسکتا ہوں؟...... تو جب چادر کھلی تو کہا اے اللہ! مجھے ننگا ہونے سے بچا تو چادر وہیں ہوا میں معلق ہوگئی ایسے...... نیچے نہیں گری ایسے معلق ہوگئی۔

یہ دنیا دھوکے کا گھر ہے!

میرے بھائیو! اس امت کی آبیاری ہوئی ہے اس کا دین زندہ سلامت ہے ایک تاریخ ہے تاریخ ہے...... اللہ نے میرے نبی کو صحابہؓ دیئے...... ان کو شاگرد دیئے ان کو شاگرد دیئے...... یہ ایک علم کا سلسلہ ہے جو چلا آرہا ہے اور آج تک یہ دین زندہ ہے...... ان چٹائی پر بیٹھنے والوں کے طفیل اور ان روکھی سوکھی کھانے والوں کے طفیل...... میں ساری دنیا پھرا ہوں میں تمہیں یقین سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے برِ صغیر جیسے علما کہیں نہیں دیکھے جن کی ایک نشانی مولانا سرفراز صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اللہ کے پاس چلے گئے'' وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ'' بطورِ عموم یہ آیت ہر نیک آدمی کے لئے ہے کہ دنیا کیا ہے کہ مچھر کا پَر اور دھوکے کا گھر اور مکڑی کا جالا'' وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور''.

ٹک حرص ہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہے دن رات بجا کر نقارا
کیا بدھیا بھینسا بیل شُتر کیا گونی پلا سر بھارا
کیا گیہوں چاول موٹھ مٹر کیا آگ دھواں اور انگارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا

Marfat.com

انسان کی اصل منزل آخرت ہے

ایک زندگی ایمان والے کی ہے اس کا معیار اور ہے وہ اسے گزرگاہ سمجھتا ہے وہ کہتا ہے"وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور" یہ دھوکہ ہے جو کچھ نظر آرہا ہے وہ ہے نہیں"متاع قلیل" یہ تھوڑے دن کا ساز وسامان ہے اصل منزل میری آخرت ہے ان کا طرزِ زندگی اور ہوتا ہے "ومن یطع اللہ ورسولہٗ فقد فاز فوزاً عظیماً" وہ کامیابی سمجھتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا وہ کامیابی یہ نہیں سمجھتے کہ کاروبار بڑھا لیں چاہے بنکوں سے کروڑوں روپیہ لینا پڑے، جی پھر تو کاروبار ہو نہیں سکتا بنکوں سے نا لیں تو کاروبار نہیں ہوسکتا، کتنے آرام سے کہہ دیتے ہیں کتنے آرام سے، کہنے والا کون ہے تیار ہو جاؤ میرا تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے میں اور میرا رسولؐ دونوں تم سے لڑیں گے، جو ایسا کریم ہو ایسا کریم ہو، قارون دنیا میں ایک مجرم ایسا ہے جس کی مثال اور کوئی نہیں ہے اور اس نام کے بعد آج تک کسی نے اپنا وہ نام رکھا ہی نہیں ہے، فرعون تو ایک ٹائٹل ہے فرعون نام نہیں ہے فرعون ایک ٹائٹل ہے جیسے قیصر ایک ٹائٹل ہے کسریٰ ایک ٹائٹل ہے فرعون نام نہیں ہے نام اس کا "رعم سیس" تھا دنیا میں یہ واحد نام ہے جو پھر نہیں رکھا گیا نفرت کی وجہ سے قارون، اسے سے موسیٰ علیہ السلام نے جب زکوٰۃ کا مطالبہ کیا تو زکوٰۃ بنی بہت زیادہ تو اس نے ایک عورت کو تیار کیا تو زنا کی تہمت لگا تیرا گھر بنوا دوں گا موسیٰ علیہ السلام وعظ کر رہے تھے وہ کھڑا ہو گیا جو آدمی زنا کرے اس کی کیا سزا ہے وہ اگر شادی شدہ ہو تو اس کو پتھر مار مار کے ہلاک کر دیا جائے غیر شادی شدہ ہو تو پھر کوڑے لگائے جائیں تو وہ کہنے لگا یہ عورت کیا کہتی ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کون؟ کدھر ہے؟ تو وہ عورت اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی، ہاں بھئی کیا کہتی ہو بہن؟ جب اس نے نظر دوڑائی نورِ نبوت دیکھا تو کانپ گئی کہنے لگی کہ میں کچھ بھی نہیں کہتی مجھے اس نے کہا تھا کہ آپ پر برائی کی تہمت لگاؤں تو یہ میرا گھر بنوائے گا تو موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر گئے تو اللہ تعالیٰ نے کہا زمین تیرے تابع ہے جو کہے گا کرے گی تو موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے اور زمین سے کہا پکڑ و اسے تو وہ

Marfat.com

جب اندر گیا تو اسے پتہ چل گیا کہ میں مارا گیا ہوں کہنے لگا موسیٰ مجھے معاف کر دے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اور پکڑو، وہ اور چلا گیا اس نے کہا موسیٰ مجھے معاف کر دو تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اور پکڑو وہ معافی مانگتا رہا اور موسیٰ علیہ السلام کہتے رہے اور پکڑو اسی طرح وہ زمین میں دھنس گیا، جب وہ زمین میں دھنس گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ بڑا مضبوط ہے تیرا دل اتنی معافی پر بھی تو نرم نہ ہوا، میری عزت کی قسم! ایک دفعہ مجھے بلاتا میں معاف کر دیتا اور تجھے میں آپ ہی راضی کر لیتا "وعزتی و جلالی او ستغاثنی لاغث" مجھے میری عزت کی قسم ایک دفعہ مجھ سے معافی مانگتا، میں معاف کر دیتا۔

جو اتنا کریم رب ہو وہ کہتا ہے یا سود چھوڑ دو یا میرا تمہارے ساتھ اعلانِ جنگ ہے اور اسلام آباد کا تاجر کیا کہتا ہے؟ "کام نہیں چلتا کام نہیں چلتا اللہ اکبر کیا جرأت ہے بھئی کیا کلیجہ ہے کیا کلیجہ ہے تو نے اتنے بڑے شہنشاہ سے ٹکر لے لی۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر رسول اللہ کے آنسو!

آگے اللہ کا رسول رحمۃ للعالمین، چچا کا قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب وہ پیش ہوا ہے تو صحابہؓ آگے بڑھے ان کو قتل کرنے کے لئے، جتنا آپؐ حضرت حمزہؓ کی میت پر روئے ہیں اتنا کسی پر نہیں روئے اتنا روئے کہ آپؐ کے رونے کی آواز دور تک جا رہی تھی اتنا روئے کہ اللہ کو غم کی تسلی کے لئے جبرائیل بھیجنا پڑا کہا میرے محبوب نہ رو میں نے عرش کے اوپر لکھا ہے "حمزة اسد الله واسد رسوله" حمزہ اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہے اور ستر دفعہ نمازِ جنازہ پڑھی، ستر دفعہ آج تک کسی کا جنازہ اتنی دفعہ نہیں پڑھا گیا ستر آدمی شہید ہوئے تھے جنگِ احد میں ستر اور میتیں آتی تھیں اور جنازہ پڑھنے پر اٹھا دی جاتی تھیں لیکن حضرت حمزہؓ کی میت پڑی رہتی تھی تو سب سے آخری جنازہ جب پڑھا گیا تو اس کے ساتھ حضرت حمزہؓ کی میت کو اٹھایا گیا اتنا دکھ اٹھایا اپنے چچا کا تو جب مدینے میں داخل ہوئے ان کی شہادت کے بعد تو آپؐ کے خاندان کے کل لوگ مدینے میں تھے نہیں ابھی مکے میں تھے اور شہداء کی اکثر تعداد مدینے کی تھی کل اٹھاسٹھ آدمی انصارِ مدینہ شہید ہوئے چار مہاجر شہید

Marfat.com

ہوئے ان میں ایک حضرت حمزہؓ تھے تو جب آپؐ مدینے میں داخل ہوئے تو ہر طرف سے رونے کی آواز آرہی تھی تو ہمارے نبیؐ پھر رونے لگے فرمایا سب کے رونے والے ہیں اور حمزہؓ پہ رونے والا کوئی نہیں "اما حمزة فلا بكا فيها"۔ آج حمزہؓ پہ رونے والا ہی کوئی نہیں تو جب انصار کی عورتوں کو پتہ چلا تو وہ آئیں اور آپؐ کے در پر بیٹھ کر رونے لگیں تو اتنے دکھ کے بعد وہ قاتل جب سامنے آیا وحشی رضی اللہ عنہ تو اللہ کے محبوب اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے ایسے بیٹھے ہوئے تھے سر جھکا کر وحشی آیا اور ایک دم اس نے چہرے سے نقاب اٹھایا کہا "اشهد ان لا اله الا الله و اشهد انك رسول الله" تو آپ ایسے اٹھے وحشیؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی مجھے دیکھ کر گھبرا گئے اور مجھے پہچانا نہیں اور میں نے زور سے کلمہ پڑھا لیکن صحابہ نے پہچان لیا کون ٹھک ٹھک اور تلواریں نکلیں ان کی نیاموں سے ہر آدمی کی تمنا ہوئی کہ آگے بڑھ کر میں قتل کروں اسے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہی وحشی ہے یعنی اجازت دیجیے تو آپ نے فرمایا "دعوه" پیچھے ہٹ جاؤ اس سے "الاسلام رجل واحد احب الى من الف كافر" ایک آدمی کا کلمہ پڑھ لینا مجھے ہزار کافروں کو قتل کرنے سے زیادہ محبوب ہے آپؐ نے کہا "أ وحشی انت"، تو وحشی ہے؟ انگلی اٹھائی تو وحشی ہے؟ ادھر بیٹھ میرا چچا تو شیر جیسا شیر تھا تیرے ہاتھوں کیسے قتل ہو گیا تو انہوں نے ساری کہانی سنائی تو پھر اللہ کے نبیؐ رونے لگے اور کہا "ويحك طيب عنى وجهك" اللہ تعالیٰ بھلا کرے تیری جنت کا سامان میں نے کر دیا اب میرے سامنے نہ بیٹھا کر میرا چچا مجھے یاد آتا ہے مجھے دکھ ہوتا ہے۔

یہ رحمۃ للعالمین، وہ بھی رحیم، رحمٰن اور یہ رحیم اور رحمۃ للعالمین یہ دونوں مل کر کہہ رہے ہیں ہم دونوں مل کر لڑیں گے تمہارے ساتھ امریکہ نے ہمارے خلاف کیا لڑنا ہے کہ جی امریکہ نے یہ کر دیا وہ کر دیا امریکہ نے کچھ نہیں کیا آپ نے کیا ہے میں نے کیا ہے ہاں۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

Marfat.com

غیر کبھی کچھ نہیں کیا کرتے جب تک اپنوں میں تباہی نہ پھیل جائے ہمارے بازار سود سے بھر گئے بددیانتی سے بھر گئے، خیانت سے بھر گئے وعدہ خلافی سے بھر گئے ہیرا پھیری سے بھر گئے، دفتر رشوت اور ظلم وستم سے بھر گئے تو میں بادشاہوں کا کیا گلہ کروں ہمارا تو چپڑاسی بھی اللہ کا نافرمان ہے۔ ریڑھی والا نافرمان ہے۔

ہمارا طرزِ زندگی اللہ کی رضا کے خلاف ہے

ہمارا طرزِ زندگی وہ نہیں جو اللہ ہم سے چاہتا ہے ہماری ترجیحات میں اللہ ہے اور اللہ کا رسول ہے یہ راضی ہو کر ہمیں پوری دنیا دے دے ہم شکر ادا کریں گے وہ راضی ہو کر سب کچھ لے لے ہم شکر ادا کریں گے ہم صبر کریں گے ہماری ترجیحات میں اللہ اور اس کا رسولؐ مقدم ہے ہمارا طرزِ زندگی ہے کہ ہم آخرت کو پہلے سوچتے ہیں دنیا کو بعد میں سوچتے ہیں چھوڑنے کا مسئلہ نہیں ہے تقدیم وتاخیر ہے...... تقدیم وتاخیر ہے۔

شاہانِ بنواُمیہ کے واقعات

عبدالملک، ولید، سلیمان یہ تینوں بادشاہ بنوامیہ کے اوپر نیچے تخت پر بیٹھے اور مسلمانوں میں بنوامیہ نے جیسے حکومت کی ہے کوئی نہیں کرسکتا ایسی حکمرانی کر کے دکھا گئے نوّے سال، اسی تخت پہ عمرؒ بن عبدالعزیز بیٹھا ہے عبدالملک کا بھتیجا، سگا، ولید سلیمان کا چچا زاد بھائی، عبدالملک نے حکومت کی اپنی مرضی کی، ولید نے کی اپنی مرضی کی، سلیمان نے کی اپنی مرضی کی، عمرؒ کے ہاتھ میں حکومت آئی...... حکومت آئی چھٹی نہیں آئی تمہاری طرح چھوٹی سی کوئی مل فیکٹری نہیں ہے تین براعظم کی سلطنت ہے کشمیر تک ان کی حکومت تھی اور یہ سارا علاقہ عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کے نیچے آتا ہے، سنی گاڑ، چاڑتک کاشغرتک، استنبول تک اس شخص نے حکمرانی کی اور تین بادشاہ اس سے پہلے حکمران گذرے ہیں جنہوں نے من مانی کی ایک آیا تو اس نے پہلا خطبہ دیا لوگو! دنیا میں سب سے بڑی چیز حکومت ہوتی ہے جو اللہ نے مجھے دے دی ہے اب میں اللہ کو اس سے راضی کروں گا اب میری انتہا میرا اللہ ہے، اکیس برس حکومت کی عبدالملک نے، دس برس ولید نے اور ڈھائی سال سلیمان نے اور سوا

Marfat.com

دوسال عمر بن عبدالعزیزؒ نے، یہ تین آدمی جب مرے ہیں تو ان کو قبر میں اتارنے والا عمر بن عبدالعزیز تھا جب یہ مرنے لگے ہیں تو انہوں نے رجاء بن حرہ کو بلایا اور ان سے کہنے لگے کہ میں نے اپنے پیش رو تین خلفاء کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں دفن کیا ہے عبدالملک چچا، ولید چچازاد بھائی، سلیمان چچازاد بھائی، یہ عبدالملک واحد خلیفہ ہے جس نے چار بیٹے اسلامی تاریخ میں بادشاہ بنے خلیفہ بنے، ولید، سلیمان بیچ میں عمرؒ بھتیجے پھر یزید اور حشام چار اس ریکارڈ تو پھر آ کے توڑا، پھر یہ موجود عبدالعزیز کی اولاد نے اس کا پانچواں بیٹا بادشاہ بن چکا ہے السعود، الفیصل، الخالد، الفہد اور یہ ایک عبداللہ یہ تیرہ سو سال کے بعد یہ ریکارڈ ٹوٹا ہے کہ ایک بادشاہ کے پانچ بیٹے حکمران بن گئے کہنے لگے کہ میں نے جب ان کو قبر میں اتارا اور ان کے کفن کی گرہ کو کھول کے دیکھا تو تینوں کے چہرے سیاہ کالے ہو چکے تھے اور قبلے سے یوں ہٹے پڑے تھے قبلے سے تو شرابی کبابی کا چہرہ نہیں ہٹا ہم فکس کر دیتے ہیں جب میت سرد ہو جاتی ہے تو اعضاء فکس ہو جاتے ہیں تو پہلا کام ہی لوگ یہ کرتے ہیں کہ یوں منہ کر دیتے ہیں اور میت کا چہرہ قبلے کی طرف پھیر دیتے ہیں جب میں نے عبدالملک کی گرہ کھولی تو عبدالملک سرخ رنگ کا تھا تو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ یوں اور رنگ کالا ہو چکا تھا ولید سانولا تھا پکا رنگ تھا لیکن چہرہ سیاہ کالا اور قبلے سے ہٹا ہوا سلیمان ایسا خوبصورت تھا کہ بنو امیہ میں ایسا خوبصورت بادشاہ نہیں آیا اس کا تو یہ معاملہ ہوا اس کو جب قبر میں اتارنے لگے تو اس کا جسم یوں ہلنے لگا تو اس نے بیٹوں نے کہا ہمارا ابا زندہ ہو گیا ہے تو حضرت عمرؒ نے کہا بیٹو! زندہ نہیں اللہ نے عذاب جلدی شروع کر دیا ہے اس کو چھپاؤ اللہ نے عذاب جلدی شروع کر دیا ہے یہ تین آدمی جو تھے میں ان کے لئے تیرہ سو سال بعد قسم کھاتا ہوں کہ یہ زانی نہیں تھے، یہ شرابی نہیں تھے، یہ موسیقی نہیں سنتے تھے یہ سود نہیں کھاتے تھے یہ نماز نہیں چھوڑتے تھے روزہ نہیں حج نہیں چھوڑتے تھے ولید بن عبدالملک تہجد میں دس سپارے روز پڑھتا تھا تین دن میں قرآن ختم کرتا تھا یہ ظالم تھے ظالم انہوں نے لوگوں کی کھوپڑیوں پر حکومت کی تھی اور ان کی ہڈیوں سے اقتدار کا محل بنایا ان کے خون کا انہوں نے گارا بنایا، دو آدمی سب سے زیادہ پکڑے جائیں گے میدانِ محشر میں ایک قتل کرنے والا ناحق اور ایک

Marfat.com

سود کھانے والا کہ ایک جان پہ ڈاکہ ڈالتا ہے اور ایک مال پہ ڈاکا ڈالتا ہے سب سے شدید عذاب ان کو ہوگا میدانِ محشر میں ایک قاتل اور ایک سود خود توبہ پر تو سب شئے معاف ہوجاتی ہے توبہ پر ہر شئے معاف ہوجاتی ہے لیکن اگر ایک آدمی توبہ کئے بغیر چلا جاتا ہے تو پھر وہ اس کے لئے اس کو تیار رہنا پڑے گا، کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے پیار ہے چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو اور جب کسی کا چولہا ٹھنڈا ہوتا ہے تو اللہ کا عرش ہل جاتا ہے تم ہوٹل میں روٹی کھانے جاتے ہو ایک وقت کا بل اتنا دے کے آتے ہو کہ غریبوں کا پورا مہینہ اس پہ گزر جائے ایک جگہ میری ایک دعوت تھی کھانے پر اور میرا ایک شاگرد میرے ساتھ تھا تو کھانے کے بعد ادھر بیٹھا رو رہا تھا میں نے کہا تو کیوں رو رہا ہے؟ کہا جی یہ جتنا کھانے پہ خرچ ہوا ہے اتنا میرا پورا مہینہ اس سے گذر سکتا ہے جب غریب کا چولہا ٹھنڈا ہوتا ہے چاہے کافر کیوں نہ ہو تو اللہ کا عرش ہل جاتا ہے یہ کافر ہونا اس کا معاملہ آخرت میں ہے۔

فرعون کے ساتھ اللہ کا معاملہ

ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ یا اللہ! تو نے فرعون کو چار سو سال حکومت دے دی وہ کہتا تھا کہ ''رب ای میں آں'' ...... ''أنا ربكم الاعلىٰ'' یہ دنیا میں ایک انسان آیا جس نے یہ کہا ''انا ربکم الاعلیٰ'' میں ہی سب سے بڑا رب ہوں...... سجدے تو بڑے بادشاہوں نے کروائے لیکن یہ کہنا کہ میں رب ہوں ...... اللہ نے کہا ''فاليوم ننجيك ببدنك'' اچھا میں تیری بادشاہی کا نکالتا ہوں سارا زور میں تجھے نجات دے دوں گا تیرے جسم کو زندہ کردوں گا نجات دے دوں گا...... ''لتكون لمن خلفك آية'' تو آنے والی نسلوں کے لئے یادگار بن جائے گا عبرت کی یادگار بن جائے گا، میں نے Mameez،Mameez کہتے ہیں جو مصر والے اس زمانے میں مصالحہ لگا کے آنتیں نکال کے باہر پھینک دیتے تھے اندر سارا کچھ ہوتا تھا...... پھر ایسا مصالحہ لگاتے تھے کہ آج تک سارا جسم ٹھیک پڑا ہوا ہے پٹیوں میں ...... کچھ انہوں نے پٹیاں اتار دیں ہیں، جن کی پٹیاں اتار دی ہیں ان کی کھال پتہ لگتا ہے کہ یہ مردہ کی کھال ہے چپٹی ہوئی، ٹوٹی ہوئی، کٹی

Marfat.com

ہوئی، چیری ہوئی ایسے بالکل کھال نام کی شئے موجود ہے، کھال اتری نہیں ہے، آنکھوں میں سوراخ نہیں ہیں، ڈیلے میں آنکھیں موجود ہیں لیکن پتہ لگتا ہے ویران ہیں پاؤں چٹخے ہوئے ہیں انگلیاں چٹخی ہوئی ہیں، فرعون واحد ہے جس کی لاش پر گوشت تر و تازہ ہے، تر و تازہ لگتا ہے ابھی کسی نے اس کو سلایا ہے...... بلکہ اس کی لاش پر گوشت بڑھتا رہتا ہے بڑھتا رہتا ہے ہر سال پندرہ مارچ کو انہوں نے وہیں اس میوزیم میں کچھ چوہے رکھے ہوئے ہیں جو اس پہ چھوڑے جاتے ہیں جو اس کا فالتو گوشت نوچ کر کھا جاتے ہیں پھر اس کی ڈریسنگ کر کے دوبارہ اس کو شیشے میں ڈالتے ہیں اور پڑا ہوا لگتا ہے ابھی بالکل کوئی سویا ہوا آدمی ہے بال بالکل صحیح ٹھیک، آنکھیں بالکل صحیح سلامت، وہ لگتا نہیں کہ یہ چھ ہزار سال پرانی (Mummi) ''ممی'' ہے دو ہزار تین ہزار ساڑھے تین ہزار سال پرانی ممی ہے...... موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبیؐ میں دو ہزار سال کا فرق ہے ''فالیوم ننجیك ببدنك لتكون لمن خلفك آية'' میں تیرے جسم کو نجات دوں گا اور لوگوں سے کہوں گا کہ دیکھو یہ انجام ہے بادشاہ کا...... خدائی کا دعویٰ کرنے والے کا۔

اللہ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے!

ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ! تو فرعون کو اتنا مہلت کیوں دیتا رہا؟ وہ تو کہتا تھا میں خدا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کمبخت اپنی رعایا میں عدل کرتا تھا میں اس لئے اسے مہلت دیتا رہا جب ظلم کیا پھر پکڑا ''خدائی دے دعوے تے نی نپیا''...... نقتل ابناء هم ونستحيى نساء هم وإنا فوقهم قاهرون'' میں ان کے بچے ذبح کردوں گا اور ان کی عورتوں کو باندی بنا دوں گا اور میں انہیں زیز وزبر کردوں گا جب ظلم پہ آیا تو اللہ نے چالیس سال کے اندر پکڑا اور عبرت کا نشان بنا دیا...... تو مسئلہ آپ کا نہیں ہے کہ پولیس بڑی زیادتی کرتی ہے، ہمارے ریڑھی والے کا بس نہیں چلتا ورنہ وہ بھی زیادتی کرے...... تو عوام میں ظلم پھیل چکا ہے، ایک ظلم ہے ایک دوسرے پر اور ایک ظلم ہے اپنے اوپر...... اپنے اوپر، اللہ کے نبیؐ نے فرمایا ''الجفاء كل الجفاء'' تمہیں سب سے بڑا ظالم بتاؤں؟

Marfat.com

وہاڑی کا سب سے بڑا ظالم بتاؤں؟ کہا یا رسول اللہ! کون "الجفاء کل الجفاء" بڑا ظالم اپنے اوپر...... دوسروں پر نہیں اپنے اوپر بڑا ظالم اپنے اوپر سب سے بڑا ظلم کرنے والا ...کون یا رسول اللہ "من سمع النداء فلم یجب" جس نے اذان سنی اور نماز نہ پڑھی...... تو ایسے ظالموں سے پولیس بھی بھری پڑی ہے عدالتیں بھی بھری پڑی ہیں، بازار بھی بھرے پڑے ہیں دفتر بھی بھرے پڑے ہیں کارخانے بھی بھرے پڑے ہیں دیہات بھی بھرے پڑے ہیں، یہ جو اپنے اوپر ظلم کرر ہے ہیں کہ اذان سن کے نماز نہ پڑھیں اذان سن کے، یہ عدالتوں میں پیشی پہ نہ جاؤ تو توہینِ عدالت کے نوٹس جاری کر دیتے ہیں وارنٹ، کیا کہتے ہیں؟ بلا ضمانت وارنٹ جاری کر دیتے ہیں کبھی اللہ نے بھی وارنٹ نکالے ہیں کہ کمبخت بیس ...ل ہو گئے ہیں تجھے ایک سجدہ نہیں دیا چلو اس کے وارنٹ گرفتاری جاری کرو کیا کریم مولا ہے...... کیا کریم مولیٰ ہے کیا اس کا درگذر ہے اور کیا اس کا تعلق ہے اپنے بندے کے ساتھ۔

ابراہیم علیہ السلام کا مہمان آیا...... ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے یہ سنت جاری کی کہ مہمان کے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے ساری زندگی کا دستور رہا مہمان کے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے ایک دفعہ اللہ نے امتحان لے لیا تین دن بھیجا ہی کوئی نہیں ... دے رہے آواز آئی ابراہیم کھڑا نکالو تو بھئی کھڑا نکلا...... مہمان آیا اس کے آگے کھانا رکھا اللہ اپنے بندے سے بطور انسان کتنا تعلق رکھتا ہے، کبھی مومن مشرک کی بات نہیں، متقی اور ملحد کی بات نہیں ہے، انسان بطورِ انسان، اس نے روٹی کا نوالہ توڑ کے منہ میں ڈالا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بسم اللہ تو پڑھ؟ او آکھن لگا میں اللہ نوں جانڑدا ای کوئی نئیں میں کی پڑھاں...... تو ابراہیم علیہ السلام نے آگے سے روٹی اٹھالی کہا اٹھ جا میں منکر کو روٹی نہیں کھلاتا وہ دروازے تک نہیں پہنچا کہ جبرائیل اللہ کی ڈانٹ لے کر آ گئے ڈانٹ کینوں خلیل اللہ نوں چار ہزار نبیوں کا باپ اور پھر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا ڈانٹ آ گئی کہا خلیل منکر تو میرا تھا ستر سال سے میں تو روٹی کھلا رہا تھا تو نے اسے کیوں اٹھا دیا؟ یہ تو میرا اور اس کا معاملہ تھا تیرے اختیار میں نہیں تھا کہ تو اس کے آگے سے رزق ہٹا دیتا اس کو واپس بلاؤ اس کو کھانا

Marfat.com

کھلاؤ تو ابراہیم علیہ السلام کوڈانٹ پڑگئی کافر کی وجہ سے یہ اللہ کا تعلق ہے بندے کے ساتھ پھرا یک یہ تو ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ آپکوسنایا ہے حدیث سناؤں اللہ کے نبیؐ کی کہ اللہ قیامت کے دن ایک شخص سے کہے گا"یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی"میرے بندے میں بیمار تھا تو نے میرا حال ہی نہ پوچھا کہے گا اللہ تو بیمار ہوسکتا ہے تو تو بے عیب ہے تو کیسے بیمار ہوسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے پتہ نہیں تھا کہ میرا ایک بندہ بیمار ہے ایک بندہ، ایک سے مراد مسلم بھی ہوسکتا ہے مشرک بھی ہوسکتا ہے مومن بھی ہوسکتا ہے منکر بھی ہوسکتا ہے نمازی بھی ہوسکتا ہے بے نمازی بھی ہوسکتا ہے ایک بندہ، بندے کی قید نہیں لگائی، مومن، متقی، موحد میرا ایک بندہ ایک بندہ، وہ بیمار تھا تجھے خبر بھی ملی تھی کہ وہ بیمار ہے تو حال پوچھنے ہی نہ گیا، پاگل تو اگر حال پوچھتا تو ایسے تھا جیسے تو نے میرا حال پوچھا ہے، اللہ کا تعلق اپنے بندے کے ساتھ، میرے بندے میں مجھے بھوک لگی تھی میں نے تم سے روٹی مانگی تھی تم نے مجھے روٹی نہ کھلائی؟"یا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی"میں نے تم سے کھانا مانگا تو مجھے کھلایا ہی نہیں، تو وہ کہے گا یا اللہ! تو تو رب ہے خود کھلاتا ہے تجھے کون کھلائے تو تو کھانے سے پاک ہے، پھر اللہ کہے گا"اما علمت ان عبدی الفلاں" وہ میرا ایک بندہ، ہندو، سکھ، عیسائی، دہریہ، مشرک، نمازی، بے نمازی ہاں، چور ڈاکو، کسے باشد کوئی تیرے در پر آیا تھا کھانا مانگنے تو نے انکار کر دیا تھا اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو ایسا تھا جیسے تو نے مجھے کھلایا۔

سیدنا علیؓ کی بے مثال سخاوت

حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہو گئے تو دونوں میاں بیوی نے منت مانی کہ اگر اللہ ان کو شفاء دے گا تو ہم تین روزے رکھیں گے، تو اللہ نے شفاء دے دی۔ تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سارا دن شمعون ایک یہودی سردار تھا اس سے اون منگوا کے اس کو صاف کیا صاف کرنے کی مزدوری میں اس نے تھوڑا سا جو دیا تو انہوں نے اس کو صاف کر کے پیس کے روٹی پکائی، دونوں میاں بیوی روزے کے ساتھ، سامنے کھانا رکھا تو سامنے

Marfat.com

دروازے سے آواز آئی ''مسکین ہوں اللہ کے نام پہ کچھ دو'' نہیں پتہ ایمان والا ہے نہیں پتہ مشرک ہے دونوں میاں بیوی نے ایک دوسرے کو دیکھا تو یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ ادھی روٹی اونوں دے چھڈ دے تے ادھی روٹی آپ رکھ لیندے، جتنا پکایا تھا سارا اس کو دے دیا اور پانی سے روزہ افطار کر لیا رات کو پھر روزہ رکھا پانی پر کھجور پر کھانے کو تو کچھ تھا نہیں تو اگلے دن پھر حضرت فاطمہؓ نے شمعون یہودی سے اون منگوا کر اس کو صاف کیا، پھر اس مزدوری میں کچھ جو ملے انہیں پیس کر روٹی پکائی، کھانے کے لئے بیٹھے ہیں افطاری کے لیے کہ دروازے پر آواز آئی یتیم ہوں اللہ کے نام پہ کچھ دو تو پھر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور روٹی اٹھا کے اس کو دے دی پھر پانی پہ روزہ افطار کیا، تیسرا دن تھا پھر یہی کچھ تھا کھانا سامنے تھا اور بدر کے قیدی چھوٹے، بدر کے قیدیوں کو آزاد کیا گیا، شام کے وقت، بدر کی جنگ میں جو قید ہوئے تھے، تو اس نے آکر دروازے پہ صدا لگائی کہ قیدی ہوں اللہ کے نام پہ کچھ دو، تو دونوں نے اٹھا کر وہ روٹی اس کے دے دی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چارپائی ہی گر گئیں اٹھنا مشکل ہو گیا، اللہ کے نبی کو پتہ چلا تو حال پوچھنے کے لئے آئے تو ان گلے لگ کے رونے لگیں ابھی باپ بیٹی رو رہے تھے کہ اوپر سے قرآن اترا:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیراo انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکوراo انا نخاف من ربنا یوماً عبوسا قمطریراo فوقٰهم اللّٰه شر ذٰلك الیوم ولقّٰهم نضرة وسروراo وجزاهم بما صبروا جنة وحریراًo متکئین فیها علی الارآئك لا یرون فیها شمسا ولا زمهریراo ودانیةً علیهم ظللُها وذللت قطوفها تذلیلاo ویطاف علیهم بانٰیة من فضة واکواب کانت قواریراo قواریرا من فضة قدروها تقدیراo ویسقون فیها کأسا کان مزاجها زنجبیلاo عیناً فیها تسمّٰی سلسبیلاًo ویطوف علیهم ولدان مخلدونۚ اذا رأیتهم حسبتم لُؤْلؤًا منثوراo

Marfat.com

واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا ○ علیھم ثیاب سندس خضرٌ وَّاستبرق ُوحلوا اساور من فضة ۚ وسقٰھم ربھم شرابا طھوراً ○ ان ھٰذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکوراً ○

یہ سورۃ الدہر کی آیات اتریں باپ بیٹی گلے مل کر رو رہے ہیں اور اوپر سے قرآن آنسو پونچھنے آ رہا ہے اور یہ امت کو پیغام دیا جا رہا ہے کہ روٹی کی خاطر ایمان نہ بیچ دینا۔ رشوت لینے والے کیوں رشوت لیتے ہیں؟ کہتے ہیں روٹی کتھوں کھاواں بچیاں نوں کتھوں کھواواں، پلاٹ لیڑاں اے گھر بنانا اے، تو اللہ نے اپنے نبیؐ کے گھر میں ایسے فاقے ڈالے، میں ساری دنیا پھرا ہوں ایسا فقر نہ دیکھا نہ پڑھا جو تمہارے نبیؐ کے گھر پہ آیا، کیا قرآن اترا اللہ کی تعریف کرتے ہوئے آیا، یہ کچھ بندے میرے ایسے ہیں جو خود بھوکے ہوتے ہیں لیکن جب کوئی سائل آتا ہے کہتا ہے مسکین ہوں اللہ کے نام پہ دو، یتیم ہوں اللہ کے نام پہ، دو قیدی ہوں اللہ کے نام پہ دو، تین دن آئے تھے نا مسکین، یتیم، اسیر اسی ترتیب پر اللہ نے قرآن اتارا ”مسکیناً ویتیماً واسیرا“ یہ وہ ہیں جو خود ”علٰی حبہ“..... علٰی حبہ کا مطلب ہے کہ خود محتاج ہوتے ہیں خود بھوکے تھے اور پھر غریبوں کو کھلایا اور یتیم مسکین اور قیدی کو کھلایا۔

فاطمہؓ روئیں تو اللہ کے نبی بھی روئے

تو پھر میرا عمل میں بیٹھا ہوں بات کر رہا ہوں آپ سن رہے ہو لیکن اللہ کی قسم پتہ نہیں ہے کہ ہاں ٹھیک ہے میں نے تمہارا یہ عمل قبول کر لیا اللہ سے امید ہے کہ اللہ قبول کرے گا کہ ہمارے جمع ہونے کا منشاء نہ سیاست ہے نا ووٹ ہے نا حکومت ہے ہم دین کے لئے سارے جمع ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں پتہ نہیں کہ قبول ہے لیکن اللہ ان کے عمل کی قبولیت کی گواہی دے رہا ہے ”إنما نُطعمکم لوجہ اللہ“ یہ میری وجہ سے کھلا رہے ہیں، یہ واہ واہ کے لئے نہیں فوٹو نہیں چھپوا رہے..... فوٹو نہیں چھپوا رہے، خبر نہیں لگوا رہے ہمارے خبرتاں لاؤ..... [illegible] فوٹو نہیں چھپوا رہے خبر نہیں لگوا رہے یہ صرف میرے

Marfat.com

لئے کرر ہے ہیں لہٰذا میں کیا کروں گا میں نے ان کو ان کی محنت کا بدلہ دے دیا انہیں جنت کے لباس پہنا دیئے ان کو تروتازہ کر دیا ان کو حسن و جمال کا پیکر بنا دیا۔ کیا حسن و جمال ہے؟......ایک روایت میں آتا ہے کہ جنت میں نور کی ایک چمک اٹھے گی ساری جنت روشن ہو جائے گی جنت ویسے ہی روشن ہے ایک ناخن کے برابر جنت میں سے دنیا میں کسی چیز کو رکھ دیا جائے تو زمین سے آسمان تک ساری دنیا روشن ہو جائے گی اور خوشبودار ہو جائے گی، یہ جو اتنا بڑا سورج جو ہمارے سر پہ چمکتا ہے اور گھومتا ہے یہ سورج صرف ساڑھے سات ارب میل میں روشنی پھینکتا ہے اور بس ساڑھے سات ارب میل سے آگے اس کی روشنی نہیں جاتی اور جنت سے ناخن کے برابر کسی چیز کو وہاڑی کی مسجد میں رکھو آسمان کی وسعتیں جو لامحدود حد تک لمبی ہیں اس تک پر شئے روشن ہو جائے گی یہ جنت کا نور ہے جنت کا نور ہے تو ایک نور چمکے گا جو اس نور پر بھی چھا جائے گا تو وہ کیسا ہوگا، مطلب اس سورج پر کوئی اور روشنی چھا جائے تو کیسا ہوگا تو ایک نور کی چمک اٹھے گی اور ساری جنت کے نور غالب آجائے گی تو جنت والے جنت کے فرشتوں سے پوچھیں گے "ما ھٰذا النور واھاً لھٰذا النور" واہ واہ یہ کیسا نور ہے تو جنت والے فرشتے کہیں گے کہ جنت الفردوس میں علیؓ و فاطمہؓ بیٹھے ہیں تخت پر وہ دونوں ہنسے ہیں ان کے جو دانت کھلے ہیں اسے جو نور نکلا ہے اس نے ساری جنت کے نور کو بھی شرما دیا ہے، یہاں باپ بیٹی بھوک سے رو رہے ہیں، جب حضرت فاطمہؓ روئیں تو اللہ کا نبی بھی رویا کہا بیٹی غم نہ کر نہ رو اس ذات کی قسم جس نے تیرے باپ کو نبی برحق بنایا ہے میرے گھر میں بھی آج تین دن گذر چکے ہیں میں نے بھی روٹی کا ایک لقمہ نہیں کھایا اور تجھے مبارک ہو تجھے اللہ جنت کی عورتوں کی سردار بنا چکا ہے۔

......☆......

Marfat.com

اتباعِ رسول ﷺ

یہ نعمت عظمیٰ نبی کے طفیل ہی ہمیں ملی

حضور پاک ﷺ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس اسلام کو اس دین کو مکمل کیا اور عرفات کے موقع پر جب آپ دعا مانگ رہے تھے نماز سے فارغ ہو چکے تھے تو سب دعا مانگ رہے تھے تو اس وقت یہ آیت آئی۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

یہ آیت اتری ایک یہودی کہنے لگا حضرت عمرؓ سے یہ آیت اگر ہم پہ اترتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ہماری تو سب سے بڑی عید اسی دن ہوتی ہے ۹ تاریخ حج کا دن ساری امت کی عید ہوتی ہے ساری امت کی اس دن عید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا ہے اس دن جس دن مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے اور ساری دنیا میں اتنا عظیم اجتماع کوئی نہیں ہوتا۔

دنیا میں سب سے بڑا اجتماع مسلمانوں کا ہوتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرفات کے موقع پر اس مقدس پیغام اسلام کو مکمل کر کے یوں فرمایا الیوم الیوم کا لفظ پہلے آرہا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ کام آج ہو رہا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا اکملت لکم لکم کا لفظ بتا رہا ہے کہ صرف ہمارے لئے ہوا ہے ہم

Marfat.com

سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوا میں نے آج کے دن صرف تمہارے لئے مکمل کر دیا آج سے پہلے یہ نہیں کیا کیا مکمل کیا ہے دینکم تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا دین کی نسبت یہاں میری اور آپ کی طرف کی ہے اور وہاں ان الذین عند اللہ میں دین کی نسبت اپنی طرف کی ہے دین تو اللہ کا ہی بھیجا ہوا ہے یہاں کہا تمہارا ہے تمہارا کہہ کر اللہ ہمیں یہ بات سمجھانا چاہتا ہے جیسے تم اپنی چیزوں کو سینے سے لگاتے ہو اور اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہو اور اس کے لئے لڑائی جھگڑے بھی مول لے لیتے ہو اسی طرح یہ دین بھی تمہارا اپنا ہے اس کو بھی تم سینے سے لگاؤ اس کے لئے بھی تو سر دھڑ کی بازی لگاؤ جان چلی جائے جھوٹ نہ بولو کہ دین خراب ہو جائے گا جان چلی جائے خیانت نہ کرو کہ دین خراب ہو جائے گا جان چلی جائے نظامت چلی جائے نماز نہ چھوڑو کہ دین خراب ہو جائے گا دینکم پھر کہا۔

واتممت علیکم نعمتی

میں نے تم پر اپنی رحمت کو ڈھانپ دیا۔

نبوت کا شرف سب سے پہلے میرے نبی کو ملا

آدم علیہ السلام جنت میں گئے تو ان کی نظر عرش پر پڑی تو وہاں لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر وہ جنت میں داخل ہونے لگے تو دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب جنت کے اندر گئے تو درختوں کی پتے پتے پہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب جنت کی حوروں کو دیکھا تو ان کے ماتھے پہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ وہ ہستی ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو روح ملی تو اس سے پہلی محمد رسول اللہ کی تختی لگائی جا چکی تھی بلکہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو نبوت کب ملی تھی؟

تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کا پتلا بھی نہیں بنا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نبی بنا چکا تھا۔

Marfat.com

اللہ کے بعد ہمارے محسن اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

تو میرے بھائیو! یہ ہم نے صرف آپ کو قرآن سے بتایا قرآن سے ساری تفسیر ساری سیرت کو نہ کوئی دنیا کا انسان بیان کر سکتا ہے نہ کسی کے بس میں ہے کہ بیان کرے یہ اللہ نے ہم پہ احسان کیا کہ ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیج دیا اللہ کا رسول آیا تو ہمیں پتا چلا کہ ہم کون ہیں اللہ کا رسول آیا تو ہمیں پتا چلا کہ ہمارا خالق کون ہے۔

اللہ کا رسول آیا تو ہمیں پتا چلا کہ ہمیں کس نے بنایا ہے اور کیوں بنایا ہے۔

اللہ کا رسول آیا تو ہمیں پتا چلا کہ موت کے بعد ایک زندگی ہے۔

اللہ کا رسول آیا تو ہمیں پتا چلا کہ جنت اور دوزخ ہے۔

اللہ کا رسول آیا تو اس نے زنا اور نکاح کا فرق کر کے بتایا۔

اللہ کا رسول آیا تو اس نے شراب اور دودھ کا فرق کر کے بتایا۔

اللہ کا رسول آیا تو اس نے خنزیر اور بکری کا فرق کر کے بتایا۔

اللہ کا رسول آیا تو اس نے دوست اور دشمن میں فرق کر کے بتایا۔

اللہ کا رسول آیا تو اس نے بخل اور سخاوت میں فرق کر کے بتایا۔

حیا اور بے حیائی میں فرق کر کے بتایا۔

نبی نے لوگوں کو اندھیروں سے نکالا۔

تکبر اور تواضع میں فرق کر کے بتایا۔

غصے اور معاف کرنے میں فرق کر کے بتایا۔

ماں باپ کا مقام سمجھایا۔

بیوی کا حق سمجھایا۔

خاوند کا حق سمجھایا۔

اولاد کا حق سمجھایا۔

پڑوسی کا حق سمجھایا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا رسول آیا تو اس نے حلال تجارت کا حلال زراعت کا طریقہ بتایا صحیح حکومت کا طریقہ بتایا۔

معاشرے کا طریقہ بتایا۔

سیاست کا طریقہ بنایا

عدالت کا طریقہ بتایا۔

نماز کا طریقہ بتایا۔

اللہ کا حبیب آیا تو اس نے روزے کا طریقہ بتایا۔

قرآن کا تحفہ لے کر آیا۔

اللہ کا حبیب آیا محبتوں اور سخاوتوں کے تحفے لے کر آیا۔

جنت کی چابی لے کر آیا۔

دوزخ کا تالا لے کر آیا۔

عزتوں کی سہریاں لے کر آیا۔

زلفوں کے دروازے بند کروانے آیا۔

اور پھر افسوس ہے کہ آج ہمیں اس نبی کے طریقے پسند نہیں۔

مروت کا بھی تقاضہ ہے محسن سے وفا کرنا

لہٰذا میرے بھائیو! اللہ کے بعد اگر کسی کا احسان ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ ہے اس کی مان کے چلو۔

میرے بھائیو! اگر بیوی بچوں کا احسان اللہ کے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ ہوتا تو چلو ہم ان کی مانتے۔

ماں باپ کا احسان اللہ کے رسول ﷺ سے زیادہ ہوتا تو ہم ان کے مقابلے میں ان کو مانتے۔

اگر ماں باپ کا بیوی بچوں کا حکومت کا دکان کا تجارت اور زراعت اور سیاست کا

Marfat.com

احسان اللہ کے نبی ﷺ سے زیادہ ہے تو بے شک اس کی مان لو

لیکن اگر اللہ کے نبی کا احسان ان سب سے زیادہ ہے تو ہماری میرے بھائیو یہ غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ ہم اللہ پاک کے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ کے کسی اور کے طریقہ پر چلیں اس لیے میرے بھائیو! ہم اللہ کے رسول ﷺ کی مان کر چلنے والے بنیں۔

حقیقت میں یہی محسن انسانیت ہیں

حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ اٹھ گئے۔

رب لا تذر على الارض من الكافرين ديارا

اے اللہ! کوئی کافر زندہ نہ رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ اٹھ گئے

ربنا اطمس على اموالهم واشدد على قلوبهم فلا يومنوا حتى يرو العذاب الاليم

اے اللہ! ان کو عذاب عطا فرما لیکن ہمارے نبی ﷺ نے جب بھی کہا

اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون

اے میرے مولا! میری قوم کو معاف کر دے میری قوم کو ہدایت دے دے میری امت کو ہدایت دے دے۔

اور ساری زندگی روتے روتے آپ دنیا سے اٹھ گئے یعنی کوئی ایک دفعہ کا رونا نہیں ساری زندگی کا رونا ہے اور ایک دفعہ آپ مدینے میں ہیں اور اللہ کے سامنے رو رہے ہیں یا اللہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا۔

فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم

اے اللہ! جو میری مانے وہ میرا جو میری نہ مانے تیری مرضی تو غفور الرحیم ہے مہربانی کر دے یا پکڑ لے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔

ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم

Marfat.com

اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو عزت وحکمت والا ہے دونوں نبیوں نے زور نہیں لگایا معاف کر ہی دے معاف کر ہی دے اے اللہ! تیری مرضی اے اللہ تیری مرضی لیکن ہمارے نبی ﷺ نے کہا یا اللہ! یا اللہ! میں کیا کہتا ہوں حضرت ابراہیم اور عیسیٰ علیہ السلام والی نہیں کہتا میں کہتا ہوں یا رب امتی امتی یا رب امتی امتی یا رب امتی امتی یا اللہ میری امت کو معاف کر دے معاف کر دے معاف کر دے معاف نہیں کرنا ہے پھر بھی معاف کر دے۔

امت کی خاطر کیا کیا زخم نہ کھائے

کوئی ایسا نہیں رویا جیسا محمد رسول اللہ ﷺ رویا ہے کاش کہ طائف کے پہاڑوں کی زبان ہوتی اور آپ جا کر ان سے پوچھتے کہ ہمیں بتاؤ یہاں ہمارے نبی پہ کیا گزرا؟ تو ایک ایک پتھر چیخ چیخ کے پکار پکار کے آپ کو بتاتا احد پہاڑ کی زبان ہوتی تو ہم اس سے پوچھتے کہ اے احد کے پہاڑ! ہمیں بتا کہ ہمارے نبی ﷺ پر اس میدان میں کیا گزری اس کے دانت کیسے شہید ہوئے اس کا چہرہ کیسے زخمی ہوا اس کے کندھے پہ تلوار کے زخم کیسے لگے وہ کیسے بے ہوش ہو کے تیری وادی میں گیا۔

اگر پہاڑ کی زبان ہوتی تو ایک ایک پتھر لاؤڈ اسپیکر بن جاتا اور اس کی چیخ و پکار ساری کائنات سنتی وہ آہ وبکاء سے پھٹ جاتا اور آپ کو سناتا کہ آؤ ظالمو! میں تمہیں سناتا ہوں کہ تمہارے نبی نے تمہارے خاطر یہاں کیسے دکھ دیکھے اور کیا زخم جھیلے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس کا پیارا چچا محبوب چچا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ان کا ناک کٹ گیا اس کے کان کٹ گئے اس کا سینہ چیر دیا گیا اس کا کلیجہ چبا دیا گیا اور اس کی ساری شکل کو بگاڑ دیا گیا۔

میں احد پہاڑ گواہی دیتا ہوں کہ یہاں تمہارا نبی بے ہوش ہو کے گرا ہے دانت اس کے ٹوٹے ہیں چہرہ اس کا زخمی ہوا ہے سر اس کا پھٹا ہے اگر اس کی زبان ہوتی تو شاید آج ہم میں کوئی بھی ناشکرا نہ ہوتا سارے ایمان پہ چلنے والے ہوتے پر یہ دنیا دار الامتحان ہے یہاں ایمان غائب کا چلتا ہے۔

Marfat.com

بوقت موت بھی امت کی فکر

زندگی میں بھی نہ بھلایا اور موت پہ بھی یاد کیا بوقت موت حضرت عزرائیل علیہ السلام آگئے یارسول اللہ ﷺ اللہ کی طرف سے حاضر ہوا ہوں اور اللہ نے آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے اگر آپ ﷺ رہنا چاہیں آپ ﷺ کی مرضی اگر آپ ﷺ جانا چاہیں آپ ﷺ کی مرضی۔

آپ ﷺ نے فوراً فرمایا جبرائیل علیہ السلام سے جا پوچھ کے آ میرے اللہ سے میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا؟ میں پھر جواب دوں گا۔

موت پہ بھی نہ بھولے جواب آیا ہم آپ کی امت کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے بس ٹھیک ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔

افسوس ہم نے اپنے نبی کو بھی نہ پہچانا

تو میرے بھائیو! ہم اللہ کی مان لیں اور اس کے نبی ﷺ کی طرز پر آجائیں یہ تبلیغ میں پہلی بات کہہ رہے ہیں یہ تبلیغی جماعت کا مطالبہ نہیں یہ کلمہ توحید کا مطالبہ ہے اور آج تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حق میں ہم سے جو کمی ہوئی ہے وہ بہت زیادہ ہوئی ہے۔

میرے بھائیو! اللہ کا ہم پہ کرم ہے کہ اس دن توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے تو آج ہم یہاں سے توبہ کر کے اٹھیں کہ یا اللہ تو بڑا محسن تجھے ناراض کیا پھر تیرا نبی بڑا محسن ہم نے اس کو ناراض کیا یا اللہ! ہم توبہ کرتے ہیں۔

یہ سارا مجمع اگر یہاں سے توبہ کر کے واپس جائے تو یہ سارا شمالی وزیرستان جس کا دروازہ یہ ٹانک بن رہا ہے اس پر اللہ پاک کی وہ رحمت چھائے کہ آپ کی ساری بنجر زمین میں لہلہا جائیں اور یہ سب طرف زمین اپنی برکتیں نکال دے آسمان اپنی برکتیں اتار دے کائنات کے خزانے سمٹ کے آپ کی زمین سے نکلنا شروع ہو جائیں۔

اور اللہ تعالیٰ پہ بھی قربان جائیں وہ بھی ہمارے گناہوں کو دیکھتا رہتا ہے اور مہلت دیتا رہتا ہے فرشتے تنگ آجاتے ہیں ہمیں اجازت دیں بس اب ٹانک کو ختم کر دیں کہتا ہے نہیں نہیں ٹھہرو مجھے اس کی توبہ کا انتظار ہے زمین کہتی ہے اللہ! اجازت دے میں

Marfat.com

ٹانک کونگل جاؤں اللہ! کہتا ہے نہیں ٹھہر وٹھہر و مجھے اس کی توبہ کا انتظار ہے پانی اجازت مانگتا ہے اللہ اجازت دے میں چڑھ جاؤں اللہ کہتا ہے نہیں ٹھہر وٹھہر و مجھے اس کی توبہ کا انتظار ہے موت تک اللہ ہماری توبہ کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

ہم توبہ میں دیر نہ کریں

اس لیے میرے بھائیو! آج ہم توبہ کریں یہ بھی کلمے کا تقاضہ ہے اور وہ رب ہے وہ تو کبھی نہیں کہے گا کہ پہلے کہاں تھے ماں ناراض ہو جائے اس سے معافی مانگنے جائیں تو وہ کہے گی پہلے معافی کیوں نہیں مانگی اب دیر سے کیوں آئے ہو اور اللہ کو کہو یا اللہ معاف کر دے کہے گا جا جا میں تو کب سے انتظار میں تھا کہ تجھے معاف کر دوں تو نے توبہ کیا جا میں نے معاف کیا۔

قرآن سے پوچھو میرے نبی کی شان

آؤ! میں آپ کو چودہ سو سال پیچھے لے چلوں طائف کی وادی میں لوٹو پیچھے اپنے ماضی کے دریچے کھولو پرانے کواڑ کھولو ماضی کے گم گشتہ اوراق ڈھونڈ و غبار اتار و اپنے دماغ سے۔

اور یہ کائنات کا افضل ترین محبوب ترین یہ وہ انسان ہے جس کے وجود کی اللہ قسم کھاتا ہے لعمرك اللہ جس کے شہر کی قسم کھاتا ہو وھذا البلد الامین

جسکے بول کی قسمکھاتا ہو

وقیله یا رب ان ھولاء قوم لا یومنون

اللہ جس کی رسالت پہ قسم کھاتا ہو

یٰسٓ والقرآن الحکیم انك لمن المرسلین

اللہ جس کی صفائی پیش کرتے ہوئے قسم کھاتا ہے۔

والنجم اذا ھوی ماضل صاحبکم وما غوی

وہ نبی ہے جب آدم بھی نہ تھا وہ موجود تھا ابھی آدم نہ تھا زمین نہ تھی آسمان نہ تھا اور آپ کے اور ہمارے رب نے کہا۔

Marfat.com

یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین

قسم ہے مجھے قرآن حکیم کی اے میرے حبیب! تو میرا رسول ہے۔

میرے نبی کی شان ہی نرالی ہے

یہ کہاں سے آ گئے؟ ابھی تو زمین نہیں آسمان نہیں آدم نہیں یہ قسم کہاں سے کھائی جارہی ہے؟ یہ وہ رسول ہے یہ طائف کی وادی ہے پیچھے طائف کے بعد معاش اوباش ہیں ان کے ہاتھوں میں سنگ ہیں سنگریزے ہیں سنگ ہیں سنگریزے نوکیلے پتھر ہیں اور پتھروں کی بارش ہے اور آگے اتنی بڑی ہستی ان پتھروں کو کھاتا ہوا آگے آگے وہ دوڑ رہا ہے پیچھے پیچھے یہ ظالم دوڑ رہے ہیں۔

ذرا اپنے تصور میں وہ منظر تو لاؤ کہ اتنا با اختیار انسان ہے جو یوں اشارہ کرے تو یہ سب پتھر بن جائیں ان کے ہاتھوں کے پتھر پھینکنے سے پہلے پتھر بن جائیں یہ بندر یہ خنزیر یہ کتے یہ سانپ یہ بچھو سب کچھ بن کے ختم ہو جائیں پر ان کے پتھر کھاتا اف نہیں کرتا الٹا دُعائیں دیتا جارہا ہے۔

تم ایمان نہ لائے تو تمہاری نسل ہی شاید ایمان لے آئے پتھر یہ پتھر خون کے فوارے آخر بے ہوش ہو کر گرے زمین رو پڑی طائف کے پہاڑ رو پڑے آسمان کے فرشتے رو پڑے حضرت زید بن حارثہؓ نے کندھے پہ اٹھایا اور دوڑ لگائی آگے سامنے جانی دشمن تھا ''عتبہ'' جس نے بدر کے میدان میں قریش مکہ کا جھنڈا اٹھایا ہوا تھا اس کے باغ میں جا کے پناہ لی آپ ﷺ کو لٹایا آپ بے سدھ تھے۔

دشمن بھی آبدیدہ ہو گیا میرے نبی کی حالت دیکھ کر

ارے میرے بھائیو! جو ہماری خاطر اتنا پسا کہ اس کو دیکھ کر جانی دشمن بھی رو پڑا ''عتبہ عتبہ، عتبہ'' جیسا جانی دشمن اس کے بھی کٹورے بھر آئے اور اس کے بھی خون نے جوش مارا کہا ہائے ہائے! محمد بن عبداللہ کا کیا حال ہو گیا؟

قریشی خون نے جوش مارا طائف والوں نے میرے خاندان والے کو کیوں مارا؟

Marfat.com

نبی ہونے کی وجہ سے نہیں جوش آیا خون نے جوش مارا انگور توڑ کے لایا خود توڑ کے لایا اور جانے کا ارادہ کیا شرم غالب آ گئی نوکر کو بلایا کہا جا اس سے کہو تجھے تیری میری رشتہ داری کا واسطہ میرے انگور کھا لینا رد نہ کرنا۔

فکر امت پہ رونے پر اللہ کو بھی ترس آ گیا

اگر ان کی دُعائیں نہ ہوتیں نہ رات کا تڑپنا نہ ہوتا آہ و بکا نہ ہوتی آج یہ امت انسان نہ ہوتی یہ کب کے مر گئے ہوتے مٹ گئے ہوتے لیکن اس نے نہ رات دیکھی نہ دن ہر وقت کی ہائے ہائے رونا دھونا۔

اللہ کو کہنا پڑا اے میرے حبیب!

فلا تذهب نفسك عليهم حسرات

اے میرے نبی! تو اتنا کیوں روتا ہے؟ مجھے ڈر ہے کہ تو روتے روتے کہیں خود ہی نہ مر جائے کہیں تو خود ہی نہ مر جائے۔

جاؤ جاؤ! وہ حجرہ آج بھی کھڑا ہوا ہے باہر سے اس سے پوچھ لو یہاں میرا نبی کیسے رویا کرتا تھا! اس مسجد نبوی کی دیواروں سے پوچھو تہجد والے ستون سے پوچھو جس ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ اعتکاف کے دنوں میں نوافل ادا کیا کرتے تھے تو بتا اے ستون! ہمارا نبی کیسے رویا کرتا تھا؟ اگر اس کی زبان ہوتی تو وہ پھٹ جاتا وہ چیخ پڑتا ارے ظالمو! تمہیں خبر بھی ہے کہ تمہارے لئے اس نے کیا کیا اس کے آہوں کو سن کر اگر پہاڑوں کو شعور ہوتا تو وہ بھی پگھل کے موم بن جاتے۔

کبھی سوچیں تو سہی نبی کا بھی ہم پر حق ہے

تم ظالم امت ہو کہ اس سب سے بڑے محسن کو تم نے بھلا دیا کیا منہ دکھاؤ گے اپنے نبی کو جب وہ سامنے ہوگا آنکھیں چار ہوں گی نظروں میں نظریں نظروں میں نظریں اور وہ اگر پوچھے کہ تم نے میرے دین کے لئے کیا کیا؟ تو کیا جواب تیار کیا ہے اس نو جوان نسل نے؟

Marfat.com

یہ جو مجھے شہزادے نوجوان نظر آرہے ہیں جنہیں سوائے گانے بجانے کے کچھ سوجھتا نہیں سوائے موٹر کی سواری کے کچھ سوجھتا نہیں سوائے کپڑے بدلنے کے بڑے عہدوں کے بڑی نوکریوں کے بڑے بڑے گھروں کے سوا ان کے ذہن میں کوئی تخیل نہیں اسی تخیل میں مر گئے۔

سوچو تو سہی! اگر اللہ کے رسول ﷺ کا سامنا نہیں ہونا ہے تو میں بھی کھپنا چھوڑ دیتا ہوں مجھے کیا ضرورت؟ ایک مہینہ سے بھی زیادہ ہوا آج بیالیس دن ہو گئے مجھے مسلسل شور مچاتے ہوئے کھپتے ہوئے آنتیں کھچ گئیں میری گلہ میرا سخت درد کر رہا ہے۔

لیکن مجھے پتہ ہے میں نے اللہ کے نبی ﷺ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور مجھے پتہ ہے کہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم ان کے کسی بھی سوال کا جواب دے سکیں ہم بازی ہار چکے ہیں ہم بازی ہار چکے ہیں نفس و شیطان فتح پا چکا ہے ملک کی فتح کوئی بڑی نہیں ملک کی شکست کوئی بڑی نہیں۔

کلمہ والے کی ہی برکت سے تو یہ نظام چل رہا ہے

میں تو ایسی ہی مثال دیا کرتا ہوں بارات جارہی ہے پانچ سو باراتی ہیں دولہا میاں درمیان میں اور چاروں طرف باراتی ہیں دولہا میاں پاگل کبھی اس سے پوچھتا ہے کہ آگے روٹی ملے گی؟ کبھی اس سے پوچھتا ہے کہ آگے روٹی ملے گی۔

لوگ کہیں گے کہ تیرا بیڑا غرق ہو جائے تیری برکت سے تو ہمیں ملے گی تو نہ ہو تو ہمیں کوئی روٹی کھلائے گا ہاں بھائی! دولہا بارات سے نکال دیا جائے تو باراتیوں کو کوئی روٹی دے گا؟ کہیں گے بھاگ جاؤ دفع ہو جاؤ! کہاں سے آ گئے ہماری روٹی کھانے؟ لوگ کہیں گے کہ پاگل تیری وجہ سے تو ہمیں روٹی ملے گی اور تو کہہ رہا ہے کہ آگے روٹی ملے گی کہ نہیں ملے گی؟ ارے بھائی۔

آپ کی برکت سے امریکہ کھا رہا ہے۔
آپ کی برکت سے یورپ کھا رہا ہے۔

Marfat.com

آپ کی برکت سے ایشیا کھا رہا ہے۔
آپ کی برکت سے افریقہ کھا رہا ہے۔
آپ کی برکت سے جزیروں والے کھا رہے ہیں۔
آپ کی برکت سے صحراؤں والے کھا رہے ہیں۔
آپ کی برکت سے ساری دنیا کھا رہی ہے۔
آپ نہیں ہوں گے تو کائنات بھی نہیں ہوگی۔
اپنی قدر پہچانو احساس کمتری سے نکلو پیسے نہ ہوئے تو یہ کونسی بڑی بات ہے!

ایمان کی دولت کی قدردانی کیجئے

سب سے بڑی دولت ایمان ہے اس کو تو ضائع کر رہے ہین دس ڈالر کی چیز خرید کر لاتے ہیں اور پیک کرتے ہیں کہ ضائع نہ ہو جائے ایک کلو گوشت خرید کر لاتے ہیں اور اس کو لپیٹ کر لاتے ہیں کہ خراب نہ ہو جائے اس کی حفاظت کے لئے فریج بنا رکھا ہے بیگ بنے ہوئے ہیں اس کے دھونے کے لئے لانڈریاں بنی ہوئی ہیں کہ کپڑے خراب نہ ہو جائیں۔

میرے بھائیو! دس ڈالر کی چیز کی حفاظت کا انتظام رکھا ہے ایمان کو بچانے کا کوئی انتظام ہی نہیں ہے کہ

آنکھوں نے غلط دیکھا تو ایمان لٹا
کانوں نے گانے سنے تو ایمان لٹا
زبان سے جھوٹا بولا تو ایمان لٹا
حرام کھایا پیا تو ایمان لٹا
اپنی شہرت کو غلط استعمال کیا ایمان لٹا

سب سے بڑی دولت تو لٹا دی سب سے بڑی دولت تو برباد کر دی پیسہ کما کر کیا کرو گے میں کہتا ہوں کہ چھوٹے سے چھوٹا عمل نیکی کا نہ چھوڑو چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نہ چھوڑو اور چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی پرہیز کرو

حدیث میں آتا ہے۔

Marfat.com

یا ابن ادم لو انت ذنبا فلا تنظر الی صغرۃ انظر الی من عاصیتہ

میرے بندے! جب تو کوئی گناہ کرتا ہے یہ نہ دیکھ کہ چھوٹا ہے کہ بڑا ہے؟ یہ دیکھ کرنا فرمانی کس کی ہو رہی ہے؟ نافرمانی تو بہت بڑے رب کی ہو رہی ہے اس کی ذات سے اثر لے کر چلنا یہ ایمان ہے۔

فانی دنیا کی خاطر محسن حقیقی سے بغاوت کیسی؟

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں جس نے سب سے بڑا احسان یہ کیا کہ انسان بنایا پھر سب سے بڑا احسان یہ کیا کہ اس نے ایمان عطا فرمایا پھر اس سے بڑا احسان کہ حضور ﷺ کا امتی بنایا۔

اتنے احسانات کے بعد ہم صرف
ڈالر کی خاطر
امریکہ کی خاطر
یہاں کے پاسپورٹ کی خاطر
یہاں کے گرین کارڈ کی خاطر
ہم اللہ تعالیٰ کے دین کو چھوڑ دیں

یہاں سے ہم پیسہ اکٹھا کرتے ہیں اولاد کو ہم کفر کی وادیوں میں دھکیلتے ہیں ہم نے کیا کمایا ہے؟

اللہ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے

تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صورت میں، ظاہر اور باطن میں ایک راستہ دیا ہے۔ ایک ہادی ملا ہے، ایک راہبر ملا ہے، ایک رسول ملا ہے، اس کے پیچھے چلنے کا ہمیں حکم ملا ہے۔ اللہ نے کہا ہے کہ یہ میرا محبوبؐ، میرا رسولؐ جو دونوں جہان کی گتھیاں سلجھانے آیا ہے۔ آپؐ نے ابوسفیانؓ سے کہا کہ اے ابوسفیان میری مانو دنیا

Marfat.com

بھی تمہارے لئے لایا ہوں اور آخرت بھی تمہارے لئے لایا ہوں۔ میں تمہارا نبی تمہارے لئے صرف آخرت ہی لے کر نہیں آیا بلکہ دنیا بھی لایا ہوں اور آخرت بھی لایا ہوں۔

عدیؓ بن حاتم طائی سوچ میں پڑ گئے

عدیؓ بن حاتم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی۔ انہوں نے ایران اور روم کے بادشاہوں کا جاہ وجلال دیکھا ہوا تھا۔ آپ کو دیکھا تو الٹا آپؐ نے ان کو اپنے سرہانے پہ بٹھایا اور خود نیچے بیٹھ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا ''عدیؓ ایمان لے آ! سلامتی پائے گا، کامیاب ہو جائے گا'' عدیؓ سوچ میں پڑ گئے۔

عدیؓ بن حاتم، یہ حاتم طائی کے بیٹے تھے۔ حاتم طائی مشہور سردار گزرے ہیں۔ وہ بہت سخی تھے اور عدیؓ اس کے بیٹے تھے۔ جب وہ تھوڑے سے خاموش ہوئے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں بتاؤں کہ تو کیوں چپ ہو گیا ہے؟ اس لئے کہ اس کے دشمن زیادہ ہیں اور دوست تھوڑے ہیں۔ اور تو یہ سوچ رہا ہے کہ اس کے ماننے والے تو سب غریب لوگ ہیں اور ان میں وہ ہیں جن کو اپنے گھروں سے نکال دیا گیا ہے تو ان کے پیچھے چل کر مجھے کیا ملے گا؟

اور تو یہ سوچ رہا ہے کہ حکومت تو اوروں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ باتیں ہیں جو تیرے ذہن میں گردش کر رہی ہیں۔ تو عدیؓ چپ ہو گئے۔ یہی باتیں تھیں جو ان کے اندر کھٹک رہی تھیں کہ کیسے مانوں، دشمن زیادہ دوست تھوڑے، حکومت دشمن کے ہاتھ میں اور یہ بے دست و پا، اور ان کے ماننے والوں کو مکہ سے دھکے دے کر مدینہ پھینک دیا گیا تو ان کے پیچھے چل کر کیا ملے گا۔ تو پھر آپؐ نے فرمایا: عدیؓ سن لو میری بات! اللہ کی قسم! میری بات زندہ ہو کے رہے گی اور پھر آپؐ نے فرمایا: کسریٰ (ایران کا بادشاہ) اور ہرمز (کسریٰ کا بیٹا) ان کے خزانے فتح ہو کے مدینے آئیں گے۔ تو چونکہ حضرت عدیؓ نے کسریٰ کا جاہ وجلال دیکھا تھا اس لئے یہ بات ان کو ہضم نہ ہو سکی۔ تو انہوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو کاٹ دیا اور کہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپؐ ایران والے کسریٰ کا نام

Marfat.com

لے رہے ہیں یا کسی اور کسریٰ کا۔ تو آپ ؐ نے فرمایا نہیں نہیں ...... میں ایران والے کسریٰ ہی کا نام لے رہا ہوں اور اگلی بات بھی بتادوں کہ تو بھی انہی میں سے ہوگا جو اس خزانے کو فتح کریں گے۔

پھر آپ ؐ نے فرمایا: تو نے حیرہ (یہ عراق کے کنارے ایک شہر تھا) دیکھا ہے؟ حضرت عدیؓ کہنے لگے دیکھا تو نہیں سنا ہے۔ تو آپ ؐ نے فرمایا حیرہ سے ایک حسین و جمیل لڑکی زیوروں سے آراستہ چلے گی اور بیت اللہ تک اکیلی آئے گی اور پورے راستے میں اس کو کوئی ڈر نہیں ہوگا کہ کوئی اس کی عزت لوٹ لے گا یا مال لوٹ لے گا۔ تو حضرت عدیؓ کہنے لگے میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں، وہ میرے قبیلے کے ڈاکوؤں سے بچ کے کہاں جائے گی؟ بنو طے کے ڈاکو سارے عرب میں مشہور ہیں تو وہ میرے قبیلے سے بچ کے کہاں جائے گی۔ جنہوں نے پورے عرب کو آگ لگا دی ہے ان سے بچ کے کہاں جائے گی۔

پھر کیا ہوا کہ دریائے دجلہ کے کنارے مدائن کا جو شہر تھا، آدھا ایران کی سائیڈ سے ملا ہوا اور آدھا عرب کی سائیڈ سے ملا ہوا۔ تو اس آدھے شہر پر جب حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ نے حملہ کیا اور اس کو فتح کر کے اس کی فصیل پر چڑھے۔ ان چڑھنے والوں میں عدیؓ بن حاتم بھی تھے اور جب دجلہ کے دوسرے کنارے پر جا کر اترے قصرِ ابیض (جو اللہ کے نبی نے کہا تھا کہ ایران کا سفید محل فتح ہوگا) میں داخل ہوئے تو ان لوگوں میں عدی بن حاتم بھی تھے۔ جب حضرت عدیؓ قلعہ کی دیوار پر چڑھے تو سامنے ایران کا محل دیکھا۔ محل کو دیکھ کر کہا کہ اللہ اکبر صدق اللہ ورسولہ سچ کہا اللہ اور اس کے رسول ؐ نے۔ آج اللہ کے نبی کی وہ بات زندہ ہوگئی جب میں کہہ رہا تھا کہ ان کی کون مانے گا اور ان کے پیچھے چل کر کسی کو کیا ملے گا؟ آج میں نے دیکھ لیا کہ ایران کے خزانے فتح ہو رہے ہیں اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ تو بھی فتح کرنے والوں میں ہوگا۔

کسریٰ کے تاج و تخت اور قالین کا انوکھا منظر

ہمیں تو اللہ نے ایسا راہبر دیا ہے جو دنیا بھی لے کر آیا اور آخرت بھی، جنت بھی

Marfat.com

لے کر آیا اور دنیا کی عزتیں بھی، دوزخ سے اور دنیا کے دکھوں سے بھی بچانے کے لئے آیا۔
ایران کے خزانے جب مدینے میں لائے گئے تو ڈھیر لگ گئے۔ ایران کے بادشاہ کا تاج لایا گیا جو ڈھائی من وزنی سونے کا تھا۔ یعنی وہ تاج سو کلو کا تھا۔ کسریٰ پہنتا کیسے تھا؟ بدبخت اتنا بوجھ سر پر کیسے رکھتا ہوگا؟ تو سونے کی ایک زنجیر تھی جو اوپر چھت سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ تاج بندھا ہوا تھا۔ اس زنجیر کو ایسا پینٹ کیا ہوا تھا کہ اوپر سے نظر نہیں آتا تھا کہ کوئی تار یا زنجیر ہے جس سے تاج بندھا ہوا ہے بلکہ بالکل قریب آ کے پتہ چلتا تھا۔ تو کسریٰ اس تاج کے نیچے سر دے کر بیٹھ جاتا پھر آگے سے پردہ ہٹایا جاتا اور وہ سجدے میں گر جاتے تھے۔ قریب والوں کو پتہ تھا کہ اوپر زنجیر سے باندھا ہوا ہے اور دور سے دیکھنے والے کہتے تھے کہ یہ تو خدا ہے کہ سر کے اوپر ڈھائی من کا تاج سجائے بیٹھا ہے۔

وہ تاج مسجد نبوی میں چٹائیوں پہ پڑا ہوا تھا اور اس کا تخت لایا گیا جو ایک سو ستر ہاتھ لمبا اور ایک سو دس ہاتھ چوڑا تھا۔ کیونکہ پچیس انچ کا ایک ہاتھ ہوتا ہے اس حساب سے کوئی ساڑھے تین سو فٹ لمبا اور کوئی سوا دو یا اڑھائی سو فٹ چوڑا تھا۔ اس کے اوپر ترپن (53) من اور تئیس (23) سیر سونا لگا ہوا تھا۔ ایک ہزار سونے کے گنبد اس تخت کے اوپر بنے ہوئے تھے جس میں ایک لاکھ چالیس ہزار چاندی کی کیلیں لگائی گئی تھیں۔ جن کا مجموعی وزن بارہ سو تیرہ من تھا۔

یہ تخت مدینے کی مسجد میں آیا پڑا تھا اور ایک قالین تھا جس کا نام باغ وبہار تھا۔ وہ دو سو بیس فٹ لمبا اور ایک سو نوے فٹ چوڑا تھا۔ اس پہ موتیوں کی نہریں بنائی گئیں تھیں اور سونے کے حاشیے بنائے گئے تھے۔ ریشم کو، چاندی کو، سونے کو، موتیوں کو، جواہر کو، ہیروں کو اور لعلوں کو جوڑ کر اس کا تانا بانا بنا کر اس پر ایران کا نقشہ بنایا گیا تھا۔ سردیوں کے دنوں میں کسریٰ اس کو بچھا کر اس پر موسم بہار مناتا تھا اور اس پہ بیٹھ کے شراب پیتا تھا۔ یہ قالین مدینے میں پہنچ گیا اب

حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ اس قالین کا کیا کرنا ہے؟ لوگوں نے کہا اسے سنبھال کر رکھیں یہ یادگار ہے۔

Marfat.com

حضرت علیؓ نے فرمایا یہ عیاشی کی یادگار ہے اس کو تباہ کر دیا جائے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ابوالحسنؓ نے سچ کہا۔ اور حکم دیا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر دیا گیا۔ ایک بالشت ایک فٹ سے بھی کم ہوتا ہے تو پھر اس قالین کا ایک بالشت پیس (ٹکڑا) ایک ہزار درہم میں فروخت ہوا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ہمیں راہبر کامل عطا فرمایا ہے۔ جن کی زندگی ہمارے لئے دنیا اور آخرت کے لئے مشعلِ راہ اور نمونہ ہے۔ آپ کی بیویاں ہماری عورتوں کے لئے نمونہ ہیں۔ اس لئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ شادیاں کیں۔ ایک عورت ہوتی تو شاید ساری عورتیں اس کے پیچھے نہ چل سکتیں تو گیارہ شادیاں شوق کی نہیں تھیں۔ اگر آپؐ شوق کی شادیاں کرتے تو پچیس سال کا نوجوان چالیس سال کی بیوہ عورت سے شادی کر سکتا تھا؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

جبکہ ایسا حسین ہو کہ دنیا نے ایسا حسین دیکھا نہ ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیۂ مبارک کے بارے میں آتا ہے کہ آپؐ کیسے تھے؟ صاف ستھرے، روشن چہرہ، موٹے نہیں تھے اور نہ ہی پتلے تھے، آپؐ کا قد سیدھا تھا، آپؐ کی انگلیاں حسین اور مخروطی تھیں، ہتھیلیاں کشادہ تھیں اور کپڑوں سے جو حصہ باہر ہوتا تھا مثلاً ہتھیلیاں، پاؤں اور چہرہ، سورج کی طرح چمکتا تھا۔ آپؐ کے جسم پر کوئی بال نہیں تھے صرف چھاتی کے درمیان میں سے بالوں کا ایک باریک تار سا چلتا تھا، وہ خط ناف پہ جا کے ختم ہوتا تھا، باقی سارے جسم پہ بال نہیں تھے۔ آپؐ کا جسمِ مبارک شیشے کی طرح شفاف تھا۔ جوڑ بڑے مضبوط تھے اور دو کندھوں کے درمیان میں فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ سینہ بڑا چوڑا تھا اور اللہ جل جلالہ، نے آپؐ کو ایسا حسین چہرہ عطا فرمایا تھا کہ چودھویں رات کا چاند جیسے چمکتا ہے ایسے آپؐ کا چہرہ مبارک چمکتا تھا۔ چودھویں کے چاند میں تو داغ ہوتا ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بے

Marfat.com

داغ چہرے کے مالک تھے۔ گال سرخ گلابی تھے اور ماتھا کشادہ تھا، بال گھنگھریالے تھے، سر حسن کے ساتھ بڑا تھا۔ کئی سر بے ہنگم بڑے ہوتے ہیں اور دوسر نظر آتے ہیں لیکن آپ کا سر حسن کے ساتھ بڑا تھا۔ بال نیم گھنگھریالے تھے پورے گھنگھریالے نہیں تھے بلکہ نیم ایسے بل کھاتے ہوئے جو کان کی لو تک آتے تھے۔ جب کبھی سفر ہوتا اور کٹانے کی نوبت نہ آتی تو شانوں تک آجاتے تھے اور شانوں پہ ڈھلکے ہوتے تھے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے والضحیٰ، واللیل اذا سجی، مجھے تیرے روشن چہرے کی قسم اور تیری بکھری زلفوں کی قسم۔ جن بالوں کی اللہ قسم کھائے، جس چہرے کی اللہ قسم کھائے اس پہ تو حسن فدا ہے۔ حسین ہونا ایک طرف ہے خود اس پہ حسن فدا ہے۔

آپؐ کی ناک بلند اور باریک تھی، ناک کے اوپر نور کا ایک ہالہ جگمگاتا رہتا تھا۔ آپؐ کی بھنویں لمبی گول کمان کی طرح گول تھیں۔ جہاں بھنویں آکر ملتی ہیں وہاں بال نہیں تھے۔ یہ بال لوگ خود اتارتے ہیں لیکن آپؐ کے یہاں بال نہیں تھے۔ پھر آپؐ کی نظروں میں ایک چمک تھی، نور تھا، موٹی اور سیاہی بالکل سیاہ، آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے۔ آنکھیں موٹی بھی تھیں اور لمبی بھی تھیں بعض افراد کی آنکھ موٹی ہوتی ہے لمبی نہیں ہوتی اور بعض کی لمبی ہوتی ہیں موٹی نہیں ہوتیں۔ آنکھ کی سفیدی بالکل سفید اور اس کے اوپر سرخ دھاریاں تھیں۔ آپؐ چار برس کے تھے جب آپؐ اماں حلیمہ کے پاس تھے تو یہودی کا گزر ہوا۔ آپؐ کھیل رہے تھے تو اس نے آپؐ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا تو اماں حلیمہ سے کہنے لگا کہ یہ بچے کی آنکھوں میں جو سرخ ڈورے ہیں یہ وقتی ہیں یا شروع سے ہیں۔ تو اماں حلیمہ نے کہا شروع سے ہیں۔ تو اس یہودی نے کہا کہ یہ آخری آنے والے نبیؐ ہیں۔ یہ ہے وہ جس کا انسانیت کو انتظار ہے کہ آپؐ کی نشانیوں میں سے تھا کہ اس نبیؐ کی آنکھیں حسن کا پیکر ہوں گی جس میں سرخ ڈوروں کی جھلک ہوگی اور آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے سفید چادر پہ سرخ کوٹے کا کام کیا ہو، آپؐ کی پلک ویسے ہی لمبی اور بڑی حسین تھی۔ جس کو اللہ ایسا حسن دے پھر آپؐ کی گردن ایسی حسین تھی جیسے کسی مصور نے گردن کو ہاتھوں سے گھڑ کر صراحی دار بنایا ہو۔ آپؐ کی لمبی صراحی دار گردن تھی اور آپؐ کے تراشے ہوئے حسین ہونٹ

Marfat.com

تھے۔ جب آپؐ مسکراتے تھے اور دانت مبارک ظاہر ہوتے تھے تو آپؐ کے دانتوں سے نور نکل نکل کر دیواروں پر پڑتا دکھائی دیتا تھا۔

گال گلابی رنگ کے تھے نہ پچکے ہوئے نہ چربی چڑھ کے ابھرے ہوئے بلکہ گولائی میں آپؐ کے گال تھے۔ داڑھی مبارک بڑی گھنی تھی، سینے پہ پھیلی ہوئی تھی۔ داڑھی اور سینے پہ سترہ بال سفید تھے جن کو آپؐ مہندی لگایا کرتے تھے۔ اور کنگھی کرتے ہوئے آپؐ دائیں طرف سے پہلے کنگھی کرتے تھے اور بائیں طرف سے بعد میں کنگھی کرتے تھے۔ آپؐ مانگ نہیں نکالتے تھے بلکہ سیدھے بال پیچھے لے جاتے تھے۔ کبھی کبھی جب مانگ نکلتی تھی تو بیچ میں سے نکلتی تھی دائیں بائیں سے نہیں نکالتے تھے۔ اکثر آپؐ سیدھی کنگھی کرتے ہوئے بال پیچھے لے جاتے تھے۔ آپؐ کے جو پاؤں تھے وہ ایسے تھے جیسے ان پہ تیل لگا ہوا ہو۔ آپؐ جب وضو کے لئے پانی بہاتے تو ایسے بہہ جاتا جیسے تیل لگے پاؤں پر پانی بہہ جاتا ہے۔ تو آپؐ کے پاؤں ایسے نرم و نازک تھے اور ایسے چمکیلے تھے لگتا تھا جیسے تیل لگا ہوا ہے۔ تیل لگانے سے چیز چمک جاتی ہے لیکن آپؐ کے پاؤں بغیر تیل لگائے ہی چمکتے تھے۔ لگتا تھا جیسے تیل لگا ہوا ہے۔ آپؐ کے پاؤں کے تلوے بڑے گہرے تھے۔

آپؐ کو دیکھ کر کسی کا جی نہیں بھرتا تھا۔ وسیم اس کو کہتے ہیں جس کو دیکھنے سے آنکھ نہ بھرتی ہو۔ جتنا آپؐ کو دیکھا جاتا آپؐ کا حسن پہلے سے بڑھ جاتا تھا اور قسیم اس کو کہتے ہیں جس کو جدھر سے دیکھا جائے حسین نظر آئے۔ آگے پیچھے دائیں بائیں جدھر سے ہمارے نبیؐ پہ نظر پڑتی حسن پھوٹتا ہوا نظر آتا تھا۔ جب آپؐ بات کرتے تھے تو آپؐ پہ ایک نور چھا جاتا تھا۔ جب آپؐ خاموش ہوتے تھے تو آپؐ پہ ایک وقار چھا جاتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح دینی مصلحت کے تحت فرمائے

ایسا حسن نہ دنیا میں آیا نہ آسکتا ہے تو ایسے جوان کو چالیس سال کی عورت سے شادی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ آپؐ بھی کہہ سکتے تھے کہ میں پچیس سال کا ہوں میرے لئے پندرہ سال کی تلاش کرو، بیس سال کی تلاش کرو اور قریش آپؐ کا نسب بھی جانتے ہیں،

Marfat.com

آپؐ کا حسب بھی جانتے ہیں۔ وہ آپؐ کے لئے ساری لڑکیاں پیش کرنے کو تیار ہو جاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ آپؐ نے یہ بتایا کہ میری شادی ضرورتوں کی ہے کوئی شہوت کی نہیں ہے۔

پھر جب عمر پچاس سال کی ہوئی تو پھر شادیاں شروع کر دیں پہلے حضرت سودہؓ سے، پھر حضرت عائشہؓ سے، پھر حضرت حفصہؓ سے، پھر حضرت ام سلمہؓ سے، پھر حضرت ام حبیبہؓ سے، پھر حضرت جویریہؓ سے، پھر زینب بنت جحش سے، پھر زینب بنت خزیمہ سے، پھر صفیہ سے، پھر میمونہؓ سے۔ جب اسلام کی شعاعیں پھوٹیں اور اسلام پھیلنا شروع ہوا تو عورتیں بھی آنا شروع ہوئیں۔ کیونکہ ایک عورت میں سب کا نمونہ مشکل تھا۔ خدیجہؓ کا معیار وہ ہے کہ سب اتباع نہیں کر سکتے تو گیارہ بیویاں دے دیں۔ کسی نے کسی کے پیچھے چل کر منزل پائی اور کسی نے کسی کے پیچھے چل کر منزل پائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے گیارہ بیویاں دے کر گیارہ نمونے پیدا کر دیے۔ ایک ہی نمونہ ہو تو مشکل ہو جاتا ہے اس لئے گیارہ نمونے بنائے۔ رش زیادہ ہو اور گیارہ سڑکیں ہو تو ساری ٹریفک جلدی سے گزر جائے گی۔ اور اگر رش زیادہ ہو ایک ہی سڑک ہو تو ساری ٹریفک پھنس جائے گی۔ تو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گیارہ گھر عطا فرمائے اور باقی عورتوں سے کہا کہ ان کی بیٹیاں بن کر مرنا مغرب کی بیٹی بن کے مر گئی تو برباد ہو گئی۔ ہماری عزت حضرت خدیجہؓ کی بیٹی بننے میں ہے، عائشہؓ کی بیٹی بننے میں ہے۔

آپؐ نے باپ بن کے دکھایا، خاوند بن کے دکھایا، بیٹیوں کو بیاہ کے دکھایا، بیٹیوں پہ خوشی منائی۔ کیسا معاشرہ ہے کہ خود عورتیں بیٹیوں کے پیدا ہونے پہ بہو کو منحوس کہتی ہیں کہ یہ کیسی منحوس آ گئی ہے۔ ہمارے گھر میں بیٹیاں ہی پیدا کر رہی ہے۔ کیسی بے وقوف عورتیں ہیں جو کہتی ہیں یہ بیٹیاں پیدا کر رہی ہے۔ اللہ کے کام کو اس بے چاری کے سر تھوپ رہے ہیں کہ یہ بیٹیاں ہی پیدا کر رہی ہے۔ ہمارے گھر میں یہ کیسی منحوس آ گئی ہے۔ پھر تو یہ ساری دنیا کی عورتیں ہی منحوس ہیں۔ یہ پیدا ہی کیوں ہوئیں۔

ابھی چند دن پہلے ایک خاتون کا فون آیا وہ رو رہی کہ میری بیٹیاں پیدا ہو رہی ہیں

Marfat.com

اور سسرال والوں نے میرا جینا حرام کر دیا ہے کہ یہ کیسی منحوس آ گئی ہے صرف بیٹیاں ہی پیدا کر رہی ہے۔ اس بے چاری کے بس میں ہوتا تو وہ خود پیدا کرتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں جسے چاہوں بیٹیاں دوں، جسے چاہوں بیٹے دوں۔ جسے چاہوں دونوں دو، جسے چاہوں کچھ بھی نہ دوں۔ تو قصور بے چاری عورت کا نکل رہا ہے یہ بیٹیاں ہی پیدا کر رہی ہے۔ تو پہلے اپنے آپ کو لعنت ملامت کرو کہ تم کیوں عورت بن گئی ہو۔ اس لئے قربان جاؤں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹیاں ہی دیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹوں کا تذکرہ

تین بیٹے دیئے تینوں ہی اٹھا لئے۔ قاسم دیئے جن پہ آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیت ابوالقاسم ہے۔ تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے بیٹے کا نام قاسمؓ تھا۔ دوسرے پیدا ہوئے ان کا نام طاہر تھا ان کو طیبؓ بھی کہتے ہیں، طاہرؓ بھی کہتے ہیں، عبداللہ بھی کہتے ہیں، تیسرے بیٹے ابراہیم پیدا ہوئے بالکل اس وقت جب آپ ﷺ کی عمر اکسٹھ برس تھی اکسٹھ برس کی عمر میں حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے اور آپ ﷺ کی وفات سے چار مہینے پہلے ان کا انتقال ہوا۔ اٹھارہ مہینے کے ہو گئے تھے جب ان کا انتقال ہوا۔

بیٹی کے پیدا ہونے پر آسمان سے ایک فرشتہ آتا ہے

آپ ﷺ کی نسل بیٹیوں سے چلی آپ ﷺ نے کہا لوگوں کی بیٹوں سے نسل چلتی ہے اور میری نسل بیٹیوں سے چلے گی۔ چار بچیاں ہوئیں اور چاروں کی شادیاں کیں۔ پھر خوشخبری سنائی کہ اللہ جس کو دو بیٹیاں دے دے گا اور وہ ان کی کفالت کرے گا، ان کو پالے گا، ان کی شادی کرے گا تو میں اور وہ جنت میں یوں (دو انگلیوں کو ملا کر کہا) ساتھ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے جس کو دو بیٹیا دیں، دو بہنیں دیں۔ وہ ان پر خرچ کرتا ہے پھر ان کی شادی کرتا پھر شادی کے بعد ان پہ خرچ کرتے کرتے مر گیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ادھر بیٹیوں کا حق ہی کھا جاتے ہیں۔ نہ تاجر بیٹیوں کو ان کا حق دیتے ہیں نہ زمیندار دیتے

Marfat.com

ہیں۔ بیٹیوں کو جائیداد نہیں دیتے ایسے ہی ٹرخا دیتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ تمہیں جہیز دے دیا بس ٹھیک ہے۔ بھائی بھی منکر ہو جاتے ہیں، باپ بھی پورا حصہ نہیں دیتا۔ یہ عجیب ہمارا معاشرہ ہے کسی بے چاری کی بیٹیاں پیدا ہونی شروع ہو جائیں تو ساری عورتیں ان کو لعن طعن کرنا شروع کر دیتیں ہیں، وہ سر پکڑ کے روتی ہے۔

جب کسی کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے تو آسمان سے فرشتہ نازل ہوتا ہے بشرطیکہ اس کے پیدا ہونے پر گھر والے غمگین نہ ہوں، گھر والے اس کو لعن طعن نہ کریں، گھر والے برا نہ منائیں بلکہ خوشی کا اظہار کریں تو اس آسمان سے ایک فرشتہ آتا ہے اس کے زمرد کے پر ہوتے ہیں۔ وہ ماں پہ بھی پر بچھا دیتا ہے اور بیٹی پہ بھی بچھا دیتا ہے اور اپنے پروں کو پھیلا کر کہتا ہے کہ تو بھی ضعیف ہے اور تیری ماں بھی ضعیف، جو تم دونوں پہ خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔ یہاں بیٹی طعنہ بنی ہوئی ہے۔ اللہ تو کافروں کی برائی بیان کر رہا ہے کہ یہ کیسے پاگل ہیں، یہ کیسے دیوانے ہیں کہ ان کی بیٹی کی بات سنائی جائے کہ تیری بیٹی پیدا ہوئی ہے تو لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ یہ تو اللہ کافروں کی بات کر رہا ہے۔ آج فیصل آباد میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ جس کسی کو بیٹی کی بات بتائی کہ تیری بیٹی پیدا ہوئی ہے تو لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور منصوبے بناتا ہے کہ میں اسے زندہ دفن کر دوں اگر میں اسے گھر میں رکھوں تو یہ میرے لئے ذلت ہے، میرے لئے طعنہ ہے، میں اسے زندہ ہی دبا دوں۔

او...... تمہارا بیڑا غرق ہو جائے! تم کیسی بری سوچیں سوچتے ہو، کتنے برے فیصلے کرتے ہو۔ اگر بیٹیوں کا پیدا ہو جانا طعنہ ہوتا یا کوئی لعنت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا صرف بیٹیاں دیتا۔ اس لئے تو بیٹیاں دیں تا کہ آنے والے جاہل ان کاموں سے بچیں۔

ہزار تسبیح پڑھنے سے زیادہ اجر

اب مصیبت یہ ہے کہ معاشرے کو دین کی سمجھ نہیں۔ عورتوں کے ہاتھوں میں لمبی تسبیح ہوگی، وہ تسبیح بھی پڑھتی جا رہی ہیں اور غیبت بھی کرتی جا رہی ہیں، چغلی بھی کرتی ہوئی جا رہی ہیں، لگائی بجھائی بھی کرتی جا رہی ہیں۔ میں یوں کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم ایک ہزار تسبیح

Marfat.com

پڑھنے سے زیادہ اجر ہے کہ اپنی زبان کو غیبت سے روک لو۔

ہزار نفلوں سے بھاری ہے ہزار نفلوں پہ بھاری ہے اپنی زبان کو چغلی سے روک لینا اور غیبت سے روک لینا اور لگائی بجھائی سے روک لینا۔ ایک عورت کے بارے میں کہا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد پڑھتی ہے دن کو روزے رکھتی ہے لیکن پڑوسیوں کو تنگ کرتی ہے تو آپؐ نے فرمایا جہنم میں جائے گی، اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

جنت الفردوس میں گھر کی ضمانت

دوسری عورت کے بارے میں کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرائض کا اہتمام کرتی ہے نفلوں کا اہتمام نہیں کرتی، لیکن اس کا بول بڑا میٹھا ہے۔ اخلاق بڑے اچھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ جنت میں جائے گی۔

اپنی زبان کو روکنا یہ قیامت کے دن ہزاروں قرآن پڑھنے پہ بھاری ہو جائے گا۔ ہزاروں عمرے اور نفلوں پہ قیامت کے دن بھاری ہو جائے گا کہ اپنی زبان کا بول میٹھا بنا لینا۔ اس لئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ جنت الفردوس میں گھر لے کر دوں گا۔

بیٹیاں پیدا ہونے پہ ایک ماں کا دردِ زہ پھر اس بچی کا پیدا ہونا پھر اس کی تکلیف اٹھانا اور اوپر سے ساس کے طعنے، سسر کے طعنے اور بھائیوں کے طعنے، رشتے داروں کے طعنے۔ ہائے ہائے ان پاگلوں کو پتہ نہیں کہ اوپر اللہ سن رہا ہے اور اللہ ایک دن پوچھنے والا ہے۔ اس لئے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کی پرورش کے فضائل سنائے۔

جنگِ بدر میں شریک نہ ہو سکنے کے باوجود شرکائے بدر

حضرت رقیہؓ کی دفعہ آپؐ موجود نہیں تھے کہ حضرت رقیہؓ کی بیماری کے دوران جنگ بدر کا واقعہ تھا اور آپؐ جنگ بدر میں شریک تھے۔ اسامہ بن زیدؓ اور حضرت عثمانؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں حضرت رقیہؓ کی تیمارداری کے لئے چھوڑا تھا۔ لیکن ان کا نام بدر کے ساتھیوں میں لکھا اور جنگِ بدر کے مال غنیمت میں ان کا حصہ رکھا۔ بدر کے شرکاء

Marfat.com

میں ان کا نام آپؐ نے لکھوایا۔

جس دن آدمی فتح کی خوشخبری لے کر پہنچا اس دن لوگ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن کر کے واپس آ رہے تھے۔ باقی دو بیٹیوں کو بھی آپؐ نے خود اپنے ہاتھوں سے رخصت کیا۔ حضرت زینبؓ کی قبر میں آپؐ خود اترے ہیں۔ اور جب قبر میں اتر رہے تھے تو آپؐ بہت غمگین تھے لیکن جب باہر نکلے تو چہرہ کھلا ہوا تھا۔

تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ قبر میں اترتے وقت تو بڑے غمگین تھے لیکن نکلتے ہوئے بڑے خوش ہیں کیا وجہ ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا مجھے زینبؓ پہ عذابِ قبر کا خوف تھا۔ اللہ اکبر! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور شہید ہوئیں (زخم کی وجہ سے انتقال ہوا) پھر بھی آپ کو عذاب قبر کا ڈر تھا آپؐ نے فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی یا اللہ! میری بچی سے عذابِ قبر ہٹا دے! تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی اور ان پہ قبر کو ٹھنڈا کر دیا۔

خواتین حضرت فاطمہؓ کی بیٹیاں بن کر زندگی گزاریں

حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے وقت حضرت علیؓ کہیں باہر نکلے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی خادمہ سے فرمایا کہ میرے لئے پانی رکھو۔ خادمہ نے پانی رکھا اور پھر حضرت فاطمہؓ نے غسل فرمایا۔ پھر بیچ کمرے میں چارپائی رکھوالی اور اس پہ لیٹ گئیں اور فرمایا دیکھو! اب میں جا رہی ہوں۔ میرا غسل ہو گیا ہے لہٰذا مجھے کوئی غسل نہ دے۔ بس حضرت علیؓ کو بتا دینا کہ میں جا رہی ہو۔ اس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

تو ہم عورتوں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی بیٹیاں بن کے زندگی گزارو! مغرب کی بیٹی بن کر مری تو دنیا میں بھی بے قیمت اور آخرت میں بھی بے قیمت۔ فاطمہؓ کی بیٹیاں بن کے زندگی گزارو یہاں بھی کامیاب اور آگے بھی کامیاب۔

ہمیں آپ ﷺ کا پیغام پوری دنیا تک پہنچانا ہے

تبلیغ اس زندگی کو سیکھنے کی محنت ہے جس زندگی کو ہم بھلائے ہوئے ہیں۔ اس

Marfat.com

زندگی کو ہم نے طاق نسیاں میں پھینک دیا ہے اور کبھی بھول کے بھی پیچھے نہیں دیکھا کہ زندگی کے اطوار کیا ہیں؟......

معاشرت کیا ہے؟......

طریقے کیا ہیں؟......

ہم (تبلیغ والے) اس کو سیکھنے کی دعوت دیتے ہیں اور پوری دنیا کے انسانوں کو اس کو پہنچانا اور پھیلانا یہ اس امت کے ذمے ہے۔

یہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری امت ہے......

یہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دین ہے......

یہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری کتاب ہے......

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری شریعت ہے۔

آپؐ کے بعد نہ کوئی دین ہے، نہ کوئی شریعت ہے......

نہ کوئی نبی ہے، نہ کوئی رسول ہے......

نہ کوئی کتاب ہے......

قرآن آخری کتاب ہے......

اسلام آخری دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ تو آپؐ کا فرمان ہے ''میرا پیغام غائبین تک پہنچا دیا جائے'' یہ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے لگایا ہے۔

یا تو کوئی اور نبی آتا تو ہم گھروں میں بیٹھ گے اللہ اللہ کرتے۔ جب اللہ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور قیامت تک یہ اعلان کر دیا ہے کہ اب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی! لہٰذا میرا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا تمہارے ذمے ہے۔

حضور ﷺ کے پیارے طریقوں کو زندہ کیجئے

تبلیغ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کا نام ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں

Marfat.com

مکلّف کیا ہے کہ عورتیں عورتوں میں کام کریں اور مرد مردوں میں کام کریں۔

عورتیں مردوں سے بہت زیادہ ہیں یعنی چار گنا زیادہ تو ہر حال میں ہیں ورنہ یہ آیت زندہ نہ ہوسکتی مثنیٰ وثلٰث وربٰع تو دنیا میں ایک گنا مردوں میں کام کیا جائے اور چار گنا عورتوں میں کام کیا جائے کیونکہ گھر کی معاشرت تو عورت سے چلتی ہے اور بچوں کی تربیت عورت کے ذریعے ہوتی ہے۔ تربیت کا حکم بھی اللہ نے عورت کو دیا ہے۔ گھر میں بیٹھنے کا حکم دیا ہے لیکن گھر میں بٹھا کر فارغ نہیں چھوڑ دیا بلکہ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت پر ڈالی ہے۔

اے مولا! کریم! جنہوں نے اس کی خدمت کی ہے انہیں پورا پورا اجر وثواب عطا فرما، اس کے بھائیوں نے جو اس کی تیمارداری کی ہے اس کی بہتر جزا ان کو عطا فرما۔ ان کے بوڑھے باپ ہیں، یا اللہ ان کے جگر کا ٹکڑا لے لیا، یا اللہ وہ تیری تقدیر پر راضی ہیں، ان کے منہ سے بھی ہم نے کوئی گلہ نہیں سنا، ہم نے کوئی شکایت نہیں سنی، یا اللہ وہ آنسو بہاتے ہیں تیرے شکر گزار تھے۔

اے مولا تو اس شکر پر، اس صبر پر جو تو جنت کے فیصلے فرماتا ہے وہ تو ان کو عطا فرما۔ یا اللہ! اس کی جوان بیوی وہ بھی تیرے حکم پر راضی ہے، تیری تقدیر پر راضی ہے۔ یا اللہ اس کو سب سے بڑا صدمہ آیا۔ یا اللہ! اس کا گھر خالی ہوگیا۔ اس کی چھت ٹوٹ گئی۔ لیکن اے مولا! تیری چھت تو باقی ہے۔

یا اللہ! تیرا سہارا تو باقی ہے۔ یا اللہ تو تو کبھی بھی غافل نہیں ہوتا۔ میرے مولا! یا اللہ تو اس کا بھی ساتھی بن جا، وکیل وکفیل بن جا۔ یا اللہ! ان کے بھائیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، بھائی ہونے کا حق ادا کیا، یا اللہ انہوں نے بہت خدمت کی، تیمارداری کی تو انہیں اس کی بہتر جزا عطا فرما۔

اے مولائے کریم جتنے ہمارے مسلمان دنیا سے اٹھ گئے تو سب کو معاف کر دے۔ جنہیں جنہیں عذاب ہو رہا ہے ان کی قبروں کو ٹھنڈا کر دے۔ ہم لائن میں لگے ہوئے ہیں میرے مولا ہمیں اس کی تیاری کی توفیق عطا فرما ﴿آمین﴾۔

Marfat.com

اتباع کے لیے محبت لازم ہے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اپنی زندگی بنالیں۔ان کی ادائیں پسند کرو۔

میرے بھائیو! محبت کرنی ہے تو اللہ کے رسول ﷺ سے کرو یا اللہ سے کرو یا اس کے رسول ﷺ سے کرو۔محبت اتباع سے پیدا ہوتی ہے۔جس کی محبت ہوتی ہے جس کی عظمت ہوتی ہے آدمی اسی کے سانچے میں ڈھلتا چلا جاتا ہے۔چھوٹے چھوٹے بچے صبح ٹائیان لگا کے سکول جا رہے ہے۔مرگئی اُمت۔جو اپنے معصوم بچوں کو صلیب پہنا کے سکولوں میں بھیج رہے ہے۔تو اتنے سے پیالے میں ڈوب کے مرجائیں کہ جنہوں نے بچپن سے حضور ﷺ کے طریقے کی عظمتیں اولاد کے دلوں سے نکال دیں۔یہ اولاد کل ان ماں باپ کے گریبان میں ہاتھ ڈالے گی کہ اے اللہ! انہوں نے ہمیں تجھ سے دور کر دیا۔

محبتِ رسول ﷺ ایمان کے لیے شرط ہے

محبت اطاعت سے پیدا ہوتی ہے اور اللہ کا مطالبہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ......

تم ایمان والے نہیں ہو جب تک اپنی ہر خواہش کو میرے طریقے کے تابع نہ کردو۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ والناس اجمعین.

تم ایمان والے نہیں ہو جب تک کہ تم میری محبت کی اولاد پر' اپنی ذات پر' ماں باپ پر ہر چیز پر جب تک غالب نہ کردو۔تم میری نظر میں ایماندار نہیں ہو۔یہ مطلب نہیں کہ کافر ہوگئے۔یہ مطلب ہے کہ وہ ایمان نہیں جو اللہ اور اس کا رسول ﷺ دیکھنا چاہتا ہے۔

Marfat.com

دنیا کی نہیں آخرت کی فکر کرو

تو بھائیو!

اس سارے معاشرے کو یہ سمجھانی ہے' کیا کریں؟ کتنا بڑا طوفان چلا آرہا ہے۔ یہ آٹے' دال کی مہنگائی کو رو رہے ہیں اور وہ جو قبر کی بھوک چلی آرہی ہے۔ یہ یہاں کپڑوں کو رو رہے ہیں اور وہاں جو عورتوں کو ننگا کر کے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اور سر کے بالوں سے پکڑ کے فرشتے گھسیٹ کے لے جا رہے ہوں گے۔ اس پکڑ کو کوئی نہیں روتا۔ اس غم کو کوئی غم نہیں بناتا۔ دکھ تو وہ ہے جو آکے جائے نہیں۔ دنیا کا کیا دُکھ ہے، رات تو کٹ ہی جاتی ہے، چاہے روتے کٹے چاہے ہنستے کٹے، چاہے سوتے کٹے، کبھی رات بھی نکی۔ اس کا کام تو ڈھلنا ہے۔ دن کا کام بھی چلنا ہے۔ غم اوقات کے ساتھ ڈھل جاتے ہیں۔ چلے جاتے ہیں۔ جب وقت تھم جائے گا اور لیل ونہار کی گردش رک جائے گی اور اوقات کی گھڑیاں مر جائیں گی اور غم آیا تو سدا رہے گا اور راحت آ گئی تو سدا رہے گی، عزت ملی تو زوال نہ آئے گا، ذلت کی پستیوں میں گرا تو کبھی کوئی نکال نہ سکے گا، اس کو کون غم بنائے، تو ساری سوئی ہوئی انسانیت کو جگانے کا کام ہے، تبلیغ۔

محسن اعظم ﷺ

دنیا کا محسن اعظم ہوتا ہے نبی۔ نبی سے بڑا کوئی محسن نہیں ہوتا کہ اپنا سب کچھ تج کر کے۔ ان کو جہنم کے عذاب سے بچا کر' اللہ کی پکڑ سے بچا کر جنت کے سیدھے راستے پر لگاتا ہے۔ ساری دنیا پر احسان عظیم ہے کہ اس وقت ان کو اللہ کی طرف پھیر دیا جائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مردوں میں' عورتوں میں نظر آئے۔

پردے کا حکم اور صحابیاتؓ کی اطاعت

رات آیت آئی تھی پردے کی' پردے کی:

قل لّازواجك وبناتك ونساء المومنين يُدنين عليهن من

Marfat.com

جلابیبھن......

اے میرے حبیب! بتادو اپنی بیٹیوں کو' اپنی بیویوں کو' ساری مسلمان عورتوں کو کہ اب پردے کا حکم آ گیا ہے۔ ساری رات بیٹھ کر عورتوں نے اپنے لیے پردے کی چادریں تیار کیں، فجر کی نماز میں جب آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کانھن غراب: یوں لگا جیسے کوے مسجد میں آ گئے۔ کالی چادروں میں ڈھکی ہوئی، چھپی ہوئی ادھر حکم آیا ادھر اطاعت آئی......ادھر حکم آیا ادھر اطاعت آئی کہ اپنی من چاہی کو اللہ پہ قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اپنی چاہتیں اللہ پہ قربان کرنے کے جذبے آ گئے۔ بس وہ کریں گے جو اللہ کہے گا۔

اطاعت خاوند پر جنت کا ربانی فیصلہ

ایک عورت کے خاوند اللہ کے راستے میں گئے۔ بیوی سے کہہ گئے گھر میں ہی رہنا' گھر میں رہنا۔ وہ چلے گئے۔ پیچھے باپ بیمار ہو گیا۔ کہا: یارسول اللہ! میرے خاوند کہہ گئے تھے کہ گھر میں رہنا۔ باپ بیمار ہے۔ پوچھنے چلی جاؤں؟ اور اللہ کے رسول ﷺ نے امتحان ڈال دیا۔ حالانکہ کبھی بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ صحابیؓ کہہ گیا ہو کہ تو باپ کو بھی پوچھنے نہ جانا۔ جملہ دیکھو، جملے کا بھی پاس رکھا۔ آپ ﷺ نے کہا: اصبری بیٹھی رہ۔ پھر وہ سکرات پہ آ گئے۔ کہا: یارسول اللہ! منہ دیکھنے چلی جاؤں؟ کہا: بیٹھی رہ۔ اس حکم کو کڑوا گھونٹ نہ سمجھا۔ شہد کا گھونٹ سمجھ کے پی گئیں۔ باپ کے جنازے میں' شکل میں' بیماری میں نہیں گئیں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مانا اور جب دفن کر کے واپس آئے تو آپ نے کہا: جاؤ! خوشخبری سناؤ کہ تیرے صبر پر تیرے باپ کو اللہ نے جنت دے دی۔

وہ تو خود صحابیؓ ہیں' وہ تو خود صحابیؓ ہیں۔ صحابی تو سب جنتی ہیں لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: تیرے صبر پر اللہ نے تیرے باپ کو جنت دی ہے۔ اس طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے جذبات قربان کر دیئے۔ ہمارا مزاج بدلا ہوا ہے۔ ہم مسلمان بھی رہنا چاہتے ہیں اور اپنی خواہشات کو بھی پورا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم

Marfat.com

چاہتے ہیں ہماری من چاہی بھی نہ ٹوٹے اور مسلمان بھی رہ جائیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اپنی چاہتوں کو میری چاہتوں پر قربان کر اگر میرا قرب لینا چاہتا ہے۔

ساری کائنات کی آپ ﷺ سے محبت

تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی۔ سب سے محبوب، عظیم برتر۔ ساری کائنات کے افضل ترین۔ وہ عورتوں کو بھی طریقہ بتانے آئے۔ مردوں کو بھی طریقہ بتانے کے لیے آئے۔

یا ابا سفیان جنتکم بکرامة الدنیا و الاخرة......

ابوسفیان میری مانو۔ دنیا اور آخرت کی عزتیں تمہارے مقدر کر دی جائیں گی۔

ساری کائنات کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈالی گئی۔ دیکھو ناں! انسان ایک جذباتی مخلوق ہے، کوئی منظر دیکھتا ہے، محبت کرتا ہے، کوئی منظر دیکھتا ہے، نفرت کرتا ہے، کوئی شکل دیکھتا ہے، قریب ہوتا ہے، کوئی شکل دیکھتا ہے، دور ہوتا ہے۔ اس کو نظارے، اس کو شکلیں، اس کو آوازیں کھینچتی ہیں۔ انسان کسی درجے میں جانور، لیکن بے جان، جامد چیزوں میں کوئی شعور نہیں۔

بے جان، جامد، غیر متحرک چیزوں میں کوئی شعور نہیں اور پھر پہاڑ کالے، سحور سماح: سماح: عربی زبان بھی بڑی خوبصورت ہے۔ سماح: کیا کہا: گونگے پہاڑ۔ لیکن سماح: جو معنی ادا کر رہا ہے وہ یہ ترجمہ اس کا معنی ادا نہیں کر رہا۔ تو وہ بے جان، غیر متحرک مخلوق، پہاڑ اس کے بارے میں آپ ﷺ فرما رہے ہیں:

ھذا جبل یحبنا و نحبہٗ......

یہ جبل احد مجھ سے محبت کرتا ہے۔ یہ بے جان، بے حس، غیر متحرک محبت کرتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہ پڑھے۔ ابوبکر، عمر، طلحہ، زبیر، عثمان (رضی اللہ عنہم) تو جبل احد۔ احد کا پہاڑ خوشی سے جھومنے لگا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مجھ پہ پڑ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اسکن...... ٹھہر جا! کیوں حرکت کرتا ہے؟

Marfat.com

کامیابی کا ایک ہی راستہ

جس کے لمس سے بے جان چیزیں بھی وجد میں آجائیں' اس کی زندگی کو اٹھا کر ہم نے کتابوں میں رکھ دیا۔ گھر خالی ہو گئے۔ عورتوں سے نکل گئی۔ مردوں سے نکل گئی۔ بچوں سے نکل گئی، بازاروں سے نکل گئی، مسجدوں سے نکل گئی۔

میرے بھائیو!

اب اس پہ کون روئے؟ گھر کی میت پہ گھر والے نہ روئیں تو پھر اور کون روئے گا۔ آج دین پہ مسلمان نہ روئے تو آ کے یہودی روئے گا۔ وہ تو پہلے ہی مٹانے پہ لگا ہوا ہے۔

تو یہ ایک محنت ہو رہی ہے تبلیغ کہ اللہ کے ہر ہر حکم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر لے کے چلنا' ہر مرد عورت کے اندر اتر جائے۔ یہی ایک کامیابی کا راستہ ہے۔ اسی سے منزل تک پہنچیں گے۔ کسی کے پیچھے چلنے سے منزل نہ ملے گی۔ منزل صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل کے ملے گی۔ باقی سب راستے ہلاکتوں کی طرف ہیں۔ ناکامیوں کی طرف ہیں، تباہیوں کی طرف ہیں۔ ایک راستہ ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جس کے پیچھے چل کے کامیاب ہوں گے۔

ہاں! دنیا کی کتاب پڑھنے سے کچھ بھی نہیں ملتا۔ اس کے فن کی انتہاء تک پہنچے پھر بھی آج کل کچھ نہیں ملتا۔ جوتیاں چٹخاتے پھرتے۔

میں رائیونڈ پڑھتا تھا تو میرا چھوٹا بھائی میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا۔ جب کبھی گھر میں آتا تو کہتے: مجھے تیرے مستقبل کا بڑا فکر ہے۔ میں نے کہا: تو اپنا فکر کر ہم تو بابا مسجد میں دال' روٹی پر بھی گزارہ کرلیں گے۔ تو اپنا فکر کر۔ کہا: مجھے تیرے مستقبل کا بڑا فکر ہے۔ جب وہ فارغ ہوا اور ڈاکٹر جوتیاں چٹخانے لگے' نوکری ہی نہ ملے تو اب کہنے لگا: مجھے اپنے مستقبل کا فکر ہے۔

یہاں تو ڈگریاں لے کے بھی کچھ نہیں حاصل ہوتا اور ادھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پڑھنے گھر سے نکلا اور جا کے پڑھا الف۔ اسی پہ ماں باپ کے پچھلے گناہ

Marfat.com

معاف ہو گئے۔ الف...... یہ کہنے سے کچھ ہوتا ہے' ہائے' ہائے!

علیؓ وفاطمہؓ کے گھر کو دیکھو

آج کے لوگ کماتے کماتے جب بال سفید ہو جاتے ہیں تو وہ اونچے اونچے بنگلے کھڑے کر کے اپنی ساری دولت کو برباد کر کے دکھاتے ہیں کہ ہم بڑے بن گئے۔ اللہ تعالیٰ جس کے مال کو برباد کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے مال کو مردود کرنے کا ارادہ کرتا ہے، اس کے مال سے بنگلے بنواتا ہے اور اس کے مال سے بڑے بڑے محل بنواتا ہے اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ جس کے مال کو ٹھکراتا ہے۔ اسے گارے مٹی میں لگا کر محلات بنواتا ہے۔ صحابہؓ نے محلات نہیں بنائے۔ حضرت فاطمہؓ کا گھر کوئی نہیں تھا، حضرت علیؓ کا گھر کوئی نہیں تھا۔ حضرت عائشہؓ کا گھر کوئی نہیں تھا۔

لیکن ان کی محنت سے سارے عالم میں ایمان پھیل رہا تھا اور سارے عالم میں دین پھیل رہا تھا اور سارے عالم میں دین وجود میں آ رہا تھا اور ان کا یہ جذبہ بن گیا تھا کہ ہمیں تو بس اللہ کے مام پر مرنا ہے اور اللہ کے دین کو دنیا میں زندہ کرنا ہے۔ ہمارا کوئی کام نہیں ہے۔ بیٹوں کو کہتے تھے جاؤ بیٹا! اللہ کے نام پر مرو ہم بھی تمہارے ساتھ جنت میں جائیں گے۔ مائیں کہتی تھیں جا بیٹا قربان ہو جا آج کسی ماں کا یہ جذبہ ہے کہ اس کا بیٹا اسے کے سامنے مرے؟ ہر ماں خواہ کتنی ہی گئی گزری کیوں نہ ہو وہ یہ کہتی ہے کہ میرا جنازہ میرا بیٹا اٹھائے۔ میرے سامنے میرا بیٹا نہ مرے لیکن صحابہ کی عورتیں وہ مائیں تھیں جن کا جذبہ تھا کہ ہمارے بیٹے قربان ہو جائیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے باپ اور عائشہؓ تیری ماں ہے

بخاری میں ہے صحابی بشیرؓ فرماتے ہیں میں اپنی ماں کے ساتھ ہجرت کر کے آیا والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اکیلا معصوم بچہ باپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں چلے گئے۔ وہ وہاں شہید ہو گئے جب لشکر واپس آیا تو فرماتے ہیں میں اپنے باپ کے

Marfat.com

استقبال کے لئے مدینہ سے باہر ایک چٹان پر بیٹھ گیا کہ یہاں سے لشکر گزرے گا تو باہر نکل کر اپنے باپ کا استقبال کروں گا تو اسے کیا خبر کہ باپ کے ساتھ کیا ہو چکا؟ جب سارا لشکر گزر گیا اور باپ کو نہیں دیکھا (وہ شہید ہو گئے تھے)

تو چٹان سے اترے اور دوڑتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ بھی کھڑے ہو گئے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ نے کیا کیا تو حضرت بشیرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری طرف منہ پھیر لیا میں رویا اور سامنے آیا تو میں نے پھر کہا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ کا کیا بنا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں پانی بھر آیا اور آپؐ رونے لگے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹانگوں سے لپٹا اور رویا اور میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں رہی اور نہ باپ رہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بشیرؓ کو اٹھالیا اور سینے سے لگالیا اور ارشاد فرمایا:

یا بشیر اما ترضی ان تکون عائشه امك ونا ابوك (او کماقال)

بشیر کیا تو اس پر راضی ہے کہ اللہ کا رسول تیرا باپ بن جائے اور حضرت عائشہؓ تیری ماں بن جائے۔

تو حضرت بشیر فرمانے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں راضی ہوں میری مراد پوری ہو گئی۔

صدیاں گزر گئیں کہ ہم نے ختم نبوت کا کام چھوڑ دیا۔ بھول گئے اور پھر یہ بھی بھول گئے آج اس امت کا آدمی بوڑھا ہو جائے اللہ کو اس کی ادا پسند، اس امت کا آدمی جوان ہو اطاعت میں ہو اللہ کو ادا پسند، وہ جوان جو اپنی جوانی کو پاک دامنی سے گزارے، عبادت میں گزار دے۔ تو عرش کے سائے تلے جائے اور بوڑھا ہو جائے، داڑھی سفید ہو جائے تو اللہ اس کو عذاب دیتے شرماتے ہیں کیسے اس امت کے اللہ نے لاڈ برداشت کیے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی روشن شاہراہ

میرے بھائیو! میری بہنو! سب نے مرجانا ہے کوئی نہیں بچے گا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی پاک زندگی ہے روشن زندگی ہے، جن کے سائے تلے چلو گے تو منزل ملے گی۔ بادشاہ ہو...... فقیر ہو، مرد ہو...... عورت ہو، سالار ہو...... سیاست دان ہو، تاجر ہو...... زمیندار ہو، ریڑھی والا ہو...... مزدور ہو، محمود غزنوی جیسا بادشاہ ہو، ابوذر رضی اللہ عنہ جیسا فقیر ہو، زاہد، بلال رضی اللہ عنہ جیسا حبشی غلام ہو۔

غلامی رسول کے سوا چارہ نہیں ہے۔ اپنی زندگیوں کو واپس لاؤ، نجات دہندہ صرف ایک آیا ہے، حضرت محمد ﷺ جن کو کلمے کے ساتھ لازمی جزو بنادیا گیا ہے۔ اب ہر مرد وعورت کو منزل ملے گی تو آپ کے پیچھے چل کر ملے گی، لوگوں کی نہ سنو، دنیا دیوانی ہو چکی ہے، پیسے کی چھن چھن، پیسے کی گنگ کے سوا کچھ نہیں سنائی دے رہا، مال اور اقتدار کی چمک کے سوا کچھ نہیں دکھائی دے رہا۔

میرے بھائیو! پیچھے لوٹو حضرت محمد ﷺ کی پاک زندگی کی طرف لوٹو، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور بندوں کے درمیان واسطہ بنایا ہے۔

حضور ﷺ کی شان

آپ ﷺ نے معراج میں اللہ تعالیٰ سے پوچھا یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپ نے خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ نے کلیم بنایا، حضرت داؤدؑ کو آپ نے لوہا نرم کر کے دیا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہوا تابع کر کے دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کر کے دیئے...... یا اللہ میرے لئے کیا ہے؟...... تو میرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہیں سب سے اعلیٰ چیز دی ہے...... قیامت تک تیرا میرا نام اکٹھا رہے گا جدا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ ملے گا تو کام بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ملے گا غلامی رسول سے، سنو جنت کا ویزہ ملنے والا ہے، ہر انسان کو ویزہ ملے گا جنت کا، یہ ویزہ محمدی پاسپورٹ پر اسٹمپ کیا جائے گا۔ یہ پاکستانی پاسپورٹ پر مہر نہیں لگے گی۔ پنجابی، سندھی، بلوچی، ہندی، ایرانی، تورانی، سارے پاسپورٹ مٹ جائیں گے، مرد عورت سے صرف یہی ہی مطالبہ ہو گا محمدی پاسپورٹ دکھاؤ، حاضر کر دیا تو ویزہ لگ جائے گا چلے جاؤ، استقبال ہو گا، اگر محمدی ﷺ

Marfat.com

پاسپورٹ نہیں ہے تو سید قریشی ہونا کام نہ آئے گا۔

ابولہب کو کام آیا سید ہونا؟ قریشی ہونا، سردار ہونا اور بلال کی غلامی نے کوئی اس کو داغدار کیا؟...... رنگ کا کالا، مجھے آج تک اس کے دادے کا نام کسی کتاب میں نہیں ملا، باپ کا نام موجود ہے دادے کا نام ہی موجود نہیں ہے۔

اور میرے نبی کا ارشاد ہے کہ جب جنت میں داخلہ ہوگا تو دروازہ بند ہوگا۔ سارے لوگ آئیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس، اباجی دروازہ کھلواؤ، کہیں گے بیٹا میں نے نکلوایا، میں نہیں کھلوا سکتا...... حضرت ابراہیمؑ نہیں...... حضرت نوحؑ نہیں...... حضرت داؤدؑ نہیں...... سارے نبی کہیں گے ہم نہیں کھلوا سکتے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ یہ دروازہ کھلوا سکتے ہیں۔

آپ اللہ تعالیٰ کے در پر جھکیں گے، سجدہ کریں گے، تعریف کریں گے، میرا اللہ تعالیٰ کہے گا...... ارفع رأسك سَل تعط اشفع تشفع......

اٹھ سر اٹھا سوال کر پورا ہوگا، مانگ ملے گا، تو کہیں گے یا اللہ دروازہ کھول، دروازہ کھلے گا اور فرمایا جائے گا کہ تو افتتاح کر، اب اس کا فیتا کاٹنے کیلئے سواری آئے گی۔ وہ سواری آپ کے سامنے لینڈ کرے گی، آپ اس پر سوار ہوں گے اس کی رسی ایسے زمین پر گرے گی ہر نظر یوں اٹھے گی کہ یہ رسی کون پکڑے گا تو اعلان ہوگا کہ بلال حبشیؓ کو بلایا جائے، تو اب یہ رسی بلال پکڑے گا اور آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ ساتھ جنت میں جائے گا۔

تبلیغ کا راستہ

تو میرے بھائیو! حضرت محمد ﷺ مردوں عورتوں کے لئے پاک زندگی لیکر آئے ہیں، وہ سیکھو یہ تبلیغ میں نکلنا یہ اس زندگی کو سیکھنے کی محنت ہے، تبلیغ کوئی جماعت نہیں، کوئی فرقہ واریت نہیں ہے، بڑی مدتوں کے بعد بڑا خوبصورت کام امت کو ملا ہے حضرت محمد ﷺ کی پاک زندگی کو لیکر دنیا میں پھرنا اور اس پیغام کو لیکر عام کرنا۔

Marfat.com

اسلام کا بڑھاپا لے کر آیا ہوں

یحییٰ بن اکثمؒ کا انتقال ہوا۔ محدث ہیں خواب میں ملے۔ پوچھا کیا ہوا؟ کہا اللہ نے پوچھا او بدکار بوڑھے! تو نے یہ کیا، تو نے یہ کیا، آگے میں نے کہا: اے اللہ! میں نے تیرے بارے میں یہ حدیث نہیں سنی۔ علم کی شان دیکھو، اللہ کے سامنے بھی حدیث بیان ہو رہی ہے۔

حضرت عائشہؓ نے بتایا، انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا، انہیں جبرائیل علیہ السلام نے بتایا، جبرائیل علیہ السلام کو اللہ پاک نے بتایا کہ جب کوئی مسلمان بوڑھا ہو جاتا ہے تو عذاب دیتے شرماتا ہوں اور میں اسلام میں بوڑھا ہوا ہوں تو اللہ نے مجھے اس پر معاف کر دیا۔ اس امت کو عزت بخشی کیونکہ یہ گھروں کو چھوڑ کر نکلتے ہیں۔

ایک صحابیؓ کی قبر پر ہماری جماعت گئی تو ان کی قبر کے اوپر ایک حدیث لکھی ہوئی تھی کہ جب ان کی شہادت کی خبر مدینہ منورہ میں پہنچی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو ان کی چھوٹی بچی آپؐ سے لپٹ کر رونے لگی، تو آپؐ بھی رونے لگے۔ سعد ابن عبادہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسا رونا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رونا ایک حبیب کا حبیب کے لئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا ہوا تھا۔ فرمایا: اللہ کے راستے میں نکلتے ہوئے وہ چھوٹا بچہ چھوڑ کر گئے تھے۔ آج توبہ کر کے اٹھو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو سینے سے لگا کے اٹھو۔ اس کو سیکھنے کے لئے وقت دو، اس کو سیکھنے کے لئے پھرو۔

اور ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کے انسانوں تک پہنچانا ہم پر فرض ہے۔ جب فرائض مٹ جائیں تو تبلیغ فرض ہو جاتی ہے۔

ارے! میں تمہیں کیا بتاؤں کسی گاؤں کا قصہ نہیں سنا رہا۔ ملتان اپنے ضلع کا قصہ سنا رہا ہوں۔ نویں شہر کی بھرپور آبادی میں فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر ہمارے ایک ساتھی نے

Marfat.com

اکیس آدمیوں سے پوچھا بھائی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا ہے؟ انیس نے کہا:

سائیں میں کوں پتہ کائیں نیں (مجھے پتہ نہیں) صرف دو آدمیوں نے بتایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو جانتے ہیں ان کا گھر میں بیٹھنا آج جرم عظیم ہے۔ اس کی معافی نہیں ہے۔ میں نے خود ایک گاؤں میں بیس لڑکوں سے پوچھا ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام کیا ہے؟ کہا جی پتہ نہیں۔ پتہ کوئی نہیں۔ میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اس پیغام کو لے کر پھرو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطاء فرمائے۔

......☆......

Marfat.com

سنتِ نبوی ﷺ کی اہمیت

سنت نبوی اپناؤ

میرے بھائیو! زندگی کے ہر روپ میں عہد و پیمان میں...... جنگ میں صلح میں......امن میں......لڑائی میں......اقدام میں......اقبال میں......آگے بڑھنے میں...... پیچھے ہٹنے میں......عبادات کی شکل میں...... حج کی شکل میں......طواف کی شکل میں...... عمرے کی شکل میں......قربانی کی شکل میں......خرچ کی شکل میں بچوں کی پرورش کی شکل میں...... رات کی بندگی...... دن کے کام کاج...... بازار کی تجارت...... زمین کی زراعت......تخت کی شاہی......قضا میں عدل کا ترازو......بازار میں دکان دار کا ترازو...... عورت کا حیاء پاکدامنی......تقدس نوجوان کی بے داغ جوانی......زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے......جس میں اللہ کے نبی نے طریقہ نہ بتایا ہو سلیقہ نہ بتایا ہو...... پیشاب کرنے تک کا تو طریقہ بتایا گیا ہے......۔

حیوانات کے نبی

بحر و بر پر نبوت کی چھاپ لگ گئی۔ ایک بدو ایک گوہ کو شکار کر کے لے جا رہا تھا عرب اسے کھایا کرتے تھے۔ چھپکلی کی طرح کا ایک جانور ہوتا ہے۔ آپ کی محفل لگی ہوئی تھی اس نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ وہی ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔ آپ سے کہنے لگا کیا تو ہی وہ ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے؟

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا: ہاں

کہنے لگا اگر تیرا اور میری قوم کا عہد و پیمان نہ ہوتا تو میں ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔

حضرت عمرؓ کی آنکھیں گھوم گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اجازت ہو تو اس بدو کی گردن اڑا دوں۔

آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اچھے اخلاق والا نبوت کے قریب ہوتا ہے۔ اچھے اخلاق آدمی کو نبوت کے قریب کر دیتے ہیں۔ نبوت کے بعد اور ایمان کے بعد سب سے اعلیٰ وصف اچھے اخلاق ہیں۔ جو اچھے اخلاق درگزر کرنے اور معاف کرنے کو اپناتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قیامت کے دن نبیوں کے قریب جگہ عطا فرمائے گا۔

آپ نے فرمایا بھئی! تو اتنے غصے میں کیوں ہے؟

اس نے اپنی مردہ گوہ کو اتارا اور اس کی دم سے پکڑ کر اسے آپ کے سامنے پھینکا اور کہنے لگا اگر یہ گوہ کہہ دے تو نبی ہے تو تجھے نبی مان لوں گا نہیں تو بالکل نہیں مانوں گا اور مسکرانے لگا اس خیال سے کہ مرا ہوا تو انسان نہیں بولتا جانور کیسے بولے گا؟

آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ ٹھیک ہے۔

آپ نے فرمایا ضب، یاضب۔ اے گوہ تو ہے اس نے پہلے آنکھیں کھولیں، پھر سر اٹھایا اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی۔

لبيك وسعديك يا زين من وافى يوم القيمة.

میں حاضر۔ میں حاضر۔ اے وہ ذات اے وہ ہستی جس کی آمد سے قیامت کا دن خوبصورت ہو جائے گا۔

آپ نے فرمایا من تعبد تیرا رب کون ہے؟

کہا من فى السمآء عرشه وفى الارض سلطانه وفى البحر سبيله وفى الجنة رحمة وفى النار عقابه.

میرا رب وہ ہے جس کا عرش آسمانوں پر، سلطنت زمینوں پر راستے سمندروں میں رحمت جنت میں اور عذاب جہنم میں

Marfat.com

آپ نے فرمایا من انا میں کون ہوں

اس نے کہا رسول رب العالمین. وخاتم النبیین. قد افلح من صدقك وقد خاب من كذبك. آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔ جو آپ کو مانے گا وہ کامیاب اور جو نہیں مانے گا ہلاک و برباد ہوگا۔

آپ نے فرمایا اب بول!

کہنے لگا اب تو مانتا ہوں کہ واقعی آپ سچے رسول ہیں اور ساتھ ہی کلمہ پڑھ لیا۔

جمادات کے نبی

ایسی عالمی نبوت کہ آپ نے بدو سے کہا ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔

آپ نے فرمایا یہ کھجور جو تم دیکھ رہے ہو اس کی وہ ٹہنی اگر اتر کر کہے کہ میں رسول ہوں تو مان لو گے؟

اس نے کہا مان لوں گا۔

آپؐ نے کھجور کی اس ٹہنی کو اشارہ کیا اور وہ کٹی اور گری نہیں بلکہ کھجور کے تنے کے ساتھ لگتی لگتی نیچے آئی اور سیدھی کھڑی ہوگئی اور آپ کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔

آپؐ نے فرمایا من انا؟

اس نے کہا انت رسول الله

پھر آپ نے فرمایا من انا؟ اس نے کہا انت رسول الله.

پھر آپؐ نے فرمایا من انا؟ اس نے کہا انت رسول الله. پھر آپ نے فرمایا واپس چلی جا۔ کیونکہ مالک کی اجازت کے بغیر ٹہنی کا توڑنا تو درست نہیں ہے۔ تو وہ اسی طرح واپس ہوئی کھجور پر چڑھی اور پانی جگہ جا کر Fit ہوگئی اور ہری بھری ہوگئی۔

حیوانات، جمادات، نباتات، پتھر کے پاس سے گزرتے تو پتھر پکار اٹھتے السلام علیك یارسول الله.

آسمانوں کے نبی

اتنی عالمی نبوت کہ آسمان پر اثر ہو رہا ہے اور انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے

Marfat.com

ہو رہا ہے۔ یہ تو دور نبوت میں ہوا بلکہ حضرت عباسؓ نے کہا مجھے تو بچپن میں ہی پتہ چل گیا تھا کہ آپ بڑی شان والے ہیں۔

آپ نے فرمایا کیسے؟

تو کہا۔ جب آپ بچے تھے میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپؐ لیٹے ہوئے تھے اور بچہ جب جاگ رہا ہوتا ہے تو حرکت کرتا ہے کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے اور کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے۔ تو آپؐ اپنے ہاتھوں کو ہلا رہے تھے۔ میں نے ایک دم جو اوپر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ چاند آپؐ کے ہاتھ کے ساتھ ساتھ حرکت کر رہا تھا۔ جدھر جدھر آپ کے ہاتھ گردش کرتے ادھر ادھر چاند گردش کرتا تھا۔

آپ نے فرمایا کان القمرینا زینی ویحاکینی ویمنع من البکآء

چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ مجھے لوریاں سناتا تھا۔ مجھے کھلاتا رہتا تھا تاکہ میں روؤں نہیں۔

جس کو بچپن میں چاند کھلائے وہ کتنی شان والا ہے۔ اس کی زندگی ہم چھوڑ دیں تو پھر ہمیں نجات کہاں سے ملے گی۔ کس طرح کوئی نجات پا سکتا ہے آپ کی پاکیزہ زندگی کو چھوڑ کر کوئی کیسے دنیا اور آخرت کی عزتیں پا سکتا ہے۔

بھائیو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اپناؤ جس کی زندگی کی ہر چیز محفوظ ہے۔ صرف نماز ہی نہیں وہ تو دو گھنٹے کا کام ہے۔ تجارت وزراعت، معاشرت، معیشت وغیرہ ہر چیز میں اس کی سیرت کو اپناؤ۔ اس نے فرمایا:

سچا تاجر نبیوں کے ساتھ ہوگا۔

والدین کی خدمت کا صلہ

ماں باپ کی خدمت کرنے والا اعلیٰ درجے پر ہوگا۔

آپؐ نے فرمایا آج میں نے جنت میں نعمان بن حارثہ کی تلاوت کی آواز سنی۔ نعمان بن حارثہ مدینے میں اور آواز جنت میں۔ آپؐ نے پوچھا یہ کون قرآن پڑھ رہا ہے تو

Marfat.com

فرشتوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمان بن حارثہؓ۔

آپؐ نے کہا اس کی آواز یہاں کیسے پہنچ گئی۔

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کے بڑے خدمت گزار ہیں۔ اس کی برکت سے ان کی آواز یہاں جنت میں آرہی ہے۔ ماں کی خدمت نے یہاں پہنچایا۔

آپؐ نے فرمایا جو صبح صبح ماں باپ کی زیارت کرلے صرف زیارت نہ چائے، نہ پانی، نہ روٹی اور نہ ناشتہ پوچھے بلکہ صرف دیکھ لینے پر صبح سے شام تک اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

ماں کا حق ادا نہیں ہوسکتا

ایک بدو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے اپنی ماں کو کندھے پر بٹھا کر طواف کروایا ہے کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا تیری ماں نے تجھے پالتے ہوئے تھک تھک جو کروڑوں سانس لیے تھے ابھی ان میں ایک سانس کا حق بھی ادا نہیں ہوا۔

ہماری تہذیب

یہ معاشرت تو ہمیں اللہ کے رسول نے بتائی ہے۔ کس مغرب کی تہذیب کے پیچھے چلتے ہو، بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو پتہ نہیں میرا باپ کون ہے؟

بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو پتہ نہیں میری ماں میرے ساتھ کب آکر بیٹھے گی۔ بچہ بڑھتے بڑھتے جوان ہوتا ہے تو اس کو بیوی نہیں ملتی۔ عورت کو خاوند نہیں ملتا۔ مرد کو بیو نہیں ملتی۔ یہی جب بڑے ہوکر بوڑھے ہوتے ہیں تو انہیں اولاد نہیں ملتی۔ جوان کا سہارا بنے اور ان کی بات سنے یا ان کا حال پوچھے۔ یہ کون سی تہذیب ہے۔ یہ کون سی معاشرت ہے۔ یہ کون سی روشنیاں ہیں۔ ان روشنیوں سے ہمیں اندھیرا بھلا۔ ان قمقموں سے ہمیں مٹی کے چراغ بھلے۔ ان کھوکھلے مصنوعی پن سے ہمیں مٹی کا سہارا بھلا۔ ہم اس تہذیب کے پجاری نہیں ہیں بلکہ ہماری تہذیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب ہے۔ جہاں بیٹی کا

Marfat.com

مقام ہے۔

حضرت خالد کا قیصر کی بیٹی کے ساتھ سلوک

جب دمشق فتح ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فاتح تھے۔ روم کے بادشاہ کی بیٹی قید میں آ گئی۔ قیصر کی بیٹی جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ روم کے بادشاہ کی بیٹی ہے۔ تو انہوں نے فوراً اسے شاہی اعزاز دیا اس کی باندیاں اور سب کچھ واپس کیا۔ چار سو سپاہیوں کے اپنے ذاتی دستے کے ساتھ اسے روانہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ اسے اس کے باپ تک چھوڑ کر آؤ۔

جب وہ بیٹی اس عزت کے ساتھ اپنے باپ سے ملی تو قیصر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا۔ جس قوم کے یہ اخلاق ہوں اسے دنیا کا فاتح ہونے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

ترقی یا تنزلی

ہمارے اپنے ہماری بیٹیوں کو اٹھا کر لے جائیں۔ یہ کہاں کا کلمہ پڑھا ہوا ہے؟ یہ کہاں کی تہذیب ہے؟

جوان لڑکا اور لڑکی ایک بینچ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کریں۔ یہ تہذیب کہاں سے آئی ہے؟ عورت سر بازار رونق بنے۔ فریج بیچنے کے لئے عورت کو ننگا کیا جائے۔ موٹر سائیکل ڈبل روٹی بیچنے کے لئے عورت کو ننگا کیا جائے۔ کپڑا بیچنے کے لئے عورت کو ننگی، سگریٹ بیچنے کے لئے عورت ننگی کیا یہ آزادی ہے؟ کیا یہ عورت کی عزت ہے۔ کیوں آنکھیں بند کر رہیں؟

گھنگھرو باندھ کر سٹیج پر ناچنے کا نام اگر عزت ہے تو ہمیں ذلتوں میں ڈوبا رہنے دو۔ بے مہار عورت و مرد کے ملنے کا نام اگر تہذیب ہے تو ہمیں گنوار رہنے دو۔ ماں باپ کے رشتے ناطے ٹوٹ گئے۔ جوان اولاد کو فرصت نہیں کہ ماں باپ کا حال ہی پوچھ لیں اگر اس کا نام تجارت اور زراعت ہے تو ہمیں پیٹ پر پتھر باندھنے دو ہمیں ایسی مصروفیت نہیں چاہئے اور ایسی صنعتی ترقی نہیں چاہئے۔ جو ہمیں نہ ماں کا حال پوچھنے دے اور نہ باپ کے

Marfat.com

پاؤں دھونے دے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جہاد سے واپس بھیج دیا اور فرمایا جا۔ ماں کی خدمت کر۔

حضرت علقمہ کی والدہ کی ناراضگی اور رضا

میرے بھائیو! اپنے آپ کو اس تہذیب سے آشنا کرو جو اللہ کا نبی دے کر گیا ہے۔ حضرت علقمہ صحابی ہیں صحابیؓ۔ بیوی نے پیغام بھیجا یارسول اللہ! علقمہ پر سکرات طاری ہے کہ کلمہ نہیں پڑھ پا رہے۔ صحابیؓ ہو کر کلمہ نہیں پڑھ سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کے ماں باپ زندہ ہیں؟ کہا ماں زندہ ہے۔ فرمایا ناراض ہے یا راضی؟ کہا ناراض ہے۔ تو آپ نے فوراً پیغام بھیجا کہ میں ام علقمہ سے ملنا چاہتا ہوں۔ کہیں تو میں آجاؤں یا وہ آجائیں۔ عرض کیا یارسول اللہ میں خود حاضر ہوتی ہوں۔ جب وہ حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علقمہ سے تجھے کیا شکایت ہے؟ کہا یارسول اللہ! مجھے اس کے دین کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ بہت نیک ہے۔ تہجد گزار ہے۔ عبادت گزار ہے لیکن شکایت یہ ہے کہ مجھ سے جب بھی بولا بدتمیز ہو کر بولا اور ہمیشہ میرا دل دکھایا میرا دل اس سے زخمی ہے۔ آپ نے فرمایا: معاف کر دے۔ کہا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں معاف کرتی۔ میرا دل دکھا ہوا ہے۔

میرے بھائیو! ایک بات یاد رکھنا نکلی ہوئی بات کبھی واپس نہیں ہوا کرتی ہوا کے دوش پر سفر کرنے والے کلمات کو دنیا کی کوئی طاقت واپس نہیں لاسکتی سینے میں اترنے دوہری دھار خنجر کی طرح زخمی کرنے والے کلمات واپس نہیں ہوا کرتے۔ لوگ پہلے بےعزتی کرتے ہیں پھر کہتے ہیں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ کبھی الفاظ بھی واپس ہوتے ہیں۔

الفاظ واپس نہیں ہوتے

مجھے یہ خیال ایسے ہوا کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے ٹھیک ٹھاک میری بےعزتی کی۔ اللہ کا شکر ہے سو میں سے ننانوے دفعہ تو میں چپ رہتا ہوں۔ لیکن میں بھی انسان ہوں۔

Marfat.com

میں کون سی اپنی صفائی پیش کر رہا ہوں۔ جواب بھی ہو جاتا ہے۔
لیکن اس دن میں حسبِ معمول چپ رہا وہ چڑھتا رہا میں گھٹتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ آگے سے تو کوئی جواب ہی نہیں۔ تو وہ شرمندہ ہو کر کہنے لگا۔ اچھا! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ تو اس وقت پہلی دفعہ یہ جملہ میرے منہ سے نکلا میں نے کہا بھائی! میری بات یاد رکھنا۔ کہے ہوئے الفاظ کبھی واپس نہیں ہوا کرتے اس لئے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا غور سے سنو! بیٹا میں کبھی خاموش رہنے سے نہیں پچھتایا۔ جب بھی پچھتایا ہوں اپنے بول پر پچھتایا ہوں۔

زبان کی آگ

علقمہ کی کیا شکایت ہے؟

زبان کی شکایت ہے یہ ناگن۔ جسے میں اور آپ نے خود پٹاری میں چھپایا ہوا ہے یہ وہ ناگن ہے جس کا ڈسا پانی بھی نہیں مانگتا۔

یہ وہ شرار ہیں جس پر وہ بجلیاں گرائی ہیں کہ گھروں کو آگ لگ گئی۔ ہنستے ہوئے گھر اجڑ گئے۔

ہرے بھرے چمن ریگستان بن گئے۔ تم پٹرول کی آگ کو آگ کہتے ہو یہ زبان کے بول کی آگ تمہارے پٹرول اور ڈیزل کی آگ سے زیادہ خطرناک ہے۔
جنگل کی آگ بھی کہیں جا کر تھم جاتی ہے لیکن زبان سے لگائی ہوئی آگ کہیں نہیں تھمتی۔

بچو غیبت سے، بچو اوروں کی عیب جوئی سے، بچو اوروں کے عیب اچھالنے سے، بچو طعنہ و تنقید سے

دھن رے دھنیے اپنی دھن
پرائی دھن کا پاپ نہ پن
تیری روئی میں چار بنولے

Marfat.com

سب سے پہلے ان کو چن

اپنے اندر کے اندھیرے دیکھو تمہیں ہر آدمی روشن نظر آئے گا۔ جب باہر کے اندھیرے دیکھو گے تو اللہ تمہیں تمہارے اندر کے اندھیرے نہیں دکھائے گا اور اسی غفلت میں موت آجائے گی۔ غیبت کی وجہ سے گھر اجڑ گئے۔

گھر اجڑ گئے طعنہ زنی کی وجہ سے، گھر اجڑ گئے تنقید کی وجہ سے۔

میرے بھائیو! اس ناگن زبان کو سنبھالو۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سب سے زیادہ جہنم میں جانے والا طبقہ اس زبان کا شکار ہو کر جا رہا ہو گا۔

گالی گلوچ عام ہے۔ کیا سندھی کیا بلوچی کیا پنجابی کیا پٹھان سب گالیاں دے رہے ہیں۔

سن لو۔ سن لو۔ بیت اللہ کو گرا دینا چھوٹا گناہ ہے کسی مسلمان کو ماں بہن کی گالی دینا بڑا گناہ ہے۔ دوبارہ سنو!

بیت اللہ کو گرا دینا۔ آگ لگا دینا چھوٹا گنا ہے کسی مسلمان کو ماں بہن بیٹی کی گالی دینے سے۔

جب پاسبان ہی کدال لے کر خود ہی اپنی عمارت کو گرانے پر آجائیں۔ تو پھر غیروں سے کیا شکوہ اور کیا گلہ۔

علقمہ کی شکایت ہو رہی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل زخمی ہے کیونکہ زبان بد اخلاق تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! لکڑیاں اکٹھی کرو اور علقمہ کو آگ لگا دو۔ کوئی ماں ایسی نہیں ہو سکتی کہ اس موقعہ پر بھی اس کا دل نرم نہ ہو۔

تو کہنے لگی کیا میرے بیٹے کو آگ لگے گی؟

فرمایا ہاں اگر تو نہیں معاف کرے گی تو اسے جہنم جلائے گی تو کیا یہ اچھا نہیں ہے۔ کہ میں جلا دوں تا کہ کچھ تخفیف ہو جائے اور بخشش ہو جائے۔ کہنے لگی نہیں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا یہ کب برداشت کر سکتی ہوں۔ میں نے معاف کیا۔

Marfat.com

والدہ کا یہ کہنا تھا کہ میں نے معاف کیا ادھر اللہ تعالیٰ نے علقمہ کی زبان پر کلمہ جاری کر دیا اور انتقال فرما گئے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا جنازہ پڑھایا اور جنازے میں شریک رہے اور پھر جنازے سے واپسی پر آپ نے فرمایا:

والدین کی فرمانبرداری و نافرنانی

جس نے ماں باپ کو دکھ دیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔ فرشتوں کی لعنت، زمین و آسمان کی لعنت۔ اس کا روزہ قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں، حج قبول نہیں۔

اب مجھے بتاؤ۔ جس معاشرے پر اللہ لعنت برسا رہا ہو۔ فرشتے لعنت برسا رہے ہوں۔ دامن کہسار وادیاں، صحراء، شہر، پہاڑ، پتھر نوکیلے، چمکیلے، پتھریلے جب سارے کے سارے لعنت برسا رہے ہوں تو اس معاشرے کو عزت کہاں سے ملے گی۔ امریکہ کو کیا گالیاں دینا اور یورپ کے کیا شکوے کرنا۔ کوئی بھی آفت آئے تو کہتے ہیں یہ سب یہودیوں کی سازش ہے۔ یہ عیسائیوں کی سازش ہے۔ کبھی اپنی سازش کی طرف بھی نظر کر لیا کرو۔ جب میر پور کی مائیں گھر گھر میں رو رہی ہوں۔

اور جب بوڑھے باپ جوان اولاد کے ہوتے ہوئے بے آسرا ہوں اور کوئی ماں کھلے ماتھے بچے کو کام نہ کہہ سکے۔

کوئی باپ اپنے بچے کو تنبیہہ نہ کر سکے۔ ڈرتا پھرتا ہو کہ کہیں غرانہ پڑے کہیں گلے میں ہاتھ نہ ڈال دے جب سو کی سو اولاد ایسی ہو تو بھائیو!

ہم نے خود گھر کو آگ لگائی ہے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

خون سفید ہو گئے

ہم اپنا قبلہ اللہ کی طرف موڑیں۔ ففروا الی اللہ۔

سگا بھائی بھائی سے بات نہیں کرتا۔ سگے بھائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف

Marfat.com

عدالتوں میں کیس کیے ہوئے ہیں۔خون کے رشتے کوئی اتنے سستے ہیں کہ چند ٹکوں پر لڑنے لگ جاؤ۔

چند ٹکوں پر ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ۔

بیٹی کی پرورش کا اجر

میرے بھائیو! بیٹیوں کا رشتہ کتنا قیمتی ہے۔ ہمارے ہاں بیٹی پیدا ہو جائے تو لوگ طعنے دیتے ہیں اور گھر والے پریشان ہو کر روتے ہیں۔ اگر دو تین لڑکیاں ہو جائیں تو کہتے ہیں بڑی منحوس عورت ہے حالانکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بیٹیاں ہی دیں بیٹے تو سارے اللہ نے اٹھا لیے تھے۔اور اللہ کے نبی نے فرمایا:

''اللہ نے جس کو دو بیٹیاں دیں یا دو بہنیں دیں وہ ان کی پرورش کرتا رہا اور ان کی شادی کی پھر شادی کے بعد بھی ان پر خرچ کرتا رہا اور خرچ کرتا مر گیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔

ہم اور آپ بیٹوں کو حصہ ہی نہیں دیتے۔

بہنوں کو کوئی حصہ ہی نہیں دیتا۔زمینداروں کی میں بات کرتا ہوں سینکڑوں میں ایک بھی نہیں جو بیٹیوں کو زمین دیتا ہو۔لاکھوں میں سے شاید کوئی دو چار دس نظر آ جائیں جو اپنی بیٹیوں کو حصہ دیتے ہیں ورنہ سارے کا سارا بیٹے ہی کھا جاتے ہیں۔

میرے بھائیو! اپنے نبی کی زندگی سیکھو۔کتنا بڑا دکھ ہے کہ جس ماں کے پیٹ سے تم نے جنم لیا۔اسی سے تیری بہن نے جنم لیا جس چھاتی سے تو نے دودھ پیا اسی سے تیری بہن نے پیا۔اسی کو حصہ نہیں دیا جاتا۔

عاشق یا گستاخ

یہ کون سا کلمہ شریعت ہے۔

یہ کون سا عشق رسول ہے۔

کیا انہیں کو عاشق رسول کہا جاتا ہے اور گڑے بیچارے تبلیغ والے جاتے ہیں۔

انہیں لوگ کہتے ہیں یہ تو گستاخ رسول ہیں کہتے ہیں یہ تو اللہ کے رسول کو مانتے

Marfat.com

ہی نہیں، یہ تو وہابی ہیں، کمال ہو گئی ہے۔ ساری دنیا میں جو یہ دھکے کھاتے پھر رہے ہیں کیا اللہ کے رسول کا گستاخ ہونے کے لئے کر رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ کے نبی کو مانا تو گھر چھوڑا۔ اس سے محبت کی وجہ سے ہی تو داڑھی رکھی۔

پگڑی باندھی، شلوار کو ٹخنوں سے اوپر کیا۔ حلال و حرام کی تمیز پیدا ہوئی۔ چھوٹے بڑے کا احترام شروع کیا۔

ایک آدمی جب چار مہینے لگا کر آتا ہے تو اس کی ساری زندگی کا نقشہ یہ بن جاتا ہے۔ بھائی اگر تبلیغ والے گستاخی سکھاتے تو جنید جمشید کو اور ناچنے پر لگاتے۔ جنید جمشید کے پاؤں پکڑ کر جو توبہ کروائی گئی عاشق رسول بنانے کے لئے یا گستاخ رسول بنانے کے لئے۔ اب اس کو اتنی بڑی داڑھی ہے اور مجھ سے بڑی پگڑی ہے تو اللہ نے اپنے فضل و احسان سے ہمیں ذریعہ بنایا۔

اگر یہ تبلیغ والے اللہ کے نبی کو نہ مانتے ہوتے تو اسے کہتے شاباش اور کر اور کر۔

طریقہ زندگی

اللہ کا محبوب ایک زندگی لایا ہے اس زندگی کو وجود میں لانا میرے اور آپ کے ذمے ہے۔ تاجر کی تجارت سچائی سے جگمگا رہی ہو۔

قاضی کا کمرہ اس کی عدالت کے نور سے روشن ہو۔

حکمران کا محل اس کے رحم اور رعایا کی شفقت کے ساتھ چمن بنا ہوا ہو۔ خودداری کا لباس غریب کے زیب تن ہو۔

خودداریٔ غربت

ایک بدو طواف کر رہا تھا کہنے لگا یا اللہ! تجھے پتہ ہے بچے بھی بھوکے ہیں بیوی بھی بھوکی اور جانور بھی بھوکا ہے۔ میرے پلے کچھ نہیں۔ تیرے در پہ آیا ہوں کوئی میرا بھی تو خیال کر۔

ایک آدمی بھی طواف کرتے ہوئے اس پکار کو سن رہا تھا۔ اس نے فوراً جیب سے

Marfat.com

تھیلی نکالی اور اس میں تین سو اشرفیاں نکال کہنے لگا بھائی یہ لے لے۔

اس بدو نے جھٹک کے ادھر ماری اور کہنے لگا۔ جا جا۔ تیرے جیسوں سے مانگتا ہوتا تو اللہ کے گھر ہی نہ آتا۔ میں اور آپ ہوتے تو خوش ہوتے اور کہتے کہ میری دعا قبول ہو گئی۔ ماشاءاللہ۔

حلال وحرام کی تمیز

مولانا جمشید صاحب میرے استاد ہیں۔ میں شہد کی بوتل لے کر گیا۔ شہد کی بوتل کی کیا حیثیت ہوتی ہے جب میں لے کر گیا تھا اس وقت دس بارہ روپے کی بوتل ہوتی تھی۔

کہنے لگے، کہاں سے لائے ہو، میں نے کہا جی اپنے باغ سے لایا ہوں۔ تو کہنے لگے کیا تیرے باپ نے اپنی زمین میں سے اپنی بہنوں کو حصہ دیا تھا؟ میں نے کہا اللہ کا شکر میرے باپ کی بہن ہی کوئی نہیں ہوتی۔

ہوتی تو کوئی نہ دیتا۔ کیونکہ دیتا ہی کوئی نہیں۔ ہمارے پورے علاقے میں میرا باپ پہلا ہے جس نے بیٹیوں کو حصہ دیا۔ میرا تایا میرے باپ سے لڑ پڑا کہ تم نے یہ کیا مصیبت ڈال دی اب بیٹیاں بھی ہم سے اپنا حصہ مانگیں گی۔

کہنے لگے کیا تیرے دادا نے اپنی زمین میں سے بہنوں کو حصہ دیا تھا؟

میں نے کہا مجھے کیا پتہ میں تو اس وقت پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ وہ میرے ہوش سے پہلے ہی مر مرا گئے۔ تو پھر ہنس پڑے اور کہا چلو اچھا ٹھیک ہے رکھ دو۔

آخرت جس کے سامنے ہو وہ یوں حلال وحرام کی تمیز کرتا ہے۔ ماشاءاللہ جزاک اللہ کہنا کونسا مشکل کام ہے۔

جنت اور جہنم

سنبھل سنبھل کے چلو...... آخرت کی گھاٹی بڑی کٹھن ہے بڑی پر خار ہے......

بڑی پر پیچ ہے......

بڑی خوفناک بھی ہے اور بڑی دلفریب بھی ہے......

Marfat.com

جہنم دہکتی ہے اور جنت مہکتی ہے......

وہاں انگارے چیختے ہیں اور ادھر بلبلیں چہکتی ہیں......

وہاں کھولتے پانی چلتے ہیں وہاں نہریں چلتی ہیں......

وہاں جہنم کے کالے فرشتے ہیں......

وہاں جنت کی حسین لڑکیاں ہیں......

ادھر خوفناک...... کانٹے دار...... جھاڑیوں کا کھانا ہے......

ادھر پرندوں کے بھنے ہوئے گوشت...... **ولحم طیر مما یشتھون.**

ادھر کھولتا ہوا پانی ہے، پیپ ملا پانی ہے......

ادھر معین کی شراب کے بھرے ہوئے جام ہیں......

سلسبیل کی شراب کے بھرے ہوئے جام ہیں......

ادھر تیل ملا پانی ہے......

ادھر رحیق شراب کے بھرے ہوئے جام ہیں...... تسنیم شراب کے بھرے ہوئے جام ہیں......

ادھر زنجیریں ہیں...... ہتھکڑیاں ہیں......

ادھر بچھے ہوئے فرش ہیں......

ادھر پیپ کی نہر...... غلاظت کی نہر...... کھولتے پانی کی نہر...... سانپوں کی نہر...... بچھوؤں کی نہر......

ادھر نہروں کے جال ہیں...... دودھ کی نہر...... شہد کی نہر...... شراب کی نہر...... پانی کی نہر......

ادھر آگ کے انگاروں سے بنائے ہوئے محل......

ادھر سونے چاندی کی اینٹوں کے محل ہیں......

ادھر **متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق......**

ادھر **لھم من جھنم مھاد** ۔ بستر بھی آگ **ومن فوقھم غواش** اوپر چادر

Marfat.com

بھی آگ......

ادھر نیچے بھی ریشم اور تخت بھی سونے اور چاندی کا اور بچھا ہوا ریشم۔ وجنا الجنتین دان اوپر جھکے ہوئے پھل پکے ہوئے پھل......اور ادھر عینان تجرین اور عینان نضاختن ادھر جنت کی حسین وجمیل لڑکیاں......جو مشک وعنبر، کافور، زعفران سے بنائی گئی ہیں......جو مسکرائیں تو جنت روشن......جو سورج کو انگلی دکھائیں تو سورج بے نور ......جو مردوں سے بات کریں تو مردے زندوں کو جھلک دکھادیں تو کلیجے پھٹ جائیں۔اور اگر اپنا دوپٹہ ہوا میں لہرادیں تو فضا معطر ہو جائے......خوشبودار ہو جائے......ایک قدم چل کر اپنے خاوند کی طرف آئیں صرف ایک قدم تو ایک لاکھ ناز وانداز اپنے خاوند کو دکھائیں......یسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا. پلانے والے خادم آرہے ...... پلانے والے غلام آرہے...... پلانے والے نوکر آرہے...... پلانے والے فرشتے آرہے...... پلانے والی جنت کی حوریں آرہی ہیں...... جب وہ قدم رکھے گی تو کیا انداز ہوگا......

ٹور چکوری دی

جب وہ ہاتھ بڑھائے گی تو ناز ہوگا......نئی نئی بس آتی ہے تو اس کے پیچھے لکھا ہوا ہوتا ہے......چکور بڑے نخرے والی چال چلتا ہے......

بسوں کے پیچھے لکھا ہوا ہوتا ہے......ویکھ ٹور چکوری دی......

اور جب تھوڑی سی پرانی ہو جاتی ہے تو پیچھے لکھا ہوا ہوتا ہے ''ہارن دے کر پاس کریں''......

جب پھر تھوڑی سی اور پرانی ہو جاتی ہے تو لکھا ہوتا ہے......''پاس کر یا برداشت کر''

جب پھر تھوڑی سی اور پرانی ہو جاتی ہے تو لکھا ہوتا ہے......''نہ چھیڑ ملنگاں نوں''

یہ علم میں نے کتاب سے نہیں پڑھا بلکہ یہ علم میں نے سڑک سے حاصل کیا ہے......سڑکوں پر چل چل کر زندگی گذر گئی ہے۔ جب سے تبلیغ میں لگے ہیں چلنا ہی مقدر بن گیا ہے......تو پھر پھر کر اور بسوں کو پڑھ پڑھ کر یہ ترتیب میں نے بنائی ہے...... پتہ نہیں یہ

Marfat.com

صحیح ہے یا غلط لیکن ہوتا تو تقریباً ایسا ہی ہے......

چکور کی ایک چال ہے......اس کا ایک ناز ہے۔اس کا ایک نخرہ ہے یہ چال اللہ نے جنت کی عورت کو عطا کی ہے۔وہ ایک قدم میں ایک لاکھ ناز و انداز دکھاتی ہے۔جب مسکراتی ہے تو اس کے دانتوں سے پوری جنت نورانی ہو جاتی ہے۔لوگ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ نور کہاں سے آیا ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں ایک لڑکی اپنے خاوند کے سامنے مسکرائی ہے یہ اس کے دانتوں کا نور ہے جس سے ساری جنت جگمگائی ہے۔

یہ اللہ نے ان کے لئے تیار کیا ہے جو اپنے دامن کو زنا سے بچاتے ہیں۔ایمان والی جو عورت جنت میں جائے گی وہ ستر ہزار گنا زیادہ خوبصورت ہو جائے گی جنت کی اس لڑکی سے۔

جنتیوں کا اعزاز

یہ گھاٹیاں آگے آرہی ہیں اوپر بھی جنتیں......نیچے بھی جنتیں...... اوپر کے لوگ......نیچے کے لوگ......پھر جہنم خوفناک اور ادھر جنت حسین وجمیل......یہ سارے منظر قرآن کھینچتا ہے......پھر کچھ نصیبوں والے اس میں ایسے ہیں جن کو اللہ بلائے گا اور جن خاص خاص بندوں اور بندیوں کو بلایا جائے گا ان میں سے اکثر غریب لوگ ہوں گے اور ارشاد ہوگا......

تم نے میری خاطر بھوک و پیاس برداشت کی......
تم نے میری خاطر گرمی و سردی کے تھپیڑوں کو سہا......
تم نے میری خاطر اپنے آپ کو رول دیا......

دیکھو دیکھو وسقھم ربھم شرابا طھورا آج تیرا رب خود تجھے جام بھر کر پلائے گا تیرے ہونٹوں سے لگائے اللہ خود ساقی......میری مجلس......میر محفل......آنکھ دیکھے گی اور کان سنے گا......ہاتھ اس کے ہاتھ کی طرف بڑھے گا اور اسی کے ہاتھوں سے جام جا کے لگے گا......یہ وہ نصیب والے لوگ ہیں جو دنیا اور آخرت کی بازی جیت گئے......جن کو پلانے والا اللہ خود ہے......پہنانے والا......بلانے والا......بٹھانے والا......مہکانے والا

Marfat.com

......حسن و جمال دینے والا...... بلندیاں دینے والا...... آؤ، آؤ یہ وہ زندگی ہے جس میں زوال نہیں...... مرنے کے بعد ایک زندگی ہے یہ نہیں کہ مر گیا اور مٹی ہو گیا۔ نہیں نہیں بلکہ وہاں بھی ایک زندگی جنت ہے یا جہنم ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت

میرے بھائیو! اس اللہ کے پیچھے چلو اس تک پہنچانے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندگی لائے ہیں جس میں عبادات بھی ہیں...... نماز بھی ہے...... روزہ بھی ہے...... حج بھی ہے...... زکوٰۃ بھی ہے......

میاں بیوی کی محبت

پھر گھر کی زندگی میں آپ نے فرمایا:

بہترین مسلمان وہ ہے جو بیوی سے اچھا سلوک کرے۔ بہترین مسلمان وہ ہے گھر والوں سے اچھا سلوک کرے۔ اور قیامت کے دن ترازو کے پلڑے میں سب سے پہلے جس عمل کو تولا جائے گا، وہ بیوی بچوں کے ساتھ سلوک تولا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

پہلے لاؤ اور دیکھو کہ یہ اپنی بیوی اور بچوں سے کیا سلوک کرتا تھا۔

یہ سب سے پہلے تولا جائے گا۔ بہت لوگ ہیں جو بڑے نیک ہیں۔ باہر بڑے اخلاق والے ہیں اور گھر میں بڑے سخت طبیعت والے ہیں۔ بلکہ بیویوں سے بدتمیز اور باہر بڑے ملنسار۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جھاڑو دیتے تھے۔ اپنے کپڑے خود دھوتے تھے۔ اپنا جوتا خود صاف کر لیتے تھے۔ اور اپنی گھر والیوں کو آٹا گوندھ کر دیتے اور فرماتے تو پکا اور میں گوندھتا ہوں حضرت اماں عائشہؓ کو نوالے بنا بنا کر کھلاتے تھے۔ یہ تھی آپ کی محبت والی زندگی۔

دنیا میں صرف ایک محبت ایسی ہے جس کو دیکھ کر اللہ خوش ہوتا ہے وہ ہے بیوی کی خاوند سے اور خاوند کی بیوی سے...... اور شیطان سمندر میں کچہری لگاتا ہے۔ جیسے جماعتوں

Marfat.com

کی کارگذاری ہوتی ہے اور پوچھا جاتا ہے کتنے لوگوں کونمازی بنایا۔ کس سے توبہ کرائی اسی طرح شیطان بھی کچہری لگاتا ہے اور پوچھتا ہے۔ بتاؤ کون کیا کیا پھڈے ڈال کر آیا ہے؟ ایک کہتا ہے میں نے زنا کروایا وہ کہتا ہے اچھا! ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ...... دوسرا کہتا ہے میں نے قتل کروایا وہ کہتا ہے اچھا! ٹھیک ہے بیٹھ جا...... تیسرا کہتا ہے میں نے چوری کروائی وہ کہتا ہے اچھا! ٹھیک ہے بیٹھ جا...... چوتھا کہتا ہے میں نے جوا کھلوایا وہ کہتا ہے اچھا! ٹھیک ہے بیٹھ جا...... پانچواں کہتا ہے میں شراب پلوائی وہ کہتا ہے اچھا! ٹھیک ہے بیٹھ جا......

مثال کے طور پر عرض کر رہا ہوں۔ آخر میں ایک لنگڑا اور کبڑا سا شیطان کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی طرف شیطان کو خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہ بھی کچھ کر سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں نے بھی کچھ کیا۔

وہ کہتا ہے میں نے آج میاں بیوی کو لڑا دیا ہے۔

تو شیطان کہتا ہے شاباش تو کام کر کے آیا ہے۔ شیطان نے شراب پر شاباش دی نہ قتل پر نہ چوری پر۔ نہ جھوٹ پر، نہ رشوت پر نہ بددیانتی پر۔ نہ خیانت پر۔ کسی پر بھی شاباش نہیں۔ لیکن جونہی اس نے کہا میں نے میاں بیوی کو لڑا دیا تو شیطان نے فوراً کہا شاباش۔ تو صحیح کام کر کے آیا ہے کیونکہ ان دو کی لڑائی خاندانوں کو آگ لگا دیتی ہے۔

فرشتوں کے لئے رحمت

یہ معاشرت ہماری زندگی سے نکلی ہوئی ہے ہم اس کو سیکھنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ اس کو لے کر پھرو۔ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ بحر و بر پر نبوت...... سدرۃ المنتہیٰ جبریل کا مقام ہے آگے تو اللہ ہی ہے جو اس کا ایک الگ نظام ہے۔ جہاں جبریل کا مقام تھا وہ اس سے آگے نہ جا سکے۔ چونکہ آپؐ نے فرمایا اللہ مجھے کہتا ہے رحمۃ اللعالمین میں سارے عالمین کے لئے رحمت ہوں میری رحمت میں سے تجھے کیا حصہ ملا ہے۔ تو کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے ہر وقت ڈر رہتا تھا کہ میں کہیں دوزخ میں نہ چلا جاؤں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن عطا کیا تو اس میں اللہ تعالیٰ نے میری

Marfat.com

تعریف کر کے فرمایا:

انه لقول رسول کریم. ذی قوة عند ذی العرش مکین. مطاع ثم امین

تو مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ مجھے جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ مجھے یہ سکون واطمینان آپ کی رحمت سے ملا ہے۔

عشق کا تقاضا

ہم کہاں جا رہے ہیں اس لئے کہ آپ سے محبت نہیں ہے عشق نہیں ہے۔

عاشق ہوویں عشق کماویں
دل رکھیں وانگ پہاڑاں ہو
سہہ سہہ بدھیاں ہزار الامے میں
کر جاویں باغ بہاراں ہو
منصور رجیئے چک سولی مرتے
جہیڑے واقف کل اسراراں ہو
سر جائیں نہ باہو
بھانویں کافر کہن ، ہزاراں ہو

جسے عشق ہوتا ہے وہ تو پاگل ہو جاتا ہے وہ تو دیوانہ ہوتا ہے وہ ترازو نہیں لگاتا کہ یہ سنت ہے کوئی بات نہیں کرو تو ثواب ہے نہ کرو تو گناہ کوئی نہیں۔

میں آسان اور موٹی مثال دیتا ہوں۔ پاکستانی سپاہیوں سے کہو کہ وہ ہندوستانی سپاہیوں کی وردی پہن لیں۔ اندر ٹھیک ہونا چاہیے باہر سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں بندے کا دل ٹھیک ہونا چاہیے روپ جیسا مرضی ہو۔ میں کہتا ہوں چلو بھائی! ہماری پولیس کل سے ہندوستانی وردی پہن کر آئے اور یہ اعلان کریں کہ ہم سب اندر سے وفادار ہیں وردی بدلنے سے کیا ہوتا ہے۔

تمہیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی وردی پسند نہیں ہے تم کیسے عاشق ہو۔ جن

Marfat.com

کی ادائیں پسند نہ ہوں......جن کے طریقے پسند نہ ہوں۔ کیا وہ مٹ گئے ہیں......؟ یا چودہ صدیوں کے بعد بدل گئے ہیں......؟ یا کسی دجال نے اس میں ہیرا پھیری کر لی ہے......؟ نہیں نہیں اللہ کے نبی کی ہر چیز موجود ہے محفوظ ہے کوئی چیز نہیں بدلی۔ کوئی ادا نہیں بدلی۔ کرنے والے بنو۔ ہر چیز موجود ہے۔ آپ کا حلیہ بھی موجود ہے اور کسی نبی کا موجود نہیں۔

آپ کا بات کرنے کا انداز بھی سادہ تھا۔ بات میں محبت ہوتی تھی تیز نہیں ہوتے تھے۔ گا گا کر تقریر نہیں کرتے تھے جو ہمارے صرف برصغیر ہی کا رواج ہے۔ کہ علماء گا گا کر تقریر کرتے ہیں میں پوری دنیا میں پھرا ہوں کہیں اس طرح گا گا کر تقریر کرنے کا رواج نہیں ہے۔ آپ بڑے وقار سے بات کرتے تھے۔

اور محفل میں چوکڑی مار کر بیٹھتے تھے پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ اور اگر کوئی دائیں یا بائیں سے بلاتا تو صرف گردن موڑ کر نہیں کہتے تھے کہ کیا بات ہے؟ بلکہ پورا اس کی طرف مڑ کر فرماتے کیا بات ہے؟

کتنا مشکل کام ہے ہر ایک کی طرف پورا متوجہ ہونا حتیٰ کہ اگر کوئی پیچھے سے بلاتا تو آپ پورا مڑ کر فرماتے جی! فرمائیے کیا بات ہے۔ آپ کی ایسی زندگی موجود ہے۔

پسند ناپسند

کیا پسند ناپسند......لباس سفید پسند فرمایا......سفید لباس، سفید پگڑی، سفید ٹوپی کبھی کبھی کالی پگڑی بھی باندھی ہے۔ سفر میں کالی پگڑی باندھی۔ فتح مکہ پر کالی پگڑی تھی۔ عید نماز آپ نے کالی پگڑی باندھ کر پڑھائی۔ لیکن معمول سفید لباس کا تھا۔ کہیں کبھی رنگ دار بھی پہنا ہے۔ سرخ دھاریدار بھی اور سبز دھاری دار چادر بھی استعمال کی ہے۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھا ہوا تھا اور آسمان پر چودھویں کا چاند چمک رہا تھا اور زمین پر میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم چمک رہا تھا اور اس دن آپ نے سرخ دھاریدار چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ کو دیکھتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چاند سے زیادہ حسین نظر آ رہے تھے۔

Marfat.com

ایسا نبی اللہ نے ہمیں دیا ہے ہم اس کے پیچھے کیوں نہ چلیں، جنہوں نے ہماری نسل برباد کر دی ہم ان کے پیچھے کیوں چلیں۔ چار سال کا بچہ ٹائی پہن کر سکول کیوں جائے...... کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس ہمارے پاس موجود نہیں ہے......؟ کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت ہمارے پاس موجود نہیں......؟ کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب ہمارے پاس موجود نہیں......؟ کیا ہم کٹی ہوئی پتنگ ہیں...... کیا بھٹکے ہوئے مسافر اور راہی ہیں...... کیا بے منزل کا کارواں ہیں...... نہیں نہیں، رہبر موجود...... ہادی موجود......

محمد، احمد، محمود، فاتح، خاتم، حاشر، عاقب، ابوالقاسم، طٰہٰ، یٰسین، شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ، سراج منیر، رحمۃ للعالمین، نبی، رسول، مزمل، مدثر، جیسے لقب پانے والا ہمارا رہبر موجود ہے...... جس کی زندگی کی ہر ایک چیز اور ہر ادا موجود اور محفوظ ہے۔ نسب تک محفوظ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام تک۔

عشق سیکھو

ڈھونڈو تو سہی پہلے عاشق بنو۔ پھر راہیں ملیں گی۔ صرف بارہ دن جلسے کر کے اور ایک جلوس نکال کر کیا عشق پورا ہو جاتا ہے۔ کیا حسین دیدانہ تھا جو سر نیزے پر چڑھا گیا...... بچوں کو خاک وخون میں نہلا گیا...... عشق سیکھنا ہے تو ان سے سیکھو...... محبت کی لازوال کہانیاں ان سے سمجھو جنہوں نے اولاد کے تڑپتے لاشے دیکھے...... مرغ بسمل کا رقص دیکھا اور پھر بھی عہد و پیمان کو پورا کیا یہ عاشق ہیں۔

حضرت خبیبؓ سولی پر لٹک رہے ہیں چاروں طرف سے نیزے پڑ رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں۔

یا اللہ! اپنے نبی کو میرا پیغام پہنچا دے۔ یہ ہیں عاشق۔

حضرت حبیب بن زید کی المناک شہادت اور ماں کا صبر

مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب بن زیدؓ کی بوٹی بوٹی کر دی۔ اس بات پر کہ ایک

Marfat.com

دفعہ کہہ دے میں اللہ کا رسول ہوں تو تجھے چھوڑ دوں گا۔ کہا میں نہیں کہوں گا......ان کا ایک ہاتھ کاٹا اور کہا اب کہہ دے انہوں کہا نہیں......دوسرا ہاتھ کاٹا اور کہا اب کہہ دے انہوں نے کہا نہیں......ایک پاؤں کاٹا اور کہا اب کہہ دے انہوں نے کہا نہیں......دوسرا پاؤں کاٹا اور کہا اب کہہ دے انہوں نے کہا نہیں...... پھر بازو سے بوٹی اتاری اور کہا اب کہہ دے انہوں نے کہا نہیں......دونوں بازوؤں کی بوٹیاں اتار دیں اور دونوں بازو ننگے کر دیے اور کہا اب کہہ دے فرمایا نہیں...... پھر رانوں کی بوٹیاں اتار کر کہا اب کہہ فرمایا نہیں کہتا......بوٹی بوٹی پھڑک اٹھی لیکن منہ سے یہ نہ نکلا کہ مسیلمہ تو اللہ کا رسول ہے...... یہ عشق ہے۔

ان کی ماں کو سنو، جب ان کی شہادت کی خبر ان کی والدہ حضرت ام عمارہ کو پہنچی تو انہوں نے ارشاد فرمایا یہی دن دیکھنے کے لئے تو دودھ پلایا تھا۔

آؤ بھائی! اللہ اور اس کے رسول سے عہد و پیمان کریں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت ساتوں آسمان اور زمینوں سے زیادہ قیمتی ہے یہ کیا ستم ہے جو آج بھی ستم ڈھا رہے ہیں ان کی تعظیم میں عزت سمجھیں۔ اور جو ہمارے لئے سب کچھ لٹا گیا...... جو ہمارے لئے سب کچھ فدا کر گیا......اور ان کے پیچھے ان کے سوالاکھ جانثار ساتھی جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا......کیا ہم ان کی قربانیوں کا اتنا بھی صلہ نہ دے سکیں کہ ان کے سانچوں میں ڈھل کر زندگی گزاریں۔

نظریاتی انحطاط

بھائیو! ساری دنیا کے انسان اس امت کے منتظر ہیں کہ ہم جا کر انہیں اللہ کا پیغام سنائیں......انہیں اللہ کا پیغام پہنچائیں......اور ہم ان محبوب سانچوں میں ڈھلتے ہوئے۔ سارے عالم میں پھرتے ہوئے اس کی صدا لگائیں کہ لوگو! آ جاؤ تمہیں نجات کلمے میں اور اس کے نبی کی سیرت میں ہی ملے گی اور کہیں نجات نہیں ہے۔

اللہ کی قسم! ساری دنیا نظریاتی طور پر ختم ہو چکی ہے......کمیونزم ختم ہو چکا ہے...... سرمایہ دارانہ نظام ختم ہو چکا ہے......اور دیکھو ہر ایک بنک اسلامک ونڈو کھول رہا ہے......کیا

Marfat.com

وہ پاگل ہیں کہ امریکن بینک Islamic Window کھولے۔

برٹش بینک Islamic Window کھولے یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ انہیں نظر آ رہا ہے کہ سرمایہ داری کا سفینہ ڈوبنے والا ہے۔ اور سودی نظام ٹوٹ کے رہے گا اور باقی رہا مذہب تو مذہب کی بنیادیں ساری دنیا میں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ کسی بھی مذہب کی کوئی مضبوط بنیاد نہیں ہے۔ بنیاد تو آسمانی الہامی کتاب ہے اور دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس کے پاس محفوظ کتاب ہو سوائے قرآن پاک کے۔

عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل آئی تبدیل ہوگئی پچاس سال میں...... لوقا اور متی کی انجیل ان کی یادداشتیں ہیں اصل انجیل نہیں...... تورات کی زبان مٹ گئی...... زبور تو ویسے ہی گم ہوگئی...... باقی جو کتابیں ہیں ان کی کوئی سند نہیں ہے کہ یہ کہاں سے آئی ہیں۔ کب لکھی گئیں کیا لکھا گیا۔

سوائے قرآن پاک کے کہ یہ آج تک زیر زبر کے ساتھ محفوظ ہے۔

تنزیل من الرحمن الرحیم O تنزیل ممن خلق الارض والسموت العلی O انا انزلنه فی لیلة القدر O انا انزلنه فی لیلة مبارکة ذلك الکتاب لاریب فیه O

یہ ایک کتاب ہی تو ہے جو ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے۔

......☆......

Marfat.com

حفاظتِ دین

دین اسلام کے مراکز مشرق میں ہیں

میرے بھائیو! ساری دنیا نے آج کی تہذیب کے پیچھے دوڑ لگائی۔ مغرب کی تہذیب کے پیچھے دوڑ لگائی۔ ہم یوں کہہ رہے ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے پیچھے دوڑو۔

میں یوں کہا کرتا ہوں، مغرب میں تو سورج بھی ڈوب جاتا ہے۔ ہماری نسل پتہ نہیں مغرب کی تہذیب میں کونسی روشنی تلاش کرنا چاہتی ہے۔ آپ اللہ کے قانون میں کیوں نہیں غور کرتے۔ مغرب اندھیروں کی جگہ ہے، مشرق روشنیوں کی جگہ ہے۔ مغرب غروب کی جگہ ہے، مشرق طلوع کی جگہ ہے۔ مغرب میں اندھیرے ہیں، مشرق میں روشنیاں ہیں۔ مغرب میں زوال جاکر زوال ہے، مشرق میں عروج ہے، طلوع ہے۔

مغرب میں جا کر سورج جیسا چراغ شور مچاتا ہے، ادھر نہ آنا ادھر نہ آنا، ادھر میرے جیسا چراغ بجھ گیا۔ تم یہاں روشنی کہاں سے ڈھونڈو گے۔ مشرق کی طرف جاؤ، مشرق......

تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرقِ وسطیٰ میں آیا۔ تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مشرق وسطیٰ میں آیا۔ ہمارا مدینہ مشرقِ وسطیٰ میں، ہمارا بیت اللہ مشرق وسطیٰ میں۔

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا، مشرق وسطیٰ میں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے مشرق کے درمیان میں پیدا کیا۔ ایک مشرق۔ ایک مشرق کا درمیان۔ ہمارا

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کے درمیان میں آیا۔ مغرب اندھیروں کی جگہ ہے۔ اندھوں کی جگہ ہے۔ اندھے کے پیچھے چلنے والے کو کبھی منزل نہیں ملتی۔ اندھیرے میں چلنے والے کو کبھی راستہ نہیں ملتا۔ ساری مغربی تہذیب اندھی ہے۔ اندھیروں سے نکلی ہے۔ اس کے پیچھے اگر نسل چل پڑی تو انہیں سوائے اندھیرون کے کچھ نہیں ملے گا۔

اندھیری رات کے مسافر کے لئے بھٹکنا طے ہو چکا ہے۔ اجالوں میں چلنے والوں کی منزلیں ہیں۔ اجالوں میں چلنے والوں کو راستے ملتے ہیں۔

اندھیری رات میں چلنے والوں کے لئے منزل کا نہ ملنا ہی مقدر ہے۔ مغرب اندھیری مقدر ہے۔ اندھیر تہذیب ہے، اندھی جگہ ہے۔ یہ نسل اگر ادھر گئی تو سوائے اندھیروں کے کچھ نہیں ملے گا۔

عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بھائیو! ایک ایک اپنے اندر اور ہر مسلمان کے اندر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بٹھاؤ۔ اللہ نے ویسے بھی بڑا خوبصورت بنایا ہے۔

نسب بھی اعلیٰ، حسب بھی اعلیٰ، شمائل بھی اعلیٰ، خصائل بھی اعلیٰ۔

حسن و جمالِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام معبدؓ کے خیمے سے گزرے، دودھ پیا۔ بکری دوہی آگے چلے گئے۔ ابو معبدؓ آئے۔

کہا: یہ دودھ کہاں سے آیا؟

کہا: ایک نوجوان آیا تھا۔ اس نے بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا، دودھ سے بھر گئی۔

کہا: تو خشک بکری، کیسے دودھ سے بھر گئی؟

کہا: اس کے ہاتھ میں کوئی برکت تھی۔

کہا: تھا کیسا مجھے بتاؤ تو سہی!

تو ام معبدؓ بتانے لگی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتانے لگی۔ ”ظاہر

Marfat.com

الوضاء" بڑا خوبصورت، چمکتا رنگ تھا، صاف ستھرا تھا۔

صفائی ہونا ضروری ہے

صاف ستھرا۔ ہاں بھائی میلے کپڑے پہننا کوئی بزرگی نہیں۔ سفید ٹوپی کالی ہو رہی ہے۔ جی بڑے اللہ والے ہیں۔ ان کو تو کپڑوں کا بھی ہوش نہیں۔ سمجھو یہ کوئی بزرگی نہیں ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانے کپڑے ہوتے تھے۔ نیا کپڑا تو کبھی کبھی پہنا لیکن میلا نہیں ہوتا تھا۔ بدسلیقہ نہیں ہوتا تھا۔ بے ڈھنگا نہیں ہوتا تھا۔

ظاهر الوضاء...... کا لفظ بتا رہا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ظاہر تھا صاف ستھرا۔

ابلج الوجه ...... چمکتا رنگ

لم تبعه ثجلیٰ ...... موٹے نہیں ہوتے تھے۔

لم تضربه ثعلیٰ ...... گنجے نہیں تھے۔

وسیم اور قسیم کی وضاحت

وسیمٌ قسیمٌ...... وسیمٌ خوبصورت۔ قسیمٌ خوبصورت، پر ایک خاص نوعیت کے ساتھ وسیمٌ وہ خوبصورت جس کو جتنی دفعہ دیکھو، اتنی دفعہ ہی پہلے سے زیادہ خوبصورت نظر آئے۔ یہ صرف دنیا میں ایک آیا ہے اور اس کا نام ہے محمد رسول اللہ۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وسیم تھے۔ ایک دفعہ دیکھا حسین نظر آئے۔ دوبارہ دیکھا تو پہلے سے زیادہ نظر آئے۔ پھر دیکھا، پیاس نہ بجھی۔ پھر دیکھا، پھر آگ مزید بڑھی۔ اس کو کہتے ہیں: اس کو کہتے ہیں: وسیم یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

قسیمٌ قسیمٌ کسے کہتے ہیں۔ جدھر سے دیکھو حسین نظر آئے جس کا ہر عضو حسین نظر آئے۔ اسے کہتے ہیں قسیم جس کی ہر چیز جدا جدا آپ کہتے ہیں فلانے کی آنکھیں ماشاء اللہ بڑی خوبصورت ہیں۔ یہ لفظ بتا رہا ہے کہ جتنی آنکھیں خوبصورت ہیں، اتنا ماتھا نہیں، اتنا ناک نہیں۔ اتنے ہونٹ نہیں۔ قسیم کسے کہتے ہیں۔ جس کا ہر ہر عضو الگ الگ، خوبصورت

Marfat.com

نظر آئے۔

عظیم الھامہ...... بڑا سر تھا۔

رجل الشعر...... گھنگریالے بال تھے۔

انفرقت عقیقتہ فرقھا والا فلا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرتے ہوئے مانگ نہیں نکالتے تھے۔ کبھی نکلتی تھی تو اسے خراب نہیں کرتے تھے۔ اسے مٹاتے نہیں تھے۔

جب ہو نکلتی تھی تو درمیان سے نکلتی تھی۔ نہ دائیں سے نہ بائیں سے۔ درمیان سے نکلتی تھی اور اکثر ویسے ہی بالوں کو پیچھے کر لیا کرتے تھے۔ یجاور شعرہ، شحمۃ اذنیہ الیٰ وفر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کان کی لو تک تھے۔

واسع الجبین...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی بڑی کشادہ تھی۔

ازج الحواجب...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو کمان کی طرح مڑے ہوئے تھے، باریک تھے۔ لمبے تھے، مڑے ہوئے تھے۔

من غیر قرن...... درمیان میں بال نہیں تھے۔

اقنی العرنین...... ناک ذرا بلند تھا لمبا نہیں تھا۔ ذرا بلند تھا۔

لہ نورٌ لیعلوہ...... اس کے نور کا ایک ہالہ جگمگ، جگمگ کرتا رہتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی صفات:

ادعج فی عینہ فی صوتہ سھل فی اشفارہ وطف، فی عنقہ سطح.

الفاظ ہیں کہ تیر ہیں، ان کا ترجمہ ہی ناممکن ہے۔ پتہ نہیں۔ وہ اماں کہاں الفاظ لے کر آئی تھی۔ کہا: کیا بتاؤں اس کی آواز میں ایک جادو تھا۔

اس کی آنکھوں میں ایک کشش تھی۔

اس کی آنکھ سرمئی، سرمگیں، شرمیلی، لمبی، موٹی، سفید، کالی، سرخ ڈوروں کے

Marfat.com

ساتھ۔ ایک لفظ میں اتنے مطلب اس نے ٹھونس دیئے اور اس کی بھوئیں اور اس کی پلکیں دراز تھیں۔

فی اشفارہ وطف...... اس کی پلکیں دراز تھیں۔

اھدب، اشکل، ادعج، اکحل، احور...... پانچ صفتیں آنکھ کی دراز پلکیں، موٹی آنکھیں، لمبی آنکھیں، سرخ ڈوروں والی آنکھیں۔ سفیدی، زبردست سفید۔ سیاہی، زبردست سیاہ۔

وہ جب اٹھتی تھی تو ایسے اس میں سے بجلیاں کوندتی تھیں کہ بڑے سے بڑا آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنکھیں نہیں ڈال سکتا تھا۔ یوں سر جھک جاتے تھے۔

تو بھائی! ہمارا کام کیا ہے؟ **شھدآء علی الناس**...... لوگوں میں گواہی دینا کس بات کی گواہی دینا۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کا رسول بہت بڑا ہے۔

اسی اللہ نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک چیز محفوظ رکھی۔ اوہو! بڑی دور چلے گئے بھائی۔

ضلیع الفم...... ہونٹ خوبصورت تھے۔ تراشیدہ، چوڑے منہ کے ساتھ۔

اشنب: دانت باریک تھے۔

مفلج: چار دانت میں خلا تھا۔

براق الثنایا: جب وہ مسکراتا تھا تو اس کے دانتوں سے نور کی شعائیں نکلتی تھیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسکراتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کا نور دیوار پر پڑتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ دیوار پر پڑتا دکھائی دیتا تھا۔

مشرب اللون...... سرخ چمکتا رنگ۔

کث اللحیة...... ڈاڑھی گھنی، گھنی داڑھی، گھنگریالی، نیم گھنگھریالی، گھنی سینے پر پھیلی ہوئی۔ ایک مٹھ کے برابر، قدرتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قینچی نہیں لگائی۔ کبھی قینچی نہیں لگائی۔ قدرتی ایک مٹھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تھی۔

بعید ما بین المنکبین...... دو کندھوں کے درمیان فاصلہ لمبا۔

Marfat.com

عرض الصدر...... چھاتی چوڑی۔

طویل الزندین...... بازو لمبے۔

سائل الاطراف...... انگلیاں لمبی۔

رجب الرحہ...... ہتھیلی کشادہ تھی۔

خمصان الاخمصین...... پاؤں کے تلوے گہرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قد مبارک میں معجزۂ خداوندی:

سبط القص...... لمبا سیدھا قد، سیدھا قد، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد لمبا نہ تھا نہ چوڑا تھا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا لمبے سے لمبا انسان جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قد اونچا ہو جاتا تھا اور اس کا نیچے ہو جاتا تھا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قد چھ فٹ سے زیادہ نہ ہوگا، میرا اندازہ ہے۔ ''اطول من المربوع واقصر من المشذب'' یہ لفظ بتاتا ہے کہ چھ فٹ سے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد ہونا چاہئے۔ الفاظ کی دلالت کوئی نہیں، میں قیاس کر رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کا اتنا بڑا تھا کہ جب وہ گھوڑے پر بیٹھتے تھے تو پاؤں زمین پر لگتے تھے۔ یہ عباس رضی اللہ عنہ چچا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قد اونچا ہو جاتا تھا اور ان کا نیچا نظر آتا تھا۔

اللہ کی مان اور اللہ سے مانگ:

یہ ہے ہمارا رہبر، یہ ہمارا ہادی، یہ ہمارا رسول، اس کے گن گانا، یہ ہے تبلیغ، بھائی! اللہ کا نبی بہت بڑا ہے۔ یہ ساری جو میں تفصیل کر رہا ہوں ایک جملے میں اس کا اجمال آگیا۔ ایک جملے میں اجمال آگیا۔

ساری آسمانی کتابوں کا خلاصہ قرآن۔ قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ۔ سورۃ فاتحہ کا خلاصہ ''ایاك نعبد و ایاك نستعین''

Marfat.com

یہ سارا مجمع، یہ ایک جملہ رٹ لے۔ اللہ، اللہ کی مان اور اللہ سے مانگ۔ ''ایاک نعبد'' اللہ ہی کی بندگی، اللہ کی مان ''وایاک نستعین'' اور اللہ سے مانگ۔ یہ جملہ دن میں سو آدمیوں کو سنا دو تو آپ نے چار کتابوں کی تبلیغ کر دی۔ چار کتابوں کی۔

دعوت میں اجمال ہے تفصیل نہیں:

بھائی! تبلیغ کے لئے دو گھنٹے کا بیان ضروری نہیں بلکہ دعوت میں اصل اجمال ہے، تفصیل نہیں ہے۔

میں نے مولانا سعید خان صاحبؒ سے سنا تھا۔ جتنی تفصیل آئے گی۔ اختلاف بڑھتا جائے گا۔ جتنا اجمال ہوگا۔ دل جڑے رہیں گے۔ کام صحیح رہے گا۔ جتنی تفصیل آتی جائے گی ایک نماز کے مسئلے میں جو تفصیل چلی تو اللہ اکبر سے سلام پھیرنے تک کوئی دو سو جگہ پر علماء اور محدثین کا مسائل میں اختلاف چلا، دو سو جگہ پر صرف ایک رکعت پر تو تبلیغ میں اصل تو جمال ہے۔ میں ایک جملہ میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ ایک جملہ چار کتابوں کی دعوت ہے۔ چار کتابوں کی۔ چار کتابوں کی دعوت آپ نے دے دی۔

بھائی! صرف اللہ کی بندگی کر، صرف اللہ سے مانگ۔ یہاں بھی کامیاب، وہاں بھی کامیاب۔ جا اوروں کو بھی جا کر بتا۔ دو کام ہو گئے۔ دعوت بھی دے دی۔ ختم نبوت پہ کھڑا بھی کر دیا۔

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت کی حفاظت:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور اللہ کی ذات جیسی شفیق کائنات میں کوئی نہیں۔ انہیں سے ہماری جفا چل رہی ہے۔ انہیں سے ہماری جفا چل رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو محفوظ رکھا تا کہ قیامت تک آنے والی نسلیں، ان کو یہ خطرہ ہے کہ یہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا۔ یہاں کیا کیا تھا۔

دن میں کیا کرتے تھے۔ رات میں کیا کرتے تھے۔ گھر میں کیا کرتے تھے مسجد میں کیا کرتے تھے۔ بیوی کے ساتھ کیسے تھے۔ بھائیوں کے ساتھ کیسے تھے۔ دوستوں کے

Marfat.com

ساتھ کیسے تھے۔صحابہؓ کے ساتھ کیسے تھے۔ مسجد میں کیسے تھے۔

زندگی کی ہر چیز کو اللہ پاک نے کھول کھول کر بتا دیا۔ ہر ہر عمل کھول کھول کر بتایا۔ اس کی عظمت لوگوں کے دلوں میں بٹھانا۔ یہ ہمارے ذمے ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے دل بھر جائیں۔ اللہ صحابہ کو جزائے خیر دے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک چیز ہم تک پہنچائی۔ دیکھو ایسی تفصیل کسی نبی کی نہیں ملتی جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر کے بتا دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر بالوں کی کیفیت:

دقیق المسربه دیکھنے والوں کی نظر دیکھو۔ کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر کوئی بال نہیں تھے۔ یہ سینے کے درمیان، پستانوں (چھاتی) کے درمیان سے بالوں کا ایک باریک خط چلتا تھا۔ ایک دھاری دار لکیر چلتی تھی۔ جو ناف پر آ کر ختم ہو جاتی تھی۔ بس یہ تھے جسم پر بال، باقی جسم پر بال نہیں تھے۔

ہاں اشھر الذراعین الصدر: کچھ کندھے پر، کچھ آگے سینے پر۔ باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم ایسے شیشے کی طرح صاف و شفاف۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ مبارک:

سواء البطن والصدر...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اور پیٹ برابر تھا۔ یہ نہیں کہ شیخ جی ادھر جا رہے پیٹ ادھر جا رہا۔

میاں جی ادھر جا رہے پیٹ ادھر جا رہا۔ وہ میں نے کچھ دن پہلے تھانیداروں میں بیان کیا۔ میں نے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا۔ میں نے ویسے ہی کہا کہ یہ نہیں کہا کہ تھانیدار ادھر جا رہا، پیٹ ادھر جا رہا۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک تھانیدار واقعتہً ہی ایسا تھا۔ اس کا پیٹ ادھر جا رہا تھا وہ ادھر جا رہا تھا۔ میں نے پھر معافی مانگی۔ میں نے کہا بھائی معاف کرنا میں نے ویسے ہی مذاقاً ایسے کہا ہے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ کوئی تھانیدار واقع ہی ایسے پیٹ والا بیٹھا ہے۔

Marfat.com

سواء البطن والصدر ...... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ پیٹ برابر تھا۔ ہم کو کام کرنے ہیں۔موٹے پیٹ کے ساتھ کام ہو سکتا ہے۔

خصوصیتِ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ امت تو مجاہد امت ہے۔اللہ کی راہ میں دھکے کھانے والی امت ہے۔گرمی، سردی سہنے والی امت ہے۔گھاٹ، گھاٹ کا پانی پینے والی امت ہے۔اور روکھی سوکھی کھانے والی امت ہے۔

اب یہ کھا، کھا، کھا کھا کے پورے گنبد اوپر سجا رہے ہے۔او بھائی! موٹے آدمی ناراض نہ ہوں، معاف کردیں۔ایسے ہی بات آ گئی۔ممکن ہے کوئی بھائی سمجھے ہم پہ چڑھائی کردی۔نہیں بھائی! ویسے بات آ گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانا یہ ہماری گواہی بنائی۔ ہمارے ذمے بنایا۔ ہمارے ذمے کردیا۔جاؤ کرو، پھرو، سارے عالم کو بتاؤ۔

یہ ہے رہبر، یہ ہے ہادی، یہ ہے کامل، یہ ہے اکمل۔

اس کے ہاتھ میں ہے جنت کی چابی، جو اس کے قدم بقدم چلے گا جنت تک پہنچے گا۔جو اس سے ہٹے گا دنیا اور آخرت میں ہلاک و برباد ہوگا۔یہ سبق ساری دنیا کو سنانا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریاں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے نام بھی سلامت رکھے ہیں۔وہ بھی نہیں بھولنے دیئے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بکریاں تھیں، جن کا دودھ دوہا جاتا تھا اور شام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچایا جاتا تھا۔

عجوہ، اور سقہ، اور زمزم، اور برکہ، اور ورشہ، اور اطلال، اور اطراف، اور غیفہ اور عمرہ۔یہ نو بکریاں تھیں۔دسواں بکرا تھا۔یمن جوان کے ساتھ رہتا تھا۔نو بکریوں کا دودھ سر شام دوھ کے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچایا جاتا تھا۔اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اس طرح محفوظ کیا کہ بکریوں کے نام بھی آج کھڑے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں، خچر، گدھا اور گھوڑوں کے نام

عضباء، شہبا، جدعا، قصواء۔ یہ وہ اونٹنیاں ہیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری فرمائی۔

دلدل عفیر ۔ یہ وہ خچر ہیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری فرمائی۔

یعفور ۔ یہ وہ گدھا ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری فرمائی۔

سکب، سبحہ، لحیف، طراز۔ یہ وہ گھوڑے ہیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری کرنے والے

پچاس آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے، اونٹ اور خچر اور گدھے کی سواری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے۔ سب کے نام لکھے پڑے ہیں۔

فلاں موقعے پر فلاں ساتھ تھا۔ فلاں موقعے پر فلاں ساتھ تھا۔ فلاں موقعے پر فلاں ساتھ تھا۔

ایک ایک، ایک کا نام لکھا پڑا ہے۔ ایسی محفوظ، مکمل زندگی۔

حفاظت سلسلۂ نسب:

سلسلۂ نسب محفوظ پڑا ہے۔ سلسلۂ نسب آدم علیہ السلام تک اللہ نے محفوظ کر دیا اپنی حفاظت کی چھتری میں رکھا۔ میں حیران ہوں، دس ہزار سال میں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب پر کوئی آنچ نہیں آنے دی۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی ابن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر (فہر وہ جس کو قریش کہا گیا) بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

اکیس باب پر متفق علیہ ہیں ساری دنیا کے مؤرخین اور اہل علم اور اکیس دادیوں

Marfat.com

پر۔ ماں سے لے کر دادیوں تک سارے متفق علیہ ہیں کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام آمنہ پھر حضرت عبداللہ کی والدہ کا نام فاطمہ، پھر عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمٰی پھر آگے عاتکہ پھر جبی، پھر فاطمہ، پھر ہند، پھر مخشیہ، پھر ماریہ، پھر عاتکہ، پھر لیلیٰ، پھر جندلہ، پھر عکرشہ، پھر برہ، پھر عوانہ (کا نام ہند بھی ہے)، پھر سلمٰی، پھر لیلیٰ (لیلیٰ کا نام خنذف بھی ہے)، پھر ربابہ، پھر سودہ، پھر معانہ، پھر مھدد، بیس دادیوں کے نام محفوظ ہیں۔

پھر عدنان سے آگے آدم علیہ السلام تک بعض اتفاق کرتے ہیں۔ اتفاق کرنے والوں میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں اور ابن اسحٰق بھی ہیں اور ابن جریر بھی ہیں۔ اتنے اساطین ہیں کہ آگے بولنے میں بھی کھٹکا نظر نہیں آتا، تو عدنان بن ادبن ہمیسع بن سلامان بن عوص بن بوز بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشد بن حز بن بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاتم بن ناحش بن ماخی بن عفیی بن عبقر بن عبید بن الدعا۔

الدعا وہ سردار ہے جس نے نیزے کا تعارف کروایا۔ عوام اور سلیمان علیہ السلام کا زمانہ ایک ہے۔

پھر الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن ارعوی بن عیضی بن ذیشان بن عیصر بن اقناد بن ایہام بن مقصر بن ناحث بن ذراح بن سمی بن مزی بن عوض بن عرام بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ اسلام بن آزر بن ناحور بن سروج بن رعو بن فائح بن عابر بن ارفکشاد بن سام بن نوح علیہ السلام بن لاملک بن متوشائخ بن ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام بن یارد بن ملہل ایل بن قینان بن آنوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ السلام، اسی باب ہیں جن کو دس ہزار سال کا عرصہ مٹا نہیں سکا۔

صفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین وان اللہ بکل شیءٍ علیمًا. (الاحزاب:۴۰)

Marfat.com

یا ایّھا النبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا و نذیرا وداعیا الی اللّٰہ باذنہٖ وسراجا منیرا۔ (سورۃ الاحزاب)

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ (الانبیاء:۱۷)

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا۔ (الفرقان:۱)

نٓ والقلم وما یسطرون مآ انت بنعمت ربک بمجنونٍ۔ (نٓ:۲)

والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غویٰ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ علّمہٗ شدید القویٰ ذومرۃ فاستویٰ وھو بالافق الاعلیٰ۔ ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ (النجم:۹)

والضُّحٰی۔ والیل اذا سجٰی۔ ما ودّعک ربک وما قلٰی۔ وللاٰخرۃ خیرٌ لک من الاولٰی۔ ولسوف یعطیک ربک فترضٰی۔ الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔ (الم نشرح:۴)

انا اعطینک الکوثر۔ فصل لربک وانحر۔ ان شانئک ھو الابتر۔ (الکوثر:۱-۲)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی ہے، قرآن پاک سے۔ وہ میں نے تفصیل بتائی، یہ اجمال ہے، ہم شہداء ہیں۔ میں یہ کام کر رہا ہوں، بیان بھی کام ہے۔ تشکیل بھی کام ہے۔ دونوں ہی کام ہیں۔ یہ کام کی بات نہیں ہو رہی۔ یہ کام ہو رہا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بٹھانا ہی تو کام ہے۔ نکالے گا تو اللہ ہم تو منت ہی کریں گے۔

میرے بھائیو! اور بتاؤں ابھی چند دن کی بات ہے، ہماری جماعت دیپال پور

Marfat.com

میں تھی۔ میں فجر پڑھ کے ٹہلنے نکلا۔ واپس آ رہا تھا ایک لڑکا کوئی چودہ سال چمٹا بجاتا جا رہا تھا۔ فقیروں کا سامنے جھگیاں تھیں۔ ایک زمیندار کے کھیت میں۔

میں نے پوچھا: اوکی ناں ہے تیرا۔

آکھدا جی، کیہڑ اجیندی زمین وچہ اسیں بیٹھے ہوئے آں۔ جس زمیندار کی زمین پر انہوں نے جھونپڑیاں ڈالی تھیں۔ کہنے لگا: کیہڑ اجیندی زمین تے اسیں آبیٹھے ہوئے آں۔

میں آکھیا: تینوں نبی دا کوئی نہیں پتہ؟

اس نے کہا جی مینوں تاں کوئی نہیں پتہ۔ میں نے کہا: کلمہ آندا ای؟ آکھے جیا!

اس نے کہا ٹوٹا پھوٹا لا الہ الا اللہ محامد رسول اللہ۔

میں نے کہا: ایہہ محمد ﷺ کون ہے؟ آکھے جی مینوں تاں پتہ کوئی نہیں۔

بالکل نا آشنا ہو چکی ہے امت۔ میں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک چیز جتنی میرے بس میں ہے، میں مجمع کے سامنے لانے کی کوشش کرتا ہوں۔ کچھ پتہ نہیں مجمعے کو ہمارا رسول کون ہے؟ ہما اللہ کون ہے؟ ایسی نا آشنائی، صرف کانوں نے سنا ہے کہ محمد! بس وہ کون ہے؟ وہ کیا ہے؟ وہ کیسا ہے؟ اس کی قربانیاں اس کا درد امت کے لئے اس کا غم اس کی کڑھن اس کا پسینا، اس کا رونا، دھونا تو سامنے نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پہ رونا، یہ ہے کام۔ جب یہ بیٹھ جائے گی۔ اگلے کام جلدی ہو جائیں گے۔

جب پیسہ آجائے گا ناں پھر گاڑی خریدنا، سیاست کرنا جلدی جلدی ہو جاتا ہے۔ پیسہ آجائے گا۔ پہلے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی بنیاد بن جائے، پھر نماز کا، حسن پھر اخلاق، پھر علم، پھر ذکر، پھر اخلاص یہ ساری چیزیں پھر بڑی جلدی اندر اترتی چلی جاتی ہیں۔ ابتداء میں بنیاد بنانا ہی مشکل ہے۔ ساری دنیا کے مسلمانوں کے اندر اور سارے انسانوں کے اندر ہم نے اس محنت کو لے کر پھرنا ہے۔

محنت کا مرکز مساجد ہیں

ساری امت کے ذمے ہے۔ بھائی! ہر محنت کا ایک مرکز ہوتا ہے۔ ہر محنت کا

Marfat.com

ایک سینٹر ہوتا ہے۔ ہر محنت کا ایک دفتر ہوتا ہے۔

اللہ کا کرم ہو اللہ پاک نے سارے عالم کے انسانوں کو اللہ کا پیغام پہنچانے، سنانے، بتانے، سمجھانے کے لئے نہ تو ہمیں عمارت کا مکلف بنایا۔ نہ دفتر کا مکلف بنایا۔ نہ سینٹر کا مکلف بنایا۔ ہمیں مسجد دے دی، یہ تمہارا مرکز ہے۔ یہ تمہارا دفتر ہے۔ یہ تمہارا سینٹر ہے۔ یہ تمہارا محکمہ ہے۔ یہی تمہارا سب کچھ ہے۔ مسجد ہماری محنت کا مرکز مسجد ہماری محنت کا دفتر مسجد ہماری محنت کا سینٹر مسجد ہماری محنت کی عمارت ہمارا کوئی دفتر نہیں، سوائے مسجد کے ہماری کوئی جگہ نہیں سوائے مسجد کے ساری اس محنت کا جو سر چشمہ ہے، جو منبع ہے، جہاں سے یہ چشمہ نکلتا اور ابلتا ہے وہ اللہ پاک نے مسجد کو بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بیٹھ کر نظام چلایا۔ مسجد کے ساتھ اپنی امت کو جوڑا، مسجد کے ساتھ غریب کو جوڑا، مسجد کے ساتھ امیر کو جوڑا، مسجد کے ساتھ خواص کو جوڑا، مسجد کے ساتھ عوام کو جوڑا۔

اس وقت پچانوے فیصد طبقہ مسجد سے جڑا ہوا نہیں ہے۔ پچانوے فیصد تو نماز ہی نہیں پڑھتے پانچ فیصد جو نمازی ہیں ان میں سے تین فیصد تو گھروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ میرا اندازہ ہے، اللہ کرے غلط ہو۔ میں نے کونسا گنا ہے۔ اندازہ لگا رہا ہوں دو فیصد مشکل سے مسجد میں آ کے نماز پڑھتے ہیں۔

غریب تبلیغ کے اہل ہیں

میں جب پہلی دفعہ گیا ناں رائیونڈ ۱۹۷۱ء میں، سو ایک آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اکثر میواتی تھے۔ مشتاق صاحب ہدایت دے رہے تھے، پیچھے ڈاکٹر اسلم صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ جماعتیں روانہ کر رہے تھے۔ تین جماعتیں روانہ ہوئیں اس دن۔ پہلی جماعت میاں جی عمراؤ خان کی پکاری گئی۔ عمراؤ خان تو میاں جی کھڑا ہوا اور ساتھ کہا گیا امیر۔ میرے ذہن میں تو امیر کا کچھ اور مطلب تھا۔ کالج سے نکلا ہوا تھا۔ میں نے کہا یہ کوئی امیر ہے یا گنوار ہے۔ کہا: بھائی امیر کھڑے ہو جائیں۔ عمراؤ خان وہ ایسے ہی نہ اس کا رعب

Marfat.com

اور نہ لباس اس کا۔

جب فقیروں کا مجمع تھا تو اُلفتیں تھیں، محبتیں تھیں۔ جب بڑے لوگ آنے لگے تو دلوں میں دراڑیں پڑنا شروع ہوگئیں۔ اس لئے تو ہمارے بڑے کہتے ہیں۔ فقیروں میں کام کرو...... فقیروں میں کام کرو...... غریبوں میں کام کرو...... یہ بنیاد ہیں، بنیاد ہیں۔

جو اپنی طبیعت کے غلام نہیں ہوتے......

حالات کے مارے ہوتے ہیں......

زمانے کے ستائے ہوتے ہیں......

طبیعت کے غلام نہیں ہوتے......

مال دار تو غلام ہے، اسے آئس کریم بھی چاہئے......

اسے Pepsi بھی چاہئے......

اسے برگر بھی چاہئے......

اسے میکڈونلڈ بھی چاہئے......

اسے ایئر کنڈیشنڈ بھی چاہئے......

اسے گدے والا بستر بھی چاہئے......

پھر حضرت والا کچھ سوچیں گے کہ میں جاؤں کہ نہ جاؤں۔ غریب نے ایک چادر اٹھائی، چل میرا بھائی مل گئی تو روزی نہ ملا تو روزہ۔

یہ ہیں تبلیغ کے کام کے اہل۔ میں کوئی بڑے لوگوں کی کمی بیان نہیں کر رہا ہوں۔ یہ ایک نظام ہے۔

فضائل امراء

عمرؓ مانگا گیا...... ادھر کے فضائل بھی سن لو تا کہ اعتدال رہے۔ عمرؓ مانگا گیا......

صہیب نہیں مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے......

بلال نہیں مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے......

عمار نہیں مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے......

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ مانگا۔ یا اللہ! عمرؓ دے عمرؓ۔ تو مالدار بھی خوش ہو گئے نال بھائی! یا اللہ عمرؓ دے عمرؓ۔ اور بتاؤں؟......

عشرہ مبشرہ امیر تھے

عشرہ مبشرہ امیر تھے۔ وہ دس جن کو بیک وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں کہا: ابوبکرؓ جنتی...... عمرؓ جنتی...... عثمانؓ جنتی...... علیؓ جنتی...... طلحہؓ جنتی...... زبیرؓ جنتی...... سعدؓ جنتی...... ابوعبیدہؓ جنتی...... عبدالرحمٰنؓ جنتی...... ابوالاعور سعیدؓ جنتی......(رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ)

یہ وہ دس آدمی ہیں جن کو کہا جاتا ہے عشرہ مبشرہ۔ ان کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنی بندگی کرو کہ لکڑی کی طرح گڑ جاؤ......

اتنے روزے رکھو کہ سوکھ کے کانٹا بن جاؤ......

اتنے سجدے کرو کہ گھٹنوں اور ماتھے پر بکری کی طرح بڑے بڑے نشان پڑ جائیں اتنا کچھ کرو لیکن ان دس میں سے کسی ایک کے بارے میں اگر تم بغض لے کر مر گئے تو اللہ تمہیں ناک کے بل اٹھا کے جہنم پھینک دے گا۔ یہ وہ دس لوگ ہیں۔

ان دس آدمیوں میں غریب کوئی نہیں، فقیر کوئی بھی نہیں۔

ان میں انصاری کوئی نہیں......

ان میں غیر قریشی کوئی نہیں، دس کے دس قریشی ہیں۔

دس کے دس سردار ہیں......

دس کے دس فقیر کوئی نہیں۔ سب اونچے لوگ ہیں۔

ابوعبیدہؓ نے فقر اختیار کیا ہوا تھا۔ فقیر نہیں تھے۔ پورے شام کے گورنر تھے۔ فقیر کیسے تھے؟ خود اپنے اوپر فقر مسلط کیا ہوا تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا ترکہ

اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ سرمایہ دار بھی تھے اور حکمران بھی تھے اور عبدالرحمٰن بن

Marfat.com

عوف رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو تین ارب دس کروڑ بیس لاکھ دینار کا ترکہ چھوڑا۔ دینار سکہ ساڑھے چار ماشے سونے کا ایک دینار تھا۔

ساڑھے چار ماشے سونے کا ایک دینار ہوتا تھا۔ تین ارب، دس کروڑ بیس لاکھ دینار۔ ایک ہزار اونٹ......

ایک ہزار گھوڑے......

دس ہزار بکریاں......اور کن میں سے ہیں؟ عشرہ مبشرہ......

تو میری بات کا کوئی مطلب غلط نہ لے کہ میں مال داروں کا درجہ نیچا کر رہا ہوں۔ وہ اپنی جگہ پہ مطلوب ہیں۔ لیکن بنیاد کا پتھر غریب بنے گا۔ یہ صاف بات ہے۔ بنیاد بوجھ اٹھاتی ہے، بوجھ غریب اٹھاتا ہے۔

اہمیت وفضیلتِ غرباء

عیینہ بن حصین۔ اقرع بن حابس۔ کہنے لگے ان کو اٹھا دے تو ہم تیری بات سنتے ہیں۔ ان کو اٹھا دے تو ہم تیری بات سنتے ہیں۔ کون؟ سلمانؓ، عمارؓ، صہیبؓ، بلالؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، واثلہ بن اسقعؓ، ان کو اٹھا دے۔ اٹھا دے پھر ہم تیری بات سنتے ہیں۔ یہ غریب لوگ ہیں ہم ان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کوئی بات نہیں اٹھا دیں۔ اپنے ہی ہیں۔ چلو اسی بہانے بات سن لیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا چلو ٹھیک ہے، میں اٹھا دیتا ہوں۔

کہنے لگے نہیں، نہیں لکھ کر دو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: علی کو بلاؤ۔ علیؓ کو بلاؤ، کاتب تھے، علیؓ قلم دوات سنبھالے ہوئے آ رہے۔ علیؓ کے آنے سے پہلے جبرئیل آ گئے:

لَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. (الانعام: ۵۲)

Marfat.com

ان غریبوں کو آپ نہیں اٹھا سکتے۔ آتے ہیں تو آئیں، نہیں آتے تو نہ آئیں۔ اگر آپ نے ان کو اٹھادیا تو آپ ظالم ہو جائیں گے۔

کتنی بڑی ڈانٹ آئی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو!!

کتنی بڑی تنبیہ آئی، ظالم کہا، کہا ظالم۔ آپ نے غریبوں کو اٹھا دیا تو آپ ظلم کریں گے۔

پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا خطاب آیا۔ آپ نے کہا: بھائی آپ کی مرضی، آتے ہو تو آؤ نہیں آتے تو نہ آؤ۔ یہ ساری جب بات چلی تو ان کے دل پہ ضرور گزری کہ بھائی ہمارے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے؟...... ہمیں دور کیا جا رہا ہے...... ہمیں اٹھایا جا رہا ہے...... تو اب پہلے تو حکم تو یہ آیا کہ آپ ان کو اٹھا نہیں سکتے۔

دوسرا حکم ان کی دلجوئی کے لئے آیا، وہ کیا تھا؟......

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ. (الانعام:۵۴)

دیکھو آدابِ مجلس یہ ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں ابھی اگر کوئی آدمی اس دروازے سے اندر آئے تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ وہ آکر ہمیں سلام کرے۔ اللہ پاک نے یہاں قانون بدل دیا۔ کہا: اے میرے نبی! یہ لوگ، یہ فقیر بندے، جب تیری مجلس میں آئیں حکم تو یہ ہے کہ یہ سلام میں پہل کریں، پر ان کے لئے میں خصوصی طور پر آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کو سلام میں پہل کیا کریں۔ اور کہا کریں: سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ...... تو ہمارے نبی نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ اُمِرْتُ اَنْ اَبْدَءَ هُمْ بِالسَّلَامِ.

اللہ تیرا شکر ہے تو نے میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا کیے جنہیں سلام کرنے کا مجھے حکم دیا گیا۔

حضور ﷺ والی محنت کی ترتیب

تو آپ نے غریب کو مسجد میں جوڑا، امیر کو جوڑا......

غنی کو جوڑا، حاکم کو جوڑا......

Marfat.com

محکوم کو جوڑا، غلام کو جوڑا......

آ قا کو جوڑا، اعلیٰ کو جوڑا......

ادنیٰ کو جوڑا، مہتر کو، کہتر کو......سب کو مسجد میں جوڑ دیا......

تو بھائی! تبلیغ کا کام بڑا آسان، چھپر۔ بات تو چھپر سے چلی تھی تو کہاں کہاں بھول بھلیاں میں گم ہوگئیں۔ جب چھپر تھے تو دل جڑے ہوئے تھے۔ جب لینٹر پڑے تو دل لینٹر کی طرح ہونے لگے۔ اللہ نہ کرے ہو جائیں، لیکن یہ نظام نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں ہم نے فقر کا تو امتحان پاس کیا پر غنا کا امتحان پاس نہ ہوسکا۔ جب صحابہؓ کا یہ مسئلہ ہے تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں۔ کہیں وہ نہ ہو کہ ہمارے اندر بددلی نہ پیدا ہو جائے۔ تو میں نے یہ بھی ساتھ وضاحت کر دی۔ بھائی! یہ تو نظامِ فطرت ہے۔ ہو ہی جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد کا خوگر بنایا۔ خود مسجد والے بن بیٹھے۔

اب اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں طوبیٰ۔ مبارک ہو۔ کس کو؟ جس نے وضو کیا......

کہاں گیا؟......

میرے گھر کو......

کس کے لئے آیا؟

ثم زارنی...... ملاقات؟ نہیں، کہا: میری زیارت کو آیا۔ پردے اٹھ گئے۔ اللہ سامنے......پھر آ گے کیا؟

فحق علی المزور ان یکرم زائره...... میرے بھی ذمے ہے زیارت کرنے والے کا اکرام کرو۔ تو اس وقت اللہ آپ کا اکرام کر رہا ہے۔ آپ کا پسینہ بہتا دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔ آپ کو گرمی میں پھنسا ہوا دیکھ کر راضی ہو رہا ہے۔

شجرۂ طوبیٰ کی عظمت

اور طوبیٰ کا ایک اور مطلب بتادوں، اسی کے ساتھ یاد آ گیا۔

Marfat.com

طوبیٰ۔ ہاں بھائی ان کو طوبیٰ دے دو، طوبیٰ دے دو۔

ان کو دے دو۔ کیا ہے؟ طوبیٰ کیا ہے، جنت میں ایک درخت ہے۔ جس کا تنا موٹا ہے کہ اس تنے کے گرد پانچ سالہ اونٹ پہ بیٹھ کے دوڑنا شروع کرو، دوڑتے، دوڑتے، دوڑتے اونٹ بڈھا ہو جائے گا۔

تھک جائے گا......

پھر گر جائے گا......

پھر مر جائے گا......

لیکن اس کے تنے کے گرد چکر پورا نہیں کر سکے گا۔

طوبیٰ ان سب کو دے دو، یہ درخت ہے۔

اس کے نیچے تین چشمے...... معین...... سلسبیل اور رحیق یہ تین چشمے اس کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے میرے ذمے ہے مسجد والے کا میں اکرام کروں۔ میں عزت کروں۔ تو ہم اللہ پاک کے گھر میں، اللہ کے دربار میں پانچوں وقت کی حاضری دینے والے بنیں، یہ ہے دین کی محنت۔

ایک آدمی تھا جبلہ بن اہم لمبا قد ہے، گھڑی بھی آگے جا چکی ہے، آخر میں مرتد ہو کے قیصر کے شہر استنبول چلا گیا۔ عمرؓ فاروق کا وفد وہاں گیا، اس سے ملا، کہنے لگے تو مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا۔ وہ کہنے لگا میں نے اتنا بڑا جرم کیا ہے، کیا میری توبہ ہے؟ انہوں نے کہا بالکل توبہ ہے، بس تو مسلمان ہو جا، توبہ قبول ہو جائے گی، اس نے کہا میری دو شرطیں ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا شرطیں ہیں؟ اس نے کہا کہ پہلے تو عمر فاروقؓ (امیر المومنین) میرے نکاح میں اپنی بیٹی دے دیں، دوسرا خلافت میرے نام لکھ کے دیں تو میں مسلمان ہو جاتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا جہاں تک ان کی بیٹی کا معاملہ ہے تو ان کی بیٹی تمہارے نکاح میں ہم لے کر دیں گے لیکن خلافت ایک اجتماعی چیز ہے۔ اس کا ہم وعدہ نہیں کر سکتے۔ حضرت عمرؓ کے پاس جب یہ وفد واپس آیا اور قصہ سنایا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم خلافت کا وعدہ بھی کر دیتے تاکہ وہ جہنم سے تو بچ جاتا۔ اگر جبلہ ایمان نہ لاتا، نہ لایا تو عمرؓ کی

Marfat.com

شان میں کوئی فرق نہ آنا تھا لیکن اس درد وغم کی وجہ سے ان کو یہ شان ملی کہ ان کے اندر نبوت والا درد اٹھا، نبوت والا غم اٹھا۔ بے قرار ہو کے پھر ایک دفعہ دوبارہ وفد بھیجا اور فرمایا کہ جبلہ سے ملنا اور کہنا کہ تو آ جا، عمرؓ کہہ رہا ہے کہ بیٹی بھی دے دوں گا اور حکومت بھی دے دوں گا بس تو مسلمان ہو جا اور آ جا، جب یہ وفد گیا اور شہر میں داخل ہوا تو سامنے سے ایک جنازہ آ رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کس کا جنازہ ہے؟ جواب ملا یہ جبلہ بن اہم، عرب سردار کا جنازہ ہے۔ دنیا سے اٹھ گیا۔ وہ بڑے جرم کر کے نکلا تھا اس کے باوجود حضرت عمرؓ آخرت کو سامنے رکھ کر اس پہ اتنے شفیق ہو رہے ہیں کہ تو آ جا تجھے حکومت بھی دے دوں گا اور تجھے لڑکی بھی دے دوں گا۔ جتنے تو نے مسلمان قتل کئے، سارے معاف کر دوں گا، بس تو کلمہ پڑھ لے۔

نبوت کا غم اور نبوت کا درد

ان کے ہاں ایک آدمی کا مسلمان ہونا اتنی قیمت رکھتا تھا اور ہم اپنوں کو بدعائیں دے رہے ہیں، حکومت کو بدعائیں دے رہے ہیں، کوئی فوج کو بدعائیں دے رہا ہے، کوئی پولیس کو، کوئی سیاستدانوں کو، کوئی کسی کو، ہم سارے ہی ایک دوسرے کیلئے بدعائیں کر رہے ہیں۔ بھائیو! ساری امت کے لئے روتے رہو، یہ نبوت کا غم ہے۔ یہ نبوت کا درد ہے۔

حضرت حمزہؓ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں

وحشیؓ جس نے جب حضرت حمزہؓ کو شہید کیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ہچکیوں کے ساتھ نہیں روئے۔ لیکن جب ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ کی نعش پہ آئے تو اپنے چچا کی لاش کو دیکھ کر آپ کو ہچکی لگ گئی۔ ناک کٹا ہوا، کان کٹے ہوئے، سینہ چیرا ہوا، آنکھیں نکالی ہوئیں، کلیجہ کاٹا ہوا، چبا چبا کے وہاں تھوکا ہوا، تو آپ کو ہچکیاں لگ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جبرائیل کو اتارا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپ اتنا غم نہ کریں۔ ہم نے عرش پہ لکھا ہے والحمزۃ اسد اللہ واسد رسولہ حمزہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شہداء کی سرداری دے

Marfat.com

دی۔ شہداء کا سردار بنا دیا۔ قیامت تک اس امت میں جتنے شہید ہوں گے، سب کا جھنڈا حضرت حمزہؓ کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور سارے شہداء ان کے پیچھے ہوں گے۔ سیدالشہداء آپؐ نے ستر دفعہ ان کی جنازہ پڑھی۔ آج کسی نبی علیہ السلام کا جنازہ بھی کسی نے اتنی بار نہیں پڑھا لیکن ایک شخص دنیا میں ایسا آیا ہے جس کا جنازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر مرتبہ پڑھا۔ جنازے لائے جاتے، ستر شہید ہوئے تھے، جنازے اٹھائے جاتے، حضرت حمزہؓ کا جنازہ رکھا رہتا تھا، دوسرا جنازہ اٹھا دیا جاتا، حضرت حمزہؓ کا رکھا رہتا تھا، پھر قبر میں اتارا۔

پھر ایسا غم کہ جب مدینے کو لوٹے تو چاروں طرف سے رونے والیوں کی آوازیں سنیں، نوحے سنے تو آپؐ پر رقت طاری ہوگئی کہا آج سب کے رونے والے ہیں۔ میرے چچا پہ رونے والا کوئی نہیں۔ حضرت سعدؓ بن عبادہؓ کو پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو انہوں نے انصاری عورتوں کو بھیجا۔ انصار کی عورتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پہ بیٹھ کے رونے کے لئے مل کر آئیں۔ ابھی نوحہ بند نہیں ہوا تھا، اس کے بعد زور زور سے چلانا بند ہوا ہے، تو جب آپؐ نے باہر آواز سنی دیکھا تو عورتیں جمع ہیں۔ پوچھا کیوں آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ حمزہؓ پہ رونے آئی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا چلی جاؤ اللہ تمہیں جزا دے۔

ایک کافر کا کلمہ پڑھ لینا ہزار کافروں کے قتل سے زیادہ محبوب ہے

اس قاتل سے آپؐ نے کتنا دکھ اٹھایا تھا لہٰذا آپؐ نے فرمایا جہاں وحشیؓ ملے اسے قتل کر دیا جائے۔ وحشیؓ کو پتہ چلا تو وہ بھاگ کر طائف چلا گیا۔ اس کو کسی نے کہا کہیں بھی تمہیں زمین پناہ نہ دے گی البتہ خود ان کے پاس چلا جا، جو چلا جائے اس کو معاف کر دیتے ہیں چاہے کتنا بڑا مجرم کیوں نہ ہو، تو تو کلمہ پڑھ لے۔ وہ مسجد نبویؐ میں آیا، منہ چھپایا ہوا کہ کہیں پہچانا نہ جاؤں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایسے سر جھکائے بیٹھے تھے۔ قریب آیا اور ایسے منہ سے کپڑا ہٹایا کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ آپؐ اسے نہیں پہچان رہے۔ ایک دم صحابہ کرامؓ اٹھے اور تلواروں کی آواز آئی۔ آپؐ نے کہا کیا

Marfat.com

ہوا؟ کہا یا رسول اللہ یہ وحشی ہے۔ ہر ایک کی تمنا تھی کہ میں آگے بڑھ کے قتل کر دوں تو آپ ؐ نے کہا پیچھے ہٹ جاؤ۔ ایک آدمی کا کلمہ پڑھ لینا مجھے ہزار کافروں کو قتل کر دینے سے زیادہ محبوب ہے۔

وہ شیر تیرے ہاتھوں کیسے قتل ہو گیا؟

تو آپ ؐ اس کی طرف ایسے دیکھتے رہے، دیکھتے رہے، پھر آپ ؐ نے کہا تو ہی وحشی ہے؟ انہوں نے جواباً کہا جی۔ آپ ؐ نے سامنے بٹھایا پھر آپ ؐ نے فرمایا میرا چچا تو شیروں جیسا تھا، تیرے ہاتھوں وہ قتل کیسے ہو گیا؟ تو نے کیسے قتل کیا تھا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ؐ میں زبیر بن مطعم کا غلام تھا۔ حضرت حمزہ ؓ نے بدر میں اس کے چچا عدی کو قتل کیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ حضرت حمزہ ؓ، حضرت علی ؓ یا آپ ؐ تینوں میں سے کسی ایک کو قتل کر دے گا تو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔ تو میں حضرت حمزہ ؓ سے تو اتنا ڈرتا تھا کہ میں سوچتا تھا کہ سویا ہوا بھی ہو گا تو میں اس پہ وار نہیں کر سکتا۔ تو آپ ؐ کے بارے میں پتہ تھا کہ آپ پہ پہرہ ہو گا، اس لئے آپ پہ بھی وار نہیں کر سکتا تھا۔ میں تو علی ؓ کو قتل کرنے نکلا تھا۔ میں چونکہ چھپ کے وار کرتا ہوں اس لئے میں نے دیکھا کہ وہ لڑتے ہوئے چوکنا تھے۔ چاروں طرف ان کی نظر تھی۔ تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ ان پہ میرا وار نہیں چل سکتا۔ پھر میں حمزہ ؓ کو ڈھونڈنے نکلا تو میں نے دیکھا کہ ان کے دونوں ہاتھوں میں تلوار تھی اور وہ گھما رہے تھے لیکن دائیں اور بائیں سے غافل تھے۔ میں نے کہا یہ میری زد میں آ سکتے ہیں۔ تو میں ایک پتھر کے پیچھے انتظار میں چھپ کے بیٹھ گیا کہ جب یہ میرے سامنے آئیں گے تو میں ان پر وار کر دوں گا۔ مکے کا ایک عرب کہہ رہا تھا کہ یہ وہ وقت تھا جب شکست ہو چکی تھی۔ کفار کہہ رہے تھے کہ باندھ باندھ کے مارو، باندھ باندھ کے مارو۔ حضرت حمزہ ؓ کہہ رہے تھے کہ ختنہ کرنے والی کے بیٹے، میری طرف آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ کیسے باندھ کے مارا جاتا ہے۔ اس نے حمزہ ؓ کو دیکھا تو پیچھے ہٹا۔ اب حضرت حمزہ ؓ آگے بڑھے۔ تو جب وہ آگے بڑھے تو میرے برچھے کی زد میں آ گئے۔ قبل اس کے کہ میں برچھا پھینکتا انہوں نے اتنی تیزی سے تلوار گھمائی کہ اس کافر کے سر سے یوں پار

Marfat.com

ہوگئی کہ تلوار کو خون بھی نہ لگا اور اس کی گردن وہ جا پڑی اور اس طرح وہ میری زد میں آ گئے۔ میں نے اپنے برچھے کو اٹھایا اور ان کی طرف پھینکا تو ان کے سیدھے ناک پہ لگا اور آنکھوں کو چیرتا ہوا پار نکل گیا۔ تو میری طرف جو انہوں نے دیکھا تو مجھے یوں لگا کہ خوف سے میری جان نکل جائے گی۔ میں سرپٹ بھاگا، اتنے میں وہ گرے۔ میں نے آواز سنی ابوعمارہ شہید ابوعمارہ گئے۔ حضرت حمزہؓ کی کنیت ابوعمارہ تھی۔

وحشی سامنے نہ بیٹھا کر چچا کا غم تازہ ہو جاتا ہے

اس واقعہ کو سات برس گزر چکے ہیں پھر بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، وہ رو رہے تھے، رو رہے تھے، رو رہے تھے، اتنی بڑی تکلیف دینے والے کے لئے بھی اتنا بڑا ظرف۔ پھر آپؐ نے فرمایا وحشی!...... اللہ تیرا بھلا کرے تو میرے سامنے نہ بیٹھا کر، میرے چچا کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔ جس کو دیکھنا بھی طبیعت گوارا نہ کرتی تھی اس کو بھی معاف کرنے کا ظرف لے کر آئے اور صرف معاف نہ کیا بلکہ جنت کے راستوں پہ ڈال دیا۔ وحشی کو رضی اللہ عنہ بنا دیا۔ ہر صحابی کو رضی اللہ عنہ بنا دیا۔ چچا کا خون معاف کیا۔ ہمیں ہر نافرمانی پہ بدعاؤں کے سوا سوجھتا ہی کچھ نہیں۔

یہ سودا اسی (تبلیغی) بازار میں ملا ہے

اے بھائیو! کہیں سے نبوت والا درد لاؤ اور یہ بتا دوں کہ تبلیغ میں پھرے بغیر یہ درد نہ ملے گا یہ اسی بازار کی دوا ہے۔ سارا جہاں پھرا، ساری دینی محفلوں میں پھرے ہیں۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے اور یہ سودا اسی (تبلیغی) بازار میں ملا ہے۔ اللہ کی قسم کسی بازار میں یہ سودا نظر نہیں آیا۔ تو ساری دنیا کا درد لے کر رویا جا رہا ہو اور ان کی ہدایت کی دعائیں مانگی جا رہی ہوں۔ وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو درد و غم دے کر گیا وہ بھی وحشی جیسوں کو معافی کے راستے دکھا گیا۔

پانچ گھنٹے امت کے لیے دُعا

ہر سال اللہ حج پر لے جاتا ہے بڑا زور لگاتے ہیں کہ لمبی دُعا کرنی ہے لمبی سے لمبی

Marfat.com

دُعا کی میں نے کوشش کی تو چالیس منٹ سے زیادہ نہ ہو سکی اور ہم خیمے میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ پانی بھی موجود ہوتا ہے۔ پیاس لگتی ہے تو پانی پی لیتے ہیں، کھانا بھی کھایا ہوتا ہے۔

ہمارے نبی ﷺ نے عرفات کے میدان میں اپریل کے مہینے میں سیدھی پڑتی دھوپ میں اونٹنی پر بیٹھ کر جو بے آرام سواری ہے پانچ گھنٹے دُعا کی۔ پانچ گھنٹے اپنے ہاتھ اٹھا کر فقیر کی طرح یا اللہ میری امت یا اللہ میری امت۔ اولاد نہیں فرمایا بلکہ میری امت، میری امت، امت امت کی خیر مانگتے رہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی استقامت

حالانکہ اولاد کی آزمائش کی خبر سن لی تھی۔ لیکن ان کے لیے دُعا نہیں کی کہ یا اللہ! ان سے آزمائش ٹال دے، آپ تشریف فرما ہیں حسینؓ کو گود میں لیا ہوا ہے اور آپ زارو قطار رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا مجھے جبریل آ کر کہہ گیا ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری ہی امت قتل کر دے گی اور مجھے وہ مٹی دکھا کر گیا ہے جس میں اس کا خون بہایا جائے گا، حسین کے لیے دُعا نہیں کی کی یا اللہ! اس کی قربانی ٹال دے۔ یا اللہ! اس کو بچالے۔

اس کی نسل کو بچالے۔ آپ کے گھر کے سولہ افراد اپنے ٹکڑے ٹکڑے دکھا گئے کہ جب عورتوں کو ابن زیاد کا لشکر لے کر چلنے لگا تو صرف حضرت حسینؓ کا ہی سر نہیں کاٹا گیا تھا بلکہ بہتر ۷۲ کے سر کاٹ دیے گئے تھے۔

جن میں سے سولہ ۱۶ تو حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے تھے، اور پانچ حضرت علیؓ کے دوسرے بیٹے تھے۔

عثمانؓ تھے، عبداللہؓ تھے، محمد ﷺ تھے، جعفرؓ تھے، وہ عباسؓ جنہیں علمدار کہتے ہیں۔ یہ پانچ حضرات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی دوسری ماؤں سے تھے۔ یہ اکیس تو اولاد علیؓ میں سے اور اللہ کے نبی کے خاندان سے تھے اور بہتر کے بہتر کی گردنیں کاٹ دی گئیں چھوٹا بچہ معصوم عبداللہ جو آخر میں شہید ہوا اس کا سر بھی کاٹ دیا گیا، اور جب وہ قافلہ چلا اور زینب کی نظر پڑی تو دیکھا کہ سب کے دھڑ کٹے ہوئے پڑے ہیں تو کہا

Marfat.com

يـا مـحـمـدا يـا مـحـمـدا...... صلى عليك الْالٰـه...... وملك
السـمـاء ......هـذا حسيـن بـالـعراء...... مزمل بالدهماء......
مـقـطع الاعضاء...... يـا مـحـمـدا يـا مـحمدا...... بناتك سبايا و
ذريتك قتلى...... تسف عليها الرياح......

یہ وہ نوحہ تھا جسے سن کر ابھی جنہوں نے سر کاٹے تھے سارے زار و قطار رونے لگ گئے۔ ابکت کل عدو و صَدیق. سب رونے لگے۔ اپنے اور پرائے، میں ان الفاظ کے ترجمہ کی طاقت نہیں رکھتا، بس میں ایسے گزر گیا ہوں۔

آخری وقت بھی امت کی فکر

اپنی اولاد کی قربانی کا فیصلہ قبول کیا، اور امت کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ یا اللہ! میری امت۔ یا اللہ میری امت۔ یا اللہ میری امت۔ یہی کہتے کہتے دنیا سے جانے کا وقت آ گیا۔ ربیع الاول آ گیا۔ جبریل آئے اور کہا

یارسول اللہ! ملک الموت باہر کھڑا ہوا ہے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے سبحان اللہ۔ اللہ نے ہمیں کیسا نبی دیا۔ جہاں ملک الموت یعنی موت کا فرشتہ بھی پوچھ کر آئے۔

آپ نے فرمایا۔ آ جائے۔

فرشتہ اندر آ گیا اور عرض کی یارسول اللہ! جب سے موت کا کام میرے ذمے لگا ہے پہلا موقعہ ہے کہ اللہ نے فرمایا اجازت لے کر جانا اگر اجازت ملے تو ٹھیک نہیں تو واپس آ جانا اور پہلا موقعہ ہے کہ اللہ نے فرمایا پوچھ لینا اگر آنا چاہیں تو لے آنا اور رہنا چاہیں تو واپس آ جانا، ہمیں ایسا رسول ملا۔

آپ ﷺ نے جبریل کو دیکھا اور فرمایا جبریل! کیا کہتے ہو؟ جبریل نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ آپ ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔

کہا اچھا۔ نہیں میں ایسے نہیں جاؤں گا بلکہ پہلے اپنی امت کا کام کرواؤں گا۔ جاؤ اور اللہ سے پوچھ کر آؤ میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا میں پھر بتاؤں گا مجھے

Marfat.com

جانا ہے یا رہنا ہے۔

ملک الموت کھڑا رہ گیا اور جبریل علیہ السلام واپس گئے اور جواب لے کر آئے اور کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ آپ کی امت کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے تو آپ نے فرمایا اَلْاٰنَ قُرَّتْ عَیْنِیْ اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔

میرے رب کی قسم! اگر یہ مسئلہ اس وقت حل نہ ہوتا تو آج زنا کے اڈے چلانے والے خنزیر بن چکے ہوتے۔ سود کھانے والے بندر بن چکے ہوتے۔ میرے اور آپ جیسے انسان نظر نہ آتے بلکہ ہم سب جانوروں میں تبدیل ہو کر زیر زمین ہو چکے ہوتے۔

دُعائیں دو اس کملی والے ﷺ کو اور اس کے آنسوؤں کی قدر کرو۔ جو اپنی اولاد کے لیے تو نہ رویا لیکن آپ کے لیے رو رو کر اللہ کو منوا گیا۔

آپ ﷺ نے عزرائیل سے کہا اپنا کام کرو (میری روح نکالو)

تو جبرائیل علیہ السلام کی ہائے نکل گئی اور کہا یا رسول اللہ! اگر آپ نے واقعی جانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میرا بھی آج دنیا میں آخری دن ہے، آج کے بعد میں بھی کبھی دنیا میں لوٹ کے نہ آؤں گا اور وحی کا نورانی سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے جسم مبارک پر پانی ڈال رہے تھے۔ جب آپ کو غسل دے رہے تھے تو فرمایا:

> ”یا رسول اللہ! آپ کے انتقال پر وہ سلسلہ بند ہوا ہے جو کسی نبی علیہ السلام کے انتقال پر بند نہ ہوا تھا۔ اگر آپ نے خود ہمیں صبر کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو آج ہم دنیا کو رو کر دکھاتے اور غم دکھاتے اور بتاتے رونا کیسا ہوتا ہے اور غم کیسا ہوتا ہے“۔

آپ ﷺ کی آخری نصیحت

ملک الموت نے جب آپ کی روح کو نکالنا شروع کیا تو آپ نے آخری وقت کو بھی قیمتی بنایا اور اپنی امت کو خطاب کر کے فرمایا: الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم میری امت نماز نہ چھوڑنا۔

Marfat.com

کتنی عورتیں ہیں منڈی میں جو نماز پڑھتی ہیں اتنا ہزاروں کا مجمع بہنوں کا بیٹھا ہوا ہے کتنی عورتیں ہیں نماز ادا کرنے والی؟ یہ کتنے نوجوان بیٹھے نظر آرہے ہیں ان میں سے کتنے ہیں پانچ وقت کے نمازی آخری نصیحت الصلوٰۃ۔ میری امت! نماز نہ چھوڑنا۔

وما ملکت ایمانکم ...... غلاموں سے اچھا سلوک کرنا، اس سے مراد یہ ہے کہ غریبوں، ماتحتوں اور گھر میں کام کرنے والیوں سے اچھا سلوک، غریبوں کو بھی ماؤں نے جنا ہوتا ہے۔ ان کی بھی بہنیں ہوتی ہیں، ان کی بھی بیٹیاں ہوتی ہیں۔ کیا ظلم وستم ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ماں بہن کو بے عزت کر کے کھڑا کر دیتے ہیں۔ تو اللہ کے نبی ﷺ کی آخری نصیحت تھی غریبوں سے اچھا سلوک کرنا، ماتحتوں سے اچھا سلوک کرنا، نماز نہ چھوڑنا، اور آپ کی آواز جب آہستہ ہوئی تو آپ کہہ رہے تھے۔ الصلوٰۃ۔ نماز۔ نماز۔ نماز......!!

پھر فرمایا اللّٰھم الرّفیق الاعلٰی ...... اور وہ گئے ...... آپ کی آنکھیں بند ہوئیں۔ آپ نے سر مبارک اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینہ پر رکھا ہوا تھا۔ وہ غمگین ہوئیں کہ آپ ﷺ ہمیں چھوڑ گئے۔

آپ ﷺ کے وصال پر صحابہ کی کیفیت

جب گھر میں چیخ و پکار ہوئی تو مسجد میں شور مچ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا

خبردار! جس نے کہا کہ اللہ کا نبی فوت ہو گیا میں اسے قتل کر دوں گا۔ وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ کے پاس گئے ہیں واپس آئیں گے اور کفر کو مٹائیں گے منافقوں کو مٹائیں گے۔ اور جو کہے گا آپ فوت ہو گئے ہیں میں اسے قتل کر دوں گا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوڑے ہوئے آئے چھلانگ لگائی اور اندر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر سے چادر کو ہٹایا اور آپ کے ماتھے کو چوما اور کہا واسیدا ...... واخلیلا ...... پھر روئے پھر کہا واسخیاہ ...... پھر روئے پھر کہا وانبیاہ ...... ہائے میرا خلیل جدا ہو گیا۔ ہائے میرا نبی جدا ہو گیا۔

Marfat.com

ہائے میرے دل کا ٹکڑا مجھ سے جدا ہو گیا۔ اور کہا یا رسول اللہ! اللہ آپ پر دو موتیں کبھی نہیں جمع کرے گا۔ اس کے بعد مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ اور پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور کہا نہیں بیٹھتا۔ تو آپ منبر پر تشریف لے گئے خطبہ دیا اور کہا۔

فمن کان یعبد محمّدًا فان محمّدًا قد مات، ومن کان یعبدالله فَاِنَّ اللّٰه حَیٌّ لَّا یزال.

''اے لوگو! محمد ﷺ دنیا سے اٹھ گئے اور اللہ کے پاس چلے گئے۔ ان پر بھی موت نے آنا تھا وہ آ گئی اور اللہ موت سے پاک ہے زندہ ہے''۔

اور آپ نے آیت جب پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یوں لگا جیسے یہ آیت آج اتری ہے اور وہیں گر گئے۔

اس پریشانی میں ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اذان دینے کے لیے جب اشهدُ اَنَّ محمَّدًا پر پہنچے تو آواز بند ہو گئی اور اذان میں ان کی چیخ و پکار شروع ہو گئی اور عورتوں میں چیخ و پکار اور مدینے میں کہرام مچ گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے روتے روتے مشکل سے اذان کو پورا کیا۔ اور نیچے اتر کر فرمایا آج کے بعد میں اذان نہیں دوں گا۔

ایک دیہاتی کا آپ سے محبت کا عجیب انداز

ہائے وہ نصیحتیں کرتا چلا گیا۔ تھکا ہوا مسافر منزل پر جاتے ہوئے بھی امت کو یاد کرتا چلا گیا۔ اور مرنے کے بعد بھی یہ نظام بنا گیا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدثین اور مفسرین میں سے ہیں۔ ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک بزرگ قبر پہ بیٹھے ہوئے سلام پڑھ رہے تھے کہ ایک بدو آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کے رب نے کہا ہے:

ولو انهم اذ ظلموآ انفسهم جاء وك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرّسول لوجدوا اللّه توّابًا رحيما...... فجئتك مقرا

Marfat.com

بذنوبی، مستشفعًا بك الٰی ربّی.

یارسول اللہ! تیرے رب نے کہا ہے اگر یہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں۔ گناہ کر بیٹھیں۔ اور پھر تیرے پاس حاضر ہوں اور مجھ سے معافی مانگیں اور تو بھی ان کے لیے مجھ سے معافی مانگے تو میں انھیں معاف کردوں گا۔ میں اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر آیا ہوں اور آپ کو سفارشی بناتا ہوں اللہ کے دربار میں کہ اللہ میری بخش کردے۔

پھر اس نے وہ شعر پڑھے اور وہ دو شعر آج بھی روضۂ مبارک پر لکھے ہوئے ہیں۔ جب ہم جالی کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں تو ستونوں پر لکھے ہوئے ہیں۔

یا خیر من دفنت فی البقاع اعظمهٗ

اے وہ بابرکت ذات! جس کے اندر جانے سے وادیاں بھی بابرکت ہو گئیں اور زمین بھی بابرکت ہوگئی اور پہاڑ بھی بابرکت ہو گئے۔

نفسی الفداء لقبر انت ساكنهٗ

میں قربان اس قبر پر جس میں آپ آرام کر رہے ہیں۔ اسی میں سخاوت اسی میں عزتیں، اسی میں بلندیاں، اسی میں پاکدامنیاں پڑی ہوئی ہیں۔

یہ دو شعر تو لکھے ہوئے ہیں دو شعر اور بھی ہیں جو وہاں نہیں لکھے ہوئے

انت الشفيع الذی ترجی شفاعتهٗ

علی الصراط عزامهٗ

''جس دن پل صراط پر تیری امت کے قدم ڈگمگائیں گے اس دن تو ہی ہوگا ہماری سفارش کرنے والا''۔

جب امت پل صراط سے گزرے گی تو ہمارا نبی ﷺ ہاتھ اٹھا کر کہے گا یا رب سلم سلم یا اللہ میری امت پار لنگھا دے۔ میرے امت پار لنگھا دے......

وصاحباك فلا انساهما ابدا

منی السلام عليهم ما جری القلم

Marfat.com

اور میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بھی نہیں بھول سکتا۔ میرا اُن پر بھی سلام ہو۔ آپ پر بھی سلام ہو۔ جب تک قلمکار کا قلم چلتا رہے۔ میرا اسلام بھی چلتا رہے۔

وہ کوئی ایسے درد میں شعر کہہ گیا کہ ہزاروں برس کے بعد میں آپ کو سنا رہا ہوں اور وہ آج تک آپ ﷺ کے روضۂ اطہر پر لکھے ہوئے ہیں۔

عتبی فرماتے ہین بدو تو اٹھ کر چلا گیا اور مجھے نیند آ گئی۔ نیند آتے ہی اللہ کے نبی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا بھاگ بھاگ اور اس بدو کو پکڑ کر بتا، کہ تیرے اللہ نے تجھے معاف کر دیا۔

قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت

یہ تو دنیا ہے۔ آگے دیکھو آگے جب دوزخ آ کر چیخ مارے گی۔ چنگھاڑے گی اور بڑے بڑے انسان زمیں پر گریں گے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے، نوح علیہ السلام کہیں گے، ادریس علیہ السلام کہیں گے، ابراہیم علیہ السلام کہیں گے۔

یا اللہ تیری میری دوستی کا واسطہ میری جان بچا میں اور کسی کا سوال نہیں کرتا۔ اپنے باپ کا بھی سوال نہیں کرتا۔ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کہیں گے۔ اسحٰق اور اسماعیل علیہما السلام کہیں گے۔ یحییٰ اور زکریا علیہما السلام کہیں گے۔ ایوب اور صالح علیہما السلام کہیں گے۔ یونس اور داوٗد علیہما السلام کہیں گے۔ سلیمان علیہ السلام کہیں گے۔ یوشع، موسیٰ، ہارون علیہم السلام کہیں گے یا اللہ! میں اپنی ماں مریم کا بھی سوال نہیں کرتا۔ میری جان بچا، تو مائیں کب یاد کریں گی۔ بیویاں کب یاد کریں گی۔

باپ بیٹے کب یاد کریں گے۔ لیکن میں آپ کو ایک ہستی کا پتہ بتاتا ہوں جو سب سے الگ ہوگا۔ اس کی جھولی پھیلی ہوئی ہوگی۔ عرش پر نظر ہوگئی۔ اور کہہ رہا ہوگا۔

یا رب امتی، امتی، یا رب امتی امتی

مائیں کہیں گی یا اللہ میری جان بچا...... نبی کہیں گے یا اللہ میری جان بچا......لیکن میرا اور تمہارا نبی کہے گا۔ یا اللہ! میری امت بچالے۔ یا اللہ میری امت بچالے۔ جو نہ زندگی

Marfat.com

میں بھولا۔ جو نہ موت پہ بھولا، جو نہ قبر میں بھولا، جو نہ حشر میں بھولا۔ وہ رہ گیا ہے بے وفائی کے لیے کوئی اور نہیں ملا بے وفائی کے لیے۔ کوئی اور نہیں ملا ناراض کرنے کے لیے۔ کوئی اور نہیں ملا۔ اسی سے بغاوت کرنا تھی۔

ہم دیوانے نہیں

میرے بھائیو اور بہنو!

توبہ کرو اللہ کے دربار میں میں نے تو مختصر کرنا چاہا تھا بات لمبی ہو گئی ہے لیکن معلوم نہیں پھر اتنے دوست جمع ہو سکیں یا نہ

احباب جمع ہیں میر حال دل کہہ لے
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

ایسے مجمعے کم ملتے ہیں کون سنتا ہے ہماری، کون سنتا ہے ہماری فریاد ہمیں سمجھتے ہیں پاگل جو بستر اٹھا کر گھر چھوڑ کر پھرتے ہیں، حقوق ادا نہیں کرتے، گھر سے بے گھر ہو کر پھرتے ہیں۔ اللہ نے ہمیں اتنا دیوانہ نہیں بنایا کہ ہم گھروں سے بیزار ہو کر نکل جائیں۔

میرے بھائیو اور بہنو!

آخرت کی آنے والی گھاٹی ایسی خوفناک ہے جو واقعتاً انسان کو دیوانہ بنا دیتی ہے اور دنیا سے غافل کر دیتی ہے موت کا جھٹکا سارے عیش بھلا دیتا ہے۔ اور موت کا خوبصورتی سے آجانا سارے غم بھلا دیتا ہے۔ قبر کا باغ جنت کا باغ بن جانا ساری دنیا کے غم بھلا دیتا ہے۔

کل قیامت کے دن اللہ کا نبی ﷺ حوض کوثر پر کہے گا آجاؤ' چودھویں صدی کی میری بیٹیاں آجاؤ۔ میرے ہاتھوں سے پیو میں تمہارے حیاء کو سلام کرتا ہوں۔ جب میری بیٹیوں کو مغرب کی تہذیب نے ننگا کر دیا تھا۔ اور وہ سرِ بازار زینت بن گئی تھیں۔ اور بن ٹھن کر آنا اپنی عزت سمجھتی تھیں، تم نے اس وقت پردوں کو سلامت رکھا، حیاء کو سلامت رکھا، آؤ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تم بھی کھڑی ہو جاؤ۔

وہ کیسا دن ہو گا جب اللہ کا نبی ﷺ اپنی ایسی پاکباز بیٹیوں کو گلے لگا رہا ہو گا، وہ

Marfat.com

کیسا دن ہوگا جب اللہ کا نبی ﷺ چودھویں صدی کے نوجوانوں کو اپنے سینے سے لگا رہا ہوگا اور کوثر کا پانی پلا رہا ہوگا۔

میرے بھائیو!

شوق بدلو، ذوق بدلو، یہ بھی کوئی شوق ہیں کہ یہ مل جائے وہ مل جائیں مل جانے کے بعد کیا ہوگا۔ آخر تو چھوڑ کر ہی چلے جائیں گے، آخر تو جنازے اٹھ جائیں گے، آخر تو قبریں مٹ جائیں گی، سگی اولادیں بھول جاتی ہیں کہ اماں کی قبر کہاں ہے اوروں نے کب یاد کرنا ہے۔ اس لیے

کارگزاری اور ترغیب

میرے بھائیو اور بہنو!

توبہ کرو اور اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غلامی میں لاؤ۔ اپنے مردوں کو چار چار مہینے کے لیے بھیجو، چالیس چالیس دن کے لیے بھیجو، اپنے بیٹوں کو بھیجو۔ اپنے بھائیوں کو بھیجو خود بھی نکلو ہم تو عورتوں کی جماعت بنا کر نکلتے ہیں۔ میں ابھی مردان میں اپنی بیوی کے ساتھ پندرہ دن لگا کر آ رہا ہوں ہماری آٹھ مرد اور آٹھ عورتوں کی جماعت تھی۔ مردان میں ہم نے آٹھ دن کام کیا اور باقی رائے ونڈ رہے۔ مردان میں ایسا عورتوں کا ماحول اور اجتماع تھا اور عورتیں اپنے مردوں اور خاوندوں کے ساتھ نکلتی تھیں۔ ہم کہتے ہیں تین دن کے لیے اپنے مردوں کے ساتھ، اپنے خاوندوں کے ساتھ، اپنے بھائیوں کے ساتھ، اپنے باپ کے ساتھ۔

خلاصۃ البیان

مستورات نکلیں اپنے گھروں سے اپنے خاوندوں کو چار چار مہینے کے لیے تیار کریں، اپنے گھر میں نماز کو زندہ کریں، ذکر و تلاوت کو زندہ کریں، بیوی خاوند کا حق ادا کرے، خاوند بیوی کا حق ادا کرے، ماں باپ اولاد کی تربیت کریں، اولاد ماں باپ کی اطاعت کرتے، اپنی اولاد کو حلال کھلاؤ، کبھی حرام نہ کھلاؤ، اپنی زندگی سے خلافِ شریعت

Marfat.com

طریقوں کو نکالو، اپنے بچوں کی تربیت کے لیے وقت نکالو، پردے میں رہو، پردہ دار بن کر چلو۔

پردے میں نمونہ

اللہ تعالیٰ نے ایک آیت آج کی عورت کے لیے سنبھال کر رکھی ہے باہر نکلنے سے تو اللہ نے انہیں روکا لیکن بتایا کہ اگر نکلو تو ایسے نکلو جیسے شعیب علیہ السلام کی بیٹی نکلی تھی۔

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ

ان میں تین الفاظ اضافی طور پر اللہ نے بیان فرمائے ہیں جو قصے سے متعلق نہیں ہیں، لیکن انہیں قصے کا حصہ بنایا ہے کہ ایک بیٹی آئی، موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لیے

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا......

یہ بات پوری ہے کہ ایک بچی آئی اور کہنے لگی میرے ابا آپ کو بلاتے ہیں۔ لیکن اللہ نے تین الفاظ اضافہ کیے اور فرمایا۔

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ......

کہ ایک لڑکی آئی موسیٰ علیہ السلام کو بلانے وہ جو آئی تھی چل کر اس کی چال اتنی حیاء والی تھی جو کہ اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ اللہ نے قرآن کا حصہ بنا دیا۔ اس کی چال کو اللہ نے ذکر کیا ہے۔

اس کا ترجمہ کرتے ہوئے میں ہمیشہ پریشان ہو جاتا ہوں چونکہ یہاں جو لفظ ''علی'' ہے وہ حیاء کو ایک سواری کی شکل میں لا رہا ہے، یہاں یہ بہت خوبصورت تشبیہ ہے کہ حیاء کو اللہ تعالیٰ نے ایک سواری سے تشبیہ دی ہے۔

اور شعیب علیہ السلام کی بیٹی کو اس پر سوار سے تشبیہ دی ہے اور یوں بتایا ہے کہ اگر کوئی یہ دیکھنا چاہے کہ حیاء کیا ہوتا ہے، تو اس بیٹی کی چال کو دیکھ لے، اسے حیاء کہتے ہیں۔ ''ان میں سے ایک لڑکی آئی حیاء بن کر'' ترجمہ تو یہ ہے کہ حیاء بن کر آئی، لیکن میں یہ

Marfat.com

ترجمہ کرتا ہوں کہ ان میں سے ایک بیٹی آئی حیاء بن کر حیاء بن کر۔

بہر حال نکلو تو حیاء بن کر نکلو، شرم میں نکلو، پردوں میں نکلو جنت میں سارے پردے اللہ اٹھا دے گا، جنت کی عورتوں سے ستر ہزار گنا زیادہ خوبصورتی اللہ تعالیٰ عطا کر دے گا۔

جنت میں مسلمان عورتوں کا مقام

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھ کر بات آپ کے لیے واضح کر دی کہ یا رسول اللہ! جنت کی حور افضل ہے یا دنیا کی عورت افضل ہے؟ جنت کی حور مشک سے بنی، عنبر، زعفران، کافور سے بنی، دنیا کی عورت مٹی، پانی، آگ اور ہوا سے بنی۔

ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ام سلمہ! دنیا کی ایمان والی عورت جنت کی حور سے افضل ہے۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس وجہ سے؟

آپ نے فرمایا بصلوٰتھن ...... نماز کی وجہ سے،

وصیامھن ...... روزے کی وجہ سے

وعبادتھن للہ عزوجل ...... اللہ کی اطاعت کی وجہ سے،

البس اللّٰہ وجوھھن النور ...... اللہ ان کے چہروں کا نور اپنے نور میں سے ڈال دے گا۔

پھر جنت کی حور کی کیا حیثیت رہ جائے گی، جنت کی حور تو خادمہ بن جائے گی ان کے حسن و جمال کے سامنے واجسادھن الحریر، اور جسم پر ریشم پہنا دے گا، ہاتھوں میں کنگن پہنا دے گا، سر میں سونے کی کنگھیاں اور سر کے بال سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کی ایڑھی تک ہوں گے، اٹھانے کے لیے جنت کی حوریں ساتھ چلیں گی، اور ان کا لہنگا (غرارہ) تین میل کے دائرے میں گھومے گا، تین میل کے دائرے میں گھومے گا، میں کافی عرصہ تک سوچتا رہا کہ تین میل کے دائرے میں گھومنے والے لباس کو اٹھائیں گی کیسے؟ تو بڑی دیر کے بعد مجھے یہ بات سمجھ میں آئی کہ جنت کا لباس، جنت کا دھاگہ، کپاس کا نہیں

Marfat.com

ہے۔ پولیسٹر کا نہیں ہے بلکہ جنت کا دھاگہ نور کا ہے اور نور کا وزن نہیں ہوتا، وہ تین میل میں ہو یا تین سو میل میں ہو، وزن کوئی نہیں ہوگا۔ لہذا بے وزن جوڑے ہوں گے، ہر جوڑے کا رنگ الگ ہوگا، ہر جوڑے کے لحاظ سے چہرے پہ حسن و جمال کی لہریں آئیں گی اور اللہ تعالیٰ وہ جمال بخشے گا، اور وہ کمال بخشے گا کہ چالیس، چالیس سال تک میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھتے ہی رہیں گے اور دیکھنے کا شوق پورا نہیں ہوگا۔

یہ ساری زندگی ہے، جو آج تک کیا اس سے توبہ کرو، اس زندگی کی نیت کرو، توبہ تو سارا مجمع کرے، میں ہر بیان میں یہ گذارش کرتا ہوں، عورتیں تو مجھے نظر نہیں آرہیں، آپ تو میرے سامنے بیٹھے ہیں، آپ تو سارے کہو یا اللہ میری توبہ! ساری مستورات بھی زبان سے کہیں یا اللہ ہماری توبہ! ہم تک آواز بے شک نہ آئے' لیکن بیٹھے بیٹھے سب کہو یا اللہ! ہماری توبہ، ہمیں معاف کردے اور بھائی اب بولو، کون تیار ہے؟

مستورات کے ساتھ تین دن نقد جانے کے لیے کون تیار ہے؟

بے وطنی میں موت نے پکڑا

دنیا کا فاتح اعظم کہلانے والا، سکندر اعظم کا ٹائٹل لینے والا، فاتح اعظم جب کوئی لفظ کہتا ہے تو ساتھ ہی سکندر کا نام آتا ہے کتنی عمر میں مرا؟ ۳۵ سال اس عمر میں کون مرنا چاہتا ہے، ۱۳ جون کی گرم دوپہر تھی، ۳۵۳ قبل مسیح، ۱۳ جون، ۳۵ سال کی عمر اور باب العراق میں، غریب الوطن پردیسی ہوکر بستر پر ایڑیاں رگڑ رہا تھا کیا کہہ رہا تھا؟ کون ہے؟ مجھ سے میری ساری حکومت لے لے، مجھے مقدونیہ پہنچا دے، گھر میں مرنا چاہتا ہوں، بد بخت یہیں مرے گا، عبرت کا نشان بنے گا، اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانے والے اور اپنے اقتدار کی خاطر خون کی ہولی کھیلنے والے اس طرح عبرت کا نشان بن کر مریں گے، آنے والی نسلوں کو پتہ چلے کہ یہاں کی شہنا ہی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

موت تو پیغام راحت ہے کن کیلئے

تو بھائیو! اللہ فنا سے پاک ہے، مالدار بھی مرجاتے ہیں غریب بھی مرجاتے ہیں،

Marfat.com

جانے والوں سے کوئی نہیں پوچھا کرتا جاتا ہے کہ رہنا ہے، وقت آتا ہے اللہ بلا لیتا ہے، سمجھ دار وہ ہے جو اس وقت کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھے، آنے والے وقت کے لئے تیار ہو، اور اس کے لئے زادراہ مہیا کر چکا ہو، اور اس کے لئے اس طرح تیار ہو کہ جیسے ریل گاڑی کا مسافر پلیٹ فارم پر انتظار کرتا ہے وہ اٹھ کر دیکھتا ہے کہ سگنل ڈاؤن ہوا، پھر جاتا ہے پھر دیکھتا ہے کب آئے گی۔

جب لوگ اللہ سے تعلق قائم کر لیتے ہیں اور آخرت کی راہیں آباد کر لیتے ہیں تو موت ان کے لئے پیغام راحت ہے، اور جو اپنی آخرت کو اجاڑ لیتے ہیں اور دنیا ہی کو منتہا بنا کر اسی کے پیچھے دیوانوں کی طرح بھاگتے بھاگتے نہ کوئی منزل ہے نہ کوئی راستہ ہے، نہ کوئی چوٹی ہے کہ جسے سر کرنا ہے یہاں کی ساری عزتوں کامیابیوں کی انتہا اگر موت ہے تو پھر نتیجہ صاف ہے بڑی سے بڑی رقم کو جب صفر سے ضرب دی جائے گی ستارہ والوں کی ساری دولت کو صفر سے ضرب دو، تو نتیجہ صفر، دس کروڑ کو صفر سے ضرب کرو، صفر، دس کھرب ضرب صفر، نتیجہ صفر۔

ملک الموت نے اجازت مانگی

او میرے بھائیو! ساری زندگی کی عزتیں شہرتیں دولتیں ضرب موت ہو گی تو نتیجہ صفر ہو جائے گا ہاں تہہ خاک نظام اور ہے موت حق ہے، جانا ہے اٹھنے والا پوچھے گا نہیں، ایک ہستی تھی محمد ﷺ جن سے پوچھا گیا چھوڑا انہیں انہیں بھی،

لو کان الدنیا تدوم لا ھلھا
لکان رسول اللّٰہ فیہ مخلد

اگر اس دنیا میں کسی کے لئے ہمیشگی کا نظام ہوتا تو صرف ایک ہی ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی جن کو ہمیشہ رکھا جاتا۔"

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی کہہ دیا آنا پڑے گا۔

ان سے پوچھا گیا یہ عزت دی گئی بارہ ربیع الاول ۲۳ جون، جون کا ہی مہینہ، کراہت دوپہر، قریب ہو چکی ہے، دن میں تیزی آچکی ہے، جبرائیل آہستہ سے اندر داخل

Marfat.com

ہوئے آج کسی اور انداز سے آئے ہیں۔

جبرائیل ہمارے نبی ﷺ کی خدمت میں ۲۶ ہزار دفعہ حاضر ہوئے، اور آ کر گم صم کھڑے، کیوں؟ کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ ملک الموت دروازے پر آچکا ہے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے، ہاں جہاں ملک الموت پوچھ کر جائے وہ کیا دربار ہوگا، تو آپ نے فرمایا آ جائے تو ملک الموت اندر، اور ساتھ ایک اور فرشتہ جو اس دن آیا، اس دن گیا اس کے بعد کبھی نہ لوٹے گا۔

عرض کی یا رسول اللہ! جب سے موت کا کام میرے ذمہ لگا ہے یہ پہلا موقع ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، پوچھ کر اندر جانا اجازت ملے تو اندر جانا۔

یا رسول اللہ یہ پہلا موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا پوچھ لینا آنا چاہیں تو لے آنا، رہنا چاہیں واپس آجانا، اب آپ جو فرمائیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کہوں تو میری جان بھی نکال لو گے؟

کہا کہ ہاں جی آپ ﷺ کی بھی نکال لوں گا۔

تو آپ نے جبرائیل علیہ السلام کو ایسے دیکھا، آنکھوں سے سوال ہوتا ہے ابرو ایسے اوپر کر کے کیا رائے ہے؟ تیری کیا رائے ہے؟

اللہ ملاقات کا مشتاق

تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ آپ کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے، فیصلہ آپ کریں...... ان ربك لعمليك مشتاق ...... اوپر تو استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں، نیچے فیصلہ آپ نے کرنا ہے، تو آپ نے فرمایا اچھا واپس جاؤ، اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر آؤ میں اگر چلا جاؤں تو میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا؟ یہ جواب لے کر آؤ۔

تو ملک الموت کھڑا رہا وہ فرشتہ بھی کھڑا رہا، جبرائیل واپس لمحوں کے بعد حاضر خدمت ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں آپ کے بعد آپ کی امت کو تنہا نہیں چھوڑوں گا...... لا نخزل امتك ......

Marfat.com

حضور ﷺ کی وجہ سے

ایک بات بتاؤں اللہ جزا دے، اپنے محبوب کو اپنی شان کے مطابق، مجھے میرے رب کی قسم اس وقت اللہ کا نبی ﷺ یہ بات اللہ سے طے نہ کرواتا تو فیصل آباد جانوروں سے بھرا ہوتا، انسانوں سے نہیں، وہی کچھ میرے آپ کے ساتھ ہو جاتا، جو پہلی قوموں کے ساتھ ہو گیا۔

کیا ہوا تھا؟...... کونوا قردۃً خاسئین ...... ہو جاؤ بندر ذلیل ہو کر، دیکھو انصاف کی بات، ہم نے بڑا ظلم کیا ہے اللہ کے نبی پر، جوان آخری لمحات میں بھی نہ بھولا، ساری زندگی اسے بھلایا ہوا ہے، تاجروں سے پوچھو، حکمرانوں سے پوچھو، ان صنعت کاروں سے پوچھو، مال بڑھانے کا ہی شوق ہے۔

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
انسان لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا
پڑا رہ گیا یونہی سب ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا

Marfat.com

جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے آکر پھر کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

☆☆☆

تو ٹک حرص کو چھوڑ میاں
مت دیس بدیس پھرے مارا
قذاق اجل کا لوٹے ہے
دن رات بجا کر نقارا
کیا بدھیا بیل بھینس شتر
کیا دھونی پلہ سر دارا
کیا گیہوں چاول موٹھ مٹر
کیا آگ دھواں اور انگارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا
جب لادھ چلے گا بنجارا

اٹھتے ہوئے جنازے دیکھو، جاتی باراتیں نہ دیکھو، رونیوالیوں کے نوحے سنو، شہنائیوں سے ابھرنے والے نغمے نہ سنو، یہ بڑا دھوکہ دے دیتے ہیں، بہت دھوکہ دے دیتے ہیں، یہ دکھوں کا گھر ہے، لوگ خوشیوں کی تلاش میں ہیں نہیں، نہیں، نہیں، مقام فنا ہے کوئی نہیں پوچھے گا، اٹھا دیا جائے گا۔

حضور ﷺ کی گستاخی سے بچو

یہاں پوچھا گیا قربان جاؤں، اس وقت بھی امت کا خیال کیا، وہی امت جس

Marfat.com

کی ساری کمانوں سے نکلے ہوئے تمام تیروں کا رخ اسی کے سینے کی طرف ہے، یہ کافروں کے خلاف جلسے جلوس نکال رہے ہیں، ایمان کا تقاضہ ہے بے شک صحیح ہے، لیکن کبھی، اپنے خلاف بھی تو جلوس نکالو، سارا دن جھوٹ بولنا، کیا یہ گستاخیٔ رسول ﷺ نہیں ہے، اذان سن کر مسجد کی طرف نہ جانا کیا یہ گستاخیٔ رسول ﷺ نہیں ہے، پیسے لے کر کھا جانا بیٹھ جانا، ادائیگی نہ کرنا کیا یہ گستاخیٔ رسول ﷺ نہیں ہے، شراب کی محفلیں چلیں، جوا سرِ عام چلے، انعامی بانڈ کی سیریل خریدی جائے اور سارے ہی عاشق رسول ﷺ کہلائیں، صبح سویرے داڑھیاں صاف کریں اور پھر بھی ان کے عشق میں فرق نہ آئے، اور ماں کو ذلیل کریں، باپ کو گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑیں، مظلوم کا بھی خون نچوڑ لیں پھر بھی ان کے عشق رسول میں فرق نہ آئے، وکیل زانی کو پناہ دینے کے لئے کیس لڑنے کو تیار ہو اور جج چند لاکھ روپے پر قاتل کو چھوڑنے پر تیار ہوں...... نوجوان بیٹوں کے لباس اتر چکے ہوں اور جوان کے ہاتھ میں گٹار آ چکے ہوں...... مائیں کونے میں خون کے آنسو بہائیں...... باپ بیٹے سے بات کرنے کی ہمت نہ کرتا ہو...... بھائی بھائی کو سلام کرنے کا روادار نہ ہو...... تجارت خیانت اور سود پر جا چکی ہو...... حکومت ظلم وستم پر جا چکی ہو...... عدالتوں میں قاضیوں کے قلم فروخت ہو جائیں...... زمین دار تکبر کا شکار ہو جائیں...... ہائے ہائے۔

میرے بھائیو! کیا یہ سب گستاخی میں نہیں آتا، کبھی اپنے آپ کو بھی تو دیکھا ہوتا کیا اس کے خلاف بھی تو کوئی جلوس نکالو، جیسے وہاں ایمان کا مظاہرہ اور غیرت کا مظاہرہ دکھایا ہے تھوڑا سا اپنی طرف بھی تو موڑو۔

حضور ﷺ کو امت کی فکر

میرے بھائیو! ذرا تھوڑے سے اپنے گریبان بھی تو کھولو، اپنا دل دیکھو، کہ یہ اللہ اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے کہ یہاں کوئی بادِ صبا کا جھونکا آئے پھر یہ ویران اور بنجر ہے۔ جو اس وقت نہ بھولا، جب کوئی کسی کو یاد نہیں کرتا اور اللہ سے ہاں کروائی تیری امت کو تنہا نہیں چھوڑوں گا، اس کے طفیل میں آج بندر نہیں بنا، آج مجھ پر پتھر نہیں برسے، آج

Marfat.com

میرے اوپر آگ کے انگارے نہیں برسے، آج میرے اوپر قوم عاد والی ہوا نہیں چلی قوم ثمود کا دھما کہ میرے اوپر نہیں ہوا۔

حضور ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں

کہا اچھا وعدہ...... الئٰن قُرَّۃُ عینی ......اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں...... اللّٰھم فی الرفیق الاعلیٰ ......میرے مولا اوپر بلا، اوپر والوں کا ساتھ دے، یہ سننا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام بھی آبدیدہ ہو گئے، یا رسول اللہ! آپ نے جانے کا فیصلہ کر لیا، تو میرا بھی آج دنیا میں آخری دن ہے بس ختم ہو گئی کہانی، اب میرے چکر بھی گئے، میں نے بھی اب اس دھرتی پر کوئی نہیں آنا۔

حضور ﷺ نے آخری وصیتیں کیں

تو آپ نے ملک الموت سے کہا نافذ کرو اللہ کی تقدیر، چند لمحات بچے تھے، وہ بھی ضائع نہیں فرمائے فوراً تیئیس برس کی زندگی کو دو لفظوں میں بھر دیا...... الصلوٰۃ الصلوٰۃ ......میری امت نماز نہ چھوڑنا۔

یہ اتنا بڑا مجمع بیٹھا ہوا ہے، مجھے نہیں پتہ کہ کتنے نمازی ہوں گے میں سارا پاکستان پھرا ہوں، کراچی کے ساحل سے لے کر گلگت تک سو میں پانچ آدمی نمازی ہیں ٹوٹل، دس لگا لو، سرحد کی آبادی ۲۰ میں شامل کر لو سو میں دس اا دمی نوے اٹھ کر نہیں جاتے۔

اور میرے محبوب کی آخری وصیت...... الصلوٰۃ الصلوٰۃ ......نماز نہ چھوڑنا...... وما ملکت ایمانکم ......ماتحت، نوکر، غلام، تمہاری فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور، تمہارے ڈرائیور، تمہارے سویپر، تمہارے کچن میں کام کرنے والے، کھانے پکانے والے، دیکھو دیکھو ان کو بے عزت نہ کرنا، ان کے ساتھ برا سلوک نہ کرنا، مال کے نشے میں کسی کی ماں بیٹی کو رسوا نہ کر دینا، گاڑی کو ٹکر لگ گئی تو ڈرائیور کی بہن چھوڑی نہ ماں چھوڑی، تیری جیسی گاڑی کروڑ ہو جائیں تو کسی کی بیٹی کی قیمت نہیں بن سکتی، اپنے ہاتھ سے گاڑی لگ جائے تو کہتا ہے کہ یار گاڑی لگ گئی ہے، ڈرائیور کے ہاتھ سے لگ جائے تو تیری ماں

Marfat.com

کو اور تیری بہن کو۔

اور میرے بھائیو! ماں مری ہے آج ادریس کی ماں مری ہے، ارے تمہیں کیا خبر کہ ماں کیا چیز ہے۔

حضور ﷺ کی والدہ کی قبر پر

میں ابواء گیا تھا اماں آمنہ کی قبر کی زیارت کرنے مجھے کوئی راستہ نہیں بتاتا تھا، وہاں پولیس والے جانے نہیں دیتے تو وہاں ایک پاکستانی مل گیا، اس سے بات کی تو پوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں، ہم نے تعارف کرایا، کہ میں نے کہا طارق جمیل، کہا وہ جو کیسٹ والا، میں نے کہا کہ ہاں کیسٹ والا، کہا کہ آپ کی کیسٹ تو میری گاڑی میں ابھی بھی لگی ہوئی ہے، آپ کو میں راہ دکھاتا ہوں۔

تو وہ ہمیں اندر لے گیا سڑک سے نیچے اتر کر ایسے زگ زیگ، راستے کوئی نہیں، جو جانتا ہو وہی پہنچ سکتا ہے، دوسرا نہیں پہنچ سکتا، چھوٹے چھوٹے پہاڑ نوکیلے پتھر کالے پہاڑ، چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں، چلتے چلتے، اندر ایک چھوٹی سی ایسے اونچائی تھی اس پر قبر تھی۔

ہائے ہائے چودہ سو سال پہلے میں نے پیچھے لوٹ کر دیکھنے کی کوشش کی کہ چھ برس کا بچہ ماں کے کندھے کے ساتھ لگا بیٹھا ہے چھ سال کا بچہ اس کی ساری اُمیدوں کا محور ماں ہی ہوتی ہے، گود بھی ماں کی، سرہانہ بھی ماں، بستر بھی ماں، کھانا بھی ماں، پانی بھی ماں، کپڑا بھی ماں، ماں کے گرد اس کا طواف ہوتا ہے، کیا میرے رب کا نظام ہے۔

سب سے محبوب ہستی پر کتنا بڑا امتحان ڈالا، باپ تو دیکھا ہی نہیں، آپ ماں کے پیٹ میں تھے باپ اٹھا لئے گئے۔

ماں کو جنگل میں موت دی، چار دن سفر مؤخر کروا دیتا میرا اللہ، تاکہ ماں مرتی ننھیال میں تو ماموں اور نانی سارے مل کر کھلاتے، اللہ چار دن پہلے سفر کروا دیتا تو مکے پہنچ جاتی تو ددھیال سنبھال لیتے، لیکن درمیان جنگل، میں وہ کیفیت آپ کو بتا نہیں سکتا ہوں، ہائے ہمیشہ کیفیتیں گلہ ہی کرتی آئیں الفاظ ہی نہیں ملتے بتانے کے لئے۔

Marfat.com

تو وہاں جس کیفیت سے کھڑا تھا تو میں آپ کو بتا سکتا ہوں ادھر شام بھی ڈھل چکی تھی سورج کنارے لگتا جارہا تھا اور ماحول عجیب سوگوار سا تھا، چھ سال کا معصوم بچہ، ماں کے کندھے کے ساتھ لگا ہوا ہے اور ام ایمن تسلیاں دینے والی ہے آنکھ بند ہوتی ہے، کھلتی ہے بند ہوتی ہے کھلتی ہے، سانس آتا ہے، اکھڑتا ہے، آتا ہے اکھڑتا ہے، آج سے پہلے موت دیکھی نہیں، موت اور وہ بھی ماں کی، سب سے قریب ترین رشتہ، تو آخر اماں آمنہ نے ارشاد فرمایا میں تو جارہی ہوں اور ایسا بچہ چھوڑ کر جارہی ہوں، کہ جس کا نام ساری دنیا میں چمکے گا گردن جو ڈھلکی اللہ کے نبی سینے پر چمٹ گئے گر گئے، یا امر یا امر...... جواب ہی نہیں۔

لوگ قبریں بھول جاتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا، کہا فاطمہ، لوگ تھے وہاں ان کی عبرت کے لئے لوگ ساتھ تھے قبر میں اتارا مٹی ڈال دی، پھر کہا فاطمہ، کون جواب دے؟ ان وادیوں میں گم ہو کر جواب نہیں آیا کرتے۔ پھر فرمایا......

ما لی و کفت علی القبور مسلما

قبر الحجیب فلا یرد جواب

یہی فاطمہؓ ہے کہ جو میرے اشارے پر تڑپ کر اٹھتی تھی۔ آج صدا آرہی ہے میری اور جواب کوئی نہیں ہے۔

اجیب ما لك لا تردّ جوابنا

انا فی کداب خلت الاحباب

یقیناً ہر جوڑ توڑ میں بدل جاتا ہے اور ہر ساتھ چھوٹ جاتا ہے ہر سنگ ٹوٹ جاتا موت آکر جدا کر دیتی ہے، قبروں میں لوگ سو جاتے ہیں ان کے ساتھ جا کر کوئی نہیں سوتا، آج فاطمہ ؓ مجھ سے جدا ہو گئی۔

ان افتقاد فاطمة بعد احمدا

لیل علی ان لا یصمه خلیل

Marfat.com

''انہی ہاتھوں سے میں نے پہلے محمد ﷺ کو قبر میں اتارا، آج انہی ہاتھوں سے میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو الوداع کہہ دیا، اور مجھ پر ہر بات کھل گئی یہاں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے سکتا، کوئی ساتھ کتنا ہی لمبا کیوں نہ ہو، ٹوٹ جاتا ہے''۔

حضور ﷺ رو دیئے

اماں آمنہ کی آنکھ بند ہوئی تو میرے نبی ﷺ کی ہچکیاں، تسلی دینے والا کوئی نہیں، نوکر تسلی دے سکتا ہے؟...... ام ایمن تو نوکرانی تھی۔ باندی تھی۔ آدمی اپنے کے کندھے پر سر رکھ کر روئے تو تسلی ہوتی ہے۔

مسلمان مرد و عورت کی صفات

ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنٰت والقانتین والقٰنتٰت والصّٰدقین والصّٰدقٰت والصّابرین والصّابرات والخاشعین والخاشعٰت والمتصدّقین والمتصدقات......

محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیاری زندگی کی یہ دس تصویریں ہیں، یہ اللہ تعالیٰ نے دس نمونے بنائے، مسلمان مرد مسلمان عورت ظاہری ڈھانچہ اسلام ہو یہ حلیہ مسلمان کا ہے یہ مولوی کا نہیں ہے...... یہ حلیہ، یہ داڑھی، یہ پگڑی، یہ کرتا، ٹخنوں سے اوپر شلوار ہو، تہبند ہو پاجامہ ہو، پتلون ہو، یہ مسلمان کی نشانی ہے، یہ ملاں کی نشانی نہیں ہے...... ایسا ظلم نہ کرو اپنے نبی ﷺ کی زندگی کا ایسا مذاق نہ اڑاؤ اتنی غلامی میں نہ آؤ پہنو، پہننے کا شوق ہے کوٹ پہنو، ٹائیاں پہنو، پینٹیں پہنو پر اس کا مذاق نہ اڑاؤ کل کو بڑے ذلیل ہو جاؤ گے، یہ وہ شکل ہے جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو عطا فرمائی یہ وہ شکل ہے جس پر حسن بھی فدا ہے...... اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا، یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر عورتوں نے ہاتھ کاٹے تھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو سینے چیر کے بیٹھ جاتیں، یہ وہ محبوب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانوں سے حسن بخشا۔

Marfat.com

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی نعت

میں قربان جاؤں حسان بن ثابتؓ پر وہ نعت کہہ گئے کہ ساری دنیا کے نعت کہتے رہیں کہتے رہیں حسان کے دو شعر کو نہیں پہنچ سکتے اور ان دو میں بھی آخری مصرع یہ آج کل کے شاعر کہاں اس مرتبہ تک پہنچ سکتے ہیں کہاں حضور ﷺ کو دیکھ کر نعت کہنا کہاں چودہ سو سال بعد کہنا...... پھر نہ وہ محبت نہ عشق سوز نہ گداز...... آج کل تو ویسے ہی مجھے رونا آتا ہے یہ صبح صبح سحری میں نعتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں وہ پرانے گانوں کی دھنوں پر نعتیں پڑھتے ہیں تو میرا دل روتا ہے کہ یہ کیا ظلم کر رہے ہیں یہ کیا ستم ڈھا رہے ہیں یہ نعت خوانی ہو رہی ہے یا ظلم ہو رہا ہے...... نعت تو حسان رضی اللہ عنہ بھی پڑھ رہے ہیں، آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا آپ جیسا حسن آپ جیسا حسین میری آنکھ نے دیکھا نہیں، آپ جیسے جمال والا کسی ماں نے جنا نہیں، ہر عیب سے آپ پاک پیدا ہوئے، آپ ایسے پیدا ہوئے جیسا آپ نے خود اپنے آپ چاہا...... یہ پتہ ہے کیا تخیل ہے، کہاں پہنچے ہیں حسان، حسان نے اللہ تعالیٰ کو اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو آمنے سامنے کھڑا کر دیا ہے روح محمد اور رب محمد آمنے سامنے ہیں اور یوں حسان کہہ رہے ہیں یہ تخیل کی بلندی ہے ورنہ بنایا اللہ نے جیسے اللہ نے چاہا ویسے بنایا لیکن یہ شاعر کے تخیل کی بلندی ہے کہ وہ روح محمد اور رب محمد کو آپس میں ہمکلام کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ گویا اپنے حبیب ﷺ کی روح سے پوچھ رہا ہے تو بول تجھے کیسا بناؤں، کہا جیسے آپ ﷺ نے چاہا ویسا رب نے آپ ﷺ کو بنایا......

رسول اللہ ﷺ کا سراپا مبارک

تو بول تجھے کیسا بناؤں تیرا سر کیسا ہو؟ بڑا حسین، تیرے بال کیسے ہوں؟ ہلکی موجوں کی روانی کی طرح گھونگھریالے، کبھی دیکھا نہیں صبح جب پانی سے باد صبا جب کھیلتی ہے ویسے ہلکی ہلکی بڑی حسین موجیں اٹھتی ہیں یہ ایک اپنا حسن رکھتی ہیں طغیانی تو ڈراتی ہے اور سکون جو ہوتا ہے پانی کا وہ آدمی کو بے حس کر دیتا ہے جب اس میں ہلکی ہلکی روانی ہوتی ہے تو لطیف مزاج آدمی ویسے ہی پاگلوں کی طرح بیٹھ کے اسے دیکھتا رہتا ہے، تو میرا رب

Marfat.com

کیا کہہ رہا ہے تیرے بال ایسے بنا رہا ہوں جیسے ہلکی موجوں کی روانی اے میرے نبی تیرا ماتھا کیسا بناؤں؟ کہا کشادہ، تیری بھنویں کیسی بناؤں؟ کمان کی طرح گول باریک اور تیری پلکیں کیسی بناؤں؟ دراز پلکیں جو حسن کی نشانی تیری آنکھ کیسی بناؤں موٹی بھی سیاہ بھی ہو سفیدی سفید ہو اور سرمگیں سرمہ نہ لگاؤں تو بھی سرمگیں ہوں آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوں سفیدی کے ساتھ سرخ ڈورے آنکھ اٹھے تو بجلیاں چمکنے لگیں، جب آپ ﷺ آنکھ اٹھاتے تھے تو کوئی آپ ﷺ کو دیکھ نہیں سکتا تھا، ایسا حسن کا جلوہ ہوتا تھا، آپ ﷺ کیسے دیکھتے تھے، جب آپ ﷺ بھرپور نظر سے دیکھتے تھے تو سب نظریں جھکا لیتے تھے کوئی آپ ﷺ کو دیکھ نہیں سکتا تھا صرف دو آدمی تھے جو اس وقت چہرے پر نظر ڈال سکتے تھے ایک ابوبکرؓ اور ایک عمرؓ۔

آپ ﷺ چار سال کے تھے اور اماں حلیمہ کے پاس تھے، حبشہ کے یہودیوں کا گزر ہوا، انہوں نے آپ ﷺ کی آنکھیں دیکھ کر پوچھا یہ کس کا بیٹا ہے اماں حلیمہ نے کہا میرا بیٹا ہے، یہ ڈورے اس کی آنکھوں کے وقتی ہیں کہ مستقل ہیں انہوں نے کہا مستقل ہیں، حبشیوں نے کہا یہ آنے والا نبی ہے...... کہاں ماں اسے ہمیں دے دو ہم اسے حبشہ لے جائیں گے، اسے اپنی ہتھیلی کا چھالا بنا کے پالیں گے کہا نہیں میں نہیں دے سکتی، میرے پاس امانت ہے میں نہیں دے سکتی، میں تو دودھ پلانے والی اماں ہوں اصلی اماں تو اس کی مکے میں ہے۔

تیرا رنگ روپ کیسا ہو؟ گال سفید اور گلابی ہوں، تیری داڑھی کیسی ہو خوبصورت بھی ہو گھنی بھی ہو پوری بھی ہو پھیلی ہوئی ہو جس کے حسن کی تخلیق میں داڑھی کو شامل کیا گیا، تم اسی کا مذاق اڑاؤ تو کتنے بڑے دکھ درد کی بات ہے مذاق تو نہ اڑاؤ پگڑی باندھنا یہ مولوی کی سنت نہیں ہے مسلمانوں کی سنت ہے، میرے نبی ﷺ نے پگڑی باندھی ہے کبھی میرا نبی ننگے سر نہیں پھرا تم مسجد میں ننگے سر بیٹھے ہوئے ہو، احرام میں ننگے سر آئے، ایک دفعہ گھر میں کچھ نہیں تھا تو ننگے سر آ کے نماز پڑھائی، تھا ہی کچھ نہیں، ایک چادر لپیٹ کر نماز پڑھانے آئے، ہاں تو کیا حسن و جمال ہے کہا تیرا چہرہ کیسے وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا

Marfat.com

چاند بد بخت میں تو داغ ہے میرا محبوب بے داغ ہے، سورج میں تپش ہے، میرا محبوب ﷺ سورج سے چمکیلا ہے، تپش سے پاک ہے داغ سے پاک ہے۔

حضور ﷺ کا حسن و جمال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چودھویں کا چاند سر پر تھا محبوب مصطفیٰ ﷺ مسجد کے صحن میں تھے اور آپ نے سرخ دھاری دار چادر اوڑھی ہوئی تھی، کہا کبھی میں چاند کو دیکھتا کبھی آپ کو دیکھتا تو آپ ﷺ مجھے چاند سے زیادہ حسین نظر آرہے تھے، گردن کیسی بناؤں کہاں صراحی دار، جسم کیسا بناؤں سیدھا حسین متوازی، سینہ پیٹ برابر، چال کیسی ہو؟ عاجزانہ میں نے کئی دفعہ پہلے بھی بتایا تھا کہ آپ ﷺ چلتے تھے تو پاؤں ایسے رکھتے تھے کہ اگر نیچے خشک لکڑیاں بھی ہوتی تھیں تو کڑکڑانے کی آواز نہیں، چراغ پہ پاؤں آتا وہ بجھنے نہ پاتا، ایسی تواضع کی چال اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی تھی، کبھی ایڑی مار کے نہ چلے کبھی کسی کو انگلی کا شارہ نہ کیا، ہمیشہ پورے ہاتھ کا اشارہ کرتے تھے بلاتے تھے، کبھی دائیں بائیں گردن ٹیڑھی کر کے کسی کو جواب نہ دیا، کسی نے دائیں سے بلایا یا بائیں سے بلایا یا رسول اللہ تو آپ ﷺ پورا مڑ کے کہتے جی فرمائیں کیا بات ہے، پورا جسم موڑ کے کہتے جی فرمایئے کیا بات ہے اور لبوں پہ تبسم مسکراہٹ......

ایک صحابیؓ نے پوچھا اماں عائشہؓ سے کہ ہمارے نبی ﷺ گھر میں کیسے تھے، فرمایا گھر میں آتے تھے مسکراتے تھے، ہنستے تھے، گھر میں جھاڑو خود دیتے تھے، ہمارے لیے آٹا ہمیں گوندھ کر دیتے تھے...... تم نے کبھی آٹا گوندھ کے دیا اپنی بیویوں کو، الٹا ان کو گالیاں دیتے ہو روٹی نہیں پکائی، روٹی پکانا تو بیوی کے ذمے ہی نہیں ہے اس کو گلیاں دے رہے ہو، چائے ٹھنڈے دی دی۔

اچھا مسلم کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا بہترین مسلمان وہ ہے جو بیوی سے اچھا سلوک کرتا ہے، سب سے بڑا کارنامہ شیطان اس کا سمجھتا ہے جو میاں بیوی کو لڑا کے آرہا ہوں شیطان

Marfat.com

روزانہ کچہری لگاتا ہے اور پوچھتا ہے ہاں بھئی کیا کر کے آئے ہو؟ ایک کہتا ہے زنا کروا کے آیا ہوں، کہتا ہے ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ، تم نے کیا کیا قتل کروایا، ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ، تم نے کیا کیا چوری کروائی، ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ، تم نے کیا کیا ڈاکہ ڈلوایا ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ، تم نے کیا کیا؟ ایک لنگڑا سا بھیڑا سا شیطان کھڑا ہو کے کہتا ہے میں نے میاں بیوی کو لڑوا دیا کہتا ہے شاباش شاباش تو کام کر کے آیا ہے کہ اب ایک گھر میں نہیں بلکہ گھروں میں آگ بھڑکے گی، میاں بیوی کا لڑنا کوئی دو کا لڑنا تو نہیں ہوتا اولاد برباد گئی گھر برباد، ادھر بھی آگ ادھر بھی آگ، نفرت کے آلاؤ نسل ختم ہو جاتی ہے، جاؤ دیکھو مغرب کی ناپاک زندگی دیکھو جہاں بچوں کو ماں باپ نصیب نہ ہوں اور بڑھاپے میں اولاد نصیب نہ ہو، وہ معاشرہ بھی کوئی قابل رشک معاشرہ ہے، بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو ماں کا نہیں پتہ وہ تو بے چاری کام کر رہی ہے، باپ ان کا ہوتا ہی کوئی نہیں، وہ پہلے ہی کس کس مصیبت کا شکار ہیں، جب وہ جوان ہو کر بوڑھے ہوتے ہیں تو اب اولاد کوئی نہیں ہے بچپن ہے تو ماں باپ کوئی نہیں بوڑھے ہیں تو اولاد نہیں، جوان ہیں تو خاوند کوئی نہیں جوان ہیں تو بیوی کوئی نہیں۔

لڑکی رحمت کا ذریعہ

میرے بھائیو! ہمیں اللہ کا پاک نبی ﷺ زندگی دے کر گیا ہے، ہم تو خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضرت محمد ﷺ جیسا رہبر دیا ان کی شریعت عطا فرمائی گو بہت گئے گزرے ہیں پھر بھی اللہ کا شکر ہے عزت ہے ماں کی عزت ہے بیٹی کے روپ میں پیدا ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ نے بیٹی دی اور اس نے برا نہ منایا کیونکہ بعض بدبخت ایسے ہوتے ہیں کہ بیٹی پیدا ہو تو بیوی کو مارنا شروع کر دیتے ہیں...... مجھے ایک خاتون کا فون آیا کہ دو بیٹیاں ہیں تیسری امید سے ہے میرا خاوند کہہ رہا ہے کہ تیری بھی بیٹی ہوئی تو طلاق دے دوں گا میں نے کہا اگر میرے بس میں ہوتا پہلے اس کے والدین کو الٹا لٹکاتا کہ انہوں نے اس بدبخت کو یہ بھی نہ سکھایا کہ یہ نصیب کون بنانے والا ہے پھر اس بدبخت کو الٹا لٹکاتا جس نے کسی جگر کے گوشے کو کیسے چیر پھاڑ کے رکھ دیا، لوگ کیسے بیٹیوں کو پالتے ہیں اور آگے کیسے ظالم ہیں جو چھوٹی سی بات پر دھکا دے کر باہر پھینک دیتے ہیں، اس لیے اللہ

Marfat.com

کے نبی ﷺ نے فرمایا بہترین مسلمان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو اور اس لئے تو میرے نبی ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ترازو میں جو تمہارا عمل تولے گا تو وہ تمہارا تقویٰ نہیں تولے گا، جہاد نہیں تولے گا، تمہاری شہادت نہیں تولے گا، تمہار علم نہیں تولے گا، تمہاری تبلیغ نہیں چلے گی، تمہارا درس و تدریس تصنیف و تالیف ذکر و خانقاہ نہیں، میں اپنی وضاحت کیلئے بات کہہ رہا ہوں سب سے پہلے جب ترازو ملے گا اور مجھے بلایا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا لاؤ اس کے اچھے عمل بھی برے بھی تو سب سے اللہ فرمائے گا اپنی بیوی سے کیسا سلوک کرتا تھا پہلے مجھے وہ دکھاؤ اپنی بیوی اور بچوں سے کیا سلوک کرتا تھا پہلے مجھے وہ دکھایا جائے، پہلا پرچہ ہی فیل ہو گیا تو آگے کیا کرے گا؟ تو بہت سے لوگ باہر سے بڑے ہنس مکھ اندر سے انتہائی بدتمیز اپنے ماں باپ کا پورا ادب کروائیں گے اور بیوی کے ماں باپ کو ذلیل کر کے رکھ دیں گے، بیوی کے ذمے تو میری ماں کی خدمت نہیں، میری ماں کی خدمت میرے ذمہ ہے، باپ کی خدمت میرے ذمے، میری بیوی کے ذمے تو نہیں جو میرے ذمے ہے وہ کرتا نہیں، جس کے ذمہ نہیں اس کو مارتا ہے، میری اماں کی خدمت، میرے ابا کی خدمت، میرے بھائیوں کی خدمت، بھائی تو ویسے ہی غیر محرم ہے۔ ان سے تو ویسے ہی اجنبیت اور پردہ ہے اور اس کو ذلیل کر دیا اور اس کے ماں باپ کو سر بازار رسوا کر دیا۔

ماں کی خدمت کا جذبہ

یہ احسان دانش مرحوم تھا نا! اس کی کتاب ہے جہان دانش اور نہیں تو وہ حصہ پڑھ لو جو اس نے اپنی ماں کے بارے میں لکھا ہے اس نے کہا جب میری ماں بیمار ہوئی تو میں نے اپنی بیوی سے کہا میرا وہ سرمایہ ہے جس میں کسی کی شراکت برداشت نہیں کر سکتا میں اسے تجھے انگلی بھی نہیں لگانے دوں گا اس کی ساری خدمت میں خود کروں گا، وہ غریب آدمی تھا غربت میں زندگی گزر گئی دھونے کا گھر میں انتظام نہیں تھا لکھتا ہے میں اماں کا بستر اٹھاتا روزانہ دو میل دور نہر پہ جا کر دھوتا اور ہوا میں ایسے سکھاتا ہوا لے کے آتا تھا، جب تک ماں زندہ رہی میں اس کی چارپائی پہ لگ کے کھڑا ہو گیا۔ جن کو ماؤں کا احساس ہوتا ہے وہ خود

Marfat.com

ذلیل وخوار ہوتے ہیں......کوئی مائیں روز روز ملتی ہیں؟......یاماں کوئی ایسی چیز ہے جس کا بدل لاؤ گے......باپ کوئی ایسی چیز ہے جس کا بدل لاؤ گے......بھائی کوئی ایسے ہیں جس کا بدل لاؤ گے......یہ خون کے وہ رشتے ہیں ایک دفعہ ہاتھ سے چلے گئے تو چلے گئے۔

حجۃ الوداع میں اللہ کے نبیﷺ نے جا کر ابواء پر پڑاؤ ڈالا اور اپنی ماں کی قبر پر بیٹھ کر گھنٹوں روئے، چھ سال میں جدائی، میں گیا تھا دیکھنے کاص طور پر، سیرت جب تک آدمی آنکھوں سے نہ دیکھے کتاب سے بہت تھوڑا سمجھ میں آتا ہے، سفر میں بڑا علم چھپا ہوا ہے، اب یہ ٹھنڈے کمروں میں پڑھتے ہیں اوپر سے حرام کھایا ہوتا ہے پھر قرآن پہ تبصرے کرتے ہیں نظر حرام دیکھ رہی ہے، کان حرام سن رہے ہیں، پیٹ میں حرام روٹی جا رہی ہے اور قرآن پر تبصرے کر رہے ہیں، میں ابواء گیا تو میں نے کہا یار ہمیں وہاں لے جاؤ اماں آمنہ کی قبر پر، انہوں نے کہا جی پولیس والے چھوڑتے نہیں۔

صحابی کا شکوہ بارگاہِ رسالت میں

ایک صحابی آئے کہا جی میرا باپ مجھ سے پوچھے بغیر میرا مال خرچ کر دیتا ہے، مجھ سے پوچھتا بھی نہیں اور قانوناً بات ٹھیک ہے، اگر بیٹا الگ اپنی کمائی کر رہا ہو تو باپ کو بھی حکم ہے بیٹے سے پوچھ کر استعمال کرے، ویسے نہیں آپﷺ نے کہا اچھا بلاؤ اسے، اسے بلایا گیا اسے پتہ چلا میرے بیٹے نے میری شکایت کی ہے تو ان کو دکھ ہوا تو انہوں نے کچھ اشعار کہے، زبان سے نہیں دل ہی دل میں شعر کہتے ہوئے جب مجلس میں آئے تو جبرائیل آ گئے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ان سے کہو وہ شعر پہلے سناؤ جو تیری زبان سے تو نہیں نکلے پر تیرے اللہ نے سن لیے وہ شعر سناؤ، تیرا کیس پھر سنا جائے گا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپﷺ کا اللہ بھی واہ، واہ کیا کہنے اللہ کے، ہمارا ایمان بڑھتا ہی رہتا ہے بڑھتا ہی رہتا ہے آپﷺ کے رب کی قسم چند خیالات صرف بزم تصور سے گزرے، زبان پہ لفظ بن کے نہیں آئے، آپﷺ کے رب نے ان کو بھی سن لیا، فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ کہا جی میں نے کہا تھا......

Marfat.com

غـذوتك مـولـودا و مـنتك يـا فـعـا
تـعـل بـمـا اجـنـی عـلیك و تـنـهل
اذا لیـلة ضـافتك بـالسقم لمابت
لسـقـمك الا سـاهـرا اتـمـلـمـل
کـانـی انـا الـمـطـروق دونك بالذی
طـرقـت بـه دونـی قـعیـنـی تهمل
تـخـاف الـردیٰ نـفسی علیك وانهـا
لتـعـلـم ان الـمـوت وقـت مـوجـل
فـلـمـا بـلـغـت السن والغـاية التی
الیـهـا مـدی مـا کـنـت فیك اومـل
جـعـلـت جـزائـی غلظة و فظا ظة
کـانك انـت الـنـعـم الـمتـفـضـل
فـلـیتك ازلـم تـدع حـق ابـوتـی
فـعـلـت کـمـا الجاد المصاقب یفعل
فـاولـیتـنـی حـق الـجـوار ولـم تکن
عـلـی بـمـال دون مـالك تـبـخـل

"میرے بیٹے جس دن تو پیدا ہوا ہم تو اسی دن مر گئے پھر ہم نے تیرے لئے جینا شروع کیا ہم اپنے لئے جینا چھوڑ گئے جس دن تو پیدا ہوا اس دن ہم نے اپنے لئے جینا چھوڑ دیا ہم نے اپنا سب کچھ تجھ پہ لگایا تیری ایک مسکراہٹ دیکھنے کیلئے کوہلو کے بیل کی طرح گرمی اور سردی کے تھپڑوں کو سہتے رہے دکھ درد جھیلتے رہے تجھے تر کھلانے کیلئے خود خشک کھایا تجھے ٹھنڈا پلانے کیلئے خود گرم پیا، تجھے سلانے کیلئے خود جاگے تجھے سکھ میں رکھنے کیلئے خود دکھ اٹھائے، تجھے ٹھنڈی ہواؤں سے بچانے کیلئے ہم تیری ڈھال بنے، تجھے دھوپ سے بچانے کیلئے ہم تیرے لیے سایہ اور چادر بنے، جب کبھی تو بیمار ہوا تو تجھ سے زیادہ ہم بیمار ہوئے

Marfat.com

تیری آہ پر ہماری ہائے نکلتی تیرے آنسو پر ہماری چیخیں نکلتیں اور ہم دونوں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے پتہ نہیں تو مر نہ جائے، بیماری اور موت تو اپنے وقت پر آتی ہیں پر تیرا بیمار ہونا ہمیں ساری رات تڑپاتا تھا ہمیں یوں لگتا تھا تو نہیں ہم بیمار ہو گئے تو نہیں ہمیں درد اٹھا ہے تو نہیں تو ہم تڑپ رہے ہیں، اور ایک سیل رواں تھا جو تھمتا نہ تھا اور اندر میں غموں کی ایک گھٹا تھی کالی سیاہ جو چھٹنے کا نام نہ لیتی تھی اس طرح ہم چکی میں پسے اور کوہلو کے بیل کی طرح ہم جتے، چلے اور تھکے اور پٹے اور پسے اور کیا ہوا ہماری جوانی کا رس نچڑتا چلا گیا اور تیرے بچپن میں جا کے وہ بھرتا چلا گیا، ہمارے رنگ روپ بگڑتے چلے گئے تیرا رنگ روپ نکھرتا چلا گیا ہم سے جوانی کا رس نکل کر تیری کمزور ہڈیوں میں اترا اور ہم سے بڑھاپے نے رنگ چھینا، جوانی نے تجھے روپ بخشا بڑھاپے نے ہمارے پتے جھاڑ کے رکھ دیئے اور جوانی نے تجھے بار آور کر دیا سرسبز کر دیا تو لہرانے لگا اور ہم خزاں کے تھپڑوں کا شکار ہو گئے، تو سیدھا ہو گیا ہم رکوع میں چلے گئے تو طاقت میں آیا ہم نے لاٹھیاں پکڑ لیں اب ہمیں اُمید لگی جیسے ہم انگلی پکڑے کے چلے جیسے ہم نے اس کے پیشاب پاخانے دھوئے جیسے ہم نے اس کو لوریاں دیں جیسے ہم اس کیلئے روئے تڑپے جاگے اور کچھ نہیں تو ہمارا حال پوچھ لے گا ہمارا تھوڑا بہت تو خیال رکھے گا لیکن ایک دم تیرے تیور بدلے تیرا منہ چڑھ گیا تو دوست کو قریب کرنے لگا ہمیں دھکے دینے لگا...... ہمیں گریبان سے پکڑ کے جھنجھوڑا دوستوں کی محفل میں جا کے رونق محفل و مجلس بنا ہم نے کبھی پکارا تو تیرے تیور بدلے اور تو نے بڑے سخت آواز میں کہا کیا سر کھاتے ہو تو ہم دونوں بیٹھے، دونوں پریشان غلطاں و پیچاں کیا ہوا میں اسے پالتا رہا نہیں نہیں غلطی لگ گئی اس نے مجھے پالا ہے میں نے نہیں اس نے مجھے پالا ہے ورنہ کتا بھی احسان مان رہا میں اپنی چالیس سالہ زندگی کو جھٹلا رہا ہوں میں نے اپنے بیٹے کو نہیں پالا، میرے بیٹے نے مجھے پالا ہے جبھی تو اس کا تیور بدلا اس کا منہ چڑھا اچھا میرا بیٹا تو بیٹا نہیں بنا تھا تو پڑوسی تو بن جاتا، پڑوسی بھی نہ بن سکا، یہ وہ دردناک داستان ہے جو الفاظ کے روپ میں جب ان کی زبان پر آئی تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو ایسے جیسے جھڑیاں، مسلسل آپ ﷺ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی آپ ﷺ نے اسے ایسے گریبان سے

Marfat.com

پکڑا اور کہا دفعہ ہو جا میری مجلس سے، تو تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے۔

یہ روشن خیالی ہے......

میرے بھائیو اور میری بہنو! ماں باپ کے رشتوں کی پہچان ہمیں اللہ کے نبی ﷺ نے بتائی...... گھر کی زندگی ہمیں اللہ کے نبی ﷺ نے بتائی...... بیٹی ہوگئی ہے تو منہ چڑھ گیا ہے بیٹی کیوں ہوگئی، پھر بیٹی ہوگئی پھر بیٹی ہوگئی کیا تقدیر اس بیٹی کے ہاتھ میں ہے؟ جو اس کو سسرال والے ذلیل کر رہے، ساس طعنے دے رہی سسر طعنے دے رہا، اور یہ خود دے رہا ہائے ہائے کہاں سے لائے ہو یہ ظلم جو تمہیں بیٹی دے رہا ہو شادی کیلئے اسے کہتے ہو اور کیا دو گے، ارے ظالم وہ تمہیں جگر کاٹ کے دے رہا ہے اپنا جگر کاٹ کے تیری گود میں ڈال رہا ہے پھر اسے کہتے ہو اور کیا دو گے زیور کتنا دو گے؟ ہماری تو کوئی بات نہیں لوگ تمہیں پڑھ لیتے کاش تم اماں عائشہ صدیقہؓ کی شادی پڑھ لیتے، کاش تم ام سلمی اور ام جویریہ کی شادی پڑھ لیتے تم حضرت سکینہؓ اور حضرت زینبؓ کی شادی پڑھ لیتے تم یہ ظالم تو نہ بنتے تم انسانی شکل میں بھیڑیے اور درندے تو نہ بنتے...... یہ کیا ظلم وستم ہے یہ کون سا روشن زمانہ ہے کون سی روشن خیالی ہے، یہ کہاں کی روشنیاں ہیں جنہوں نے ہمیں اندھیروں میں دھکیل دیا، ہمیں یہ روشنیاں نہیں چاہئین بجھا دو یہ روشنیاں بجھا دو، ہمیں وہی دیئے جلا دو جس میں بیٹی کی عزت تھی جس میں ماں کا احترام تھا جس میں باپ کی قدر تھی جس میں خون کا رنگ سرخ تھا...... ہمیں یہ روشنی نہیں چاہیے ہمیں یہ روشنی نہیں چاہیے، جنہوں نے رشتوں کو جلا دیا ...... ہمیں واپس کر دو۔

ہاں میں مولوی ہوں مجھے فخر ہے

ہمیں اُجڈ سمجھو، کہہ دو کہہ دو مجھے اجڈ کہہ دو میرا یہ سہرا ہے...... میرا یہ گلے کا ہار ہے ہاں ہاں میں ملا ہوں میرا یہ فخر ہے مجھے اسی پر مرنے دو...... یہ کہاں سے لائے ہو روشن خیالی ...... کہاں سے لائے ہو کس بازار سے خرید کے لائے ہو کہاں یہ بکتی ہیں متاع...... میرے نبی ﷺ کی زندگی میں یہ تو کہیں نہیں تھا...... یہ ناچ رنگ کہاں سے آیا، یہ بیٹیوں کا ننگے سر

Marfat.com

بازاروں میں پھرنا کہاں سے آیا...... یہ بوائے فرینڈ گرل فرینڈ کہاں سے آ گیا...... یہ تو میرے نبی ﷺ کی پاک زندگی میں نہیں تھا کہاں سے لائے ہو......ہمیں دیوانہ کہہ دو، پاگل کہہ دو، دھکیل دو، ہمیں پتھروں کے دیس میں، ہاں ہمیں پتھروں کا زمانہ محبوب ہے ہمیں یہ روشنیاں نہیں چاہئیں، جہاں بیٹی سر بازار ناچے جس کے گھنگھروؤں کی چھن چھن......نہیں چاہئے......کیسے دیوانے ہو کیسے پاگل ہو، اپنے دشمن کی تہذیب پر فخر کرتے ہو اور جو تمہاری لیے مٹ گیا پس گیا جس کی اولاد تمہارے لئے زیر و زبر ہو گئی......تمہیں عبداللہ کے گلے سے تیر پار ہونے بھول گئے، صرف محرم رکھا ہے دس دن رونے کے لئے؟ یہ قربانی دس دن کی یاد کیلئے تھی، صرف دیکھتے نہیں ہو آج آل رسول کا خون کتنا سستا ہے......داستان لکھی جا رہی ہے......ہاں......ہاں......جب خون سستا ہوتا ہے امت کا تو کہیں نہ کہیں سے صبح کی آمد ہوتی ہے، کہیں نہ کہیں سے روشنیاں پھوٹنے والی ہوتی ہیں، ہمیں ان روشنیوں سے نفرت ہے جو ہمیں ننگا کر دیں جو ہماری تہذیب ہم سے چھین لیں، جو ہمیں ناچ گانے کا رسیا بنا دیں، جو لڑکے لڑکی کو ایک ہی بینچ پہ بٹھا دیں......کیا ظلم و ستم ہے جوان لڑکا لڑکی ایک بینچ پہ بیٹھے پڑھ رہے ہیں......ہم فریاد بھی نہ کر سکیں ہم صحیح بات بھی نہ بتا سکیں یہ کہاں کہ تہذیب ہے؟

حضرت فاطمہ کی کہانی

سنو سنو! فاطمہ بیٹی کی کہانی سنو......وہ تو موت کے بعد بھی پردے کو رو رہی ہیں......یہ ایک بینچ پر لڑکے لڑکی کو بٹھا کر کہتے ہیں تہذیب اس کا نام ہے......نہیں نہیں نہیں نہیں!!! یہ تہذیب نہیں ہے......ہمیں دھوکا نہ دو ہم ان روشنیوں سے دھوکا نہیں کھا سکتے ہم ان چار دن کی چمک دمک سے دھوکا نہیں کھا سکتے......جب ہی تو میرے نبی ﷺ نے کچے گھر میں زندگی گزاری......جب ہی تو میرے نبی ﷺ نے پیٹ پہ پتھر باندھ کر زندگی گزاری جب ہی میرے نبی ﷺ ٹاٹ کے پیوند، کپڑا بھی نہ ملا پیوند لگانے کیلئے......جس کیلئے جنت ہاتھ باندھ کے کھڑی ہو احد پہاڑ پوچھتا ہو یا رسول اللہ حکم ہو تو سونا چاندی بن جاؤں......جب ہی تو وہ ایک ٹاٹ بستر بنا، صبح کھایا شام نہ کھایا......گدھے پہ سوار ہو گئے

Marfat.com

گدھے پہ سواری کی، اونٹ پہ سواری کی گھوڑوں پر بھی سوار ہوئے، مالداروں کو بھی گنجائش دی، یہ نہیں کہ صرف غریبوں کو ہی نبوت کا پیغام دیا، مالداروں کو بھی راستہ دیا ہے، ہاں ہاں میری ماں کے چلو اچھی سواری بھی رکھ لو، روکتا نہیں ہوں، پر میرے تو بن کے چلو......

حضرت فاطمہؓ نے خادمہ سے فرمایا غسل کا پانی رکھو......اس نے پانی رکھا...... غسل فرمایا کہا میرے فلاں کپڑے لاؤ......اس نے کپڑے لائے......پہن لیے انہوں نے کہا میری چارپائی بیچ میں کردو......اس نے بیچ میں کردی......لیٹ گئیں قبلے کی طرف منہ کیا......فرمایا میں مر رہی ہوں!......حضرت علیؓ موقع پر نہ تھے......کہا میں مر رہی ہوں......علی آئیں تو بتا دینا میرا غسل ہو گیا ہے میرا کندھا بھی کوئی نہ دیکھے......مرنے کے بعد بھی کہہ رہی ہیں میرا کندھا بھی کوئی نہ دیکھے......حضرت علیؓ آئے تو ان کی ہائے نکل گئی......فرمایا کیا ہوا کہا گیا، ہو گیا بس یہ نصیحت اور وصیت ہے ہاں ایسا ہی ہوگا......مرنے کے بعد یہ حال ہے۔

حضور ﷺ کا اسوہ

میں کیسے اپنے دماغ کی نسیں اٹھا کے باہر پھینک دوں اور جوان بیٹے بیٹی کو، جوان لڑکے لڑکی کو ایک بینچ پر پڑھتا دیکھ کر کہوں......ہاں آج کی تہذیب کا یہی تقاضا ہے......نہیں نہیں یا تو یہ قرآن نہ ہوتا یا ہم نے اس کو پڑھا نہ ہوتا......یا میرے محبوب ﷺ کی زندگی اور سیرت نہ ہوتی......ہم نے اس کو پڑھا نہ ہوتا......ہے، ہے......گیا نہیں ہم سے کھویا نہیں ہم سے......یہ آج بھی موجود ہے اپنی پوری رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ ان کی زندگی روز روشن کی طرح، ان کا قرآن سورج سے زیادہ روشن، ان کی زندگی سورج سے زیادہ روشن، ان کی زندگی اپناؤ کیوں چند ٹکڑوں کے پیچھے اپنی نسل کو آگ لگا رہے ہو؟......ہماری بیٹی کی عزت پردہ ہے، ہماری بیٹی کی عزت بے پردگی میں نہیں ہے......ہمیں اَن پڑھ بیٹیاں منظور ہیں ہم نہیں چاہ سکتے کہ جوان لڑکی ایک لڑکے کے پاس بیٹھ کر پڑھ رہی ہو......ہم فریاد بھی نہ کریں......نمک بھی چھڑکو زخموں پر......رونے بھی نہ دو......ہم کون سا روک رہے ہیں،

Marfat.com

تمہیں نمک چھڑکنے سے...... ہمیں رونے تو دو ہم سے فریاد کا حق تو نہ چھینو...... ایک دن تو آئے گا نا جب اللہ بھی ہوگا اور محشر کا میدان ہوگا اور میرا نبی بھی ہوگا...... حسین کا کٹا سر بھی ہوگا اور عبداللہ کے گلے کا تیر پار بھی ہوگا...... فاطمہ کی بیٹیاں بھی ہوں گی...... اور مغرب کی بیٹیاں بھی ہوں گی...... اور آج کے یہ اندھے دانشور بھی ہوں گے اور آج کے مصلوں پہ بیٹھے ہوئے فاقہ نشین بھی ہوں گے، آج پتہ چلے گا گھوڑے پہ کون سوار ہے؟...... اور گدھے پر کون سوار ہے؟...... آج پتہ چلے گا روشن خیال کون ہے اور اندھا کون ہے...... آج پتہ چلے گا اندھیرا کس چیز کا نام ہے اجالا کس چیز کا نام ہے ترقی کس چیز کا نام ہے تمدن کس چیز کا نام ہے اور پستی کس چیز کا نام ہے اور بدتہذیبی کس چیز کا نام ہے؟...... کیوں موت نہیں ہے کیا یہی زندگی ہے؟

آخر موت ہے......

اگر یہی زندگی ہے تو پھر وہی سچے ہم پاگل ہیں...... اگر یہ نہیں آگے بھی ہے کوئی موت کے بعد بھی کچھ ہے...... کوئی ہے...... ہے، ہے ضرور ہے......

قل ان الاوّلين والآخرين لمجموعون الى ميقاتِ يوم معلوم.

الحاقة ماالحاقة وما ادراك ماالحاقة ......

القارعة ماالقارعة وما ادرك ما القارعة ......

ہے...... کوئی نہ کوئی تو ہے جو کہہ رہا ہے......

القارعة ماالقارعة ......

الحاقة ماالحاقة ......

وما ادرك ما يوم الدين ثم ادرك ما يوم الدين......

هل اتاك حديث الغاشية......

میرا اللہ کہہ رہا ہے تم سے پہلے بھی روشن خیال آئے تھے، تم سے پہلے بھی تہذیب

Marfat.com

یافتہ آئے تھے تم سے پہلے بھی ناچنے والے آئے تھے، مرد عورت کا جانوروں کی طرح ملنا جن کی تہذیب تھی، آئے تھے تم کوئی نئے نہیں ہو تم کوئی پہلے نہیں ہو تم کوئی مجدد نہیں ہو...... ان راہوں پہ پہلے بھی لوگ چلے ہیں، جاؤ بمبئی کو دیکھو یہ تہذیبیں، عاد اور ثمود کی اجڑی بستیاں دیکھو...... جاؤ ڈھونڈو ان میں جاؤ دیکھو! یہاں سب کچھ یہ ہوا ہے، ہم سے پہلے ہوا، کوئی آج نیا نہیں ہے، یہ مصلے آج آباد نہیں پہلے تھے پردہ دار عورتیں آج ہی نہیں پہلے بھی تھیں، یہ ننگی آج ہی نہیں ہیں پہلے بھی تھیں ...... یہ شرابی آج ہی نہیں ہیں پہلے بھی تھے، یہ رات کو تڑپنے والے آج نہیں پہلے بھی تھے...... یہ کربلائیں آج بھی ہیں پہلے بھی تھیں، پھر بھی ہوں گی ہوتی رہیں گی......

جب تک کہ سورج مغرب سے نہیں نکلتا...... یہ ہوتا رہے گا یہ حق و باطل معرکہ گرم رہے گا ایک دن آرہا ہے...... الحاقة ما الحاقة وما ادراك ما الحاقة ...... سنو سنو یہ کوئی سچی پکار ہے...... کوئی طاقتور کا پیغام ہے جو کوئی نہ دبنے والی آواز ہے...... یہ کوئی نہ ڈرنے والے کا ایک بڑا کڑکڑاتا کوئی بڑا گرجتا ہوا بول ہے جو زمین و آسمان کو کپکپا رہا جو دلوں کو لرزا رہا...... جو بدن پہ رعشہ اور کپکپی سی طاری کر رہا...... فاذا نفخ في الصور ......

ہائے میں مر گیا اور یہ کہاں سے قیامت آ گئی...... اور یہ جنت کہاں سے آ گئی...... یہ جہنم کہاں سے آ گئی؟ ...... یہ اللہ کہاں سے آ گیا؟ ...... یہ حساب کہاں سے آ گیا؟ ...... میری فائل کہاں سے آ گئی یہ کس نے مجھے قبر سے اٹھایا؟ ...... اے موت آ جا مجھے مار دے ...... مار دے مار دے...... نہیں نہیں نہیں تم نہی مر سکتے ...... اٹھو اٹھو اٹھو...... آج اللہ کے بندوں کی عزت کا دن ہے...... جن کو تم حقیر بھری نظروں سے ملاں کہہ کر گزر جاتے تھے آج ان کی عزت کا دن ہے آؤ آؤ دیکھو پڑھو پڑھو میری نہ سنو ممکن ہے میں پاگل ہوں ممکن ہے میں دیوانہ ہوں صدمے بھی پاگل کر دیتے ہیں...... میری نہ سنو قرآن تو سنو...... جاؤ اس کا ترجمہ پڑھ لو...... جاؤ میں نے کہا ہے...... میں نے تو اپنی بات چھوڑ کر قرآن پڑھ کر سنا دیا ہے...... جاؤ گھروں میں اس کا ترجمہ دیکھو کہ میرا اللہ کیا کہہ رہا ہے تمہیں کیا سنا رہا ہے...... تم کہاں جا رہے ہو......

Marfat.com

میرے بھائیو! میری بہنو! اللہ کی طرف لوٹو کہیں جائے پناہ نہیں ہے...... ہائے ہائے...... کوئی نہیں ہے آج سارے تمہارے پردے چاک کرنے والے ہیں، آج سب ذلیل کرنے والے ہیں...... اللہ کی چادر میں چھپ جاؤ تمہیں ایسے چھپائے گا جیسے مرغی اپنے چوزوں کو پروں میں چھپالیتی ہے...... جیسے ماں اپنے اکلوتے کو دودھ پلانے کیلئے چادر میں چھپالیتی ہے آجاؤ...... میں کون سا کہہ رہا ہوں کہ ہمارے بن جاؤ...... تبلیغی جماعت کے تم ممبر بن جاؤ، میں کون سا سیاسی تحریک چلا رہا ہوں یا ہم کون سا سیاست کے قائل ہیں، ہم تو اس سیاست کے ویسے ہی قائل نہیں...... اس راستے سے اسلام کا آنا...... ہم تو اس کے ویسے ہی قائل نہیں اسلام تو اندر سے پھوٹتا ہے...... جب دل میں اللہ کی محبت اتری ہے تو پھر بچوں کے تڑپتے لاشے بھی ایمان کو بڑھاتے ہیں اور جب دل اللہ سے نا آشنا ہوتا ہے تو کون سی حکومت ہے جو مجھے میرے اللہ کا تعلق دے دے...... کوئی ہے جو مجھے اللہ کی محبت دے دے؟؟؟...... نہیں بھائیو اللہ کی طرف آؤ...... لوٹو لوٹو اللہ کی طرف......

اپنے محبوب ﷺ کی زندگی کو لاؤ گھروں میں لاؤ...... بیویوں سے محبت کرو یہ واحد محبت ہے جس کو دیکھ کر اللہ خوش ہوتا ہے...... جب بیوی محبت سے خاوند کو دیکھتی ہے خاوند بیوی کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ دیکھ کے خوش ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی گھریلو زندگی

ہمارے نبی ﷺ...... اماں عائشہؓ جس گلاس سے پانی پیتی تھیں آپ ﷺ وہی گلاس اٹھا کے جہاں حضرت عائشہؓ کے ہونٹ لگے ہوتے تھے وہاں اپنے ہونٹ لگا کے پانی پیا کرتے تھے...... ان کیلئے آٹا گوندھ کے دے رہے ہیں میں گوندھتا ہوں تو پکا...... گھر میں جھاڑو دے رہے ہیں...... اپنے کپڑے دھو رہے ہیں اپنے بٹن خود ٹانک رہے ہیں......

پھٹ گیا کرتہ خود سی رہے ہیں، جوتا ٹوٹ گیا خود صحیح کر رہے ہیں، صاف کر رہے ہیں......

اپنے سر کے اوپر چارے کا گٹھا رکھا ہوا ہے اور اپنے اونٹ کو چارہ ڈالنے خود جا رہے ہیں...... اور یہ زندگی ہے جو اللہ ہمیں دے رہا ہے۔

بیٹی پیدا ہوئی...... ایک حدیث میں سنا رہا ہوں...... جس کے گھر میں بیٹی پیدا

Marfat.com

ہوئی پھر ناراض نہ ہوا بلکہ خوش ہوا تو آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے اس کے سبز زمرد کے پر ہوتے ہیں وہ ماں کے اوپر بھی پھیلا دیتا ہے بیٹی کے اوپر بھی پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے!

تو بھی ضعیف تیری ماں بھی ضعیف...... جو تم دونوں پر خرچ کرے گا اللہ اس کے ساتھ ہو جائے گا، اللہ اس کا ساتھی بن جائے گا...... اور یہ طعنے دے رہے ہیں کہ بیٹی کیوں پیدا ہوئی...... اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیاں دیں جوان ہوئیں اور اس نے پروان چڑھا کے ان کی شادی کر دی تو وہ اور میں جنت میں یوں ہیں جیسے دو انگلیاں...... ایک عورت اٹھ گئی اللہ اس کا بھلا کرے...... اللہ اس اماں کا بھلا کرے جو اٹھ گئی اس نے کہا یا رسول اللہ جس کی ایک ہی ہو تو پھر وہ کیا کرے؟...... حضور ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ نے ایک بیٹی دی اور پھر اس کو اس نے پروان چڑھا کر شادی کر کے رخصت کیا وہ اور میں جنت میں یوں دو انگلیوں کو ملا کے اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ نے دو بیٹیاں دیں یا دو بہنیں دیں ان پہ خرچ کر کے ان کو پالتا رہا پروان چڑھایا، شادیاں کیں، اور سسرال پہنچایا، شادی کے بعد بھی ان پر خرچہ کرتا رہا اور ان کا خیال کرتے کرتے مر گیا تو جنت واجب ہو گئی، بیٹی کے روپ میں اور حیثیت، بہن کے روپ میں اور حیثیت، بیوی کے روپ میں اور حیثیت، ماں بنی تو قدموں تلے جنت۔

فرماں بردار بنو

تو ایسی پاکیزہ زندگی کو چھوڑ کر کیوں دھکے کھاتے ہو، میرے بھائیو...... کچھ نہیں رکھا نافرمانی کی زندگی میں، اپنے محبوب ﷺ کی زندگی کو اپناؤ...... ان کے طریقے پہ چلنا اپنی زندگی کی معراج اور مقصد بناؤ اس طرح کرتے کرتے مر گئے تو اللہ راضی ہو گیا...... اللہ راضی ہو گیا تو سارے کام بن گئے...... آج ملنے کا دن ہے...... دیکھو ہم بھی انسان ہیں کبھی کبھی خیال آتا ہے...... پھرنا ہی پھرنا کبھی کبھی بچوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں ہوتا...... پھرتا ہی پھرنا...... پھر ایک دم جنت سامنے آتی ہے کہ وہ دن بھی تو ہو گا جب کبھی بھی جدائی نہ ہو گی اور اللہ نے......

Marfat.com

جنّٰت عدنٍ یدخلونھا ...... میرے بندو! اچھا تم میرے لیے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑتے تھے میرے لیے؟ اچھا......

جنّٰت عدنٍ یدخلونھا ...... چلو چلو یہ جنت الفردوس تمہارے لیے ہے......

ومن صلح من اٰبائھم ...... اب لے جاؤ ماؤں کو بھی اور باپ کو بھی......

وازْواجھم ...... اب لے جاؤ اپنی بیویوں کو بھی......

وذرّیاتھم ...... اب لے جاؤ اپنے بچوں کو بھی......

اب بیٹھو آمنے سامنے...... اب میں تمہیں کبھی جدا نہ ہونے دوں گا...... آؤ غلمان حور سجاؤ...... بھاگو دوڑو کیا کرو؟ کھلاؤ میرے بندوں کو، پلاؤ میری بندیوں کو، بھر کے پلاؤ وہ شراب جس سے نہ سر میں درد ہو نہ سر چکرائے الٹی آئے نہ مدہوشی ہو...... نہ پاگل پن ہو...... لذت ہو سرور ہو...... کیف ہو مزہ ہو...... پر نشہ نہ ہو، پلاؤ ان کو...... وفاکھۃ مما یتخیّرون...... پھلوں کے ٹرے سجاؤ اور ان کو خوبصورت جنت کے حسین بہترین لذیز کھانے کھلاؤ، ان کی پاکدامنی کے بدلے میں آج ان کو جنت کی حسین لڑکیاں، ان کی بیوی بناؤ، ہم جنت کی لڑکیوں سے تمہارا نکاح کریں گے......

ایمان والی عورتوں کا جنت میں حسن و جمال

ایمان والی عورتوں کو رشک ہونا چاہئے...... حسد نہ ہو کہ اللہ ایمان والی عورت کو جنت کی لڑکی سے ستر ہزار گنا حسین بنا کر ان کی مالکہ بنائے گا، وہ ان کے سامنے نوکر نظر آئیں گی خادمہ نظر آئیں گی...... یہ ان کے سامنے دلہن کی طرح سجی ہوئی نظر آئیں گی اور اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو جب ان کے چہرے پر لائے گا تو جنت کی حوران کے سامنے باندی نظر آئے گی، حور کا حسن و جمال ایسے ماند پڑ جائے گا جیسے چودھویں رات کے چاند کے سامنے تارے ماند پڑ جاتے ہیں...... ایمان والی عورت کے حسن کے سامنے جنت کی حور کا حسن ایسے ماند پڑے گا جیسے تاروں کی روشنیاں ماند پڑ جاتی ہیں چودھویں رات کے چاند کے سامنے......

Marfat.com

اللہ اور فرشتوں کا سلام

ایسے اللہ تعالیٰ ان کو سجا کر پہنا کر کھلا کر پلا کر مہکا کر بٹھا کر...... غلاموں سے کہے گا سلام کرو...... وہ آ کر...... سلام سلام سلام...... وہ فرشتوں سے کہے گا سلام کرو...... وہ آ رہے ہیں...... السلام علیکم، السلام علیکم، السلام علیکم،...... ادھر سے فرشتوں کا سلام ادھر سے فرشتوں کا سلام...... وہ حیران پریشان لذت مزہ نشہ...... فرشتے سلام کر رہے، ان کے سلام کی گونج فضا میں ہوگی کہ میرے رب کا عرش کھلے گا اللہ تعالیٰ جھانک کے فرمائے گا...... السلام قولا من رب الرحیم...... بندی اور بندیو اب تمہارا رب بھی تمہیں سلام پیش کرتا ہے...... ہائے ہائے اب تم سارے ہی مخدوم ہو...... اب تم سارے ہی معزز ہو...... اب تم سارے ہی محترم ہو...... اب سارے ہی مہمان ہو...... ہائے جب اللہ کا دیدار ہو گا جب اللہ سامنے آئے گا نا...... ہائے آنکھیں پھٹ جائیں گی...... کلیجے پگھلیں گی دل تڑپے گا یا اللہ یا اللہ تو اتنا حسین ہے...... تو ایسا خوبصورت...... یا اللہ ہم تو تیری بندگی نہ کر سکے...... ہم تو لاہور میں غافل پڑے رہے...... یا اللہ ایک سجدے کی اجازت دے دے...... جیسے بن دیکھے تجھے سجدے کیے تھے نا...... آج تجھے دیکھ کر سجدہ کریں ایک سجدے کی اجازت دے دے...... ایک سجدے کی اجازت...... تو میرا رب فرائے گا...... چلو چلو سب سجدے معاف اب تم مہمان ہو...... تم نے ہمیں لاہور میں راضی کیا آج ہم نے تمہیں جنت کا وارث بنایا......

اب جدائی کوئی نہیں، ملاپ ہے...... موت کوئی نہیں زندگی ہے...... بڑھاپا کوئی نہیں جوانی ہے...... بدصورتی کوئی نہیں حسن ہے...... کھانا ہے پاخانہ نہیں...... پینا ہے پیشاب نہیں...... زندگی ہے موت نہیں...... بقا ہے فنا نہیں...... ہنسنا ہے رونا نہیں...... کیا بتاؤں...... یہ دیکھ رہے ہو یہ میں نے آنکھ بند کی...... ایک پل کیلئے کوئی جنت میں آنکھ بند نہیں کر سکے گا...... آج ذرا تھکتا ہے آنکھ بند...... ایک پل کیلئے کوئی آنکھ بند نہیں کر سکے گا...... اتنی طاقت اور آگے حسن کے ایسے جلوے...... لذت کیلئے کوئی آنکھ بند کرے تو وہ الگ بات ہے...... تھک کے کوئی آنکھ نہیں بند کرے گا......

Marfat.com

نہ موت ہے، نہ نیند ہے، نہ تھکن ہے، نہ اونگھ ہے، نہ پیشاب ہے، نہ پاخانہ ہے، نہ لڑائی ہے، نہ نفرت ہے، نہ بغض ہے، نہ حسد ہے، نہ دھینگا مشتی ہے، نہ ٹانگوں کا کھینچا ہے، نہ زوال ہے، نہ فنا ہے، نہ گندگی ہے، نہ غلاظت ہے، نہ پلوشن ہے، نہ دکان ہے، نہ کاروبار ہے، نہ زراعت ہے، نہ تجارت ہے۔

تیرا رب میزبان ہے اور تو مہمان ہے، جیسے وہ باقی...... جیسے وہ ازلی، ایسے تو ازلی جیسے وہ ہمیشہ رے گا ایسے تو ہمیشہ رہے گا...... ہائے ہائے !! میں کیا بتاؤں میں کیسے بتاؤں...... وہ کیا زندگی ہے...... میرے بھائیو، بہنو! جاتے رمضان میں آج توبہ کر کے اٹھو...... آج اللہ کو منا کے اٹھو......

پھر التفاتِ دوستاں رہے نہ رہے

پتہ نہیں پھر میری سنو نہ سنو، آج تو سنو توبہ کر کے اٹھو...... اللہ کی پسندیدہ اور اس کی پاکیزہ زندگی کو اپنی زندگی بنا کے چلو...... اس کا آج عہد کر کے اٹھو...... توبہ کرتے ہو نا...... پکی یا کچی؟...... ایک دفعہ سارے مرد عورت کہہ دو...... یا اللہ! میری توبہ، ایک دفعہ اور کہہ دو...... یا اللہ میری توبہ...... ایک دفعہ اور کہہ دو...... یا اللہ میری توبہ...... کر لی سب نے؟...... اب دیکھو بھئی تو نہ کر جو پختگی ہے وہ باتوں سے نہیں عمل سے ہے...... اس کیلئے ماحول چھوڑنا پڑتا ہے تبلیغ میں نکلنا...... وہ اپنے عمل کو بنانے کیلئے اور ماحول کی پاکیزگی میں آ کے توبہ پکی اور پختہ ہوتی ہے...... آج کے بعد نماز تو نہیں چھوٹے گی، پکا وعدہ کرتے ہو نا؟ جن کے ماں باپ زندہ ہیں ان کو دکھ تو نہیں دو گے، ماں باپ کی ٹھنڈک بنو گے نا؟ جاتے ہی پاؤں پکڑنا اگر نا فرمان ہو، اگر بیوی سے لڑائی ہے جا کے صلح کرو بیوی خاوند سے لڑی ہے تو جا کے صلح کر لے، جو صلح میں پہل کرتا ہے اللہ کا محبوب بن جاتا ہے، جو صلح میں آگے بڑھ جاتا ہے......

جھگڑے تو سب میں ہوتے ہیں

دیکھو...... جھگڑے تو سب میں ہوتے ہیں...... امام حسنؓ اور امام محمد بن حنفیہؒ یہ حضرت علیؓ کی دوسری اولاد میں سے ہیں...... حنفیہ کے بیٹے...... ان دونوں میں کوئی کھٹ

Marfat.com

پٹ ہوگئی تو حضرت امام محمدؒ نے خط لکھا امام حسنؓ کو کہ آپ حضرت فاطمہؓ کے بیٹے ہیں میں حنفیہ کا بیٹا ہوں تو جو معافی مانگنے میں پہل کرتا ہے...... وہی اللہ کی نظر میں بڑا ہو جاتا ہے تو دیکھیں کہیں حنفیہ کا بیٹا فاطمہؓ کے بیٹے سے بازی نہ لے جائے...... کیسا خوبصورت خط لکھا...... امام حسنؓ نے جب یہ خط پڑھا تو ننگے پاؤں ہی بھاگے چلے آئے اور آ کر اپنے بھائی کو گلے سے لگا لیا...... تو کھٹ پٹ تو اتنے عالیشان لوگوں میں بھی ہو جاتی ہے...... اور ایک دفعہ امام حسنؓ، امام حسینؓ میں بھی ہوگئی تھوڑی بات...... تو لوگوں نے امام حسینؓ سے عرض کیا کہ جایئے بھائی سے معافی مانگئے...... تو انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ جو معافی مانگنے میں پہل کرتا ہے...... اس کا درجہ بڑا ہو جاتا ہے...... مجھے شرم آتی ہے کہ جنت میں میرا درجہ میرے بھائی سے بڑا ہو...... میں دنیا میں چھوٹا ہوں...... میں آخرت میں بھی چھوٹا رہنا چاہتا ہوں...... جب امام حسن کو اس کا پتہ چلا تو ننگے پاؤں اور ننگے سر آئے اور اپنے بھائی کو گلے لگا لیا...... اور بتاؤں؟......

قم یا ابا تراب......

دنیا میں نبیوں کے بعد سب سے اعلیٰ جوڑی حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ ہمارے نبی ﷺ گھر میں آئے...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غمگین بیٹھی ہیں...... میری بیٹی کیا ہوا...... کہا میری اور علی کی لڑائی ہوگئی...... پوچھا علی کہاں ہے...... عرض کیا پتہ نہیں جی غصے میں تھے باہر چلے گئے...... آپ ﷺ ان کو ڈھونڈنے کیلئے نکلے تو مسجد میں سوئے ہوئے ہیں مٹی پر...... تو یہاں آپ کو وہ لقب ملا...... فرمایا کرتے تھے اور پہلو پر مٹی لگی ہوئی تھی...... آپ ﷺ نے پیچھے سے آ کر ایسے لات ماری...... فرمایا...... **قم یا ابا تراب**...... ابو تراب حضرت علیؓ کا لقب ہے...... ابو تراب...... عربوں میں یہ دستور ہے کہ جو جس حالت میں بیٹھا ہو اس حالت کا نام لے کر جب پکارا جائے تو یہ محبت کی علامت ہوتی ہے...... یہ ہماری زبان کا محاورہ نہیں...... یہ اردو کا محاورہ نہیں...... یہ عربی کا محاورہ ہے...... جس حالت میں کوئی بیٹھا ہو لیٹا ہو...... جیسا میں نے کہا...... **یا ایها المزمل**...... **یا ایها المدثر**......

Marfat.com

تو صرف اللہ یہ نہیں کہہ رہا کہ چادر میں لپٹے ہوئے اللہ کہہ رہا ہے اور میرے پیارے نبی......اصل اللہ یہ کہہ رہا ہے......چادر میں لپٹے ہوئے میرے پیارے محبوب نبی...... قم یا ابا تراب......او میرے محبوب بھائی اٹھ......حضرت علیؓ کو تسلی ہوگئی کہ اللہ کے نبی ﷺ خوش ہیں......ناراض نہیں......ان کو لے کر آئے گھر میں آپ ﷺ لیٹ گئے......ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹایا ادھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لٹایا......حضرت علیؓ کا سیدھا ہاتھ ......حضرت فاطمہؓ کا سیدھا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پہ لا کر دونوں کے ہاتھ ملا کر......یوں جوڑ کر فرمایا بولو صلح ہوگئی؟......کہا جی ہوگئی۔

میرے بھائیو! تم بھی مانگو ہم بھی مانگتے ہیں......مانگنا کیسا فقیر جیسے مانگتا ہے......
دُعائیں پڑھنے کیلئے نہیں ہوتیں، دُعائیں مانگنے کیلئے ہوتی ہیں......اور اللہ بھی دینے کے موڑ میں ہے ہم تو ہیں ہی فقیر......پل پل میں فقیر ہمارا بڑھتا ہے اور وہ دینے والا اس کے خزانوں میں کمی نہیں تو دل ہی میں ایک تو اچھی طرح معاف ہو جائیں اور درود کی برکت سے اللہ کی رحمت سے قریب ہو جائے، اور اللہ کو آج منا کے اٹھو بھائی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

......☆......

Marfat.com

تذکرۂ امام الانبیاء ﷺ

الحمد لله الذی رفع السماء بقدرته ودحی الارض بمشيّتِہٖ وخلق الخلائق بإرادتہٖ واستوٰی علی العرش بقوته لیس له شریك ولا مشارك ولا مثیل ولا بدیل واشهد ان لا اِلٰه الا اللّٰه وحدهٗ لا شریك لهٗ واشهد اَنَّ سیدنا ومولانا محمدًا عبدهٗ ورسولهٗ وَصَفَهٗ فی كتابه رفع منزِلَتُهٗ ورفع ذكرَه وشرح صدره وجعلهٗ فاتِحًا وَّخَاتِمًا صلّی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله اصحابه وعلٰی عترتہٖ وبارك وسلم تسلیما كثیرا كثیرا.

اما بعد فاعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم. بسم اللّٰه الرحمن الرحیم. والضّحٰی والّیل إذا سجٰی. ما ودّعك ربّك وما قلٰی. وللاٰخرة خیرٌ لّك من الاولٰی. ولسوف یعطیك ربّك فترضٰی.

وقال اللّٰه تبارك و تعالٰی: یٰس والقرآن الحكیم. إنّك لمن المرسلین. علٰی صراطٍ مّستقیم.

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: بعثت لأُتمّم مكارم الاخلاق. او كما قال صلی اللّٰه علیه وسلم.

Marfat.com

سردار الانبیاء کا تذکرہ

میرے بھائیو، دوستو اور بزرگو!

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا محفوظ ہے، کسی نبی کا اتنا تذکرہ زندہ نہیں، نہ ہو سکتا ہے، سوا لاکھ نبی آئے، پچیس کے نام قرآن میں اور کچھ کا ذکر حدیث و تاریخ میں ملتا ہے، ان کے تذکرے بھی مختصر ہیں، لیکن چونکہ ہم نے اپنے نبی کے پیچھے قیامت تک چلنا تھا، لہٰذا اس کی ایک ایک چیز کو اللہ نے باقی رکھا، ایسے لوگ دیئے جنہوں نے نبی کی ایک ایک بات کو سنبھال کر ہم تک پہنچایا، ہم یہی بات کر رہے ہیں کہ اللہ کے نبی کے طریقے پر آ جاؤ، صرف نام غلام رسول نہ رکھیں وجود بھی غلام رسول ہو جائے۔

معجزاتِ نبوی

آپ ﷺ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر لیٹے ہوئے تھے، گرمی تھی پسینہ بہہ رہا تھا...... اُمّ سلیم آئیں اور چپ کر کے کہنی کے نیچے بوتل رکھ کر بیٹھ گئیں۔ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے آنکھ کھولی تو دیکھا اُم سلیم بیٹھی ہوئی ہیں۔ پوچھا اُم سلیم کیا کر رہی ہو؟ یا رسول اللہ! آپ کا پسینہ اکٹھا کر رہی ہوں۔ جب وہ اس پسینے کو تھوڑا سا گھر میں چھڑکتیں، سارے گھر میں مہک پھیل جاتی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے، ساتھ مہمان کھا رہے تھے، کھانا کھا لیا تو کہا بھائی ہاتھ صاف کرنے کے لیے تولیہ لاؤ، جب تولیہ لایا گیا تو وہ میلا تھا۔ انہوں نے کہا یہ تو میلا ہے۔ تو انہوں نے تولیے کو آگ میں ڈال دیا، انہوں نے کہا یہ کیا کیا؟ کہا ابھی دیکھ لینا...... پھر ایک لکڑی سے باہر نکال دیا، ساری میل جل چکی تھی اور تولیہ صاف شفاف باہر آ گیا...... انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ کہا ایک دفعہ اللہ کے حبیب ﷺ میرے گھر میں آئے تھے، کھانا کھایا تھا اس تولیے سے ہاتھ صاف کیے تھے...... تولیہ میں نے سنبھال کر رکھ لیا تھا۔ جب میلا ہو جاتا ہے تو میں دھوتا نہیں ہوں تاکہ اثر آپ کا نہ نکل جائے، جب میلا ہوتا ہے تو آپ میں ڈال دیتا ہوں، میل دور ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ کا ہاتھ

Marfat.com

لگا ہوا ہے آگ اسے جلا نہ سکی، یہ آپ کے نبی ﷺ کی شان ہے۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ آئے، اُحد کی لڑائی میں آنکھ پر تیر لگا، آنکھ باہر آ گئی...... یارسول اللہ! یہ میری آنکھ پھوٹ گئی۔ اس کی تو سرجری بھی نہیں ہو سکتی، تیر اندر گھس گیا، یارسول اللہ! براہِ کرم آپ میری آنکھیں ٹھیک کر دیں...... حضور ﷺ نے فرمایا، ابو قتادہ! جنت لو گے یا آنکھ لو گے؟...... تو انہوں نے کہا یارسول اللہ! میں تو دونوں ہی لوں گا...... آپ ﷺ ہنس پڑے، وہ آنکھ جس میں تیر لگ چکا ہو اس کے اندر کیا رہے گا؟...... آپ ﷺ نے وہ ڈیلا اُٹھایا اور آنکھ پر رکھ کر ہاتھ پھیرا اور لعاب لگایا، اے اللہ! اجعل احسن عینیہ...... اس کی اس آنکھ کو اس سے زیادہ خوبصورت کر دے۔ ہاتھ جو ہٹایا تو پہلے سے زیادہ خوبصورت بن چکی تھی، زیادہ چمکدار بن چکی تھی۔

میرے بھائیو! ہم ایسے نبی کا طریقہ اپنا لیں...... دنیا و آخرت کی کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق دے۔

سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بولنے کا انداز کیا تھا...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے کا کیا انداز تھا...... ایسے، انگلی کے اشارے سے نہیں، ہاتھ کے اشارے سے...... پورے ہاتھ کے اشارے سے بلاتے تھے...... کبھی اُنگلی کا اشارہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو نہیں بلایا...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متوجہ ہونے کا کیا انداز تھا؟...... کوئی ادھر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاتا تو گردن ٹیڑھی کر کے جواب نہیں دیتے تھے، بلکہ پورا اس کی طرف مڑ کے جواب دیتے، جی فرمایئے کیا بات ہے! کوئی ادھر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاتا تو پھر آپ پورا مڑ کے دیکھتے، جی فرمایئے کیا بات ہے!...... کوئی اُدھر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاتا تو پورا گھوم کر کہتے، جی فرمایئے کیا بات ہے؟...... محفل میں بیٹھ کر کبھی پاؤں نہیں پھیلائے...... کبھی کسی کا نام لے کر اس کو منبر سے بدنام نہیں کیا...... کبھی منبر سے نام لے کر کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدنام نہیں

Marfat.com

کیا...... کبھی بر سرِ منبر کسی کا نام لے کر اس کی برائی پر اس کو تنبیہ نہیں فرمائی...... ہمیشہ پردہ ڈالا، ہمیشہ ستاری کا معاملہ فرمایا...... ہمیشہ درگزر اور چشم پوشی کا معاملہ فرمایا۔ تو بھائیو! کچھ وقت سیرت کے لیے نکالو، انبیاء میں ایک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تو ہیں جن کی ساری زندگی ہمارے پاس موجود ہے...... محفوظ ہے......!!

دنیا کی حقیقت کچھ نہیں، اصل آخرت ہے

اللہ کے امر کو لیتا ہے تو سب کچھ جاتا نظر آتا ہے اور اللہ کے امر کو چھوڑتا ہے تو سب کچھ نظر آتا ہے۔ مقابلہ ڈال دیا مقابلہ ڈالا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا، اے علی! بتا کیا کرتا ہے، تجھے پانچ ہزار بکریاں دوں یا تمہیں پانچ کلمے سکھاؤں؟ مقابلہ کیوں ڈالا؟...... داماد ہے اور ایسے ایسے نواسوں کا باپ ہے کہ جن کو آپ کہہ رہے ہیں ''مجھے حسن، حسین سبزے کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک ہوتی ہے''۔ ریحان کہتے ہیں تر و تازہ ٹہنی کو، جیسے اس کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک ہوتی ہے، حسن حسین (رضی اللہ عنہما) کو دیکھ کر مجھے اسی طرح ٹھنڈک ہوتی ہے اور ان کی چیخ و پکار کانوں میں آ رہی ہے کہ میرے نواسے رو رہے ہیں، بھوک کی شدت میں اور بیٹی کے گال پچکے ہوئے اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی نظر آ رہی ہیں کہ میری بیٹی فقر و فاقہ کا شکار ہو چکی ہے اور بیمار ہے، بیٹی سے پوچھنے آتے ہیں، ساتھ میں عمران ابن حسین ہیں۔ بیٹی اندر آ جاؤں، میرے ساتھ عمران بھی ہیں؟ بیٹی کیا کہتی ہے؟...... یارسول اللہ! میرے پاس اتنا بھی کپڑا نہیں کہ چہرے کو چھپا سکوں۔ یہ گھر میں حال ہے۔ اتنے سے چہرہ چھپ جائے گا، ایک آدھا گز کپڑا نہیں کہ فاطمہؓ اپنے چہرے کو چھپا سکے۔ عمران سے آپ نے مونڈھے سے چادر اُتاری اور اندر دے دی، بیٹا یہ اوپر لے لو، چادر اوپر لی، آپ ﷺ اندر آئے۔ بیٹی کیا بات ہے؟ اے اللہ کے رسول بیماریاں، درد، تکلیفیں، مصیبتیں پریشانی نے کمر توڑ دی اور آنسو نکل پڑے۔ حضور اکرم ﷺ بھی رونے لگے کہ بیٹی مت رو، تیرا باپ بھی تین دن سے بھوکا ہے، باپ بھی بھوکا ہے بیٹی بھی بھوکی ہے اور یوں کہا اے بیٹی رب مجھے سونا چاندی مت دے۔ میرے رب نے کہا تھا، کہو تو بطحا کے

Marfat.com

پہاڑ سونا بنا دوں، مکے کے پہاڑ سونا بنا دوں؟ میں نے کہا یا اللہ مجھے سونا چاندی نہیں چاہئے۔اے سونا اے چاندی کسی اور کو دھوکا دے، مجھے نہیں دھوکا دے سکتے۔کسی اور کو دھوکا دے۔میرے رب نے تو کہا تھا۔لیکن اے میری بیٹی! میں نے کہا،نہیں! اے میرے اللہ! میں نہیں سونا چاندی لیتا۔ایک دن بھوکا رہوں گا تیرے سامنے زاری کروں گا۔ایک دن کھانا کھاؤں گا تیرا شکرادا کروں گا۔اے فاطمہ! تو کیوں گھبراتی ہے؟ خوش ہو جا، کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تجھے اللہ نے جنت کی عورتوں کا سردار بنایا ہے؟ بس خوش ہوگئی اور گلے سے لگایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھوٹ پھوٹ کر روئیں۔بس اوپر سے اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو اُتار دیا کہ خوش خبری دے دو فاطمہ کو کہ ہم نے اسے جنت کی عورتوں کا سردار بنا دیا۔اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ عصر صحابی کا قول کہ جنت میں ایک چمک اٹھے گی سورج کی طرح تو جنت کا داروغہ رضوان سے کہیں گے، اے رضوان ہم نے تو سنا تھا کہ جنت میں سورج کی چمک نہیں۔یہ علیؓ و فاطمہؓ مسکرا رہے ہیں ان کے دانتوں کی چمک سے روشنی اٹھ رہی ہے۔مقابلہ ڈالا...... بتا علی کیا لیتا ہے؟ بیٹی کی بھوک سامنے ہے، علی کی بھی بھوک سامنے ہے کہ سخت سردی ہے، آپ گھر سے نکلتے ہیں، حضرت علیؓ پریشانی میں ٹہل رہے ہیں۔کس چیز نے نکالا اس حال میں؟...... کہ بیٹھا ہی نہیں جاتا گھر میں۔اوہو! علی اللہ کی قسم مجھے بھی بھوک نے گھر سے نکالا ہے۔

آگے چلے، کچھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ کو پتہ ہے جب بھوک زیادہ لگی ہو تو سردی اور لگتی ہے۔کچھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے، ارے بھائی! آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟ یارسول اللہ! کیا کریں بھوک کی شدت سے گھر میں بیٹھا نہیں گیا۔اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ترس آیا، سامنے کھجور کا درخت کھڑا تھا، سردی کا زمانہ تھا۔آپ ﷺ نے کہا علی! اس کھجور کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تمہیں اللہ کے رسول کہتے ہیں ہمیں کھجوریں کھلاؤ اور وہاں تو مانتے تھے کھلی دلیلیں عقلی گھوڑے نہیں دوڑاتے تھے۔عقلی گھوڑے جب قرآن مجید کی روشنی میں دوڑتا ہے تو پھر وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔اللہ کے امر اور نبی ﷺ کے طریقے میں عقل کو نہیں لگایا جاتا۔تسلیم ہے تسلیم، سمجھ میں آیا تو بھی، نہ سمجھ میں آیا تو بھی اور حضرت علی رضی

Marfat.com

اللہ عنہ کے دل میں آیا، گرمیوں کا زمانہ ہے نہیں، سردیوں کے زمانے میں کیا کہوں کھجور سے جا کے۔ بھاگے آ رہے ہیں، اے کھجور اللہ کا رسول کہتا ہے کھجوریں کھلاؤ۔ ٹپ ٹپ کھجوریں گرنے لگیں۔

جیسے حضرت مریم علیہا السلام کو کھلایا کہ کمرہ بند تھا، باہر سے تالا، راستہ کوئی نہیں، مریم اندر تالوں میں بند۔ حضرت زکریا علیہ السلام آتے ہیں، آگے پھل پاتے ہیں۔ گرمیوں میں سردی کا سردیوں میں گرمی کا، اے مریم یہ پھل کون لایا؟ اللہ لایا ہے، اللہ کھلاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں اور کھجوریں گر رہی ہیں۔ اٹھا کے لائے، لو یہ کھاؤ۔ ان کو بھی کھلایا خود بھی کھایا علی رضی اللہ عنہ کو کھلایا، بچ گئی۔ جاؤ فاطمہ کو دے کے آؤ بھوکی ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ ڈالنا ہے پانچ ہزار بکریاں لیتا ہے یا کہ پانچ ہزار بکریاں بھی دے دوں اور تجھے پانچ بول بھی سکھا دوں محاورہ ڈالا امت کو بتایا کہ جب میں اپنے داماد کو بھوکا رکھ سکتا ہوں اور اپنے نواسوں کی چیخ و پکار کو سن سکتا ہوں اور اپنی بیٹی سے محبوب سب سے پیاری اور سب سے پیاری بیٹی کے بھوک کے آنسو اگر برداشت کر سکتا ہوں اس دین کی خاطر تو اے میری امت کے ہونے کا حق کا ادا نہیں کر سکتے میرے بھائیو! آج بیوی بچوں کی محبت نے حضور اکرم ﷺ کی محبت سے توڑ دیا آج دوکان کی محبت نے مسلمان کو رسول اکرم ﷺ کی محبت سے کاٹ دیا اور رسول اکرم ﷺ کی محبت سے توڑ دیا اور صحابہؓ کہتے تھے اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں سیکھا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کیوں نہیں کہا یا رسول اللہ آپ کو تو پتہ ہے گھر میں فاقہ بھوک مصیبت پیاس بکریاں بھی دے دو اور بول بھی سکھا دو نہیں نبی کی بات کو سمجھے نہیں اللہ کا رسول مجھے کہہ رہا ہے بتا تجھے آخرت لینی ہے یا دنیا لینی ہے مقابلہ اللہ ڈال رہا ہے اور یہ مقابلہ قیامت تک چلے گا۔ خواہش امر اللہ کا ضرورت ادھر برادری ادھر امر ادھر حکومت ادھر امر ادھر کرسی ادھر امر ادھر روزی ادھر امر ادھر اپنی حاجات ادھر اللہ کا حکم ایک کو توڑے گا یا اللہ کے امر کو توڑ یا ضرورت کو توڑ یا نبی کی سنت کو توڑ یا اپنی برادری کو توڑ یا اللہ کا حکم کو پکڑ و یا بیوی کو پکڑ و یا اللہ کے حکم کو قربان کر و یا قربان کر دیا بچوں کو قربان کر و ایک کو قربان کرنا پڑے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض

Marfat.com

کی یارسول اللہ بے شک پانچ ہزار بکری بہت بڑا مال ہے مجھے آپ پانچ بول سکھا دیجئے جو میری دنیا میں بھی مجھے نفع دے اور میری آخرت میں بھی مجھے نفع دے آپ کا دل خوش ہو گیا چہرہ کھل گیا کہ علی کامیاب ہو گیا اور مال کے چکر میں نہیں آیا مال کا دھوکہ نہیں کھایا ہماری طرح کے نہیں تھے مسلمان یارسول اللہ دونوں ہی دے دو بکریاں بھی دے دو بول بھی دے دو۔

یہ پانچ بول تیرے لئے پانچ ہزار بکریوں سے زیادہ بہتر ہیں مقابلہ آئے گا میرے بھائیو اور جو اس مقابلے میں اتر کر اللہ کے امر کو پکڑے گا دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائے گا۔ یہ امت اللہ کی سفیر ہے دوکانیں چلانے نہیں آئے اے میرے بھائیو کاروبار چلانے نہیں آئے بیوی بچوں کا پیٹ پالنا ہمارے مقصد نہیں اپنی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے ہمارا مقصد نہیں حکومتیں وزارتیں چلانا ہمارا مقصد نہیں ہمارا مقصد تو ہر حال میں اللہ کے امر کو حضور ﷺ کے طریقے پر پورا کرنا ہے۔

رب راضی ہوگا محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے

اگلی بات...... فرمانبرداری کیسی ہو؟ ہم نے تو اللہ کو نہیں دیکھا۔ تو اللہ اور بندوں کے درمیان ایک دوسرا راستہ ہے، وہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ، جو ہمارے کلمے کا دوسرا جزو ہے۔ لا الٰہ اِلّا اللّٰہ محمد رّسول اللّٰہ...... اللہ اور بندوں کے درمیان حضور ﷺ ایک واسطہ ہیں: آئی جی صاحب ہو یا سپاہی صاحب ہو اور وہ سی این سی صاحب ہوں یا صوبیدار صاحب ہوں، صدر پاکستان ہو یا تھرپارکر کے صحرا میں رہنے والے ہوں۔ سب کے لئے اللہ کو راضی کرنے کا جو ذریعہ ہے اور جو قانون ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی اللہ کو راضی نہیں کر سکتا۔

محمدی وردی (نورانی طریقہ زندگی)

بھائی ہم محمدی بن جائیں، محمدی وردی پہنیں۔ آپ وردی میں ہوں اور آپ پر کوئی ہاتھ ڈالے تو گویا اس نے حکومتِ پاکستان پر ہاتھ ڈالا ہے اور اگر آپ وردی اُتار دیں

Marfat.com

تو پھر ہمارے جیسے ہی ہیں یعنی ریٹائر ہو جائیں تو پھر ہمارے جیسے ہی ہیں۔ اور جب تک وردی میں ہیں تو آپ پر ہاتھ ڈالنا گویا حکومتِ پاکستان پہ ہاتھ ڈالنا ہے۔ جو حکومتیں طاقت ور ہوتی ہیں وہ خود انتظام کرتی ہیں۔ ایک جنرل فرانکو تھا جو ڈکٹیٹر بھی تھا اس کے سپاہی کو لڑکوں نے مارا۔ تین چار لڑکوں نے خوب پٹائی کی۔ اس نے چاروں کے چاروں کو پھانسی پہ لٹکا دیا۔ لوگوں نے کہا، سارا کا سارا میڈیا تیرے خلاف ہو جائے گا، کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا انہوں نے سپاہی کو نہیں مارا، فرانکو کو مارا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں طاقت ہے تو اس کا انتظام کر سکتا ہوں۔ جتنا کوئی طاقت ور ہوتا ہے اتنا ہی وہ بدلہ لینے پہ آتا ہے۔ اگر ہم محمدیؐ وردی میں آجائیں تو اللہ اپنی بادشاہی کے ساتھ پیچھے آ کر کھڑا ہو جائے گا، پھر جو آپ پہ ہاتھ ڈالے گا نا، تو وہ نہیں بچ سکتا۔ اس لیے کہ پیچھے اللہ ہے اللہ! وما رميت إذ رميت ولٰكنّ الله رمٰى...... یہ بات بدر میں ہوئی کہ آپ ﷺ نے جب ریت اٹھا کے پھینکی تو سارے کافروں کی آنکھوں میں پڑ گئی۔ تو اللہ نے کہا آپ ﷺ نے ریت نہیں پھینکی میں نے پھینکی ہے۔ ولم تقتلوهم ولٰكنّ الله قتلهم...... آپ نے ان کافروں کو قتل نہیں کیا، آپ کے ساتھیوں نے قتل نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ کے رب نے ان کو قتل کیا ہے۔ ساری قیمت وردی کی ہے بھائی۔ وردی اتر جائے تو کوئی بھی نہیں پوچھے گا۔ وردی ہو تو حکومتِ پاکستان آپ کے پیچھے ہے۔ اگر محمدیؐ وردی جسم پر ہے گھر میں بھی اور دفتر میں بھی تو زمین آسمان کے رب کی قسم زمین آسمان والا بادشاہ آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہے، کوئی آپ کو میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ آنکھ نکال دی جائے گی ہاتھ نہیں کوئی اٹھا سکتا، توڑ دیا جائے گا۔ پاؤں نہیں کوئی اٹھا سکتا وہیں کاٹ دیا جائے گا۔ سکیموں کو توڑ دیا جائے گا۔

وقد مكروا مكرَهم وعند الله مكرُهم وإن كان مكرُهم لِتزول منه الجبال فلا تحسبنّ الله مخلِفَ وعدہٖ رسُلهٗ ط إنّ الله عزيزٌ ذو انتقام ○

قرآن بتا رہا ہے کہ ان کی تدبیریں تمہارے خلاف ایسے چلیں گی کہ پہاڑ بھی راستے میں آئیں تو ان کی تدبیریں پہاڑوں کو توڑ دیں لیکن آپ کا رب ان کی تدبیروں کو

Marfat.com

کرش کرتا چلا جائے گا۔توڑتا چلا جائے گا۔اس لیے کہ اللہ اپنے وعدے میں جھوٹا نہیں،اس کا رسولوں کے ساتھ کیا ہوا وعدہ سچا ہے،وہ غالب ہے وہ انتقام لے سکتا ہے۔

دونوں جہانوں کی کامیابی کا راز

اللہ پاک کو راضی کرنے کی،اللہ پاک کے خزانوں سے دنیا و آخرت میں نفع اٹھانے کا جو ضابطہ ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ جتنے وہ بڑے ہیں ان کا طریقہ جو اپنا لے گا وہ بھی اتنا ہی بڑا بن جائے گا۔اور آپﷺ کی پرواز ہے عرش تک۔ نہیں،عرش سے بھی اوپر عرش کے اوپر،ستر ہزار نور کے پردے ان سے بھی اوپر،اور ان پردوں کے اوپر اللہ کے سامنے اللہ کے سامنے...... ثُمَّ دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسینِ اَوْ اَدْنٰی، کمان کے برابر تک کی پرواز ہے محمد مصطفیٰﷺ کی۔ کس نے کہہ دیا ہے کہ سنت کی خیر ہے......سنت ہی تو ہے نا! یہاں ایک پھول اُتر جائے یا ایک پھول زیادہ ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے؟ ایک پھول یہاں زیادہ ہو جائے تو حکومت کے نظام آپ کے لئے بدلے گا یا نہیں بدلے گا؟ اور وہی پھول کم ہو جائے تو حکومت کا نظام بدلے گا کہ نہیں بدلے گا؟؟ ایک سنت چھوڑی،کس کی؟......دو جہاں کے سردارﷺ کی،جنت کی چابی والے کی، اللہ کا جھنڈا اُٹھانے والے کی،نبیوں کے سردارﷺ کی،عرب اور عجم کے سردار کی،نبیوں کے نبی کی سنت چھوڑی تو اللہ کا نظام کیا نہیں بدلے گا؟......ایک پھول کم ہو جائے تو حکومتی نظام بدل جاتا ہے،ایک پھول زیادہ ہو جائے تو حکومتی نظام بدل جاتا ہے۔

اسی طرح ایک سنت چھوٹتی ہے تو اللہ کا نظام بدل جاتا ہے......ایک سنت زندہ ہوتی ہے تو اللہ کا نظام بدل جاتا ہے......اللہ کی ذات سے جڑنے کا راستہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہے۔لہٰذا بھائی،ہر مسلمان محمدی بن کے چلے،آپ وردی میں ہوتے ہیں تو کوئی بتانا پڑتا ہے کہ میں فوجی ہوں؟......دور سے پتہ چلتا ہے کہ پولیس والا ہے،فوج والا ہے......مسلمان کو کیوں بتانا پڑتا ہے کہ میں مسلمان ہوں،یہ محمدی وردی میں آ جائے......لاکھوں کروڑوں میں نظر آئے گا کہ وہ مسلمان ہے......وہ محمدی ہے......پھر آپ

Marfat.com

اپنی طاقت دیکھنا کہ کیسے ظاہر ہوتی ہے۔ جس کی پرواز عرش تک ہے۔

بڑی شان والا نبی ﷺ

اللہ نے کسی نبی کی قرآن میں قسم نہیں کھائی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کی قسم کھائی ہے...... لعمرُك انهم لفی سکرتهم یعمهون...... آپ ﷺ کی جان کی قسم! آپ کے بول کی قسم کھائی، وقیلهٖ یا ربّ اِنَّ هٰؤلآء قومٌ لّا یؤمنون...... آپ کی رسالت پر قسم کھائی، یٰسٓ والقرآنِ الحکیم انّك لمن المرسلین...... آپ کے شہر کی قسم کھائی، لآ اُقسمُ بهٰذا البلد...... وهٰذا البلدِ الامین...... آپ کے اخلاق کی قسم کھائی ہے، نٓ والقلم وما یسطرون، مآ انت بنعمة ربّك بمجنون واِنَّ لك لاَجرًا غیر ممنون واِنّك لعلٰی خلقٍ عظیم...... آپ ﷺ کی صفائی پیش کرتے ہوئے قسم کھائی ہے، وَالنَّجمِ اذا هویٰ ما ضلَّ صاحبکم وما غویٰ وما ینطق عنِ الهویٰ اِن هو اِلّا وحیٌ یُّوحیٰ...... آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لئے......

درمیان میں کچھ وحی بند ہو گئی تو کافر کہنے لگے تیرے رب نے تجھے چھوڑ دیا ہے تو آپ کو غم ہوا، تو پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن اُتارا، پہلے قسمیں کھائیں پھر تسلی دلائی...... اللہ ویسے ہی کہہ دیتا کہ میں نے تجھے نہیں چھوڑا۔

نہیں نہیں! فرمایا، وَالضُّحیٰ والَّیلِ اِذا سجیٰ ما ودَّعك ربّك وما قلیٰ...... قسم ہے دن کی، رات کی، گویا قسم ہے ساری کائنات کی، ما ودَّعك ربّك وما قلیٰ، آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا۔ آپ کا رب آپ سے ناراض نہیں ہے۔

وللاٰخرةُ خیرٌ لّك من الاُولٰی......

آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے......

ولسوف یعطیك ربّك فترضیٰ،

آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

Marfat.com

اللہ کے حبیب ﷺ کا مقام

اب آپ فرق ملاحظہ فرمائیں، موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ملا میرے پاس آؤ، موسیٰ علیہ السلام دوڑے ہوئے آئے، تو کہنے لگے یا اللہ! عَجِلْتُ اِلَیْكَ ربّ لترضٰی، میں جلدی اس لیے آیا تا کہ آپ راضی ہو جائیں، آپ خوش ہو جائیں۔ یہ تو موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں۔ اب اللہ اس کے برعکس اپنے حبیب ﷺ سے کہہ رہا ہے ولسوف یعطیك ربّك فترضٰی...... آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا آپ راضی ہو جائیں گے۔ آپ نے فرق ملاحظہ فرمایا۔ ہم تو سارے اس فکر میں ہیں کہ اللہ کی رضا کو تلاش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے میرا حبیب میں آپ کو راضی کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ کہا، صرف اللہ کی رضا سے کام نہیں چلے گا، واللّٰہ ورسولہٗ احق اَنْ یُّرضُوْہُ ...... کہا مجھے بھی راضی کرنا پڑے گا میرے رسول کو بھی راضی کرنا پڑے گا۔ تو اللہ سے جڑنے کا راستہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہے۔ میں قرآن سے اللہ کے حبیب ﷺ کا مقام آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں جو اللہ نے بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کا ادب کی وجہ سے نام نہیں لیا

پھر ایک اور بات ملاحظہ فرمائیں...... کسی کو لقب سے پکارنا اعلیٰ درجہ ہے اور نام سے پکارنا ادنیٰ درجہ ہے۔ آپ سارے کہتے ہیں آئی جی صاحب آ گئے، یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ طارق صاحب آ گئے۔ کوئی طارق صاحب کہنے سے توہین نہیں ہوئی لیکن لقب سے پکارنا ہر زبان کا ادب ہے۔ جیسے لوگ ہمیں مولوی صاحب کہتے ہیں، یہ جنرل صاحب بیٹھے ہیں انہیں جنرل صاحب کہتے ہیں۔ اور کسی کو ایس پی صاحب کہتے ہیں۔ ایس پی صاحب آ گئے......نام بھی تو لیا جا سکتا ہے نا!، نام لینا ادنیٰ درجے کا ادب ہے، لقب سے پکارنا اعلیٰ درجے کا ادب ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی ہو گی!! اچھا، اب قرآن میں دیکھیں جب اللہ تعالیٰ دوسرے نبیوں سے بات کرتا ہے تو نام لیتا ہے، جب اپنے حبیب ﷺ سے بات کرتا

Marfat.com

ہے تو لقب سے پکارتا ہے، یآ اٰدمُ نام...... یا نوحُ ،نام لیا...... یا ابراهیمُ، نام لیا...... یا اٰدم اسکن انت وزوجُك الجنّةَ، یا نوحُ اهبط بسلامٍ مّنّا، وناديناه اَنْ يّا ابراهيمُ اور وما تلك بيمينك يموسٰى، يٰداوٗدُ اِنّا جعلنٰك خليفةً، يٰيحيٰى خذ الكتٰب بقوّةٍ، يا زكريّا اِنّا نُبشّرك بغلامٍ، يٰعيسَى ابن مريم ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنّاسِ ؛ یہ پانچ سات انبیاء علیہم السلام سے جب اللہ نے خطاب کیا تو نام لیا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرنے لگے، ایک دفعہ نہیں سینکڑوں دفعہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کہا ہے، یا محمّد نہیں کہا، پورے قرآن میں یا محمّد کوئی نہیں آتا، یا احمد نہیں آتا، یآ ایها النّبیُّ، جیسے آپ کہتے ہیں آئی جی صاحب، ایس پی صاحب، حافظ جی صاحب، مولانا صاحب، قاری صاحب، حاجی صاحب...... اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے یآ اَیّها النّبِیُّ، یآ اَیّها الرّسولُ، یآ ایها المزّمّل ، یا ایها المدّثّر...... ان چار القاب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو قرآن پاک میں خطاب کیا ہے، نام ایک جگہ بھی نہیں لیا۔ اور جہاں نام لیا ہے نا، آپ کا قرآن میں پانچ جگہ نام آیا ہے، چار دفعہ محمد، ایک جگہ احمد...... کسی جگہ بھی محمد کے لفظ کو رسالت سے خالی ذکر نہیں کیا۔

وما مُحَمَّدٌ اِلّا رسولٌ ......

ما كان محمّدٌ ابا احدٍ من رّجالكم ولكنْ رّسول اللّٰه،

تیسری جگہ محمّدٌ رّسول اللّٰه محمد کے ساتھ رسول آ رہا ہے۔

چوتھی جگہ واٰمِنُوا بِما اُنْزِلَ علٰى محمّدٍ وّهو الحقّ یہاں حق بمعنی رسالت کے ہے۔ یہ حق ہے، اس رب کی طرف سے۔

پھر پانچویں جگہ یہاں رسول پہلے ہے اور احمد بعد میں ہے۔ ومُبَشّرًا بِرسولٍ...... مبشر عیسیٰ علیہ السلام ہیں، کہہ رہے ہیں کہ میں تمہیں بشارت دیتا ہوں ایک رسول کی جو آئے گا، یأتِي مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ احمد، میرے بعد، نام اس کا احمد ہوگا۔ یہ میں نے اس لئے سنایا ہے کہ دل میں عظمت ہو تو آدمی مانتا ہے، عظمت نہ ہو تو نہیں مانتا، بھلا کس کو نہیں پتہ کہ سنت کیا ہے اور خلافِ سنت کیا ہے، پھر مانتے کیوں نہیں؟

Marfat.com

دو ضروری باتیں: دو چیزیں ضروری ہیں۔ محبت ہو اور عظمت ہو۔ دونوں چیزوں کا اللہ اجتماع چاہتا ہے۔ اللہ کہتا ہے مجھ سے محبت بھی کرو اور عظمت بھی دل میں ہو۔ میرے نبی سے محبت بھی ہو اور عظمت بھی دل میں پیدا ہو۔ ایک بھی پیدا ہو جائے تو کام بن جائے گا۔

ختم نبوت کا تقاضا (ہماری ذمہ داری)

جیسے آپ اپنے آپ کو پولیس والا سمجھتے ہیں، ہم اپنے آپ کو زراعت والا سمجھتے ہیں، تاجر اپنے آپ کو تجارت والا سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک چیز ہم سب کی مشترکہ ہے کہ ہم سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں اور ہم سب کے سب ختم نبوت کے ماننے والے ہیں، ماننے والے ہیں نا بھائی! ختم نبوت کو نہیں مانیں گے تو سارا کلمہ ہی کفر ہو جائے گا۔ لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمّدٌ رّسول اللّٰہ اور لا نبیّ بعدہٗ یہ دونوں مساوی عقیدے ہیں کلمہ نہ پڑھے تو کافر، کلمہ پڑھ لے اور لا نبی بعدہٗ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس کو نہ پڑھے تو بھی کافر۔ یہ دونوں مساوی ستون ہیں، تو لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمّدٌ رّسول اللّٰہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول کی زندگی کو ماننے کے لیے تیار کر رہا ہے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد تمہاری مرضی ختم اب ہماری مرضی چلے گی۔ حکومت کبھی آپ کا ملتان ٹرانسفر کر دیتی ہے کبھی فیصل آباد بھیج دیتی ہے کبھی لاہور بھیج دیتی ہے، کبھی اسلام آباد بھیج دیتی ہے۔ آپ چلے جاتے ہیں کیونکہ نوکری کرنی ہے نوکری اور نخرہ کیسے جُڑ سکتا ہے۔ عام مشہور ہے ملازم طبقہ میں کہ جی نوکری اور نخرہ کیسے چلے، یہی اللہ اور اس کے رسول کے سامنے آ جائے کہ اپنا نخرہ نہیں چلے گا۔ جو اللہ اور اس کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کہے گا وہ کریں گے جس سے روکے گا اس کو چھوڑ دیں گے تو پھر اللہ آپ کے نخرے اٹھائے گا۔ فَاِنْ سَلَّمتَ لِیْ فِی مَا اُرِیدُ کَفَیْتُکَ فِی مَا تُرِیدُ میرا بندہ میری مان لے میں تیری ساری مان جاؤں گا۔

تو بھائی میں تیسری بات کیا عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ کے پیغام مبارک کو ساری دنیا میں پھیلانا پہنچانا پولیس والوں کے بھی ذمے ہے...... فوج والوں کے بھی ذمے ہے...... زمینداروں کے بھی ذمے

Marfat.com

ہے......کاشتکاروں کے بھی ذمے ہیں......تاجروں کے بھی ذمے ہے......علماء کے بھی ذمے ہے......تبلیغی جماعت کوئی جماعت نہیں ہے۔ یہ تو اس طرح ذمہ داری ہے جیسے نماز ذمہ داری ہے۔

قرآن کی نعت خوانی:

قرآن نعت پڑھتا ہے آؤ سنو!......

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول اللّٰه و خاتم النبيين. و كان اللّٰه بكل شيءٍ عليما ......

يا ايها النبى انا ارسلنك شاهداً و مبشراً و نذيرا ...... وداعِيًا اِلَى اللّٰهِ باذنهٖ وسِرَاجًا مُّنِيرًا ......

تبٰرك الذى نزل الفرقان علٰى عبدهٖ ليكون للعلمين نذيرا......

محمد رسول اللّٰه والذين معهٗ اشدَّآء على الكفار رحمآء بينهم تراهم رُكَّعًا سُجّدًا يبتغون فضلاً مّن اللّٰه ورضوانا......

وما ارسلنٰك اِلَّا كَآفَّةً للناس......

وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ......

لَا تُقَدِّمُوا بين يَدَىِ اللّٰهِ و رسولِهٖ واتقوا الله ......

اُدْعُ اِلٰى سبيل ربك بالحكمة......

انك لعلٰى هُدًى مستقيم ......

لا ترفعوآ اصواتكم فوق صوت النبى ولا تجهروا لهٗ بالقول كجهر بعضِكم لِبَعْضٍ اَنْ تَحبطَ اعمالكم وانتم لا تشعرون ......

Marfat.com

ن والقلم وما یسطرون ...... ما انت بنعمت ربك بمجنون ...... وإنَّ لك لَاَجراً غیر ممنون ...... وَاِنَّكَ لعلیٰ خلق عظیمٍ......

فلا اقسم بما تبصرون ...... وما لا تبصرون ...... اِنَّهٗ لَقَولُ رَسولٍ كريم...... وماهو بقول شاعر ...... قليلًا ما تومنون ...... ولا بقول كاهن ...... قليلًا ما تذكرون ......

یٰسٓ والقرآن الحكيم . اِنَّك لمن المرسلين. علیٰ صراط مستقيم.

طٰهٰ ما انزلنا عليك القرآن لتشقیٰ......

والنجم اذا هویٰ ...... ماضل صاحبكم وما غویٰ ...... وما ینطق عَنِ الهویٰ ...... اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوحٰی ...... علمه شديد القویٰ ...... ذومرة فاستویٰ ...... وهوبالا فق الا علیٰ ...... ثُمَّ دَنٰی فتدلیٰ ...... فكان قاب قوسين اَوْ ادنیٰ ...... فَاَوْحٰی اِلٰی عبدهٖ مَآ اَوْحٰی ...... ما كذب الفُؤَادُ مَا رأیٰ ...... افتمٰرُونَهٗ عَلٰی ما یریٰ ...... ولقد راٰه نزلَةً اُخریٰ ...... عند سدرة المُنتَهٰی...... عِندَهَا جنة الماویٰ ...... اذ یغشی السدرة ما یغشٰی ...... ما زاغ البَصَرُ وَمَا طَغٰی...... لقد رَاٰی مِنْ اٰيٰتِ ربه الكُبریٰ ...... اَفَرَءَيتُمُ اللّٰت والعُزّٰی ...... وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخریٰ ...... الكم الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ...... تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيزٰی ......

والضحیٰ والَّيلِ اِذَا سجٰی ما ودعك ربُّك وما قَلٰی وَلَلاٰخِرَةُ خيرٌ لك من الاولٰی......

الم نشرح لك صدرك ...... ووضعنا عَنْكَ وِزْرَكَ

Marfat.com

...... الذی انقض ظهرك ورفعنالك ذكرك.

انا عطینك الكوثر فصَلِّ لربك وانحر. ان شانئك هو الْاَبتر.

یہ قرآن کی نعت خوانی ہے، اب میں ان ساری آیتوں کا ترجمہ اتنی جلدی کیسے بیان کروں، صرف ایک آیات کا ترجمہ بیان کرتا ہوں۔

اللہ کی اپنے حبیب سے محبت

پہلا ترجمہ' اس روشن دن کی قسم' اس اندھیری رات کی قسم' نہ میں تجھ پہ ناراض ہوں نہ میں نے تجھے چھوڑا آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے۔ میں تمہیں اتنا دوں گا تو راضی ہو جائے' اس کا دوسرا ترجمہ جو امام رازی بیان فرما رہے ہیں وَالضُّحٰی تیرے روشن چہرے کی قسم۔ وَالَّیلِ اِذَا سَجٰی تیری بکھری سیاہ زلفوں کی قسم۔ بھلا میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں بھلا میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں، تجھے تو حبیب بنایا' حبیب پہ بھی بھلا کوئی ناراض ہو سکتا ہے۔ دنیا بھی تیری اور آخرت بھی تیری اور آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے تمہیں وہ دوں گا تو راضی ہو جائے گا۔

دیکھو بھائیو! سارے جہان کو کہا مجھے راضی کرو اور اپنے نبی سے کہا تو راضی ہو جا اللہ کے نبی کی زندگی کو بولو۔ اس طرح جیسے اللہ کہتا ہے' ایسے نہیں جیسے مراثی کرتے ہیں ایمانی حمیت وغیرت ہو۔

دیکھو!

میں نے ایک نمونہ آپ کو بتایا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی تعلیمات کتنی پاکیزہ ہیں۔ کتنی خوبصورت ہیں۔ ان کو زندگی میں لاؤ اور اس کو رواج دینے کے لیے اللہ کی راہ میں پھرو کہ اللہ کی راہ یں پھرنا اس امت کا کام ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کو ملا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کی ختم نبوت کی وجہ سے یہ کام ہمیں ملا ہے۔

ہمارے نبی ﷺ آخری ہیں ان کے بعد کوئی نہیں ہے اور یہ امت کو محنت ملی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو یہ محنت دے کر بھیجا ہے اور اس میں ایک خوبصورت اشارہ ہے

اس میں ایک خوبصورت اشارہ ہے کہ اللہ کی بڑائی اور بزرگی کو بیان کرو اور لوگوں میں پھر پھر کے لوگوں کو اللہ کی طرف متوجہ کرو اپنی ذات سے عمل کرو۔ ظاہر بناؤ۔ باطن بناؤ۔ اس سے امت دوبارہ آباد ہوگی' دنیا دوبارہ آباد ہوگی' دین زندہ ہوگا۔

لفظ مدثر کا ایک مطلب ہے۔ چادر اوڑھنے والا۔ جو عام تفسیروں میں ہے۔ چادر اوڑھنے والا' مدثر کا ایک مطلب میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ بھی اسلاف کا ہے' کوئی میرا اجتہاد نہیں۔ یہ بھی اسلاف ہی کا ہے۔

''مدثر'' کسے کہتے ہیں؟ ''مدثر'' اس پرندے کو کہتے ہیں جو اپنا گھونسلہ بنا رہا ہو ''مدثر'' وہ پرندہ ہوتا ہے جو ایک تنکا اٹھایا، دوسرا' تیسرا' چوتھا' پانچواں' دسواں' تنکے جمع کرتا کرتا' کرتا وہ پورا گھر بنا لیتا ہے۔ وہ پرندہ جو تنکے جمع کر کے اپنا گھر اور گھونسلہ بناتا ہے اس پرندے کو ''مدثر'' کہتے ہیں اور اس کے عمل کو ''تدثیر'' کہتے ہیں.

تو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبصورت تشبیہ دی ہے۔ چھ سو سال گزر چکے تھے نبی کوئی نہیں آیا تھا۔ چھ سو سال پانچ سو اکہتر عیسوی میں ہمارے نبی علیہ السلام پیدا ہوئے۔

پانچ سو اکہتر عیسوی میں اور چھ سو گیارہ ۶۱۱ عیسوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت مل رہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ چھ سو دس مکمل ہو چکے تھے اور گیارہوں کا تھوڑا سا وقت گزرا تھا۔ تو چالیس برس وہ۔

تو کوئی چھ سو سال ہو چکے تھے۔ دنیا کا سارا گھونسلہ ٹوٹ چکا تھا۔ دنیا کا گھونسلہ انسانوں سے بنتا ہے۔ انسان تنکہ تنکہ ہو کے اُڑ گئے تھے۔ دنیا میں کوئی ایسا گھونسلہ نہ تھا جس میں انسان کو امن ملتا۔ چین ملتا، سُکھ ملتا، آرام ملتا

تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ السلام کو کہہ رہا ہے۔ یا ایھا المدثر اے انسانی گھونسلے کو دوبارہ تعمیر کرنے والا اُٹھ جا۔ تیری برکت سے یہ گھونسلہ آباد ہوگا اور پھر یہ تیری برکت سے گھونسلہ بنایا جائے گا۔

یاایھا المدثر...... اٹھ جا، قم...... کھڑا ہو جا!!

Marfat.com

کیا کام کروں؟ جو تبلیغ والے کر رہے ہیں اللہ بولو! اللہ! اللہ! اللہ کی طرف بلاؤ۔

قم فانذر. وربك فكبر یہ کام ساری زندگی کا ہے۔ موت تک کا ہے،

اِنَّ لك فی النَّهَارِ سَبْحًا طويلا. اے میرے نبی دن میں تیرے لئے بڑا لمبا تیرنا ہے تیرے لیے دن میں تبلیغ کا کام بہت زیادہ ہے۔ کہنا تو یہ تھا تیرے کام بہت زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے: میرے نبی! تیرے لیے دن میں بہت لمبا تیرنا ہے۔ مکے میں تو پانی ہی کوئی نہیں، تو یہ تیرنا کہاں؟ جو اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے بہت لمبا تیرنا ہے۔ اس تیرنے میں اللہ ایک بات سمجھا رہا ہے۔ تبلیغ کے کام کرنے والے کوئی چھٹی نہیں حکومت کا ملازم ریٹائر ہو جاتا ہے فوج کا ملازم ریٹائر ہو جاتا ہے پولیس کا ملازم ریٹائر ہو جاتا ہے واپڈا کا سارے ملازم ریٹائر۔ لیکن تبلیغ کرنے والے کو کوئی ریٹائرمنٹ کوئی نہیں۔

ہر حال میں تبلیغ کا کام کرنا ہوگا

ان لك فی النهار سَبْحًا طويلا میں سَبحًا طويلا۔ تجھے لمبا تیرنا ہے۔ لمبا تیرنا ہے۔ ایک مثال دیتا ہوں۔ آپ کہاں سے چلیں۔ مانسہرہ گاڑی پہ کہیں کھڑے ہو گئے۔ کہیں چائے پی لی کہیں راستے میں ہمیں مولوی صاحب نے کھڑا کر لیا۔ جی بوتلیں پیو یہ ہمارا گاؤں ہے کھڑے ہو گئے۔ تو ہم پانچ منٹ لیٹ پہنچ گئے۔ آگے آ کے چائے پینے بیٹھ گئے تو دس لیٹ ہو گئے آگے جا کے کھانا کھایا تو ایک گھنٹہ لیٹ ہو گئے۔ لیکن پہنچ تو گئے۔ چلنے والا رک سکتا ہے چلنے والا بیٹھ سکتا ہے چلنے والا سو سکتا ہے چلنے والا اپنا سفر ہی ملتوی کر کے اگلے دن کر سکتا ہے ادھر سے یہ دریا بھی بہتا ہوگا۔ جو جا رہا ہے مانسہرہ تک۔ کوئی اس دریا میں چھلانگ لگا دے، پار جانے کے لیے تو ان یہ کہے درمیان میں جا کے کہ تھوڑا سا آرام کر لوں پھر تیروں گا تو اس کا کیا حشر ہوگا بھائی!

تیرنے والا کہے میں ذرا چائے اُسقہ کر لو۔ ہائیں۔ اب چاہے اُسقہ کی بجائے اس کو مچھلی اسقہ کرے گی۔ نہیں؟ اب یہ مچھلیوں کی غذا بنے گا کیوں؟ تیرنے والا آرام نہیں کر سکتا۔ تیرنے والا ٹھہر نہیں سکتا۔ تیرنے والا سست بھی نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خوبیاں

ہمارے نبی بات کیسے فرماتے تھے، یقول فصلاً...... کھول کھول کر بیان کرتے، حضرت علیؓ کی بھی یہ صفت ہے، کبھی کسی کو انگلی سے اشارہ نہیں کرتے تھے، ہمیشہ پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ جب غمگین ہوتے تھے تو ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ایک آہ بھرتے تھے، پتہ چلتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہیں۔

چال مبارک

آپ کی چال کیسی تھی؟ زال زال قلعاً پورا پاؤں اٹھا کے چلتے تھے، چلنے کا انداز کیسا تھا یخطوا تکفیا کندھے توڑھے، آگے جھکا کے چلتے تھے۔ بیوقوتوں کی طرح اکڑ اکڑ کر نہیں چلتے تھے، چال کی رفتار کیسی تھی؟ ذریع المزیۃ چال میں تیز رفتاری تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متوجہ ہونا

جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو پوری طرح رخ انور پھیرتے تھے، اذا التفت التفت جمیعًا پوری طرح متوجہ ہوتے تھے۔

نظر مبارک

آپ دیکھتے کیسے تھے؟

جل نظرہ الملاحظہ...... آپ آنکھوں کے گوشوں سے دیکھتے تھے۔

آنکھیں پھاڑ کے نہیں دیکھتے تھے، حیا کی وجہ سے نظر نہیں اٹھاتے تھے، سبق دیا میں تمہارا نبی ہوں، میں تو مردوں کے سامنے بھی نظریں نہیں اٹھاتا، اوروں کی بیٹیوں کو اپنی نظروں سے بچانا، بے حیا نہ ہو جانا، بے حیاؤں کو کبھی عزت نہیں ملتی۔

قد مبارک

آپ کا قد کیسا تھا......

Marfat.com

اطول من المربوع واقصر من المشذب نہ زیادہ لمبا نہ زیادہ چھوٹا۔
لیکن ایک معجزہ تھا، آپ لمبے سے لمبے آدمی کے ساتھ چلتے تو آپ کا قد اونچا ہوتا اسکا نیچے ہوتا۔

حضرت عباسؓ کا قد تقریباً دس فٹ تھا، چونکہ جب وہ گھوڑے پر بیٹھتے تھے تو ان کے پاؤں زمین پر لگتے تھے، مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قد نیچے ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اونچا ہوتا تھا۔

بال مبارک

بال کیسے تھے؟ رجل الشعر ...... گھنگریالے بال تھے،
کہاں تک جاتے تھے؟ یجاوز شعره شحمة اذنیه اذا هو وفره ...... کانوں کی لو تک ہوتے تھے، کبھی بڑھاتے تو گردن تک چلے جاتے، کبھی سفر ہوتا تو کندھوں تک چلے جاتے۔ شدید السواد الشعر سیاہ کالا رنگ تھا، کنگھی کیسے کرتے تھے، اذا انفرقت عقیقة فرق والا فلا...... کنگھی کرتے کرتے مانگ نکل آتی تو ٹھیک اور نہیں نکلی تو آپ نکالتے نہیں تھے۔

جبیں مبارک

آپ کا ماتھا کیسا تھا؟ واسع الجبین کشادہ پیشانی تھی۔

ناک مبارک

آپ کا ناک کیسا تھا؟ اقنی العرنین اونچا اٹھا ہوا اور باریک...... لهٔ نور یعلوه ساتھ نور کا ایک ہالہ تھا جس نے دائرہ بنایا ہوا تھا۔

ابرو مبارک

آپ کے ابرو کیسے تھے؟ ازج الحواجب سوابغ من غیر قرن کمان کی طرح تھے، قوس کی شکل میں تھے، درمیان میں بال نہیں تھے، درمیان میں ایک رگ تھی تو

Marfat.com

جب آپ غصے میں آتے بینھما عرق یدرہ الغضب. تو یہ رگ ابھر آتی تھی۔

آنکھ مبارک

آپ کی آنکھیں کیسی تھیں؟ ادعج ،اشکل ،احور ،اکحل ،سرمدی آنکھ ،سیاہ آنکھ ،موٹی آنکھ ،لمبی آنکھ۔

اندر کی سفیدی پوری طرح سفید ،سیاہی پوری طرح سیاہ تھی اور آپ جب نظریں اٹھاتے تھے تو کوئی آپ کی آنکھوں میں نظریں نہیں ڈال سکتا تھا۔

ہونٹ مبارک

آپ کے ہونٹ کیسے تھے؟ ضلیع الفم ...... خوبصورت تراشیدہ ہونٹ تھے، دہن مبارک کشادہ تھا۔

گال مبارک

آپ کے گال کیسے تھے سھل الخدین...... آپ کے گال اس طرح چمکتے تھے، مشرب اللون...... کہ اس میں سے نور کی شعائیں نکلتی تھیں۔

دانت مبارک

آپ کے دانت کیسے تھے؟ مفلج الاسنان...... چمکتے ہوئے دانت، سامنے کے دانت قدرے کشادہ، موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے اور جب ہنستے تو بعض اوقات دانتوں کی چمک سامنے دیوار پر بھی پڑتی تھی۔

داڑھی مبارک

آپ کی داڑھی کیسی تھی؟ کث اللحیۃ گھنی داڑھی، قدرتی ایک مٹھ تھی، نہ منڈوائی نہ کٹائی۔

گردن مبارک

آپ کی گردن کیسی تھی؟ کان عنقہ جید دمیۃ گویا حسین وجمیل تراشیدہ

Marfat.com

موتی کی گردن ہو...... في صفاء الفضة چاند کی طرح صاف اور چمکتی ہوئی تھی۔

سینہ مبارک

آپ کی چھاتی کیسی تھی؟ عريض الصدر چوڑی چھاتی بعيد ما بين منكبين دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ لمبا تھا۔

آپ کی ہڈیوں کے جوڑ کیسے تھے؟ ضخم الكراديس مضبوط اور چوڑی ہڈیوں والے تھے۔

بازو مبارک

آپ کے بازو کیسے تھے؟

طويل الزندين لمبے بازو تھے، سائل الاطراف لمبی انگلیاں تھیں،

رحب الراحة چوڑی ہتھیلی تھی،

ششن الكفين والدمين آپ کے ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے۔

قدم مبارک

آپ کے قدم مبارک کیسے تھے؟ مسيح القدمين ينبو عنهما الماء آپ کے قدم مبارک صاف تھے، یوں لگتا تھا جیسے تیل لگا ہوا ہو۔

جسم مبارک

آپ کا جسم مبارک کیسا تھا؟ بادن متماسك مضبوط گٹھا ہوا جسم تھا،

عاری الثديين والبطن جسم پر بال کوئی نہیں تھے،

اشعر الزراعين والمنكبين واعالى الصدر...... البتہ دونوں بازوؤں پر، دونوں کندھوں پر اور سینہ کے اوپر کچھ بال تھے۔ دقيق المسربة ایک بالوں کی باریک لکیر سینے کے درمیان سے چلتی تھی اور ناف پر ختم ہو جاتی تھی، باقی جسم بالوں سے پاک تھا۔

سواء البطن والصدر پیٹ اور سینہ برابر تھا، ''میاں جی ادھر پیٹ ادھر'' ایسے نہیں تھا۔

Marfat.com

چہرہ مبارک

آپ کا چہرہ مبارک کیسا تھا؟ یتلا و وجھہٗ تلالو القمر لیلة البدر چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا تھا۔

رنگ مبارک

ازھر اللون آپ کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی، پگڑی کونسی باندھتے تھے سفید، سیاہ، سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے۔

آپ کا تہبند کیسے باندھا جاتا تھا اگلا پلو نیچے ہوتا تھا، پیچھے سے تھوڑا سا اٹھا ہوتا تھا، پنجابیوں نے الٹا کر دیا، پیچھے سے جھکا دیا، آگے سے اٹھا دیا، آگے سے پنڈلیاں ننگی، پیچھے سے جھاڑو ہوتا ہے۔

الربوا اور سود کوڈٹ کے کھاتے ہونگے...... ولبس ھم الحریر...... اور مرد ریشم پہنیں گے، سونے کی انگوٹھیاں، سونے کی چینیں، نوجوانوں نے گلے میں لٹکائی ہوئیں، سونے کی چین، سونے کی انگوٹھی، یہ کون سی لذت ہے اس انگوٹھی کے پہننے میں جو اللہ کو بھی للکارا ہوا ہے اور اس کے رسول کو بھی للکارا ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کاش میری امت کے نوجوان ریشم اور سونا استعمال نہ کریں...... یٰلیت اُمّتی لم تلبس الذھب...... کاش کہ میری امت سونے کا استعمال مت کرے، دیکھو کتنے نوجوان ہیں، جو ایسے ہی شوق میں ہیں، اس کو پتہ ہی نہیں کہ یہ اتنا بڑا حرام ہے جن کو کچھ پتا ہے تو نہ اللہ کا پتہ ہے نہ روکنے والے کا پتہ ہے نہ اسکی سزا کا پتا ہے لہٰذا گاڑی چل رہی ہے، تو یہ عذاب کس پہ ہوگا؟

حرام کو حلال کر دیں گے، سود کو کھائیں گے، ریشم پہنیں گے، سونا پہنیں گے، شراب پئیں گے اور گانے بجانے میں مست ہو جائینگے اور رشتے ناتوں کا لحاظ ختم ہو جائے گا، ماں باپ کی تمیز ختم ہو جائے گی، بھائی بہن کی تمیز ختم ہو جائے گی، بڑے چھوٹے کا وقار ختم ہو جائے گا، جب یہ ہوگا تو یہ بھی ہوگا کہ یہ بندر اور خنزیر بنا دیے جائیں۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا غم

اور یہ تو قرآن کہہ رہا ہے، وہ اللہ کا رسول جو ساری امت کیلئے روتا روتا دنیا سے اٹھ گیا اور ایسا رویا کہ کوئی نبی نہ رویا، ایسا تڑپا، کہ اللہ کو ہزاروں دفعہ تسلیاں دینے کیلئے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجنا پڑا، قرآن بھیجنا پڑا کہ آپ اتنا کیوں روتے ہیں؟ ایک دفعہ میں نے وہ آیات جمع کی تھیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے، وہ اتنی بن گئیں کہ ان کو لکھنا مشکل ہو گیا میرے لیے، وہ سو سے زائد آیات بنتی ہیں جس میں اللہ تسلی دے رہا ہے۔

لعلك باخع نفسك الایکونو مومنین......

لعلك باخع نفسك علىٰ اٰثارهم إن لم يومنوا بهٰذا الحديث اَسَفًا ......

فلا تذهب نفسك عليهم حسراتٍ ......

ما انت عليهم بوكيل ......

لست عليهم بمصيطرٍ ......

ما انت عليهم بجبار ......

من كفر فلا يحزنك كفره ......

میرے بھائیو!

اللہ کا رسول قیامت کے دن جب دیکھے گا ہماری نافرمانیاں تو کہے گا......

یا رب انَّ قومی اتخذوا هٰذا القرآن مهجورا......

اے میرے مولا! یہی ہے میری وہ امت جس نے میرے قرآن کو چھوڑ دیا، میرے قرآن نے پکارا، مسجد میں آؤ، انہوں نے مسجد کی راہیں چھوڑ دیں، مجھے بتاؤ یہ اتنا مجمع کہاں سے آ گیا ہے۔ یہ اس میں سے ایک تہائی باہر سے آیا ہوگا، یہ دو تہائی تو سارا گلستان کالونی کا ہے، ان کے قدم باقی پانچ نمازوں میں کیوں نہیں اٹھتے؟ یہ کہاں چلے جاتے ہیں؟

Marfat.com

کیا یہ اللہ کی دھرتی پہ آٹھ دن نہیں رہتے؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کا رزق کھاتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کا پانی پیتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کی ہوا ٹنوں ٹن اپنے اندر لے جاتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے کانوں سے سنتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے جسم کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن سورج کی روشنی سے نفع اٹھاتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن تاروں کی جھلملاہٹ سے نفع اٹھاتے ہیں؟......

کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے' بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں؟......

اس پتھر دل کو کیا ہوا......!! کیوں نہیں اس کے دروازے پر دستک پہنچتی......!!

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کا صدقہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پھٹ گئے۔ پرانے ہو گئے۔ یا رسول اللہ! یہ آپ نے اپنا کیا حال کر دیا ہے۔ کہا: مت رو میری بیٹی، مت رو۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ ایک دن آئے گا میرا کلمہ ہر گھر میں گونجے گا۔

اس سے بھی زیادہ ہم ذلیل ہو جائیں، ہم سب مٹا دیئے جائیں تو بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہر گھر میں زندہ ہوگا' گونجے گا۔ ہمارے مقدر میں ہے تو ہماری آنکھ دیکھ لے گی۔ ہمارے مقدر میں نہ ہوا تو بھی اللہ نے اسے اونچا کرنا ہے۔ ایٹمی طاقتیں اللہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ یہ رزم' یہ بزم کئی دفعہ اجڑی ہے اور کتنی دفعہ ٹکرائے ہیں لیکن......

میرے بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے جب تک سورج مغرب سے نہیں نکلتا اسلام کو زندہ رکھنا ہے۔ اس

Marfat.com

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہائے ہائے نے اللہ سے یہ بات منوالی' یہ طے کروالی کہ تیری امت کو میں اس طرح ختم نہیں کروں گا جیسے میں نے پہلوں کو ختم کر دیا۔ کسی کو بندر بنا دیا۔ کسی کو خنزیر بنا دیا' ساری رات روئے......اور روئے......اور روئے اتنا روئے کہ جبرائیلؑ بھاگے ہوئے آ گئے۔ کیوں رو رہے ہیں؟

یا اللہ! ابراہیم کہہ رہے تھے۔ عذاب دے تیری مرضی معاف کر دے تیری مرضی۔

فمن تبعني فانّهٗ من عصاني فانك غفور رّحيم......

اے اللہ! عیسیٰ علیہ السلام تجھے کہہ گئے تھے معاف کر تیری مرضی' عذاب دے تیری مرضی!

اِن تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم

یا اللہ! میں یہ نہیں کہتا۔ میں عیسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کی نہیں کہتا۔ میں ایک بات کہتا ہوں: امتی، امتی، اُمتی، امتی......اور یہ کہہ کر روئے۔ کیا مطلب؟ امتی اُمتی امتی: یا اللہ! میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں معاف کر یا نہ کر۔ میں یہ کہہ رہا ہوں: میری امت کو معاف کر دے' کر دے' کر دے!!!

میرے اللہ! نہیں کرنا پھر بھی کر دے اور ایسا روئے کہ جبرائیل آ گئے۔ یا رسول اللہ! کیوں رو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں اپنی امت کے غم میں رو رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اچھا غم نہ کر۔ میں تجھے خوش کروں گا تیری امت کے بارے میں۔

میدان حشر میں رسول اللہ ﷺ کا امتی' امتی پکارنا

یہ عرفات کا میدان ہے اور پانچ گھنٹے کی دُعا ہے۔ یا اللہ! میری امت' یا اللہ! میری امت' یا اللہ! میری امت اور یہ میدان حشر آ گیا ہے۔ ماں چھوڑ گئی۔ صدقے جانے والی' واری جانے والی بھاگ گئی۔ محبت کا دم بھرنے والی بیوی بھاگ گئی۔ عشق کا پتلا' وفا کا پیکر' خاوند بیوی کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔

خدمت گزار بیٹیاں بھاگ گئیں۔ بھائی' بھائی سے دور یوم يفرُّ المرء من

Marfat.com

اخیہِ واُمّہٖ واَبیہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیہِ اورتواور ہیں یہ تو چھوٹے رشتے ہیں۔ یہ دیکھو میں تمہیں ایک اور آواز سنا رہا ہوں۔ ابراہیم کہہ رہے ہیں: یا اللہ! تیری میری دوستی کا واسطہ' میری جان بچا۔ میں کسی کا سوال نہیں کرتا نفسی، نفسی!

آدم علیہ السلام یا اللہ! میری جان بچا میں کسی کا سوال نہیں کرتا۔ نفسی، نفسی۔

نوح علیہ السلام یا اللہ! میری جان بچا میں کسی کا سوال نہیں کرتا۔ نفسی، نفسی۔

یحیٰ، زکریا علیہما السلام دونوں شہید باپ بیٹا۔ دونوں نبی باپ بیٹا۔ یا اللہ! میں اپنے بیٹے کا حال نہیں پوچھتا۔ اے اللہ! میں اپنے ابا کا نہیں پوچھتا۔ نفسی نفسی۔

یہ داؤد باپ' سلیمان بیٹا۔ باپ بیٹا نبی۔ یا اللہ! میری جان بچا۔ میں سلیمان کا حال نہیں پوچھتا۔ یا اللہ! میری جان بچا میں داؤد کا نہیں پوچھتا۔

یوسف علیہ السلام بولے: میری جان بچا میں یعقوب ابا کا نہیں پوچھتا، یعقوب علیہ السلام بولے: میری جان بچا میں ابا اسحٰق کا نہیں پوچھتا۔ وہ کہہ رہا میں ابا ابراہیم کا نہیں پوچھتا۔ انبیاء علیہم السلام اپنے رشتے' ناطے...... سب چھوڑ بیٹھیں گے۔

قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

یہ تو دنیا ہے۔ آگے دیکھو آ گے۔ جب دوزخ آ کر چیخ مارے گی۔ چنگھاڑے گی اور بڑے بڑے انسان زمین پر گریں گے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے نفسی نفسی...... نوح علیہ السلام کہیں گے نفسی نفسی...... ادریس علیہ السلام کہیں گے نفسی نفسی...... ابراہیم علیہ السلام کہیں گے نفسی نفسی...... یا اللہ اللہ تیری میری دوستی کا واسطہ میری جان بچا میں اور کسی کا سوال نہیں کرتا۔ اپنے باپ کا بھی سوال نہیں کرتا۔ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کہیں گے نفسی نفسی...... اسحاق اور اسماعیل علیہما السلام کہیں گے نفسی نفسی...... یحیٰ اور زکریا علیہما السلام کہیں گے نفسی نفسی...... ایوب اور صالح علیہما السلام کہیں گے نفسی نفسی... یونس اور داؤد علیہما السلام کہیں گے نفسی نفسی...... سلیمان علیہ السلام کہیں گے نفسی نفسی...... یوشع، موسیٰ، ہارون علیہم السلام کہیں گے نفسی نفسی...... عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے یا اللہ! میں اپنی ماں مریم کا بھی سوال نہیں کرتا، میری جان بچا...... تو مائیں کب یاد کریں گی، بیویاں کب یاد کریں گی۔

Marfat.com

باپ بیٹے کب یاد کریں گے۔ لیکن میں آپ کو ایک ہستی کا پتہ بتاتا ہوں جو سب سے الگ ہوگا۔ اس کی جھولی پھیلی ہوئی ہوگی۔ عرش پر نظر ہوگی اور کہہ رہا ہوگا یــــا رب امتی۔ امتی. یا رب امتی امتی......!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت کی حفاظت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور اللہ کی ذات جیسی شفیق کائنات میں کوئی نہیں۔ انہی سے ہماری جفا چل رہی ہے۔ انہی سے ہماری جفا چل رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو محفوظ رکھا تاکہ قیامت تک آنے والی نسلیں، ان کو یہ خطرہ رہے کہ یہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا۔ یہاں کیا کیا تھا۔

دن میں کیا کرتے تھے، رات کو کیا کرتے تھے، گھر میں کیا کرتے تھے، مسجد میں کیا کرتے تھے، بیوی کے ساتھ کیسے تھے، بھائیوں کے ساتھ کیسے تھے، دوستوں کے ساتھ کیسے تھے، صحابہؓ کے ساتھ کیسے تھے، مسجد میں کیسے تھے۔

زندگی کی ہر چیز کو اللہ پاک نے کھول کھول کر بتا دیا۔ ہر ہر عمل کو کھول کھول کر بتایا۔ اس کی عظمت لوگوں کے دلوں میں بٹھانا۔ یہ ہمارے ذمے ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے دل بھر جائیں۔ اللہ صحابہ کو جزائے خیر دے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک چیز ہم تک پہنچائی۔ دیکھو ایسی تفصیل کسی نبی کی نہیں ملتی جیسے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر کے بتا دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر بالوں کی کیفیت

دقیق المسربه : دیکھنے والوں کی نظر دیکھو۔ کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر بال کوئی نہیں تھے۔ یہ سینے کے درمیان، پستانوں (چھاتی) کے درمیان سے بالوں کا ایک باریک خط چلتا تھا۔ ایک دھاری دار لکیر چلتی تھی جو ناف پہ آ کے ختم ہو جاتی تھی۔ بس یہ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر بال، باقی جسم پر بال نہیں تھے۔ ہاں اشعر الذراعین یہاں بازو پر کچھ لوں تھے لوں۔ چھوٹے چھوٹے باریک بال۔ منکبین

Marfat.com

واعابی الصدر: کچھ کندھے پہ' کچھ آگے سینے پر۔ باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم ایسے شیشے کی طرح صاف شفاف۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ مبارک

سواء البطن والصدر: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اور پیٹ برابر تھا۔ یہ نہیں کہ شیخ جی ادھر جا رہے' پیٹ ادھر جا رہا، میاں جی ادھر جا رہے' پیٹ ادھر جا رہا۔

وہ میں نے کچھ دن پہلے تھانیداروں میں بیان کیا۔ میں نے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا۔ میں نے ویسے ہی کہا یہ نہیں کہ تھانیدار ادھر جا رہا' پیٹ ادھر جا رہا۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک تھانیدار واقعہ ایسا تھا۔ اس کا پیٹ ادھر جا رہا تھا وہ ادھر جا رہا تھا۔ میں نے پھر معافی مانگی۔ میں نے کہا بھائی معاف کرنا میں نے ویسے ہی مذاقاً ایسے کہا ہے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ کوئی تھانیدار واقع ہی ایسے پیٹ والا بیٹھا ہوا ہے۔

سواء البطن والصدر: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ پیٹ برابر تھا۔ ہم کو کام کرنے میں مشکل کیوں نہ ہو؟...... موٹے پیٹ کے ساتھ کام ہو سکتا ہے؟......

توبہ کا مطلب

توبہ کا کیا مطلب؟ میری توبہ میری توبہ نہیں' نہیں! آج تک فرائض چھوڑے۔ اللہ! میری توبہ۔ نمازیں چھوڑیں' میری توبہ۔ آج کے بعد نماز نہیں چھوٹے گی۔ یا اللہ! سود کھایا میری توبہ۔ آج کے بعد سود نہیں چلے گا۔ یا اللہ! گانے سنے' میری توبہ' آج کے بعد گانے نہیں سنوں گا۔ مجھے شرم آتی ہے' سارے گناہ گناتے ہوئے کیونکہ ہم سارے ان گناہوں میں ملوث ہیں۔ کہیں کوئی یہ نہ سمجھے میرے اوپر چوٹ پڑ رہی ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں کسی پر تنقید کر رہا ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وسیرت

لیکن آپ کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں ہمارے حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی ترتیب کیا تھی۔ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھا۔ آپ کو پتہ نہیں میں آپ کو بتاتا ہوں۔ فخما مفخما: شرافت کا پیکر تھے۔ ہیبت کا پیکر تھے۔ جلال اور جمال کے جامع تھے۔ جمال ہو، جلال نہیں ہوتا۔ جلال، جمال نہیں ہوتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما: جلال و جمال کا پیکر تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک

رنگ کیسا تھا؟ ازھر اللّون...... چمکتا رنگ تھا۔ ازھر...... زھرہ کلی کو کہتے ہیں۔ کلی کی چمک پھول سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ نوزائیدہ ہوتی ہے۔ نوزائیدہ ہوتی ہے۔ یعنی پھول کو کچھ وقت گزر جاتا ہے، ماحول میں اور کلی ابھی ہی نکلی ہوتی ہے تو اس کو ہوا نے، دھوپ نے ابھی زیادہ بدلا نہیں ہوتا تو ہمارے نبی کا ایسا رنگ تھا جیسے کلی کا چمکتا ہوا، کھلتا ہوا رنگ۔

یتلالا وجھہ تلالا القمر لیلة البدر...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم مسجد میں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر ایک سرخ دھاری دار یمنی چادر تھی۔ اوپر آسمان پہ چودہویں کا چاند تھا۔ نیچے زمین پر مدینے کا چاند تھا۔ ہم کبھی چودہویں کے چاند کو دیکھتے، کبھی مدینے کے چاند کو دیکھتے۔ تو ہمیں مدنی چاند آسمان کے چاند سے زیادہ چمکدار نظر آ رہا ہے۔ یتلألا وجھہ تلألا القمر لیلة البدر...... رنگ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا تھا...... چمکتا ہوا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی، سر اور بال مبارک

پیشانی کیسی تھی؟ واسع الجبین، کھلی پیشانی۔ سر کیسا تھا؟ عظیم الھامة بڑا سر۔ بال کیسے تھے؟ بال کیسے تھے؟

اذا انفرقت عقیقة فرقھا والا لا اذا فرقت عقیقته فرق والا لا رجل الشعر رجل الشعر......

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیم گھنگھریالے بال اور پیچھے کان کی لوتک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کر کے مانگ نہیں نکالتے تھے۔ سیدھے ہی پیچھے فرمالیا کرتے تھے۔ اگر کبھی مانگ نکل آتی تو پھر اسے مٹاتے نہیں تھے۔ نکلا رہنے دیتے تھے۔ بال سیدھے ہی پیچھے لے جاتے تھے اور جب بڑھ جاتے تھے تو کندھوں تک' گردن تک اور اگر بڑھاتے نہیں تھے تو کان کی لوتک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک اور ڈاڑھی کا مسئلہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی کیسی تھی؟ کث اللحیة...... گھنی ڈاڑھی۔ ایک مٹھ۔ کبھی قینچی نہیں لگائی۔ ابھی تو اُسترے لگ گئے' کبھی قینچی نہیں لگائی، کبھی قینچی نہیں لگائی۔

آج کے روشن خیال ہم سے زیادہ سیاہ خیال ہے۔ ان کے دماغ تاریک' ان کے دل تاریک۔ وہ صرف دنیا ہمیں دکھا رہے ہیں۔ انہیں قرآن کوئی روشن خیال نہیں کہتا۔ ہماری روشنی اللہ کا علم ہے۔ اللہ کا نور ہے۔ قرآن کا نور ہے۔ قرآن دنیا کو مسافر خانہ بتاتا ہے۔ جنت کو قرار کی جگہ بتاتا ہے۔

قرآن ہمیں مسافر بتاتا ہے اور دنیا کو مسافر خانہ بتاتا ہے:

لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد......

اور اللہ تعالیٰ آخرت کو دار القرار دار البقاء دار الحیوان دار المستقر اور اللہ تعالیٰ جنت کو مقعدِ صِدقٍ عندَ مَلِيكٍ مُّقتَدِر اللہ تعالیٰ جنت کو ابدی بتاتا ہے۔ دنیا کو فانی بتاتا ہے۔ وہاں کے شوق دلاتا ہے' یہاں سے بے رغبت کرتا ہے۔ متاع الغرور دھوکے کا سامان، دار لغرور: دھوکے کا گھر، متاع الغرور دھوکے کا سامان، بیت العنکبوت: مکڑی کا جالا، کسراب بقيعة...... ریت کا پانی۔

اوپر، نیچے کی جنت میں تفاوت

اور ادھر جنت کے شوق دلاتا ہے۔

جنتان زواتآ افنانٍ...... اوپر کی کچھ جنتیں ہیں جو بڑی سرسبز ہیں۔

Marfat.com

فیھما عینان تجریان...... اس میں چشمے ہیں' بہتے ہوئے۔ کچھ نیچے کی جنتیں ہیں۔
مدھآمّتٰن...... وہ سبزے کی وجہ سے سیاہی مائل نظر آتی ہیں۔
فیھما عینان نضّاختٰن...... اس میں چشمے ہیں' فوارہ مارتے ہوئے۔
اوپر کی جنت فیھما من کلّ فاکھۃٍ زوجٰن ہر پھل کا جوڑا جوڑا......
نیچے کی جنت میں فیھما فاکھۃ و نخل و رمان...... پھل' کھجور' انار
اوپر کی جنت میں متکئین علی فرش...... وہ تخت ہیں۔
بطائنھا من استبرق، اوپر قالین ہیں......
وجنا الجنّتین دان...... جنتی اوپر بیٹھے ہیں' ٹیک لگا کے نیچے کی جنت میں
متکئین علی رفرفٍ خضرٍ وعبقری حسان نیچے کی جنت والے قالین بچھا کے بیٹھے ہوئے ہیں۔
اوپر کی جنت میں فیھن قٰصِرٰات الطرف لم یطمثھن جنت کی خوبصورت لڑکیاں اِنْسٌ قبلھم ولا جان ، کانھن الیاقوت والمرجان۔
نیچے کی جنت میں خیراتٌ حِسان...... مقصوراتٌ فی الخیام...... لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان۔
پھر اللہ کہتا ہے: فبایّ الاء ربکما تکذبان اب میری نعمتوں کی ناشکری کرو گے اور جھٹلاؤ گے؟...... اب تو بس کرو۔ اب تو بس کرو۔ اب تو بس کرو......!!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ' گال اور آنکھیں مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کیسا تھا؟ مدور: گول چہرہ تھا۔ لمبا چہرہ نہیں تھا۔ گول چہرہ تھا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گال کیسے تھے؟ سھل الخدین...... پر گال نہ زیادہ آگے بڑھے ہوئے' نہ زیادہ اندر پچکے ہوئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کیسی تھی؟ ادعج ، ادعج ، اشکل

Marfat.com

ادعج ...... لمبی آنکھ، کالی آنکھ۔ اشکل: لمبی، کالی، موٹی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کو ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دینا گستاخی ہے۔

کوئی نہیں، اللہ کا کوئی مثل نہیں ناں۔ اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی سانچہ بنایا تھا اور کوئی اس سانچے میں بنایا ہی نہیں۔ اشکل ادعج، اشکل ادعج: کالی آنکھ، موٹی آنکھ، لمبی آنکھ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک اور پلکیں مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناک کیسا تھا؟ **اقنی العرنین، اقتنی العرنین**: یہ جگہ اُٹھی ہوئی تھی۔ جیسے آپ میری اُٹھی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ یہ جگہ اُٹھی ہوئی تھی ایسے...... اور ستواں ناک تھا۔ **یعلوہ نور**: دیکھنے والا یہاں ایک نور رہتا تھا۔ ایک چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پلکیں کیسی تھی؟ ازج الحواجب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پلکیں کمان کی طرح، ایسے، ایسے گول، لمبی گول۔

یہ درمیان کی جگہ میں کیا تھا۔ خالی تھی۔ **سوابغ من غیر قرن**: یہاں بال نہیں تھے۔ یہ سنگم پہ بال نہیں تھے۔ **بینھما عرق یدرہ الغضب**: جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا تو یہاں ایک رگ اُبھر کے آجاتی تھی ایسے۔

کسی نبی کا حلیہ نہیں موجود کتابوں میں۔ ہمارے نبی ﷺ کی ایک ایک ادا موجود ہے۔ اب آپ کی مرضی ہے اس کے مطابق کرلو یا باہر کی گلی میں ہونے والی معاشرت کے مطابق کرلو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت پوری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن، گردن اور بازو مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن کیسا تھا؟ **بادنا ھتماسکا** ...... گٹھا ہوا بدن۔ مضبوط بدن۔ گٹھا ہوا بدن۔ **عریض الصدر** ...... چوڑی چھاتی، چوڑی چھاتی۔ **دقیق المسربة** ...... یہاں، یہاں ایک باریک بالوں کا خط تھا۔ جو سینے سے چل کر ناف تک آتا تھا۔ یوں کر کے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کیسی تھی؟ کانہ جید دمیة فی صفاء الفضة آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن ایسی تھی۔ صراحی دار جیسے کسی نے بنا کے خمدار، لمبی، صراحی دار گردن جیسے مورتی کی گردن ہوتی ہے۔ ایسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنگلیاں، تلوے اور پیٹ مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سائل الاطراف...... لمبے بازو۔

ششن الکفین و القدمین: پاؤں اور ہاتھ کی اُنگلیاں مضبوط۔

رحب الراحة...... یہ جو حصہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کا چوڑا تھا۔

مسیح القدمین: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں ہر وقت ایسے چکنے کہ ینبوا عنهما الماء...... کہ اوپر پانی ڈالو ایسے پانی گر جاتا جیسے تیل لگا ہوا ہو۔ خمصان الا خمصین: یہ جگہ پاؤں کا تلوا، یہ تلوا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ اوپر اٹھا ہوا تھا۔ بعضوں کا بالکل سلیٹ ہوتا ہے، بعضوں کا بالکل تھوڑا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ اٹھا تھا۔ زیادہ اٹھا ہونا تیز چلنے کی نشانی ہوتا ہے۔

مسیح القدمین: اور سواء البطن و الصدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ اور سینہ برابر تھا۔ یہ نہیں کہ پیٹ ادھر، شیخ صاحب ادھر یہ نہیں تھا۔ بھائی اگر کوئی موٹے پیٹ والا بیٹھا ہو تو معاف کر دے، ایسے ہی بات آگئی درمیان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اور پیٹ برابر تھا۔ سواء البطن و الصدر

آپ ﷺ کے جسم پر بالوں کی کیفیت اور چلنے کا انداز

اشعر الذراعین...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بال تھے، کلائی پر بال تھے۔ و المنکبین...... تھوڑے سے کندھوں پر۔ و اعالی الصدر...... تھوڑے سے سینے پر۔ باقی سارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن چاندی کی طرح چمکتا تھا۔ اذا زال زال قلعا...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے، پاؤں پورا اٹھاتے تھے۔ ایسے گھسٹ گھسٹ کر پاؤں نہیں رکھتے تھے۔ یہ بھی تکبر کی نشانی۔

Marfat.com

ازار لٹکانے کا گناہ

شلوار ٹخنوں سے نیچے لے جانا یہ تکبر کی نشانی۔ یوں گھسٹ کے پاؤں رکھنا یہ بھی تکبر کی نشانی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی شلوار کو تہبند کو آدھی پنڈلی تک رکھتے تھے۔ آدمی پنڈلی تک اور فرمایا: جو اپنے ٹخنے ننگے نہیں کرے گا وہ ٹخنہ آگ میں جلایا جائے گا۔ مولوی صاحب کہہ رہے ہوتے ہیں ٹخنے ننگے کرو۔ یہ صرف نماز کا حکم نہیں ہے۔ یہ چوبیس گھنٹے کا حکم ہے کہ نماز میں ستھن اوپر' پھر نیچے ہے۔ عورتوں نے اٹھا لیے' مردوں نے گرا لیے۔ یہ کیا دیوانگی کا دور آ گیا اور کیا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا کیسا تھا؟ جل نظره الملاحظة...... مجھے دیکھیں مجھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے دیکھتے تھے۔ ایسے آنکھیں پھاڑ کے نہیں دیکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں اتنا حیاء تھا کہ ہمیشہ یوں دیکھتے تھے۔ ایسے آنکھیں نہیں کھولتے تھے۔ ایک تو آگے کسی میں جرأت نہیں ہوتی تھی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی۔ نبوت کا نور تھا۔ اسی لیے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تو کبھی حیاء کی وجہ سے پورا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ ہی نہ سکا۔ ساری زندگی بس یوں ہی نظریں جھکا کے بیٹھا رہتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے نام

ہمارے نبی کے گھر میں بکریوں کا دودھ شام کو جاتا تھا، پہلی کا نام اجوع، دوسری کا نام زم زم، تیسری کا نام سقیا، چوتھی کا نام برکتہ، پانچویں کا نام ورثہ، چھٹی کا نام اطلال، ساتویں کا نام اطراف، آٹھویں کا نام غیثہ، نویں کا نام قمرہ، ایک بکرا تھا جس کا نام یمن تھا۔

جس نبی کی بکریوں کے بھی نام لکھے ہوں، وہ امت کہے کہ رب پتہ نہیں کونسی ادا پہ راضی ہو جائے، رب تو اپنے نبی کی زندگی پہ ہی راضی ہے، میں نے کتابوں سے آپ کو نکال کر یہ سارے نام بتائے ہیں اور یہ جستجو وشوق ہمیں اس کام تبلیغ سے ملا ہے، الٹا آپ تبلیغ

Marfat.com

والوں کے پیچھے ڈنڈا لے کر پھر رہے ہیں کہ یہ گستاخ رسول ہیں؟ بھائی میں نے ابھی تک کونسی گستاخی کی بات کی ہے؟ اب آپ یہ کہو (تہاڈے اندر ہوراے باہر ہوراے) تمہارے اندر کچھ ہے باہر کچھ ہے تو اس کا تو میرے پاس علاج کوئی نہیں، ہمیں آپ کو دھوکہ دینے کی ضرورت کیا ہے؟ آپ سے روٹی کھاتے ہیں؟ یا آپ کے شہر میں رہتے ہیں؟ آپ کو دھوکہ دے کر ہمیں کیا ملے گا؟ یا ہمیں کوئی رائیونڈ والوں نے پیسے دیئے ہیں کہ لوگوں کو دھوکہ دے کر گستاخ رسول بنا کے آؤ، اگر ایسی بات ہوتی تو میں تو الٹی باتیں کرتا، میں تو آپ کو وہ سیرت بتا رہا ہوں جو آپ نے زندگی میں نہیں سنی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر والی اونٹنیوں کے نام

ہمارے نبی کی اونٹنیوں کے نام سن لو!

ایک اونٹنی کا نام قصواء، دوسری کا نام جدعاء، تیسری کا نام شھباء، چوتھی کا نام عضباء، یہ وہ اونٹنیاں ہین جن پر بیٹھ کر آپ نے سفر کیا ہے۔

حجۃ الوداع کا خطبہ دیا، آپ کے نیچے قصواء اونٹنی تھی۔ گیارہ تاریخ کا خطبہ دیا آپ کے نیچے جدعاء اونٹنی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کے نام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کے نام سن لو!

ایک گھوڑے کا نام سکب، دوسرے گھوڑے کا نام سبحہ، تیسرے گھوڑے کا نام مرتجز، چوتھے گھوڑے کا نام لحیف، پانچویں گھوڑے کا نام ورد، چھٹے گھوڑے کا نام ظرب،

سبحہ کا مطلب ہے پاؤں کھل کر چلنے والا، اس پر بیٹھ کر حضور نے صحابہؓ سے دوڑ لگائی تھی اور یہ گھوڑا سب سے آگے نکل گیا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کے نام

سعیدہ، بعومہ، یسیرہ، مھرہ، فھدہ، یہ وہ اونٹنیاں تھی جن کا دودھ دوہ کے آپ کے گھر آیا کرتا تھا۔ یہ سارے نام ہمیں تبلیغ والوں نے سکھائے ہیں، اگر تبلیغ والے گستاخی

Marfat.com

سکھاتے تو یہ نام سکھاتے؟ کبھی کسی نے آپ کو یہ نام بتائے جو میں بتا رہا ہوں۔او بھائیو! جس کی خاطر دھکے کھاتے ہیں اس کی محبت خود آتی ہے، ہم تو اللہ اسکے رسول کے نام پر نکلے ہیں، انہی کی محبت میں گھر چھوڑا ہے، انہی کی محبت میں پھر رہے ہیں، یہ جو آپ کی بستی میں آئے، گھر چھوڑ کر، وطن چھوڑ کر، پیسہ خرچ کر کے، اللہ اسکے رسول کی بات بتا رہے ہیں، ان کو تو آپ نے گستاخ رسول بنا دیا، اب عاشق کون ہے؟ آپ سارے سمجھدار بیٹھے ہیں کچھ تو عقل سے کام لو!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متوجہ ہونے کا طریقہ

اذا التفت التفت جميعا :ایک اور بات بھی آپ کو بتاؤں۔ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بات فرماتے تھے۔کوئی انہیں بلاتا تھا۔جیسے میں آپ کی طرف یوں دیکھ رہا ہوں۔یہ مجھے طارق کہتا ہے: مولوی صاحب! میں کہوں گا: جی۔ادھر کہیں گے: مولوی صاحب! میں کہوں گا: جی۔ہمارے نبی ﷺ کا یہ طریقہ نہیں تھا۔جب ان کو کوئی ادھر سے بلاتا تھا۔یارسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں نہیں ہوتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورا یوں مڑ جاتے تھے۔جی فرمائیں۔پورا مڑ جاتے تھے۔

یارسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں نہیں دیکھتے تھے بلکہ پورا یوں مڑ کے کہتے تھے: ہاں! جی فرمائیے۔ اذا التفت التفت جميعا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی طرف توجہ کرتے تھے تو سارے ہی متوجہ ہو جاتے تھے۔

جب تک وہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اُس کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کا انداز اور سلام میں پہل

يسوق اصحابه...... خود پیچھے چلتے تھے۔ساتھیوں کو آگے چلاتے تھے۔

يبدء من لقيه بالسلام...... خود سلام میں پہل کرتے تھے۔یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ہم نے اسے تھالی میں سجایا ہے اور لے کے بازار میں آ گئے

Marfat.com

ہیں۔ ہم اس کی صدا لگا رہے ہیں۔ آپ تو گندے امرود بھی خرید لیتے ہیں، چرس بھرے سگریٹ بھی خرید لیتے ہیں، جاؤ! دیکھو شراب آج بھی بک رہی ہے۔ اور جاؤ! دیکھو عزتوں کے سودے آج بھی ہو رہے ہیں۔ اس سے بڑا شرافت کا سودا اور کوئی نہیں بازار میں رہا جو میں آپ کو پیش کر رہا ہوں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ میں نے اس کی آپ سے بھیک مانگی ہے۔ آپ اللہ کے واسطے پہلا کام یہ کریں کہ توبہ کریں۔

یا اللہ! ہمیں معاف کر دے۔ آج تک تجھے ناراض کیا۔ اس پہ ہماری توبہ اور آئندہ وہ کریں گے جو تو چاہتا ہے اور اللہ کا معاملہ معاف کرنے کا اتنا اللہ کو پسند ہے کہ اللہ کو معاف کرنا اتنا پسند ہے۔ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ پہلی امتیں بنی اسرائیل۔ جن پر سختیاں بڑی آئیں۔ مشقتیں بڑی آئیں' اُن کا قصہ آپ کو سناؤں۔

بنی اسرائیل کے ایک نوجوان کی قبولیت توبہ

ایک نوجوان آوارہ گرد شہر والوں نے اسے شہر سے نکال دیا۔ اس نے جنگل میں جا کے ڈیرہ لگا لیا۔ اس زمانے کے شہر چار دیواری کے اندر۔ رابطہ ختم' دانہ پانی ختم' حق پانی بند۔ تھکا' رویا' ٹا۔ آخر بیماری نے گھیرا اور موت نے آ کے پنجے گاڑ دیئے۔ موت پہ توبہ قبول نہیں ہوتی۔ حضرت یہ توبہ قبول نہیں۔ قانون' یہ قانون' قانون بنانے والا جب چاہے بدل دے۔ قانون بتا دیا' اب قصہ سنیں۔

مرنے لگا تو اس نے ادھر دیکھا' اُدھر دیکھا۔ اسے کوئی نظر نہیں آیا تو ایسے آسمان کو دیکھنے لگا۔ اوہو! کہنے لگا: اے میرے مولا! مجھے عذاب دے کے اگر تو زیادہ ہو جائے اور معاف کر کے تو گھٹ جائے تو پھر میں اپنے ہونٹ سی لیتا ہوں۔ میرا کوئی سوال نہیں اور اگر عذاب دینے سے تیرے زیادتی نہیں' معاف کرنے سے تجھے کمی نہیں۔ میرا حال تو نے دیکھ لیا ہے ناں! مجھے سب نے چھوڑ دیا ہے۔ یا اللہ! تو نہ مجھے چھوڑ۔ میں نے تیرے بارے میں سنا ہے کہ تو بڑا غفور رحیم ہے۔ مولا! مجھے معاف کر دے اور یہ توبہ موت کی ہے' موت ہے۔ قانوناً یہ توبہ قبول نہیں ہونی چاہیے۔ معاف کرنے والے کا ظرف دیکھیں۔ یہ اس حال میں مرا اور ادھر موسیٰ علیہ السلام پہ وحی اُتری۔ میرا ایک دوست جنگل میں مر گیا ہے اس کا جا کے

Marfat.com

جنازہ پڑھو اور شہر میں اعلان کرو جو اس کا جنازہ پڑھے گا اس کی بھی بخشش ہو جائے گی۔

سارا شہر بھاگا۔ کیا دیکھا وہی' وہی جواری' شرابی' ڈاکو' بدکار' بدمعاش' بداخلاق۔ ارے! یہ تو وہی ہے جسے ہم نے شہر سے نکال دیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا اللہ! تو نے کیا کہا؟ یہ تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ایسے ہی تھا جیسے یہ کہہ رہے ہیں۔ ایسے ہی تھا لیکن موت پر جب اس نے ادھر دیکھا' اسے کوئی نظر نہ آیا۔ اس نے ادھر دیکھا' اسے کوئی نظر نہ آیا۔ اس نے بے بسی سے مجھے دیکھا۔ ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا۔ جب بچہ بے بس ہو کے ماں کو دیکھتا ہے' ماں کٹ مرتی ہے وہ تو ماؤں سے کروڑوں گنا زیادہ پیار کرنے والا ہے۔ کہا: موسیٰ! اس نے بڑی بے بسی سے مجھے دیکھا۔ تو بتا میری رحمت' غیرت گوارا کر سکتی تھی کہ میں اسے اس حال میں چھوڑ دیتا۔ مجھے میری عزت کی قسم! کم ظرف نکلا اپنی بخشش مانگ بیٹھا اگر اس وقت مجھ سے پوری دنیا کے مومنوں کی بخشش مانگتا' میں اس کے طفیل سب کو معاف کر دیتا۔

کانٹوں بھری راہیں

میرے بھائیو!

میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں۔ مجھے اکثر نوجوان نظر آ رہے ہیں۔ سروں کی فصل میں بہار نظر آ رہی ہے۔ آپ توبہ کریں' توبہ۔ یہ رمضان کے جاتے دن ہیں۔ عرش پہلے آسمان پر ہے اور اکثر مجمع نوجوانوں کا بیٹھا ہوا ہے۔ یہ راہیں جو آپ طے کر چکے ہیں۔ یہ کانٹوں بھری ہیں۔ مجھے پتہ نہیں کہ کب آپ کی آنکھ کھلے گی لیکن میں اس سے پہلے بتا رہا ہوں کہ اس کے آخر میں تباہی ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کچھ نہیں ہے۔

جو میں آپ کو ڈیڑھ گھنٹے سے بتا رہا ہوں میری بات نہیں ہے کہ میں دعویٰ کروں۔ بات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اس لیے میں دعویٰ کر رہا ہوں کہ یہ وہ راہ ہے جس کے آخر میں کامیابی کی منزل ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہے۔ لوٹ آؤ' ان راہوں سے بھائیو۔ اس مالک کی طرف۔ اس رب کی طرف۔ جس سے بڑا قدر دان کوئی نہیں۔ جس سے بڑا مہربان کوئی نہیں کہ آپ کے ستر

Marfat.com

سال' سوسال' ہزار سال کے گناہوں پہ کہتا ہے: ایک قطرہ آنسو مجھے دے دے میں سارے ہی دھو دوں گا۔

بار بار توبہ کرو

اور تو ایک دفعہ توبہ کرے گا تو میں پوچھوں گا بھی نہیں کہ دوبارہ تو نہیں کرو گے؟ آئندہ تو نہیں کرو گے؟ یہ بھی نہیں پوچھوں گا آئندہ تو نہیں کرو گے بلکہ تیری اسی پر ہی میں پچھلے معاف کر دوں گا۔ تو پھر بھانڈا توڑ بیٹھے گا۔ پھر آ جانا! میں معاف کر دوں گا۔ پھر ٹوٹ جائے۔ پھر آ جانا! میں پھر معاف کر دوں گا۔ جب بھی ٹوٹے آ جانا۔

ان استقالنی اقلت له......

کیا مطلب؟ جتنی دفعہ ٹوٹ جائے' نا اُمید نہ ہونا۔ میں دنیا کا بادشاہ نہیں۔ میں ماں اور باپ کی طرح نہیں کہ دھکے دے کے گھر سے نکال دوں' جب ٹوٹے' ندامت سچی' آنسو' کھرا ہو تو میرے پاس آ جانا میں تیری لاکھ دفعہ ٹوٹی توبہ کو بھی اسی طرح رحمت سے جوڑوں گا کہ میرے فرشتوں کو بھی نہیں نظر آئے گا کہ ٹوٹی ہے یا سلامت ہے۔

ایسی کر دوں' دیکھو یہ جوڑ آپ کو نظر آ رہے ہیں۔ یہ اینٹوں کے جوڑ لیکن......

اقلت له...... کا مطلب ہے ایسا چھپاؤں گا تیری توبہ کو کہ نظر ہی نہیں آئے گا کہ یہ ہزار دفعہ ٹوٹ چکی ہے۔ ایسی ہو گی جیسے پہلی توبہ ہے۔

اس لیے میرے بھائیو!

مہربانی کر کے اللہ کی طرف لوٹو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ یہ بات تو سارے ہاں کر لیں۔ بولو بھائی! اگر ہم تھوڑی سی ہمت کریں اور توبہ کو پختہ کر لیں اور اس ماحول میں آتے رہیں تو یہ سارا مکڑی کا جالا ہے۔

اونٹوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

تو بھائی!

Marfat.com

ہم ہر ہر مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنے اور ان کے طریقوں پر چلیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مِیناء کی وادی میں اونٹ ذبح کر رہے تھے۔ہم اپنے گھر کی مرغی پکڑیں تو ہاتھ نہیں آتی۔گھر میں پلی بکری پکڑیں تو شور مچاتی ہے۔

سو اونٹ' کچھ یمن سے آئے' کچھ دائیں بائیں سے خریدے گئے۔وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے' قربانی کے لیے۔پانچ اونٹ آگے آتے تھے ایک اونٹ آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا جاتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کھڑے اس کو ذبح کرتے اونٹ کو کھڑے کھڑے ذبح کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے اس کو یوں گردن میں سیدھا برچھا مارا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کھڑے ذبح کیے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں برچھا مارنے کے لیے اٹھاتے تھے تو جو پیچھے چار اونٹ ہوتے تھے' وہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے کہ مجھے آگے جانے دو۔دوسرا کہتا: مجھے آگے جانے دو۔اونٹوں میں لڑائی ہو رہی' پیچھے بھاگنے کی نہیں' آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ذبح ہونے کے لیے لڑائی ہو رہی ہے۔

دیکھ رہے ہیں کہ جان جا رہی ہے پھر بھی آگے بڑھ کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ذبح ہونا چاہتے ہیں۔یہ بے زبان جانوروں کی محبت تھی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ،ہم سب تو روح والے،ایمان والے،بولنے والے،عقل والے۔ہم اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کریں تو بہت بڑی زیادتی اور بہت بڑا ظلم ہے۔اس لیے۔

میرے بھائیو!

ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پاکیزہ زندگی کو اپنی زندگی بنائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آسان طریقے لے کر آئیں کہ غریب بھی اسے اپنا سکتا ہے، مالدار بھی اسے اپنا سکتا ہے۔

ایک دیہاتی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات

ایک شخص آکر عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں میری

Marfat.com

عزت سب سے زیادہ ہو جائے۔ کون نہیں چاہتا کہ اُس کی عزت ہو‘اس کا مقام ہو۔

یا رسول الله اُرید ان اکون اکرم الناس......

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں میری عزت ہو جائے۔ سب سے زیادہ ہو جائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تشکوا من امرك شیئا الی الخلق تکن اکرم الناس۔

تو سوال کرنا چھوڑ دے۔ مخلوق کو بتانا چھوڑ دے کہ میری کیا ضرورت ہے‘ اللہ کے سوا کسی کو نہ بتا کہ تیری کی حاجت ہے‘ اللہ تجھے سب سے زیادہ عزت دے دے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول الله اُرید ان یوسع عَلَیَّ رزقی.

میں چاہتا ہوں میرا رزق زیادہ ہو جائے۔

میں نیچے پہاڑ میں رہتا ہوں۔ ادھر زندگی کا کاروبار کوئی نہیں۔ میں چاہتا ہوں میرا رزق زیادہ ہو جائے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَدِم عَلَی الطَّھارۃ یوسع علیك رزقك......

تو باوضو رہنا شروع کر دے اللہ تیرا رزق بڑھا دے گا۔ کتنا آسان کام؟

اس نے کہا:

یا رسول الله اُرید ان اکون اقوی الناس.

میں چاہتا ہوں سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

توکل علی الله تکن اقوی الناس ......

تو توکل سیکھ لے‘ سب سے بڑا طاقتور بن جائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول الله، اُرید ان اکون اغنی الناس......

Marfat.com

میں چاہتا ہوں میں سب سے مالدار ہو جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کن قانع تکن اغنی الناس......

تو قناعت اختیار کرلے سب سے بڑا غنی بن جائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول اللّٰہ ارید ان اکون اعلم الناس......

میں چاہتا ہوں' سب سے زیادہ علم والا بن جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتق اللّٰہ تکن اعلم الناس......

تو تقویٰ اختیار کرلے سب سے بڑا عالم بن جائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول اللّٰہ اُرید ان اکون اخص الناس......

میں چاہتا ہوں میری خصوصیت قائم ہو جائے۔ یہ خصوصی آدمی ہے۔ خواص۔ یا رسول اللہ! میں خواص بن جاؤں۔ خصوصی آدمی بن جاؤں اللہ کے دربار میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکثر من ذکر اللہ تکن من اخص الناس......

اللہ کا ذکر کثرت سے کر' اللہ تجھے اپنے دربار میں خصوصیت عطا فرمائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول اللہ اُرید ان تستجاب دعوتی......

میں چاہتا ہوں' میری دُعائیں قبول ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اجتنب من اکل الحرام تستجب دعوتك......

تو حرام کھانا چھوڑ دے اللہ تیری ہر دُعا قبول کرے گا۔

Marfat.com

اُس نے کہا:

یا رسول اللّٰہِ اُرید ان یکمل ایمانی.

یارسول اللہ میں چاہتا ہوں میرا ایمان سب سے بلند' کامل ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَسِّنْ خلقك یکمل ایمانك......

اپنے اخلاق اچھے کر لے تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔ ایمان کا کمال کیا ہے؟ اچھے اخلاق۔

پہاڑوں سے بھی زیادہ بلندی

اچھے اخلاق کیا ہیں؟ تصل من قطعك جو آپ سے توڑے' اس سے جوڑو۔

اچھے اخلاق کیا ہیں؟ وتعطی من حرمك جو آپ کا حق چھینے اس کو اُس کا حق ادا کرو۔

اچھے اخلاق کیا ہیں؟ تعف عمن ظلمك جو آپ پر ظلم کرے آپ اسے معاف کر دیں۔

یہ تین کام جو کرے گا' اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے' جنت الفردوس میں مجھ سے گھر لے لے۔ ہمارے ہاں معاف کرنے کا رواج نہیں۔

بھائیو! اپنے بچوں کو معاف کرنا سکھاؤ، اپنے بچوں کو تواضع سکھاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا تسلسل

خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنو۔ حیاۃ الصحابہ کی جلد اول میں ہے: آپ کہہ رہے ہیں منیٰ کی وادی میں کیوں بھائی' تمہیں چاہیے؟ چاہتے ہو کہ ایران کی شہزادیاں تمہارے بستر بچھائیں اور اس کے خزانے ٹوٹ کے تمہارے قدموں میں آئیں؟ وہ ایسے حیران ہو کر دیکھتے ہیں۔ یا اخا العرب؟ یا اخا العرب؟ ارے بھائی! ارے بھائی! تو کیا کہہ رہا ہے؟ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ آگے چلے' پیچھے ابولہب آیا۔ اس کی نہ سننا' یہ دیوانہ ہے' پاگل

Marfat.com

ہے۔ وہ کہنے لگے ہمیں پتہ چل گیا تھا یہ پاگل ہے۔ وہ کہہ رہا تھا ایران کی شہزادیاں ہمارے بستر بچھائیں گی۔ یہ کیسا پاگل ہے؟ بھلا یہ بھی کبھی ہوا؟

تو انبیاء کی دعوت، بیقراری۔

وان لك فی النهار سبحًا طویلا......

اے میرے نبی! تجھے دن میں لمبا تیرنا ہے، تجھے دن میں لمبا تیرنا ہے۔

مکے میں پانی کہاں تھا؟ یہ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں ہمارے اللہ کہ دعوت کا کام کرنے والے کو فرصت کوئی نہیں اس کے لیے عمل مسلسل ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی تعبیر کے لیے ایسا خوبصورت لفظ لائے کہ جس میں اس معنی کو واضح کیا، کھول کے بتایا۔ رات کو میرے لیے اُٹھا کرو۔ رات میرے لیے ہے، میرے حبیب اُٹھا کرو۔

قُمِ الَّیل الا قلیلًا. نصفهٗ اَوِ انقص منه قلیلًا. اَوْ زِد علیه ورتل القراٰن ترتیلا.

حبیب و خلیل میں فرق

دیکھو! مجھے اس آیت سے ایک عجیب منظر سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حبیب و محبوب ہیں نا، حبیب و محبوب۔ حبیب کسے کہتے ہیں جس کی محبت کی انتہا نہ ہو۔ خلیل اُسے کہتے ہیں جس کی محبت دل میں گڑھ جائے۔ چونکہ خلیل، خلل، خلتہ سے ہے۔ خلل کا مطلب ہوتا ہے۔ چیر کے آنا۔ یہاں سامنے سے کوئی لڑکا ادھر آئے تو اسے کہیں گے خلل۔ خلل سے ہے حلت، خلت سے ہے خلیل۔ وہ محبت جو دل کے پردوں کو چیر کر اندر میں جا کر جم کر بیٹھ جائے۔ اس میں بڑھنے کا معنی نہیں ہے۔ گہرائی کا معنی شامل ہے۔ حبیب، حب سے ہے۔ حب دانے کو کہتے ہیں۔ ان اللّٰه فالق الحب والنوی. حبیب، حب۔ دانہ، دانے کی کیا صفت ہے۔ کاشت کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا۔ کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا۔ کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا۔ زمین و آسمان کا خلا بھر سکتا ہے۔ دانے کی کاشت کا نظام نہیں ختم ہو سکتا۔ تو حبیب اُس کو کہتے ہیں جس کی محبت بڑھتی جائے، بڑھتی جائے، بڑھی جائے۔ بڑھتی جائے۔ کبھی

Marfat.com

ختم ہونے نہ پائے۔ کہیں اس کا کوئی مقام نہ آئے۔

عشق وشفقت ربانی

تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں: قم الیل...... ساری رات بس کھڑا ہو جا۔ ساری رات کھڑا ہو جا۔ بات یہ ہے کہ میں تجھے دیکھوں' تو مجھے دیکھے۔ راز و نیاز ہو لیکن پھر جیسے خیال آتا ہے یہ محبت غالب آئی۔ یہ عشق غالب آیا۔ پھر شفقت کا تقاضہ ہوا کہ ساری رات تو کھڑا ہونا مشکل ہے۔ اچھا: الا قلیلا...... اچھا تھوڑا سا سولیا کر۔ سو جایا کر۔ رات میرے لیے۔ نہیں، نہیں تو تھک جائے گا ساری رات کا کام ساری زندگی نبھانا مشکل ہے۔ اچھا تھوڑا سو جایا کرو۔ قم الیل الا قلیلا نصفهٗ...... اچھا ساری رات تو نہیں آدھی رات تو ضرور جاگا کر۔ آدھی رات تو ضرور میرے ساتھ۔ پھر خیل آیا نہیں، نہیں ساری اُمت کو بھی عمل دینا ہے۔ ساری امت کو نمونہ دینا ہے۔ تو ساری امت تو ساری رات نہ جاگے گی۔ نہ آدھی رات جاگنے کی۔ خود میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر مشقت ہے۔ تو عشق میں اور شفقت میں جنگ ہو رہی' یہاں عشق وشفقت میں جنگ ہو رہی۔ عشق کہہ رہا ہے ساری رات آ جا۔ شفقت کہہ رہی ہے نہیں تھوڑی دیر آرام کر لے۔ عشق کہہ رہا چلو آدھی رات تو کھڑا ہو۔ پھر شفقت کہہ رہی، او انقص منه قلیلا...... اچھا آدھی رات سے بھی تھوڑا کم کر لیا کر۔ کام کیا کر۔ ورتل القراٰن ترتیلا.

تہجد کی اہمیت وضرورت

دن میں اللہ کی بات سنانی ہو تو رات کو اُٹھو۔ اپنی بات لوگوں میں پہنچانی ہو تو رات کو اُٹھو۔ میاں جی عمراو خان تھے مرحوم۔ مجھ سے کہنے لگے مولوی صاحب! اپنی بات قبول کروانی ہے تو رات کو اُٹھا کر۔ میں نے کہا: مجھ سے تو اٹھا ہی نہیں جاتا۔ کہا: یہ تو اٹھنا پڑے بھائی یہ تو اٹھنا پڑے گھائی۔ میں نے کہا: مجھ سے تو اٹھا ہی نہیں جاتا۔ کہا: اس بن تو کام نہ بنے اس بن تو کام نہ بنے، اچھا دو نفل تو پڑھ لیا کر۔ رات کو اُٹھے بغیر کام نہیں چلتا۔

Marfat.com

دین کے لیے جہد مسلسل ناگزیر ہے۔

تو پہلے کہا: قُمِ الَّیل الا قلیلًا رات کو کھڑا کیا۔

تو اس کے بعد کہا: اِنَّ لک فی النهار سبحًا طوِیلًا......

تجھے دن میں بڑا لمبا تیرنا ہے۔ کس بات میں تیرنا ہے؟ پانی کہاں ہے جس میں تیرنا ہے؟ ایک زمزم کا کنواں ہے۔ تیرنے سے، دن کی دعوت کو، دن کی گشتوں کو، دن کی جہد کو، دن کی ملاقاتوں کو، دن کی تعلیم اور تعلم کو۔ تیرنے سے کیوں مشابہت دی، حالانکہ کہنا چاہیے تھا، ان لک فی النهار مشیا طویلا یا عملا طویلا یا جهدا طویلًا۔ کہہ رہے ہیں۔ سبحًا طویلا. ارے بھائی! پانی کہاں سے آئے گا؟ ہاں! پیدل چلنے والا اگر بیٹھ جائے تو کیا حرج ہے؟ دوڑنے والا اگر کھڑا ہو جائے تو کیا حرج ہے؟ چلنے والا اگر لیٹ جائے تو کیا حرج ہے؟ چلنے والا اگر چائے پینے لگ جائے تو کیا حرج ہے؟ تاخیر! بس اتنا حرج ہے۔ تاخیر۔ یہاں سے جماعت جا رہی' اسلام آباد۔ پیدل جا رہے کہیں بیٹھ کے چائے پی لی تو پندرہ منٹ اوپر ہو گئے۔ بس کہیں تھک کر ستانے لگے تو گھنٹہ اوپر گیا۔ بس پہنچ تو جائیں گے۔ چلنے والا' بیٹھ سکتا ہے۔ لیٹ سکتا ہے۔ سو سکتا ہے۔ کل تک اپنا چلنا ملتوی کر سکتا ہے۔ آج نہیں کل' باقی کل۔ ممکن ہے۔

اچھا تیرنے والا' اتر گیا دریائے راوی میں۔ لاہور کی طرف سے اترا۔ شاہدرہ کو جا رہا۔ راستے میں خیال آیا تھک گیا ہوں تھوڑا آرام کر لوں۔ تھوڑا بیٹھ جاؤ، تھوڑا استا لوں، تھوڑا لیٹ جاؤں، تھوڑا چائے پی لوں۔

تب کیا ہوگا؟ پھر اس کا ناشتہ مچھلیاں کریں گی، پھر اس کا سوپ مچھلیاں پئیں گی۔ پھر اس کا آرام مچھلی کے پیٹ میں ہوگا۔ اس کا بستر پھر مچھلی کا پیٹ بنے گا۔ راوی کی تہہ بنے گی۔ تیرنے والا جب پانی میں اُترتا ہے تو جب تک دوسرا کنارہ نہ آئے وہ نہیں رک سکتا۔ وہ نہیں آرام کر سکتا۔ وہ نہیں ستا سکتا۔ وہ رفتار بھی اگر توڑے گا تو موجوں کی طغیانی اُسے بہا کے لے جائے گی۔

ہمارا اپنا شاگرد طالب علم۔ ہمارے تلمبہ کا شاگرد۔ دورۂ حدیث کا طالب علم۔

Marfat.com

مجھے اب بھی یاد ہے دورہ کے طالب علموں کو سامنے بٹھا کر ترغیب دی۔ میرے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اچھا تیراک۔ چترال میں یا سوات میں جماعت میں امیر بن کے گیا۔ نہانے دریا میں اتر گیا۔ دیوانہ۔ خیر وہ تو موت آئی تھی' دیوانگی کیا ہے۔ پانی ٹھنڈا' وہ عادی نہیں۔ ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ جو اندازہ لگایا گیا۔ باقی تو اللہ ہی جانے۔ ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ ہاتھوں کی حرکت نے جواب دے دیا۔ پانی کی موج بہا کے لے گئی۔

تیرنے والا بھی کبھی ستا سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کبھی ٹھہر سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کبھی بیٹھ سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کبھی سو سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کہہ سکتا ہے' باقی کل؟ نہیں! چلنا ہوگا اور چلنا ہی ہوگا، یعنی تیرنا ہوگا۔ اور تیرنا ہی ہوگا۔

جب تک کہ کنارہ نہ آجائے اور ہاتھ گھاٹ پہ جانے لگیں' اُس وقت تک یہ تیرنا ہے۔ ان لك فی النهار سبحا طویلا اے میرے محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم تجھے تیرنا ہے مسلسل...... کب تک؟ کب تک؟ حتی یاتیك الیقین ۔ تیرا دوسرا کنارہ موت ہے۔ موت تک تیرنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دین کے لیے محنت

تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنا عرصہ تیرے۔ تیئس برس۔ آٹھ ہزار' ایک سو چھپن دن تیرتے چلے گئے۔

ٹوٹل زندگی تریسٹھ سال اور چار دن، بائیس ہزار تین سو تیئیں دن اور چھ گھنٹے آپ کی ٹوٹل زندگی۔ بائیس ہزار تین سو تیئیں دن' چھ گھنٹے۔ آٹھ ہزار ایک سو چھپن دن آپ کا تیرنا ہے اور وہ جو آپ نے کہا تھا میرے آرام کے دن گئے۔ آج آرام کا پہلا دن آ گیا۔ پیر کا دن۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جانے سے پہلے جو بلایا۔ تو وہ روئیں وا کرب ابی ہائے میرے باپ کا درد۔ ہائے میرے باپ کا درد۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس علی ابیك الكرب بعد الیوم......

میری بیٹی! آج تیرے باپ کے کرب کا آخری دن ہے۔ آج گھاٹ پہ کشتی لگ گئی، آج کشتی کنارے پہنچ گئی، تیئس برس کے لمبے سفر کے بعد۔ بھری موجوں سے

Marfat.com

طغیانیوں سے ٹکراتی ہوئی، چٹانوں سے بچتی ہوئی۔

آج کشتی گھاٹ پہ آ پہنچی ہے، آج تیرے باپ کی راحت کا دن ہے اور دُکھ کا آخری دن ہے۔ آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی کرب نہ رہا، تو عمل مسلسل ثبوت تبلیغ، ڈھائی گھنٹے کا تو ہے ہی کوئی نہیں۔ آٹھ گھنٹے کا تو کوئی ثبوت ہی کوئی نہیں، بارہ گھنٹے کا تو کوئی ثبوت ہی کوئی نہیں، یہ تو عمل مسلسل ہے، عمل مسلسل ہے۔ یہ تو ہم نے آسانی کے لیے نظام بنایا ہوا ہے۔ اِنَّ لك فی النّھار سبحًا طویل...... تیرے لیے مسلسل چلنا ہے۔ ہماری منزل موت پر جا کر آتی ہے۔ اس درد کے ساتھ، اس غم کے ساتھ پھرنا۔

جس کے ساتھ اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرا۔ تب جا کر ہمیں مشابہت ہوگی۔

جن اخلاق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرا اُسکے ساتھ چلیں گے تو مشابہت ہو گی۔ جس نیت کے ساتھ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرا اُس نیت کے ساتھ چلیں گے تو مشابہت ہوگی۔ ساری دنیا تک پیغام حق پہنچے۔ اس کے لیے سرمایہ باہر سے نہیں چاہیے۔ سرمایہ اندار ہے۔ باہر کا سرمایہ نہیں چاہیے۔ سرمایہ اندر ہے' اندر۔

داعی اور دعوت کی مشابہت

قل ھذہ سبیلی ادعوا اِلَی اللّٰہ علٰی بصیرۃٍ اَنَا ومن اتّبعنی وسبحان اللّٰہ وَمَآ اَنَا من المشر کین.

''آپ ان سے کہیے یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ بصیرت کے ساتھ۔ صرف میں ہی نہیں میں اور میری امت کا بھی یہی کام ہے کہ ہم ساری خلقت کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔''

یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے دعوت کے کام کو راستے سے تشبیہ دی ہے۔ سبیل، سبیل تو مادی چیز ہے دعوت مصنوعی چیز ہے لیکن ہمارے رب نے دعوت الی اللہ کو راستے سے تشبیہ دی ہے۔

داعی الی اللہ کو اس راستے کے مسافر سے تشبیہ دی ہے، اور بصیرت کو اس راستے کی

Marfat.com

سواری سے تشبیہ دی ہے اور اس راستے کی آخری منزل خود اپنی ذات کو بتایا ہے اور بنایا ہے۔

تو یہ آیت ہمارے سامنے ایک خوبصورت کام کی شکل پیش کرتی ہے کہ اس راہ پہ چلا ہوا مسافر منزل تک پہنچے گا وہ اللہ ہے۔

اس راہ کا مسافر وہ بڑی روشن شاہراہ پر چل رہا ہے اور اس شاہرہ کا زادِ سفر، زادِ راہ وہ پیسہ نہیں، ڈگری نہیں، عہدہ نہیں، سلطنت نہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمت محمدیہ ﷺ کی فضیلت

اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلمے کا دوسرا حصہ رکھا ہے ''محمد رّسول اللہ'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اونچا مقام بخشا ہے۔ آدم علیہ السلام کی سناؤں آپ کو۔ ان کا مقام تو کوئی کیا بیان کرے گا۔ آدم علیہ السلام کہنے لگے: شیث علیہ السلام سے حضور ﷺ کا سلسلہ جو اُوپر جاتا ہے۔ شیث علیہ السلام سے آدم علیہ السلام سے جا کے ملتا ہے۔ تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: شیث تیری پشت میں ایک امانت منتقل ہوئی ہے جو تیرے باپ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا بیٹا باپ سے عظیم ہو سکتا ہے؟ بیٹا باپ سے زیادہ قیمتی ہو سکتا ہے؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا اس کو چھوڑ تجھے اس کی اُمت کا سناؤں۔ بعض باتوں میں، بعض۔ ذرا غور سے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے آپ کو نبی سے بھی اوپر بنا لیں۔ بعض باتوں میں اس کی امت جو ہے وہ بھی مجھ سے آگے نکل گئی۔ کہا وہ تو وہ ہے۔ کہا وہ تو وہ ہے۔ بعض باتوں میں اس کی امت بھی مجھ سے آگے نکل گئی۔ کہا وہ کیسے؟

کہا: میں نے ایک جرم کیا، اللہ نے میری بیوی کو مجھ سے جدا کر دیا۔ وہ ہزاروں جرم کریں گے پر ان کو بیویوں سے جدا نہیں کیا جائے گا۔ میں نے ایک جرم کیا اور مجھے جنت سے باہر نکال دیا وہ ہزاروں جرم کریں گے لیکن پھر بھی توبہ کے راستے سے سارے کے سارے جنت میں داخل ہوں گے۔

اور میں نے ایک جرم کیا اور اللہ نے میرے کپڑے اُتار دیے اور وہ ہزاروں جرم کریں گے پر اللہ تعالیٰ ان کے کپڑے نہیں اُتارے گا۔ میں نے ایک جرم کیا اور اللہ نے میری کہانی کو مشہور کر دیا، عصیٰ آدم ربہ فغوی......

Marfat.com

قرآن بھی پکارا' پچھلی کتابیں بھی پکاریں کہ آدم علیہ السلام نے وہ کھالیا جس سے اللہ نے روکا تھا۔ وہ ایسی اُمت ہوگی کہ وہ ہزاروں گناہ کریں گے اور اللہ ان کے گناہوں کے پردے ڈالتا رہے گا' پردے ڈالتا رہے گا' چھپاتا رہے گا' چھپاتا رہے گا بلکہ اتنا گہرا چھپایا ہے۔ ہمارے گناہوں کو اللہ نے ہمیں سب سے آخر میں رکھا ہے۔

اُمتِ محمدیہ پر دو کرم

سب سے آخر میں رکھا ہے اور سب سے آخر میں رکھنے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پہ دو کرم کیے۔ ایک کرم یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قیامت کا انتظار تھوڑا کر دیا ہے۔ انتظار بھی ایک مصیبت ہے۔ دوسرا کرم یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آنے والی قوم جو ہم سے پہلے آئی' اُن کی کہانی تو ہمیں سنائی ہے۔ یہ فرعون نے کیا، یہ قارون نے کیا یہ ہامان نے کیا یہ ہود نے کیا یہ ثمود نے کیا یہ مدین نے کیا یہ قومِ لوط نے کیا، یہ اللہ نے ہمیں سنایا پر ہمارے گناہوں کی کہانی اللہ کسی کو نہیں سنائے گا۔ ہمارے بعد کوئی ہے ہی نہیں' سنائے کس کو؟ کوئی ہے ہی نہیں۔ تو اللہ نے ایسا پردہ ڈالا۔ پھر قیامت کے دن بھی پردہ ڈالا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمندہ نہ ہونا پڑے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جب آپ حساب لیں گے اور ان کے گناہوں کو دیکھیں گے تو آپ کے سامنے تو یہ شرمندہ ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟ کہا: ہوں گے۔ کہا: میں ان کا حساب آپ کو نہیں دیتا۔ میں ان کا حساب خود ہی الگ پردے میں لے لوں گا۔ پردے میں۔

مقامِ مصطفیٰ (ﷺ)

تو ہمیں اللہ نے ایسا رسول عطا فرمایا' اتنے اُونچے مقام والا ہے جس کو اللہ نے ایسا احترام بخشا کہ پورے قرآن میں کسی جگہ بھی نام سے نہیں خطاب کیا۔ یا محمد! نہیں کہا اور نبیوں (علیہم السلام) کا نام لیا:

یا موسیٰ' یا عیسیٰ' یا داؤد' یا زکریا' یا یحییٰ' یا آدم یا ابراہیم یا نوح۔ لیکن اس کو ایک دفعہ بھی ''یا محمد'' نہیں کہا۔ احتراماً' اکراماً......

Marfat.com

یا ایُّھا النبی. یا ایھا الرسول. یا ایھا المزّمّل. یا ایھا المدثر.

عتاب میں محبت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو اجازت دے دی تبوک کی لڑائی میں۔ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا: کیوں اجازت دی؟ یہ پوچھا کیوں اجازت دی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کے ہاں مقام کیا ہے' اس میں تھوڑا سا عتاب تھا۔ کیوں اجازت دی؟ لیکن اس خوبصورت طریقے سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ پہلے معافی کا اعلان فرمادیا:

عفا اللّٰہ عنک لم اذنت لھم......

"اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دیا۔ پر یہ بتاؤ ان کو اجازت کیوں دی تھی؟"

سبحان اللہ! کیا عجیب ہے۔ اللہ اکبر! جرم آپ کا۔ آپ معاف ہیں۔ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دیا۔ پر یہ بتاؤ کہ انہیں اجازت کیوں دی؟ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ اگر کسی بات پہ اللہ نے عتاب بھی کیا تو اس محبت کے ساتھ کیا کہ پہلے اعلان ہو رہا ہے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کیا۔

دیگر انبیاء علیہم السلام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری

ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے ہیں: **لا تخزنی یوم یبعثون**...... "یا اللہ! مجھے ذلیل نہ کرنا' قیامت کے دن۔"

اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ بغیر مانگے اکرام کے طور پر فرما رہے ہیں: **یوم لا یخزی اللّٰہ النبی** "جس دن اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔"

موسیٰ علیہ السلام کو وہ طور پر بلائے گئے' دوڑ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوڑ کے کیوں آئے ہو؟ کہا: **عجلت الیک رب لترضیٰ**...... یا اللہ! میں دوڑ کے آیا ہوں تاکہ تو

Marfat.com

راضی ہو جائے۔

اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ ''میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا دوں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے''

فترضیٰ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اُس وقت تک راضی نہیں ہونگا جب تک میری ساری اُمت کی معافی نہ ہو جائے۔

قرآن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ یہ محمدی بن جائیں، محمدی، کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی قسم کھائی جارہی ہے، لعمرك۔ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم کھائی جا رہی ہے: وھذا البلد الامین، کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفائی پیش کرتے ہوئے قسم کھائی جارہی ہے، والنّجم اذا ھَوٰی، ما ضَلّ صاحبکم وما غوٰی، کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے کے لیے قسمیں کھائی جارہی ہیں: والضحٰی، والیل اذا سجٰی، ما ودّعك ربك وما قلٰی.

کہیں کافروں کو جواب دینے کے لیے اللہ تعالیٰ قسمیں اٹھا رہا ہے: یٰس والقرآن الحکیم. انك لمن المرسلین. ذرا آپ قرآن دیکھو تو سہی کہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کرتا ہے۔ پہلی کتابیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتی ہیں: توراۃ بھری پڑی، زبور بھری پڑی، انجیل بھری پڑی، صحیفے بھرے پڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بزبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان سے اپنا مقام بیان فرما رہے:

انا سید ولد ادم...... میں کائنات کے لوگوں کا سردار ہوں۔

اوّل الناس خروجا اذا بعثوا...... قبروں سے لوگ نکلیں گے میں سب سے پہلا

انا قائدھم اذا وفدوا انا خطیبھم اذا انصتوا......

Marfat.com

اللہ کی طرف چلیں گے میں سب سے آگے۔ اللہ سے بات ہوگی' لوگ خاموش ہوں گے۔ میں بولنے والا۔

انا شافع اذا اُخِذوا...... لوگ پکڑے جائینگے میری سفارش چلے گی،

انا مبشرھم اذا ایسوا لوگ نا اُمید ہونگے میری خوشخبریاں چلیں گی:

لواء الحمد بیدی یوم القیمة...... اللہ کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔

ان اٰدم وجمیع الانبیاء من ولد اٰدم تحت لوائی ...... آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک سارے نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

اور دوسری روایت لواء الحمد بیدی یوم القیمة...... اللہ کا جھنڈا میرے ہاتھوں میں ہوگا۔

کل الناس تحت لواءی آدم ومن سواہ ...... ساری دنیا کے انسان میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ کیا آدم علیہ السلام اور کیا آدم علیہ السلام کے علاوہ ساری کائنات کے انسان۔

فضیلت اُمت محمد یہ

اور اعلان ہوگا، این الْاُمَّة الاُمِّیَّةِ ونبیھا ...... کہاں ہے اَن پڑھ اُمت اور کہاں ہے اُس کا رسول۔ اعلان ہوگا اور سارا مجمع پھٹ جائے گا' چھٹ جائے گا اور اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو لے کر نکلے گا جیسے کہ کوئی بادشاہ اپنی رعایا کو لے کے نکلا ہو اور اپنے جھنڈے کے ساتھ اُمت کو لے کے نکلیں گے اور میدان حشر میں ایک بڑی اونچی جگہ ہوگی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں گے۔ ساتھ اُمت کو بھی لے جایا جائے گا۔ اس منظر کو دیکھ کر اس حشر کا ہر انسان یہ تمنا کرے گا' کاش! میں بھی اس اُمت میں سے ہوتا۔

علامات اُمت محمد یہ ﷺ اور حضور ﷺ کی فضیلت

محمدی بن جائیں' یہ تبلیغ کی محنت ہے۔ آپ نے کہا: میں اپنی اُمت کو پہچانوں گا۔

Marfat.com

یارسول اللہ! کیسے پہچانیں گے؟ اتنی خلقت، اتنے انسان۔ کہا: اگر کسی کے کالے ... وں میں کسی شخص کے سفید پیشانی اور چار پاؤں سفید رنگ کے گھوڑے۔ غرًا محجلین غرًا محجلین، ماتھا روشن، ماتھا سفید، پاؤں سفید۔ ہماری زبان میں اسے پنج کلیان کہتے ہیں، جس گھوڑے کے چاروں پاؤں سفید ہوں، ماتھا سفید ہو۔ وہ ہماری زبان میں پنج کلیان کہلاتا ہے۔ تو غرا محجلین کہ میری اُمت جب اُٹھے گی تو چہرے چمک رہے ہوں گے، وضو کی وجہ سے، ہاتھ چمک رہے ہوں گے وضو کی وجہ سے، پاؤں چمک رہے ہوں گے، وضو کی وجہ سے، میری اُمت پہچانی جائے گی اور میں سب کو لے کر الگ ہو جاؤں گا۔

حوضِ کوثر کا منظر اور سب سے پہلے پینے والے

اور اس دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض ہوگا، ایک کنارے پہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، ایک کنارے پہ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، ایک کنارے پہ عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، ایک کنارے پہ علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں گے۔ آج اس حوض کے پلانے والے پانچ بڑے ہیں۔ ایک اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے، ایک عمر رضی اللہ عنہ ہے، ایک عثمان رضی اللہ عنہ ہے، ایک علی رضی اللہ عنہ ہے۔

آیئے! پلانے والے ہیں۔ ایک پانی کا قطرہ نہیں ملے گا کسی کو اس حوض کے سوا۔ یہیں سے ملے گا اور اُسے ہی ملے گا جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں پتہ بھی ہے، میرے حوض پہ سب سے پہلے کون آئے گا؟ کہا: جی کون آئے گا؟ کہا: میرے حوض پر سب سے پہلے وہ آئیں گے جن کے لیے کوئی دروازے نہیں کھولتا، جن کے لیے اندر ہی سے کہلا دیا جاتا ہے۔ کہو صاحب اندر نہیں ہیں۔ جن کے لیے دروازے نہیں کھلتے، جن کو ان کا حق نہیں ملتا

ان کے ذمے ہوتا ہے تو وہ ادا کرتے ہیں اور ان کا ہوتا ہے تو کوئی ان کو نہیں دیتا۔ جنہیں کوئی مالدار لڑکی نہیں دیتا۔ جو مالدار گھروں میں شادی نہیں کرتے، انہیں کوئی لڑکی دیتا

Marfat.com

نہیں۔ ان کے رنگ اُڑے ہوئے ہیں' چہرے پھیکے پڑے ہوئے' بدن گرد آلود' بال پراگندہ۔ دروازوں پر جائیں تو کوئی دروازہ نہ کھولے اور حق ان کا کسی کے ذمہ ہو تو ان کو حقر سمجھتے ہوئے کوئی ان کا حق نہ ادا کرے۔ یہ سب سے پہلے میرے ہاتھ سے پانی پئیں گے۔

آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نظر آئے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ کیا ہے کہ اللہ کی عظمت کو دل میں اُتاریں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دل میں اُتاریں۔

لا نبی بعدی کا مطالبہ

ایک اور نسبت ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ وہ ختم نبوت کی ہے۔ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ **لا نبی بعدی و لا امة بعد کم** میرے بعد نبی کوئی نہیں' تمہارے بعد اُمت کوئی نہیں۔

میں آخری نبی' تم آخری اُمت۔ ''لا الہ'' کا مطالبہ ہے کہ غیر کے سامنے نہ جھکو۔ الا اللہ کا مطالبہ ہے کہ اللہ کے سامنے جھکو۔ ''محمد رسول اللہ'' کا مطالبہ ہے محمدی بنو۔ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس کا مطالبہ ہے کہ تبلیغ کرو' اوروں کو اللہ کا پیغام سناؤ، تک پہنچا دیں تو تبلیغ پھر صرف علماء کا کام ہوتا' نہ میرے ذمے ہوتا' نہ آپ کے ذمے ہوتا۔ ہم اپنے مزے کی روٹی کھاتے' گھر میں سوتے اور علماء تبلیغ کرتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا رسول یہ کہتا: **فلیبلّغ العامل الغائب** عمل کرنے والے تبلیغ کریں۔ عمل کرنے والے آ کے کہیں اور بے عمل نہ کہیں تو بھی ہماری چھٹی۔ ہمارے فعل اور قول میں بہت تضاد ہے۔ ہمارے کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے۔ تو ہم سب کی چھٹی ہوئی۔ کوئی بڑے بڑے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے۔ جو ہماری سرزمین کے لحاظ سے یہ لوگ، اور معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جیسے اور علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ جیسے ایسے اللہ کے نیک پاک لوگ تبلیغ کرتے اور ہماری چھٹی ہوتی لیکن اللہ کے نبی صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے نہ تو یہ کہا کہ فلیبلغ العالم عالم کہے۔ نہ یہ کہا: فلیبلغ العامل: عمل والے۔

تبلیغ کی محنت

تو بھائیو!

اپنی ذات سے اللہ کو راضی کرنا اور اوروں کو اس پر تیار کرنا اور جنت کی فکر کرنا اور اوروں کو اس کے لیے تیار کرنا یہ تبلیغ کی محنت ہے' یہ تبلیغ کا کام ہے۔ ہم کوئی جماعت نہیں ہیں۔ اس لیے میں سارے سفر میں کہتا چلا آیا ہوں۔ ارے بھائیو! توبہ کرو' توبہ کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ اور دانت مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ کیسے تھے؟ ضلیع الفم. ضلیع الفم: ایسے جیسے گلاب کی پنکھڑی۔ چوڑے ہونٹ' چوڑا منہ۔

عورت کی خوبصورتی' اس کا منہ چھوٹا ہو۔ مرد کی خوبصورتی اس کا منہ چوڑا ہو۔

ضلیع الفم ...... چوڑا منہ پنکھڑی جیسے ہونٹ۔ ان میں سے دانت کیسے تھے۔

براق الثنایا. اشنب. مفلج الاسنان: تین باتیں آتی ہیں: اذا کتش، اذا کتش لو یبتسم عن مثل عن لولو عن منظوم. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت باریک اور پہلے چار دانتوں میں خلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کی چمک بعض اوقات دیوار پر بھی پڑتی تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے موتیوں کی لڑیاں یوں ہونٹوں سے باہر آ گئی ہوں۔

......☆......

Marfat.com

اوصافِ رسول ﷺ

الحمد للّٰہ و کفٰی و سلامٌ علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

میرے بھائیو! اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کیلئے مبعوث فرمایا:

"تبارك الذی نزّل الفرقان علی عبده لیکون للعٰلمین نذیرًا...... قل یایها الناس انی رسول اللّٰه الیکم جمیعا......

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

بعثت الی کل اسود والاحمر وعلی الانس والجن......

میں ہر کالے اور گورے کا نبی بنا اور تمام جنات وانسانوں کا نبی بنا لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ جس جگہ پیدا فرمایا وہاں ایک دانا نہیں اگتا ایک درخت سایہ دار نہیں فقر و فاقے کی سرزمین اور انتہائی پسماندہ، پھر ایسے گھر میں پیدا فرمایا جو مکے کے فقر میں زیادہ فقیر تھا۔

اللہ تعالیٰ نے شروع ہی سے بات سمجھائی کہ دین کو زندہ کرنے کے لئے......

مادی اسباب کی حیثیت ثانوی ہے وہ اسباب جن سے میرا دین دنیا میں چمکے گا ان میں مال پیسہ حکومت عہدے اقتدار...... یہ چیزیں معین و مددگار تو بن سکتی ہیں مگر یہ سبب حقیقی نہیں ہے۔

محبوبِ خدا کی پسند:

سارے عالم کی نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی اور ہاتھ میں اتنا پیسہ بھی

Marfat.com

نہیں دیا کہ ایک وقت کی روٹی پک سکے مکہ مکرمہ کا یہ حال ہے کہ آپ صفا پہ کھڑے ہیں جبرائیل ساتھ ہیں آپ نے فرمایا جبرائیل......

والذی نفسی بیدہ مع امثال ال محمد قفة من شعیر ولا قفة من دقیق......

آل محمد کے گھر میں ایک مٹھی جو نہیں ایک مٹھی آٹا نہیں جس سے روٹی پک سکے یہ تو مکے کی حالت ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اسرافیل کو اتارا......

فلم یکن کلامہ باسرای من ان سمع حدة من السماء فسعته......

اچانک ایک دھماکہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑے سے پریشان ہوئے یہ دھماکہ ہے؟ کہا کہ......

سمع کلا ملك وانزل الیك متلکالم ینزل من قبل......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر فرشتہ اتارا جو پہلے کبھی نہیں آیا اسرافیل آئے تھال لے کے جو ریشم سے ڈھکا ہوا تھا کہ......

یا رسول اللّٰہ ...... ان ربك سمع کلا ملك وبعثنی الیك بمفاتیح خزائن الارض وامرنی ان اعرض علیك ان اصیر معك جبال تھامہ ذھنا وفضہ وزمرداو یاقوتا افعلت عبدا رسولا اوملکا رسولا......

عرض کیا آپ کے رب نے مجھے سارے جہان کی کنجیاں دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ کو اختیار دیا کہ پوچھ لیں اگر وہ کہیں تو تہامہ کے پہاڑ سونا چاندی زمرد یاقوت بنا کر چلا دو؟...... اصیر...... ساتھ چل پڑیں گے اب آپ بتائیں؟......

عبدا رسولا اوملکا رسولا...... آپ کو بادشاہی والی نبوت چاہئے یا غلامی والی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو دیکھا انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا...... تواضع...... جھک جائیے...... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... **بل عبدا رّسولا......** نہیں

Marfat.com

مجھے غلامی والی نبوت چاہئے تو یہ تو مکہ مکرمہ میں فقر کا حال ہے۔

فقرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ منورہ میں فقر کا حال یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک باغ میں چل رہے ہیں اور گری پڑی جو کھجوریں ہیں وہ اٹھا کر صاف کر کے کھا رہے ہیں تو ان سے کہا عبداللہ...... لا تاکل...... تو نہیں کھاتا تو انہوں نے کہا...... لا اشتھی...... مجھے بھوک نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... بل انا اشتھی...... مجھے تو بھوک ہے...... ھذہ صبح رابعة ما ذقت شیئا...... یہ چوتھا دن ہے میں نے کچھ نہیں کھایا۔

آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، چہرے کا رنگ اترا ہوا ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ آتے ہیں یا رسول اللہ!......

بابی انت وامی مالی اراك متغیر اللون ......

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

ما دخل جو فی ما ید خل الجوف ذات کبد منذ ثلاث......

تین دن گزر چکے ہیں ایک لقمہ اندر نہیں گیا۔

اپنا یہ حال ہے پھر جو آپ سے محبت کرنے والے ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عجیب نصیحت:

ایک صحابی آئے:

یا رسول اللہ انی احبك ......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انظر ماتقول...... دیکھ لے کیا کہہ رہا ہے!

انہوں نے فرمایا...... انی لا حبك ...... اور تاکید سے کہا...... واللہ بی لاحبك ......

تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

Marfat.com

''اگر اپنی بات میں سچا ہے تو فقر کے لئے تیار ہو جا...... جو مجھ سے محبت کرتے ہیں......ان کی طرف فقر ایسے آتا ہے جیسے پانی اوپر سے نیچے آتا ہے۔''

جو تعلق رکھنے والے ان کے لئے بھی مژدہ سنا دیا کہ وہ بھی تیار ہو جائیں ان گھاٹیوں کے لئے۔

اللہ تعالیٰ کا پیغام:

اللہ تعالیٰ کا بھی پیغام آیا حدیث قدسی میں، جبرائیل آئے......

یا رسول اللّٰہ ان السلام یقرئك السلام......

اللہ تعالیٰ کا نام سلام ہے کہ سلام آپ کو سلام کہتے ہیں اور یوں فرمایا کہ......

انی اوحیك الی الدنیا ان تمرری...... وتکدری وتضیقی وتشددی علی اولیائی کی یحبو القائی...... و تسهلی...... وتوسعی...... وتجبی...... وتفقیبی...... لاعدائی کی یکرهوا لقائی...... فانی جعلت الدنیا سجنا لاولیاء ی وجنة لاعدائی......

اللہ کیا کہہ رہے ہیں دنیا سے؟......

تمرری...... کڑوی ہو جا

تکدری...... گدلی ہو جا

تضیقی...... تنگ ہو جا

تشددی ...... سخت ہو جا

علی اولیائی...... میرے دوستوں کے لئے

یحبوا لقائی ...... تا کہ انہیں میری ملاقات کا شوق لگ جائے۔

وتسهلی...... آسان ہو جا۔

توسعی ...... کشادہ ہو جا۔

Marfat.com

تحببی ...... محبوب بن جا۔

تفقیبی...... خوبصورت بن جا۔

لاعدائی...... میرے دشمنوں کے لئے

کی یکرھوا لقائی...... تا کہ انہیں میرا شوق نہ رہے۔

فانی جعلت الدنیا سِجنًا لاولیائی و جنة لاعدائی......

دنیا میرے بندے کے لئے قید ہے میری دشمن کے لئے جنت ہے۔

دنیا میں دین پھیل جائے اس کی بنیاد پیسہ نہیں حکومت نہیں اس کے اسباب میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے علم کو اتار آسمان سے اسلام کو اتارا آسمان سے دین کو اتارا، اللہ تعالیٰ نے اس کا طریقہ بھی آسمان سے اتارا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اسباب بھی آسمان سے اتارے اس کے اعمال بھی آسمان سے اتارے کہ دنیا میں دین زندہ ہوگا۔

میرے بھائیو اور بہنو! مادی اسباب سے نہیں ہوگا روحانی اسباب سے ہوگا ہمارے لئے ظنی اسباب آج یقینی بن چکے ہیں یقینی اسباب آج ظنی بن چکے ہیں۔

ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون......

تمہارے ہاتھ میں زراعت ہے یا میرے ہاتھ میں؟......

ء انتم انشأتم شجرتها ام نحن المنشئون......

تمہارے ہاتھ میں آگ ہے یا میری ہاتھ ہیں؟......

ء انتم تخلقونه ام نحن الخالقون......

پیدائش تمہارے ہاتھ میں ہے...... یا میرے ہاتھ میں؟

اِن اَصبَحَ ماءُ کم غورا......

پانی نیچے چلا جائے......

فمن یاتیکم بماء معین......

کون لائے گا؟......

Marfat.com

یہ جتنے مادی اسباب ہیں یہ ثانوی درجہ رکھتے ہیں اوران کی ظنی حیثیت ہےاور جتنے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اعمالِ نبوت عطا فرمائے یہ یقینی اسباب ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی تائید کے دروازے کھلوانے والے ہیں اب اس وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کا علم وہی ہے......علم والے سارے وہی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا نظام ہمارے حق میں چل ہی نہیں رہا۔

آسمانی کتب کا خلاصہ

ساری آسمانوں کتابوں کا خلاصہ قرآن پاک ہے......ڈیڑھ سو صحیفے تین کتابیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعطیت المثانی مکان التوراۃ......مجھے تورات کے بدلے میں سورۃ فاتحہ ملی

والمائدۃ مکان الانجیل......انجیل کے بدلے مائدہ ملی ہے......

والحوامیم مکان الزبور...... اور جو حم سے سورتیں شروع ہوتی ہیں چھ یا سات......یہ زبور کے بدلے مجھے ملی ہیں......

وفضلت باالمفصلات......

اور باقی قرآن کے ذریعے سے مجھے فضیلت بخشی گئی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کی ساری آسمانی کتابوں کا خلاصہ بنایا، ساری آسمانی کتابوں کا علم اس میں بھرا، پھر اپنی ساری غیبی طاقت اس میں بھری......

لوانزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہٗ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللّٰہ......

اگر قرآن پہاڑ پر اترتا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

جس کے پاس تورات کا علم تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی طاقت کا تھوڑا سا نمونہ قرآن میں بتایا......

عِفْرِیْتٌ من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک......

کہا آپ کے اس جگہ پر بیٹھے بیٹھے میں تخت کو حاضر کرسکتا ہوں عفریت سے اس

Marfat.com

کی مادی طاقت کی طرف اشارہ ہے……

الذی عنده علم من الکتاب ……

جس کے پاس کتاب کا تھوڑا سا علم تھا اس نے کہا……

انا اتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك ……

آپ بس آنکھیں بند کریں اور کھولیں تخت حاضر ہو جائے گا۔

یہ تورات کی طاقت ہے…… زبور کی طاقت ہے…… قرآن کی طاقت تو اس سے بہت زیادہ ہے کامل کتاب…… مکمل کتاب…… ساری دنیا کے باطل علوم کو توڑنے والی کتاب ہے۔

میرے بھائیو! اس وقت جو ہم اور آپ حاملین قرآن …… حاملین علم ہیں ہم ان صفات سے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہیں اور جن پر اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کے دروازے کھلتے ہیں بہت دور ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید غیبی مدد و نصرت وہ ہمارے ساتھ اتر نہیں رہی کہ امت گمراہی سے نکل جائے ظلمت سے نکل جائے جہنم کے راستے سے ہٹ کر جنت کے راستے پر چلنے والی بن جائے اس وقت ہمارا جو اللہ کی ذات سے تعلق ہے وہ خاصا کمزور ہو چکا ہے تار ٹوٹ جائے تو جوڑنی پڑتی ہے تب جا کر راستہ بنتا ہے۔

عالم کی تعریف:

عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ عالم کون ہوتا ہے؟ اب اس سے معلوم ہوگا کہ ہم کتنے پانی میں ہیں اور ہماری منزل کیا ہے……

ینبغی لحامل القرآن ان یعرف بلیله اذا الناس نائمون وبنهاره اذا الناس مفطرون وبحزنه اذا الناس یفرحون وببکائه اذا الناس یضحکون وبخشوعه اذا الناس یختانون وبصمته اذا الناس یخلطون……

عالم کون ہے؟

Marfat.com

جب لوگ سوتے ہیں...... وہ جاگتا ہے۔

لوگ کھاتے پیتے ہیں...... وہ روزے سے ہوتا ہے۔

لوگ خوش گپیوں میں...... وہ خاموش۔

لوگ تکبر سے چلنے والے...... وہ عاجزی سے چلنے والے۔

لوگ ہنسی اور مذاق میں...... وہ غم میں غمگین۔

لوگ ٹھٹھہ مذاق میں...... وہ رونے دھونے میں۔

وبليله اذا الناس نائمون......

لوگ سو رہے ہیں وہ جاگ رہا ہے اس کا مصلیٰ آباد ہے۔

جس کو رات کا رونا حاصل نہیں اسے علم کا نور مل سکتا نہیں۔ اب کتاب کا پڑھنا اور پڑھا لینا...... یہ تو لفظ ہی اس سے آگے ہر لفظ کا مدلول ہے جب تک وہ نہیں ملتا علم تو نہیں ملے گا علم حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ جب تک رات کا رونا شامل نہ ہو دن کا تقویٰ شامل نہ ہو رات کے آنسو شامل نہ ہو تو وہ نور جو آسمانوں سے اترتا ہے...... آتا نہیں کتاب درس و تدریس اس نور تک آنے کا ذریعہ ہے آئے گا آسمان سے اور وہ آئے گا اپنی ذاتی محنت اور رونے دھونے سے اس لئے اپنے حبیب سے بھی کہا......

اذا فرغت فانصب والى ربك فارغب......

من الليل فاسجدله وسبحه ليلا طويلا......

اپنے حبیب سے کہہ رہے ہیں کہ رات کو لمبا کھڑا ہوا کر تو اگر دو رکعات بھی رات کو نصیب نہ ہوں تو نور کہاں سے آئے گا؟

پڑھنے پڑھانے سے تو دل میں نور آتا نہیں فرمایا......

وبنهاره اذا الناس مفطرون...... وبصمته اذا الناس يخلطون......

لوگ لایعنی میں مشغول وہ خاموشی اور غور و فکر میں......

وبحزنه اذا الناس يفرحون ...... لوگ ہنسی مذاق میں...... وہ غمگین......

Marfat.com

وببکائه اذا الناس یضحکون...... لوگ ہنس رہے وہ رو رہا ہے......

وبخشوعه اذا الناس یختانون...... لوگ تکبر میں وہ عاجزی میں...... چھ صفات اور بتائیں اور چھ ان کے منفی بتائیں......

ینبغی الحامل القرآن علیها...... حکیما...... حلیما......

سکیتا...... باکیا...... محزونا...... ولا ینبغی له ان یکون ......

سیاخا...... سخادا...... شدیدا...... حدیدا......

یقیناً نہ وہ سیاح ہوتا ہے نہ حدید ہوتا ہے نہ شدید ہوتا ہے، نہ بداخلاق ہوتا ہے، نہ سخت کلام کرنے والا ہوتا ہے نہ شور مچانے والا ہوتا ہے نہ جنگ وجدال کرنے والا ہوتا ہے بس ہر وقت خاموش غور وفکر کرنے والا ہوتا ہے......

واخفض جناحك......

اپنے آپ کو بچھا دینے والا اپنے آپ کو مٹا دینے والا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کتب سماویہ میں:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی کتابوں میں تعریف آئی ہے...... لو یمشی علی السراج لم یطفوه تحت قدمیه من سکینته...... وہ نبی اتنی عاجزی سے چلتا ہے کہ چراغ پر بھی پاؤں رکھ دے تو وہ بجھنے نہ پائے، حالانکہ چراغ پر تو ہاتھ رکھو وہ بجھ جاتا ہے مگر ہمارے نبی کے بارے میں یہ کہا کہ وہ اتنی عاجزی سے چلنے والا ہے کہ اگر وہ چراغ پر پاؤں رکھتا ہے تو چراغ بھی نہیں بجھتا۔

اور اگر خشک لکڑیوں پر بھی چلے تو لکڑیوں کے کڑکڑانے کی آواز نہ سنائی دے۔ ایسی عاجزی کے ساتھ چلنے والا نبی ہوگا۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

امن هو قانت اناء الیل ساجدًا وقائمًا یحذر الأخرة ویرجوا رحمة ربه قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون.

Marfat.com

جو راتوں کو رونے والا، رحمت کا اُمیدوار، اللہ کے خوف سے لرزاں وترساں، رات کو کھڑا ہونے والا...... کبھی سجدے اور کبھی رکوع میں گرنے والا...... یہ علم والا عالم ہے...... اور جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

میرے بھائیو اور دوستو! وہ صفات جو اللہ کی مدد اور نصرت کو کھینچ لیتی تھیں، وہ اب مفقود ہو چکی ہیں، بہت کمزور ہو چکی ہیں، حالانکہ علم وہی ہے، فضائل وہی ہیں، اللہ کی مدد کے وعدے وہی ہیں نصرت وہی ہے، بس صرف ہماری صفات میں کمی آ گئی ہے۔

حضرت عطاء بن ابی کی مجلسِ علم

سلیمان بن عبدالملک بڑا جابر خلیفہ تھا، اور اپنے وقت کے بڑے بڑے سرداروں کو محمد بن قاسم جیسے سپہ سالاروں کو اس نے قتل کروا دیا۔

تو اس کا بیٹا ایوب حضرت عطا بن ابی رباح کی مجلس میں آیا، جو ولی عہد تھا، کسی نے کہا کہ حضرت! سلیمان کا بیٹا ولی عہد ایوب آیا ہے...... یہ جب مر گیا تو اس کی جگہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ بنایا...... تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے پتہ ہے کہ اس کا بیٹا آیا ہے لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ......

لیعلم هو و ابوه ان للّٰه عبادًا یزهدون فیهم وفیما فی ایدیهم.

میں اس کو اور اس کے باپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ اس کی ضرورت نہ اس کے باپ کی ضرورت ہے، اور جو نہ ان کے طلبگار ہیں نہ ان کی دولت کے طلبگار ہیں۔

حضرت سالم بن عبداللہ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے، اُموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک ان کے ساتھ طواف کر رہا تھا، تو ہشام نے کہا سالم! کوئی حاجت ہو تو بتائیے، تو انہوں نے فرمایا......

اتق اللّٰه...... بھائی اللہ تعالیٰ سے ڈر...... بیت اللہ میں اللہ تعالیٰ کے غیر سے

Marfat.com

مانگنا کتنے شرم کی بات ہے؟

ہشام خاموش ہو گیا، جب طواف ختم کر کے باہر نکلے تو اس نے کہا حضرت! اب تو بتایئے، اب تو بیت اللہ سے باہر ہیں، فرمانے لگے، دنیا کی حاجت بتاؤں یا آخرت کی بتاؤں؟ اس نے کہا میں آخرت کی کیا پوری کر سکتا ہوں، دنیا کی بتایئے، تو فرمانے لگے......

ما فعلت من یملکھا فکیف من لا یملکھا...... دنیا تو کبھی بنانے والے سے نہیں مانگی، تجھ سے کیا مانگوں؟ جو دنیا کا بادشاہ ہے دنیا کا سوال تو کبھی اس سے نہیں کیا، تجھ سے کیا سوال کروں؟

میرے بھائیو اور دوستو! دنیا سے بے رغبتی، آخرت کا شوق، جنت کا شوق، اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور توکل یہ ہماری اصل بنیادیں ہیں، جو بہت کمزور پڑ چکی ہیں۔

مخلوق سے استغناء یہ ہماری اصل بنیاد تھی جو بہت کمزور پڑ چکی ہے اب اللہ تعالیٰ کی مدد تو اسے آئے گی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ذرہ برابر توجہ نہ ہٹے......

یوم حنینٍ اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئًا.

تھوڑی سی اللہ تعالیٰ سے توجہ ہٹی کتنی بڑی شکست ہوگئی، تو جب ساری ہی توجہ ہٹ جائے پھر کیا حال ہوگا؟ وہ اسباب جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی بارگاہ کا مقرب بنانا تھا ان اسباب میں خامی اور کمزوری آ چکی ہے وہ اسباب زندہ کر دیے جائیں تو اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد حرکت میں آ جائے گی اور اس کے وعدے پورے ہونا شروع ہو جائیں گے۔

دنیا و آخرت کے تمام مسائل کا حل

ایک صحابی آئے، یارسول اللہ! ارید ان اکون اعلم الناس...... میں علامہ بننا چاہتا ہوں، آپ علیہ السلام نے فرمایا اتق اللّٰہ تکن اعلم الناس......تو تقویٰ اختیار کر سب سے بڑا عالم بن جائے گا۔

اس نے کہا ارید ان اکون اغنی الناس...... میں چاہتا ہوں سب سے بڑا غنی بن جاؤں، تو آپ نے فرمایا کن قانعًا تکن اغنی الناس...... قناعت سیکھ سب

Marfat.com

سے بڑا غنی بن جائے گا۔

پھر اس نے کہا......اریـد ان اکـون اخص الناس الی الله ...... میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا خصوصی آدمی بن جاؤں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثـر مـن ذکـر اللّٰـه تـکن من اخص الناس الیهم...... تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کر اللہ تعالیٰ کا مخصوص ترین آدمی بن جائے گا۔

اس نے کہا اریـد ان اکـون خیـر الناس...... میں چاہتا ہوں سب سے بھلا آدمی بن جاؤں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کـن نـافـعًـا لـلـنـاس تکن خیر الناس...... تو لوگوں کا بھلا چاہا کر لوگوں میں سے بہترین بن جائے گا۔

اس نے کہا اریـد ان اکـون اعـدل الناس...... میں سب سے بڑا عادل بننا چاہتا ہوں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احـب لـلـنـاس ما تحبه لنفسك تكن اعـدل الـنـاس...... جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو سب سے بڑا عادل بن جائے گا۔

اس نے کہا اریـد ان اکون اکرم الناس...... میں چاہتا ہوں میں سب سے زیادہ معزز بن جاؤں، آپ علیہ السلام نے فرمایا لا تشـق مـن امرك شيئًا الى الخلق تـکـن اکـرم الناس...... اپنی حاجت مخلوق میں سے کسی کو نہ بتا سب سے زیادہ عزت اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔

یہاں ایک بات یاد آ گئی عام اشکال ہے کہ تبلیغ والے علماء کا اکرام نہیں کرتے میں یہ کہتا ہوں کہ تمہارے دل میں اس اشکال کا آنا تمہاری گراوٹ ہے۔ اور ان کا اکرام نہ کرنا ان کی گراوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم پڑھتے ہوئے مخلوق سے اکرام کی توقع انتہائی گراوٹ کی بات ہے، ہمیں اکرام کی ضرورت ہی نہیں ہے اگر ہمارے اندر اس کی طلب پیدا ہوگئی کہ ہمارا اکرام کیا جائے تو ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں سے گر جائیں گے اور اگر ایک عام آدمی عالم کا اکرام نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں گر گیا، میں نے اکرام چاہا اس نے نہ کیا تو پلڑے دونوں برابر ہو گئے۔

Marfat.com

میری طلب یہ ہو کہ اے اللہ! تو ہی تو ہے تیرے علاوہ کوئی مطلوب نہیں مخلوق سے...... نہ ذم نہ مدح...... کچھ نہیں چاہتے یہ بات دل میں اُتری ہوی ہو نہ ہم اپنی تعریف چاہتے ہیں نہ مدح نہ ستائش، کچھ نہیں چاہتے بلکہ ہمیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ...... جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، اسے اللہ ہی کافی ہے جو علماء سال لگانے کے لئے آتے ہیں میں ان سے کہہ دیتا ہوں کہ یہ اکرام والی بات دل سے نکال دو یہی اللہ تعالیٰ کی نظر سے گرا دینے والی چیز ہے۔

طاقت عزت اور دولت حاصل کرنے کا طریقہ

اس صحابی نے کہا: ارید ان اکون اقوی الناس...... میں چاہتا ہوں سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توکل علی اللہ تکن اقوی الناس...... توکل سیکھ لے سب سے زیادہ طاقتور بن جائے گا۔

اس نے کہا:

ارید ان تستجاب دعوتی......

میں چاہتا ہوں میری دعائیں قبول ہونے لگ جائیں

فرمایا:

اجتنب من اکل الحرام......

حرام کھانا چھوڑ دے تیری دعائیں قبول ہو جائیں گی۔

اس نے کہا:

ارید ان یوسّع علیّ رزقی......

میں چاہتا ہوں میرا رزق بڑھ جائے

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

ادم علی الطھارۃ یوسع علیک رزقک......

تو باوضو رہا کر تیرا رزق بڑھ جائے گا۔

Marfat.com

حضوا اموالکم بالزکوۃ...... اپنے مال کی حفاظت کروز کوٰۃ کے ساتھ

داء مرضاکم بالصدقة...... اپنے مریضوں کا علاج کرو صدقے کے ساتھ

واستقبلوا امواج البلاء بالدعاء...... اور آنے والی آفات کا مقابلہ کرو دعا کے ساتھ، یہ ہماری ترقی کے اسباب ہیں۔

پھر اس صحابی نے ایک اور سوال کیا، ارید الّا یفضحنی ربی یوم القیامة...... میں چاہتا ہوں آخرت میں رسوانہ کیا جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

احفظ فرجك من الزنا لا يفضحك اللّٰه يوم القيامة.

زنا سے بچ جا اللہ تعالیٰ تیری آخرت کی رُسوائی سے حفاظت کرے گا۔

ہماری کامیابی کے اصل اسباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی زندگی کے اعمال ہیں جتنے وہ قوی ہوتے چلے جائیں گے، اتنا اتنا پورے عالم میں دین کی فضا بنتی چلی جائے گی۔ اور پورا عالم دین کی طرف جھکتا چلا جائے گا، جتنے وہ اسباب کمزور ہوں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی ذات سے رابطہ کمزور ہوتا چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد اور نصرت کے دروازے بند ہوتے چلے جائیں گے۔

ایک مدرسے میں پڑھنے والے طالب علم کی یہ محنت ہو کہ میں جو پڑھ رہا ہوں اس پر میری زندگی آجائے، میرا اس پر عمل ہو، میرے دن رات کا یہ مشغلہ ہو اور ان الفاظ کا نور میرے اندر اترے اور میری زندگی اس علم کے مطابق ہو ورنہ سب سے پہلے جہنم کو جس سے بھڑکایا جائے گا وہ قاری ہوگا شہید ہوگا سخی ہوگا......

هؤلاء اول من تصعر به نار جهنم يوم القيامة......

یہ وہ ہیں جن سے جہنم کو تیز کیا جائے گا اور اس کا دوسرا رُخ بھی ہے:

این الفقهاء ...... این الائمة...... این المؤذّنون......

فقہاء کہاں ہیں، ائمہ کہاں ہیں، اذان دینے والے کہاں ہیں،

ان کو باہر نکالا جارہا ہے، موتیوں کے منبر بچھائے جارہے ہیں، منبروں پر بٹھایا جارہا ہے لوگوں سے حساب لیا جارہا، ان کو حساب سے آزاد کیا جارہا اور اللہ تعالیٰ ان سے کہہ

Marfat.com

رہا ہے:

ان لم اضع علمی فیکم لیعذ بکم...... میں نے تمہارے سینے میں علم اس لئے نہیں اُتارا تھا کہ تمہیں عذاب دوں، میں تمہیں آخرت دینا چاہتا ہوں، جنت دینا چاہتا ہوں، اس لئے تمہیں علم عطا فرمایا۔ تو ہمارے دن رات کا یہ مشغلہ بن جائے اور دل و دماغ میں یہ چیز اُتر جائے کہ میرے اندر علم کا نور اُتر جائے اور میں اس کے اندر اپنے آپ کو ڈبو دوں، غرق کر دوں اور دعا کریں:

اللّٰھم اجعل فی سمعی نورًا وفی بصری نورًا وفی عمی نورًا وفی لحمی نورًا وفی شعری نورًا......

آپ کی ایک ایک چیز میں نور اُتر جائے جب پوری زندگی اس میں ڈھل جائے گی، پھر موت بھی اسی حال میں آئے گی۔

ایک محدث کے آخری لمحات

ابوزرعہ کا انتقال ہونے لگا، بڑے مشہور محدث ہیں، ان پر غشی طاری ہوگئی۔ ابوحاتم، منذر بن شاذان، محمد ابن سلمہ، یہ تینوں پاس بیٹھے ہوئے اس سوچ میں پڑ گئے کہ تلقین کیسے کریں کلمے کی، تو محمد ابن مسلمہ نے سند پڑھی:

حدثنی ضحاك ابن مخلد عن ابی عاصم عن عبد الحمید ابن جعفر عن صالح ابن ابی غریب......

یہاں تک کہہ کر خاموش ہو گئے ابوحاتم سرہانے کے قریب بیٹھے تھے، انہوں نے اپنی سند پڑھی:

حدثنی بندار عن ابی عاصم عن عبدالحمید ابن جعفر عن صالح ابن ابی غریب......

یہ کہہ کر وہ بھی خاموش ہو گئے ابوزرعہ غشی میں ہیں مگر سن رہے ہیں جب ساری زندگی قال اللّٰہ وقال الرسول میں گزری تو خود بخود زبان پر جاری ہوگئی......

Marfat.com

حدثنی ابو عاصم عن عبدالحمید ابن جعفر عن صالح ابن ابی غریب عن کثیر ابن مرة الحضرمی عن معاذ ابن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان اٰخر کلامہٖ لا الہ الا اللہ دخل الجنة او قال حرمہ اللہ علی النار

یہ آخری الفاظ تھے اور انتقال ہو گیا۔ ساری زندگی اسی میں گزاری، اور موت بھی اسی میں آئی اور صرف کلمہ نہیں پڑھا اس کی پوری سند پڑھ کر دنیا سے جا رہے ہیں۔

ہم چند سال پڑھ کر لوگوں کی نظروں میں تو عالم بن سکتے ہیں اللہ کی نظر میں اتنی بات سے عالم نہیں بن سکتے، وہاں تو اور بہت کچھ دیکھا جائے گا۔ یہ تو ایک دنیاوی ترتیب ہے اور دنیاوی نظام ہے جس کے تحت اتنا کچھ پڑھنے کے بعد ہم کسی کو عالم کہہ دیتے ہیں۔

اشاعتِ دین کی ضرورت واہمیت

میرے بھائیو! ہم اللہ کے ہاں عالم بن جائیں اس کے لئے اس کے حقائق تک پہنچنا ضروری ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارے اندر اس بات کا یقین آ جائے جتنا آدمی علم میں جان کھپائے گا......

علم میں جان کھپائے گا......

تقویٰ اختیار کرے گا......

گناہوں سے بچے گا......

نظر کی حفاظت کرے گا......

کانوں کی حفاظت کرے گا......

زبان کی حفاظت کرے گا......

اتنا اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی دولت عطا فرمائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ علم صرف میرے لئے نہیں ہے بلکہ دنیا کا ہر مسلمان ہر کافر اس علم کا محتاج ہے اگر وہ اس علم پر نہ آیا تو ہلاک ہو جائے گا اور جہنم میں جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی وجہ سے اب نبی کوئی نہیں آئے گا بلکہ مجھے ہی ساری دنیا میں جانا ہے، مجھے سارے عالم میں جا کر

Marfat.com

پوری دنیا کے انسانوں کو اس علم پر لانا ہے ان سے کچھ لینا نہیں بلکہ ان تک یہ علم پہنچانا ہے، یہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذمے خاص طور پر ڈیوٹی دی ہے، میری محنت کا میدان صرف مدرسہ نہیں بلکہ مدرسہ کے علاوہ غیر طالبین بھی ہیں، ہمیں اپنے اوپر بھی محنت کرنی ہے اور جو سیکھنے والے ہیں ان پر بھی محنت کرنی ہے...... اور جو ساری دنیا میں انسان ہیں ان تک بھی پہنچنا ہے۔ ساری دنیا کے انسانوں تک پیغام پہنچانا ہمارے ذمے لگا اب قیامت تک نبوت کا دروازہ بند ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سارے انبیاء کی صفات کا جامع بنا کر ختم فرما کر...... پوری امت کو اس دعوت پر کھڑا فرمایا کہ میں نے تمہیں چھانٹا ہے، جاؤ میرا پیغام پہنچاؤ

قل ھذہٖ سبیلی ادعوآ الی اللہ علیٰ بصیرۃٍ انا ومن اتبعنی

جو میرے ماننے والے ہیں ان کے ذمے دعوت الی اللہ ہے، اب ایک تو تعلیم و تعلم ہے وہ ہے سیکھنے اور سکھانے والوں کے لئے، ایک ہے دعوت و تبلیغ، وہ ہے غیر طالبین کے لئے جو آنا نہیں چاہتے، جو سننا نہیں چاہتے جو مسجد کے قریب پھٹکنا نہیں چاہتے وہ بھی ہمارے ہی ذمے ہیں۔ ان کے پیچھے پھرنا ان کا غم کھانا اس کو قرآن کی آیت بتا رہی ہے:

فلا تذھب نفسك علیھم حسراتٍ......

آپ کیوں حسرتوں میں اور غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔

لعلّك باخعٌ نفسك الّا یکونوا مومنین......

آپ ان کے غم میں ہلاک ہو جائیں گے؟...... یہ غم کن کا تھا؟ جو اسلام میں نہیں آ رہے، ان کا غم تھا۔ یہ بات دل میں اُتری ہوئی تھی۔

ایک سردار کے ایمان لانے کا واقعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حطب ابن کیسان کو لایا گیا، یمامہ کے سردار تھے، آپ نے ان کو دین کی دعوت دی تھی، اس نے ٹھکرا دی۔ پھر دوسری مرتبہ دعوت دی، پھر تیسری مرتبہ دعوت دی مگر وہ نہ مانا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نہیں مسلمان ہو گا مجھے

Marfat.com

اجازت دیں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا **لو اطعتك فيه الأن لدخل النار**...... اگر میں تیری بات مان لیتا تو یہ دوزخ میں چلا جاتا، یہ درد وغم ہر عالم کے دل میں اور ہر طالب علم کے دل میں اترا ہوا ہو کہ سارے عالم کے انسانوں کو جنت کی طرف بلانا اور جہنم کے راستے سے بچانا اس کی محنت کرنا میرے ذمے ہے۔

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

وحشی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا آپ کو اتنا صدمہ پہنچا ہے کہ ہچکیوں سے رونا یہ میں نے اس موقع کے علاوہ کہیں نہیں پڑھا، آپ علیہ السلام کی روتے ہوئے آواز نکل رہی تھی، ابھی نوحہ کرنا بھی بند نہیں ہوا تھا، جبرائیل علیہ السلام اُترے کہ ہم نے عرش پر لکھا ہے:

حمزة اسد الله واسد رسوله......

لہٰذا آپ غم نہ کیجئے، ستر مرتبہ آپ نے نماز جنازہ پڑھائی، کائنات میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کی ستر مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی ہو۔ جب آپ مدینے میں پہنچے تو گھر گھر سے رونے کی آواز آئی، کسی کا بھائی شہید ہوا کسی کا بیٹا، کسی کا خاوند...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اما حمزة فلا بواكيله......

کہ حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں سب پر رونے والے ہیں۔ پھر وحشی کے قتل کو آپ علیہ السلام نے جائز قرار دیا۔

جب مکہ فتح ہوا تو وحشی بھاگ کر طائف چلا گیا، طائف کا اٹھارہ یا بیس روز محاصرہ ہوا، صحابہؓ نے کہا کہ یہ طائف والے ایمان نہیں لائے ان کے لئے بددعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے:

اللهم اهد طائف...... اے اللہ! طائف والوں کو ہدایت دے دے،

Marfat.com

وعطبھم الٰی مسلمین...... اوران کو مسلمان بنا کے میرے پاس لے آ...... بیس دن کی مشقت کے بعد یہ دعا کی، حالانکہ لڑائی میں تو غیظ وغضب چھایا ہوتا ہے لیکن اس حال میں بھی آپ علیہ السلام پر شفقت غالب ہے۔

مدینہ میں پہنچ کر آپ علیہ السلام نے وحشی کو پیغام بھیجا کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو تُو بھی جنت میں جا سکتا ہے، اس نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہو کر کیا کروں گا؟ قتل، زنا، شراب سارے غلط کام میں نے کیے ہیں، تیرا رب کہتا ہے جو یہ کام کرے گا یلق اثاما ...... اس کو تو بڑا گناہ ملے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور اس میں ذلیل ہو کر پڑے گا...... یخلد فیه مھانا ...... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی آیت لکھ کر بھیجی:

الا من تاب وامن وعمل صالحًا فاولئك یبدل اللّٰه سیّٰتھم حسنات وکان اللّٰه غفورًا رحیمًا.

اس نے جواب دیا کہ توبہ، ایمان، عمل صالح یہ تو بڑی سخت شرائط ہیں...... لا اقدر علٰی ذالك...... میں یہ سارے کام نہیں کر سکتا۔ کوئی آسان راستہ بتاؤ!

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری آیت لکھ کر بھیجی: ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرك بہٖ ویغفر ما دون ذالك لمن یشاء...... اس آیت کے جواب میں وحشی نے کہا کہ تیرا اللہ کہتا ہے میں جسے چاہوں معاف کر دوں مجھے معاف نہ کیا تو پھر کیا فائدہ؟...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی آیت بھجوائی کہ میرا رب کہتا ہے:

لا تقنطوا من رحمة الله ان اللّٰه یغفر الذنوب جمیعًا......

مایوس نہ ہو سب معاف کر دوں گا، کہنے لگا یہ بات ٹھیک ہے۔ مدینے میں آیا منہ چھپایا ہوا، آپ علیہ السلام اپنے دھیان میں بیٹھے ہوئے تھے اس نے کلمہ پڑھا، جب صحابہؓ نے اسے دیکھا تو قتل کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے کہ یا رسول اللہ! وحشی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... دعوہ الاسلام رجل واحد احب الی من قتل الف کافر...... ایک آدمی کا مسلمان ہو جانا مجھے ہزار کافروں کے قتل کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا...... وحشی انت ...... تو ہی وحشی

Marfat.com

ہے؟ کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... اقعد...... یہاں بیٹھو، اخبرنی کیف قتلت عمی...... مجھے بتا تو نے میرے چچا کو کیسے قتل کیا تھا؟

وحشی بتانے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصہ سن کر دوبارہ رونے لگے حالانکہ سات سال گزر چکے تھے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا بھلا ہو، تو مجھ سے دور رہا کر، اپنا چہرہ نہ مجھے دکھایا کر۔ جس کے چہرہ کو دیکھنے کی ہمت نہیں، جنت میں اس کو لے جانے کا انتظام کیا، اسے بھی جنتی بنا کر چھوڑا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی اونٹنی کو جس شخص نے برچھا مارا آپ گر گئیں اسقاط ہوا اور آٹھ برس اسی زخم میں بیمار رہ کر انتقال فرمایا جب وہ مکہ میں تائب ہو کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی بیعت کو قبول فرمالیا۔

نبی علیہ السلام کا جذبہ

ہر آدمی کو جنت کی طرف کھینچنا کہ کوئی دوزخ میں جانے نہ پائے یہ نبی کا جذبہ ہوتا ہے، ہدایت پر تو وہ آئے گا جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں شفقت بھرا دل رکھا ہوتا ہے۔

میرے بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہونے کی وجہ سے ہمارے بھی ذمے ہے کہ یہ شفقت اور یہ محبت ہمارے دل میں اتنی انسانیت پڑی جن کو کسی بات کا علم ہی نہیں ان کے دروازے پر جا کر ان کو سمجھانا ہمارے ذمے ہے، یہ دونوں چیزیں اکٹھی چل سکتی ہیں، مدرسہ اور تبلیغ ایک دوسرے کے مددگار ہیں، ان میں تضاد نہیں ان میں منافات نہیں، ایک کے کرنے میں دوسرے کا نقصان نہیں، دونوں کو جوڑ کر چلنا پڑے گا، تب جا کر ہر عام و خاص کو علم ملے گا اگر ہم نے یہ نقل و حرکت چھوڑ دی تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا کہ عوام جاہل سے جاہل ہوتے چلے جائیں گے۔ اور شیطان کے آلۂ کار بن جائیں گے پھر شیطان ان کو ہمارے خلاف کرے گا......

آج کے اکثر تاجر، وہ باطل کے آلہ کار ہیں......

Marfat.com

جو تاجر بھی سود پر تجارت کر رہا ہے وہ باطل کا آلہ کار ہے......

پھر جب ساری تجارت سود پر ہو گی اسی میں سے ہمیں بھی کھانا پڑے گا پھر ہمارے پیٹ میں سود کی ملاوٹ والا جو لقمہ جائے گا وہ ہمارے اندر نورانیت تو پیدا کر نہیں سکتا وہ تو ظلمت ہی لائے گا، اور اس کا یقیناً اثر ہو گا آدمی کو پتھر چاہے جان بوجھ کر لگیں یا غلطی سے درد تو ہونا ہی ہوتا ہے، ہمارے منہ میں حرام کا نوالہ زبردستی جائے یا خوشی سے، وہ اپنا اثر ضرور دکھائے گا۔ غلطی سے زہر اندر چلا جائے یا جان بوجھ کر زہر اندر چلا جائے، اس کا کام اثر دکھانا ہے وہ اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا، دنیا میں اثر یقیناً ہو گا۔ آخرت میں نہ ہو تو وہ الگ بات ہے تو یہ جتنے سودی تاجر ہیں سب باطل کے آلہ کار ہیں، اگر ان سے توبہ نہ کروائی تو ان پر آنے والے وبال سے ہم بھی مصیبت میں پھنس جائیں گے۔

یوشع پر اللہ نے وحی اُتاری کہ تیری قوم کے ایک لاکھ افراد کو ہلاک کرنے لگا ہوں، ساٹھ ہزار بُرے اور چالیس ہزار نیک ہیں۔ کہا نیکوں کا کیا قصور ہے؟ فرمایا یہ بُروں پر محنت نہیں کر رہے۔ اسلئے دنیا میں تو ان کو بھی صاف کرنا ہے۔ اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا، لاکھ کے لاکھ ہلاک ہو گئے، موت کے بعد تو الگ معاملہ ہو گا۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون...... مجرمین الگ ہو جائیں گے لیکن دنیا کا نظام برابر چلے گا۔

صحابہ کا جذبۂ دعوت

میرے بھائیو! اس امت کو اللہ تعالیٰ نے نبیوں والا کام عطا فرمایا ہے۔ نبیوں کی طرز پر ایک ایک کے گھر جانا دعوت کی صدا لگانا یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا کام بنایا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو دنیا میں سفر کیے وہ بھی دین کو پھیلانے کے سفر تھے، ورنہ مکران کو فتح کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ایک دفعہ ہماری جماعت مکران گئی وہاں آج بھی پانی کوئی نہیں، درخت کوئی نہیں، سڑک کوئی نہیں، دن میں تارے نظر آ جاتے ہیں اور آج سے چودہ سو سال پہلے کیا حال ہو گا؟...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک صحابی سے پوچھا مکران کے بارے میں کہ کیا پایا؟ کہا: ماء ھا قلیل بلاء ھا شدید...... پانی ہے نہیں، مصیبت بہت سخت ہے، تو اس ملک کو فتح کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

Marfat.com

میرے بھائیو! ان لوگوں کو بھی جہنم کے راستے سے ہٹا کر جنت کے راستے پر لے جانا یہ ہماری ضرورت ہے۔ اسلئے مکران تک پہنچ رہے ہیں۔ مدینہ منورہ سے جو اسلام کی لہر اٹھی تھی ۹۰ ہجری تک دیپالپور اور کشمیر تک پہنچ چکی تھی پھر دوسری طرف جو لہر اُٹھی ہے وہ ایران سے ترکستان تک پہنچی ہے، روسی ترکستان چینی ترکستان کاشغر تک پہنچی ہے، قتیبہ بن مسلم باہلی یہ سپہ سالار تھے...... جن سے چین کے بادشاہ نے صلح کر لی تھی اس راستے میں پانچ صحابہ پنج گور میں دفن ہیں۔

صحابہ کی قبریں

حمامہ رضی اللہ عنہ اصفہان میں دفن ہیں......

نعمان ابن مقرن رضی اللہ عنہ نہاوند میں دفن ہیں......

عمرو ابن معدیکرب رضی اللہ عنہ نہاوند میں دفن ہیں......

براء ابن مالک رضی اللہ عنہ تستر میں دفن ہیں......

ابو رافع غفاری رضی اللہ عنہ خراسان میں دفن ہیں......

ربیع ابن زید الحارثی رضی اللہ عنہ سجستان میں ہیں......

پھر یورپ کی طرف نکل جائیں تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ استنبول میں دفن ہیں......

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بحیرہ روم کے ایک ویران جزیرے میں دفن ہیں، اٹلی سے نیچے آ جائیں تو روڈس ایک جزیرہ ہے جہاں اسد ابن فرات جو امام مالک کے شاگرد تھے اور ان کے ذریعے سے فقہ مالکی پورے افریقہ میں پھیلی ہے وہ روڈس میں دفن ہیں، پونے تین سو سال تک ان کی قبر مشہور و موجود رہی اب کوئی نہیں ہے۔ قبرص میں اُم حرام بن ملحان انصاریہ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے، یہ نوے برس کے اندر سب کچھ ہوا ہے، اسلام کی لہر شمالی افریقہ میں داخل ہوئی۔ لیبیا میں رویفہ انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔

تیونس میں ابو زمعہ انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر ہے، اور ابو لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔

اور الجزائر میں عقبہ بن نافع کی قبر ہے۔

Marfat.com

معبدؓ ابن عباس، عبدالرحمنؓ ابن عباس حضرت ابن عباسؓ کے بیٹے یہ شمالی افریقہ میں دفن ہیں، قثمؓ ابن عباسؓ کی سمرقند میں قبر ہے، فضل ابن عباسؓ کی ملک شام میں قبر ہے......

عبیداللہؓ بن عباسؓ کی یمن میں قبر ہے......

دو بھائی حجاز میں دفن ہیں عبداللہ ابن عباسؓ اور کثیر بن عباسؓ۔ عبداللہ ابن عباسؓ طائف میں، کثیر ابن عباسؓ ینبوع میں دفن ہیں۔

باقی پانچ بھائی دنیا کے پانچ ملکوں میں دفن ہیں۔ یہ سب اس وقت ہوا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اسلام کی لہر اٹھی تو اسلام بھی پھیلتا چلا گیا، ملک بھی فتح ہوتے چلے گئے، مالِ غنیمت بھی ملتا چلا گیا۔

واقعہ دعوت الی اللہ

سمرقند کو قتیبہ بن مسلم باہلی نے فتح کیا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ تھا، حملے سے پہلے دعوت نہیں دی ویسے ہی چڑھائی کر دی، شہر فتح ہو گیا، بعد کے زمانے میں یہ علاقہ فتح ہوا تھا، ولید کی خلافت پانچ سال گزر چکی، پھر چار سال اس کے بعد سلیمان کی خلافت تھی، پھر عمر بن عبدالعزیز دسویں سال میں خلیفہ بنے تو سمرقند کا ایک وفد عمر بن عبدالعزیز کے عدل کو سن کر ان کے پاس آیا کہا جی آپ کے سپاہی نے ہمارے اوپر جب حملہ کیا تھا تو ہمیں دعوت نہ دی تھی بغیر دعوت دیے قبضہ کر لیا تھا، آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے تحقیق کرنے دو، تحقیق کی تو بات سچ نکلی، تو سمرقند کے حاکم کو خط لکھا کہ جب میرا خط پہنچے تو سارے مسلمانوں کو لے کر تین کپڑوں میں باہر نکل جاؤ، تم سب کے سب غاصب ہو اور ظالم ہو تم ملک فتح کرنے نہیں نکلے تھے، اسلام پھیلانے نکلے تھے تو جو کچھ تم نے کیا ظلم کیا سب کچھ چھوڑ کر باہر نکل جاؤ اور ان کو دوبارہ اسلام کی دعوت دو، اگر مسلمان ہو جائیں تو تمہارے مال تمہارے ہیں، اگر مسلمان نہ ہوئے تو ان سے قتال کرو، پھر اس کے بعد مالِ غنیمت تقسیم ہوگا، جس میں تمہارا مال بھی عام مال کی طرح تقسیم کیا جائے گا، جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا خط پہنچا تو حاکم شہر نے سارے

Marfat.com

مسلمانوں کو بُلا کر باہر کھڑا کر دیا، پھر ترکوں کو دعوت دی سارے تُرک مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے کہا ہم اسلام کو سچا سمجھ گئے، اگر یہ سچے نہ ہوتے تو دس سال کی حکومت کو چھوڑ کر باہر نہ چلے جاتے، سارے ہی مسلمان ہو گئے۔

تاریخ الخلفاء پر ایک محققانہ نظر

جب تک مسلمان دعوت دیتے رہے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پھیلایا، ملک بھی فتح ہوتے چلے گئے، مالِ غنیمت بھی آتا چلا گیا، اور قوموں کی قومیں اسلام میں داخل ہو گئیں، اللہ تعالیٰ نے دنیا بھی بنا دی، اللہ تعالیٰ نے آخرت بھی بنا دی۔ یہ ایک نمونہ ہے جب مسلمانوں کے پاس طاقت تھی اقتدار تھا، وحدت تھی، اجتماعیت تھی، یہ دور ہشام بن عبدالملک تک پہنچا، اس کے انتقال کے بعد توڑ شروع ہوا۔ ہشام بن عبدالملک کے دور تک پوری اُمت اجتماعی طور پر دعوت کو، جہاد کو، علم کو، قتال کو، ذکر کو، ساری چیزوں کو جمع کر کے چل رہی تھی پھر اس کے بعد بنواُمیہ کا توڑ شروع ہوا۔ پہلے آپس میں لڑے، مروان جو بنواُمیہ کا آخری بادشاہ تھا...... ابتدائی بادشاہ بھی مروان تھا اور آخری بادشاہ بھی بنواُمیہ کا مروان تھا، ابتدائی بادشاہ کا نام مروان بن حکم تھا اور آخری بادشاہ کو مروان بنو الحمار کہا جاتا ہے، یہ بڑا طاقتور تھا، مصر میں اس کو شکست ہوئی مصر میں یہ قتل ہوا، پھر بنوعباس کے پاس حکومت آ گئی ۱۳۲ھ میں خلیفہ بنا۔ سفاح کی خلافت پر امت میں اجتماعیت آ گئی مگر اس کی وفات کے بعد اندلس میں بنواُمیہ کا ایک لڑکا عبدالرحمٰن پہنچا اس کے بعد اندلس پورا بنوعباس سے کٹ گیا اور وہاں انہوں نے بنواُمیہ کی حکومت کو تسلیم کر لیا تو یہ پہلا توڑ تھا، اس امت کا، اس کے بعد امت کا یہ توڑ بڑھتا چلا گیا۔ ۳۳۷ھ سے لے کر ۴۴۷ھ تک روافض کی حکومت رہی اور اس وقت بغداد میں ماتم وغیرہ شروع ہوا، یہ معز الدولہ نے شروع کر دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور اس کے بعد بنوسلجوق آئے ان کا عرصۂ حکومت ۴۴۷ھ سے ۵۹۲ھ ہے، انہوں نے روافض کو مارا وہاں بغداد سے نکالا۔ ۵۹۲ھ سے ۶۵۶ھ تک دوبارہ بنوعباس حکمران بنے، ۶۱۰ھ میں چنگیز خان نکلا ہے یہ جو سارا زمانہ ہے اس میں علم والے الگ ہو گئے، خانقاہی نظام الگ بن گیا، مدارس کا نظام الگ بن گیا اور حکومت قتل وغارت

Marfat.com

میں لگ گئی، ملک فتح کرنا مقصدِ حکومت ہو گیا وہ جو داعیانہ جذبہ تھا اور امت کے اندر اجتماعی سوچ تھی کہ سارے عالم میں دین پھیلانا ہے یہ اجتماعیت ٹوٹ گئی، ہارون الرشید کی وفات کے بعد سارا نقشہ بدل گیا۔ بھائی آپس میں لڑ پڑے امین و مامون لڑ پڑے، پھر لڑائیوں کا سلسلہ چل نکلا اور اجتماعی سوچ ختم ہو گئی۔

جب ترکستان کی فتح ہوئی یزید بن محلب بن ابی صفرہ اس سپاہ کے امیر تھے، فتح کے بعد شاہِ ترکستان کا تاج لایا گیا اس نے پوچھا کوئی ہے جو اس تاج سے بے رغبت ہو؟ انہوں نے کہا جی کس کو اس کی رغبت نہیں سب کو ہی رغبت ہے، کہا نہیں نہیں ہمارے لشکر میں ایسے بھی ہیں جن کو اس کی کوئی ضرورت نہیں اور جن کی برکت سے ہمیں فتح مل رہی ہے، کہا بلاؤ ابن واسع کو جو بڑے محدثین میں سے ہیں، بڑے علماء میں سے ہیں، وہ تشریف لائے کہا تاج تیرے لئے ہے پوچھا میرے لئے کیوں؟ کہا مالِ غنیمت کا حصہ ہے میں نے تجھے دیا ہے، کہا مجھے نہیں چاہئے، کہا کیوں نہیں چاہئے؟ میں تمہارا امیر ہوں میں تمہیں دیتا ہوں، انکار کیسے کر سکتے ہو؟ کہا ٹھیک ہے دے دو، لے لیا اور باہر چل دیے، جب باہر نکلے تو انہوں نے ایک سپاہی کو پیچھے لگا دیا کہ دیکھو کیا کرتے ہیں۔ اب راستے میں ایک فقیر سوال کر رہا تھا انہوں نے تاج اس کو دے دیا اور خود چلے گئے، اس نے کہا کہ یہ تو فقیر کو دے دیا ہے، کہا اس لئے تو پیچھے بھیجا تھا کہ یہ ساتھ نہیں لے جائیں گے، فقیر کو بلایا گیا اور اس کو بہت ساری رقم دے کر تاج لے لیا گیا۔

صلصلۃ ابن الاشیم العدویؒ بڑے تابعین میں سے ہیں، یہ ان لوگوں میں سے تھے کہ جب ترکستان میں کہیں فتح نہ ہوتی تھی تو پھر ان سے کہا جاتا تھا کہ آپ دعا کریں، اب آپ کا کام ہے ہمارا نہیں، ان کی دعا سے اللہ پاک فتح عطا فرماتے تھے۔

امتِ مسلمہ کے زوال کی داستان

موسیٰ بن نصیر جنہوں نے سارا شمالی افریقہ فتح کیا ہے اور ان کے غلام طارق بن زیاد جس نے اندلس فتح کیا، یہ بڑے تابعین میں سے تھے، بڑے محدث تھے، بڑے عالم

Marfat.com

تھے، اس وقت امت میں اجتماعیت چل رہی تھی، یہ بنوعباس کے زمانے میں آ کر پارہ پارہ ہوئی، اس کے بعد علم کی لائن الگ ہوگئی، تصوف کی لائن الگ ہوئی اور دعوت کا اجتماعی کام ختم ہوگیا، اس کے بعد علماء کی انفرادی محنت سے اسلام بھی پھیلتا رہا، علماء کی انفرادی محنت سے تقویٰ توکل باقی رہا، لیکن عمومی طور پر ہر مرد و عورت، ادنیٰ و اعلیٰ کی اجتماعی سوچ مٹ گئی۔ صرف خواص میں رہ گئی۔ میں نے شروع میں بتایا کہ جب اجتماعیت تھی اقتدار تھا، طاقت تھی، غلبہ تھا اور غلبہ اسلام کی گاڑی چل رہی تھی۔ اس وقت اعمال ایسے تھے جن سے اللہ تعالیٰ کی تائید ساتھ تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بنتے ہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہٹا دیا، ایک آدمی نے کہا اے عمر! تو نے اللہ تعالیٰ کی تلوار کو نیام میں ڈال دیا؟ کہا نہیں، لوگوں کا یقین خراب ہو چکا ہے، وہ کہتے ہیں کہ خالد کی وجہ سے فتح ہوتی ہے، میں لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے فتح ہو رہی ہے، خالد کی وجہ سے فتح نہیں ہو رہی۔ جب اعمال زندہ تھے اللہ تعالیٰ کی مدد چلتی رہی۔

ایک عجیب واقعہ

حضرت سلمان باہلی رحمۃ اللہ علیہ پورے ترکستان کے حکمران تھے، خلفاء راشدینؓ کا زمانہ تھا، ایک ہزار مسلمان پورے ترکستان کو کنٹرول کر رہے تھے، پھر حضرت عثمانؓ پر اعتراضات شروع ہوئے اور ان پر تنقید شروع ہوئی، پھر مدینہ منورہ میں توڑ پیدا ہوا، امیر پر اعتراضات شروع ہوئے، آپس میں دل پھٹے، یہاں یہ حال تھا دوسری طرف احکامِ الٰہی سے روگردانی کا نتیجہ ترکستان جہاں اللہ نے ترکوں پر رعب ڈالا ہوا تھا کہ مسلمان طبعی موت مرتا ہے، قتل سے نہیں مرتا، جب یہاں توڑ پیدا ہوا تو وہاں ترکوں کے دل میں اللہ نے ڈالا کہ کسی کو مار کے تو دیکھو۔ رات کو گھات لگا کے بیٹھ گئے اور ایک مسلمان کو قتل کر دیا...... پھر صبح تک انتظار کرتے رہے کہ شاید اب زندہ ہو جائے مگر وہ کہاں زندہ ہوتا؟ پھر پریشان ہوئے کہ ہم تو بے خبر ہی رہے اور مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمان مقابلے میں آ گئے تو آواز

Marfat.com

آئی ...... صبرًا ال سلمان موعدکم الجنۃ ...... اے آلِ سلمان اب صبر کرنا پڑے گا، اب دنیا میں نہیں رہ سکتے اب جنت میں پہنچو۔ وہاں جو ایک ہزار مسلمان تھے صرف دو سو بچ سکے، عبدالرحمٰن بن ربیعہ باہلی نے ان دو سو مسلمانوں کو نکالا، باقی سارے شہید ہو گئے۔

زوالِ امت کا ایک نوحہ

جب روڈس کا جزیرہ فتح ہوا تو وہاں مالِ غنیمت میں سپاہیوں نے بڑی خیانت کی، کسی نے کتنا مال چھپالیا کسی نے کتنا، جب وفد واپس سمندر میں پہنچا تو غیب سے آواز آئی ...... اللّٰھم غرّقھم ...... اے اللہ! ان کو غرق کر دے۔ بیچ سمندر میں جہاز کے دو ٹکڑے ہو گئے، سارے غرق ہو گئے، دو چار سپاہی ان میں سے بچے جنھوں نے آ کر سارا قصہ سنایا کہ ہمارے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ جب امت ٹوٹی تو سارے فتنے نازل ہوئے۔

۶۱۰ھ میں اللہ تعالیٰ نے چنگیز خان کو نکالا اس وقت مسلمانوں کا حال یہ ہو چکا تھا کہ خلیفہ بنو عباس عید کی نماز پڑھنے کے لئے نکلتا تھا تو اس کے آگے رقص کرنے والے تماشے کرنے والے بھانڈ میراثی سارے چلتے تھے، ایک مرتبہ عید کی نماز عصر کے بعد پڑھی گئی، ظہر قضا ہو گئی، عصر قضا ہو گئی اور عصر کے بعد نماز عید ہوئی۔

ایک مرتبہ یہاں تک ہوا کہ فجر کے بعد جلوس نکالا اور اس میں تماشے ہو رہے ہیں، رقص ہو رہے ہیں، یہ جلوس عشاء کی نماز کے بعد جا کر عید گاہ پہنچا، یہ خلیفہ کا حال تھا اور عباسی خلفاء کے ایک ایک محل میں ستر ہزار سونے چاندی اور زربفت کے پردے لگے ہوئے تھے، ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے چنگیز خان کو صحرائے گوبی سے اٹھایا۔

چنگیز خان کی داستانِ ظلم

چنگیز خان وہ انسان تھا جو بھوک کی وجہ سے چوہے مار کے کھایا کرتا تھا اور اس کی بیوی گوربائی خاتون کو اس کے دشمن اٹھا کر لے گئے تھے، بڑی کسمپرسی کے عالم میں اس نے

Marfat.com

آنکھ کھولی ہے۔ چھوٹے سے قبیلے کے سردار کا بیٹا تھا۔ اس کے باپ کو دشمنوں نے قتل کیا یہ بڑا طاقتور اور خوبصورت جوان تھا، اس نے اپنا حلقہ اثر بنانا شروع کیا، چالیس برس کی عمر میں اس کے گرد ایک بڑا گروہ اکٹھا ہو گیا اس کی فتح شکست شروع ہو گئی۔ دوسری طرف مسلمان پستی میں جا رہے تھے۔

جس وقت میں چنگیز خان اور مسلمانوں کو آپس میں ٹھنی ہے اس وقت علاؤ الدین خوارزم کی سلطنت ایران، چینی ترکستان، روسی ترکستان، افغانستان اور دریائے سندھ تک اس اکیلے شخص کی حکومت تھی مصر اور عراق کے علاوہ ساری اسلامی سلطنت کا وہ بادشاہ تھا، خوارزم اس کا دارالحکومت تھا، علاؤ الدین خوارزم کے سرحدی محافظوں نے تاتاری قافلے کو لوٹا عورتوں اور مردوں کو قیدی بنا لیا چنگیز خان نے سلطان کو لکھا کہ میرے قافلے کو چھوڑ دیا جائے اس کی آدھی داڑھی کاٹ دی آدھی مونچھیں کاٹ دیں، ایک ابرو مونڈھ دیا، اور کہا کہ جاؤ یہ میرا جواب ہے۔

مگر چنگیز خان پھر بھی سیخ پا نہ ہوا چونکہ اسلامی سلطنت بہت بڑی تھی اور وہ حملہ کرتے ہوئے ڈرتا تھا، اس نے پھر ایک قاصد بھیجا کہ دیکھو بادشاہوں کا بادشاہوں کے ساتھ ایسا رویہ مناسب نہیں تم نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے، سلطان نے اسے بھی قتل کروا دیا، چنگیز اس وقت ایک جھیل کے کنارے پر شکار کھیل رہا تھا، جب اسے یہ آواز پڑی کہ وہ قاصد بھی قتل ہو گیا ہے وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور تین دن تین راتیں ادھر کھڑا رہا۔

مولانا یوسف فرماتے ہیں کہ وہ تین دن تین راتیں یہ دعا کرتا رہا کہ اے مسلمانوں کے خدا میں مظلوم ہوں میری مدد کر اور تین دن کے بعد آواز آئی کہ چل تیری مدد کی جائے گی، اور یہ بات میں نے خود پڑھی کہ فرید الدین عطار جب تاتاریوں کے خلاف جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ نکلے تو جب لشکر آمنے سامنے آئے تو دیکھا کہ تاتاریوں کے لشکر کے پیچھے فرشتے کھڑے ہوئے ہیں اور وہ کہہ رہے تھے......

یا ایھا الکفر اقتل الفجر......

اے کفار کی جماعت ان فجار کی جماعت کو قتل کرو۔

Marfat.com

وہ وہیں سے منہ چھپا کر باہر نکل گئے پھر یہ اپنے گھر میں پکڑے گئے اور وہاں قتل کیا۔ چنگیز خان دو لاکھ فوج کے ساتھ نکلا اور علاؤ الدین خوارزم کی چار لاکھ فوج تھی اور اس سے دگنی وہ مدد کے لئے حاصل کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک سال کے اندر چوالیس ایسے شہروں کو جن کی آبادی بیس سے پچیس لاکھ کے درمیان تھی صفحۂ ہستی سے ایسے مٹا دیا کہ جب چنگیز خان کا لشکر وہاں سے نکلتا تھا تو سوائے انسانی پنجر ہڈیوں اور کھوپڑیوں اور دھویں کے مرغولوں کے وہاں کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اور اس نے خوارزم شاہی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

جلال الدین خوارزم جیسا دلیر اور شجاع شخص جس کے بارے میں چنگیز خان نے خود کہا کہ آفرین ہے اس باپ پر جس کا یہ بیٹا ہے اور مبارک ہے وہ ماں جس نے اس جیسا بچہ جنا ہے، دریائے سندھ کے کنارے اس سے لڑائی ہوئی اور آخر اسے شکست ہوئی۔

چنگیز خان کے چار بیٹے تھے جوجی خان اس کے بارے میں اسے شک تھا کہ پتا نہیں میرا بیٹا ہے یا نہیں کیونکہ اس کی بیوی کو اس کے دشمن لے گئے تھے، دوسرا بیٹا اوغدائی تھا اسے اپنا وارث بنایا تیسرا چغتائی تھا اور چوتھا طلوئی تھا۔ اوغدائی جو چنگیز خان کا جانشین تھا، اس نے مسلمانوں کو قتل کرنے سے روک دیا، اس نے فوج کا رُخ یورپ کی طرف پھیر دیا اور چنگیز خان کا ایک وفادار سپہ سالار سوبدائی بہادر تھا۔ اس نے پولینڈ تک جا کر فتوحات کیں، اوغدائی پانچ سال بعد مر گیا، اس کے بعد منگو خاں حکمران بنا وہ بڑا ظالم تھا، اس نے ہلاکو خان کو کہا بغداد کو تہہ وتیغ کرو، بغداد میں پہنچا اسماعیلی فرقہ جو آج کل ہمارے یہاں ہے اس کا بانی حسن بن صباح تھا، جس نے ایک مصنوعی جنت بھی بنائی تھی اور بڑے بڑے مسلمان حکمرانوں کو قتل کروایا تھا، اس کو ہلاکو خان نے تباہ وبرباد کیا۔

جب ہلاکو بغداد پر حملہ کرنے لگا تو اسے تردّد ہوا کہ حملہ کروں یا نہ کروں کیونکہ بغداد کا بہت زیادہ رعب تھا، ہلاکو خان کو کسی نے کہہ دیا تھا کہ بغداد میں ان کے نبی کی اولاد بنو عباس ہے، اگر وہ قتل ہو گئے تو ہلاکت آجائے گی۔

تو ایک شیعہ وزیر نصیر الدین طوسی نے ہلاکو سے کہا کہ ان کے نبی کا نواسہ قتل ہو گیا

Marfat.com

تھا......اس وقت کوئی آفت نہیں آئی، اب کیا آئے گی؟ تو حملہ کرنے کی ہمت کر......

۶۵۶ھ میں ہلاکو نے بغداد پر حملہ کیا اور پندرہ لاکھ آدمی تہِ تیغ ہو گئے اور سارا کتب خانہ دریائے دجلہ میں بہا دیا گیا۔ ایک مہینہ تک دریائے دجلہ کا پانی سیاہ ہو کر بہتا رہا، اور مسلمانوں کے پاس صرف مصر کا علاقہ رہ گیا، باقی سارا عالمِ اسلام زمین بوس ہو گیا، چاروں طرف موت ہی موت نظر آ رہی تھی۔

علمائے مصر کی حکمت عملی

یہ سارا پس منظر اس لئے بتا رہا ہوں تا کہ اگلی بات سمجھ میں آ جائے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مصریوں کے دل میں ڈالا کہ ان منگولوں سے لڑائی میں جیتنا تو محال ہے کوشش کی جائے کہ ان میں دعوت و تبلیغ کو پھیلایا جائے تو رکن الدین بربس نے مصر کے علماء کو تاجروں کے بھیس میں تاتاری سلطنت میں داخل کر دیا، انہوں نے تاتارستان میں تبلیغ شروع کر دی، یہاں تک کہ چنگیز خان کے سب سے بڑے بیٹے جوجی خان کا پڑپوتا باقو خان ان کے ہاتھوں مسلمان ہو گیا۔

مصر کے علماء تاجرانہ بھیس میں نکلے اور اپنا درس و تدریس چھوڑا......اور کتنا لمبا سفر کیا......کہاں مصر کا علاقہ اور کہاں روس...... یہاں پہنچ کر ان کی دعوت پر باقو خان مسلمان ہو گیا اور اس نے اپنی قوم میں دعوت چلائی اس کی ساری قوم مسلمان ہو گئی، جب ہلاکو خان مصر پر حملہ کرنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے باقو خان جس نے اپنا نام محمود خاں رکھ لیا تھا، کو ہلاکو کے مقابلے میں کھڑا کر دیا۔ اب دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے رکن الدین بربس کی فراست کی برکت سے دونوں کو آپس میں لڑا دیا، انتہائی کسمپرسی کا عالم تھا اور یوں لگتا تھا جیسے اسلام صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا، اللہ تعالیٰ نے دعوت کی برکت سے پھر اسلام کو زندگی بخشی۔ پھر ان میں بہت لوگ مسلمان ہوئے اور آہستہ آہستہ دعوت کی فضا بنتی چلی گئی، جیسے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر کسی ہلہ گلہ کے پورے اکبری فتنے کو زمین میں دفن کر کے رکھ دیا ایسے ہی رکن الدین بربس کی حکمت نے تاتاری قوم کو آپس میں لڑا دیا، پھر دونوں کی لڑائی ہوئی جس میں ہلاکو زخمی ہوا، گھوڑے

Marfat.com

سے گرا اور اس کا پاؤں رکاب میں اٹک گیا اور وہ گھوڑے کے ساتھ لڑھکتا ہوا زخمی ہو کر مر گیا، بیالیس برس کی عمر میں خبیث ٹھنڈا ہو گیا اور جلال الدین کی برکت سے ہلاکو خان کا پڑپوتا جس کا نام تیمور تغلق تھا اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمان بنا دیا، یہ لمبا قصہ ہے۔

امام جلال الدینؒ کی برکات

آخر میں یہ ہوتا ہے کہ جلال الدینؒ مراغہ میں پہنچے، اس وقت تیمور بادشاہ بن چکا تھا تو انہوں نے کوشش کی کہ تیمور تک پہنچوں مگر راستہ نہیں ملا، انہوں نے اس کے محل کے قریب جا کر زور سے اذان دی، وہ اذان کی آواز سن کر کھڑا ہو گیا، پوچھا یہ کون ہے شور مچانے والا؟...... سپاہی انہیں پکڑ کر لے گئے۔

کہا تو کون ہے شور مچانے والا؟......

کہا جی میرے باپ کی اور آپ کی ملاقات ہوئی تھی، آپ نے میرے باپ سے پوچھا تھا کہ تو اچھا ہے کہ میرا کتا اچھا ہے، میرے باپ نے کہا تھا کہ اگر ایمان پر میں مر گیا تو میں اچھا اگر کفر پر مرا تو تیرا کتا اچھا...... آپ نے کہا تھا جب میں بادشاہ بن جاؤں تو پھر میرے پاس آنا میں تیری بات غور سے سنوں گا۔ تو میرا باپ مر گیا ہے، مجھے کہہ گیا تھا کہ تُو نے جا کر تیمور کو یہ پیغام پہنچانا ہے کہ میں تیرے کتے سے اچھا ہوں کہ ایمان پر دنیا سے جا رہا ہوں۔ تو تیمور کو سارا قصہ یاد آ گیا، اس نے کہا اب سناؤ ایمان کیا ہوتا ہے؟ جب اسے دعوت دی تو مسلمان ہو گیا، تو اس نے اپنے ایک وزیر کو بلایا، یہ ساری باتیں انگریز مؤرخوں کی لکھی ہوئی بتا رہا ہوں، اس نے وزیر سے پوچھا تو کیا کہتا ہے؟ وزیر نے کہا میں تو پہلے ہی مسلمان تھا، چھپا ہوا تھا، آپ کے ڈر سے۔ اس نے کہا یہ تو کام بن گیا ہے چار وزیر اور بلائے ان کو دعوت دی وہ سارے مسلمان ہو گئے۔

تاتاری سپہ سالار کا اسلام قبول کرنا

تیمور نے اپنے سپہ سالار کو بلایا اس نے کہا تو مسلمان ہو جا، اس نے کہا یہ مسلمان مجھ سے کشتی کرے اگر گرا لے تو مسلمان ہو جاؤں گا ورنہ نہیں، اس نے کہا یہ کیا بات ہوئی؟

Marfat.com

سپہ سالار نے جواب دیا کہ میں نے ساری زندگی لڑائی لڑی ہے مجھے اور کوئی زبان تو آتی نہیں۔ تیمور نے کہا تیرا اس کا جوڑ کیا ہے تو ہاتھی، یہ چیونٹی...... جلال الدین نے کہا آپ گھبرائیں نہیں میں کشتی کے لئے تیار ہوں۔ تو اگلے دن سارا مجمع اکٹھا ہو گیا اب وہ سپہ سالار زرہ پہن کر بڑا اکڑتا ہوا، اِتراتا ہوا دو تلواریں لے کر میدان میں اُترا، دوسری طرف یہ ساری رات گدڑی ہاتھ میں لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے کہ یا اللہ تُو تو جانتا ہے کہ میں نہ پہلوان ہوں نہ کشتی لڑنے والا، اب تو ہی ہے، چاہے تو اسلام پھیلا دے چاہے مٹا دے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔

ساری رات دعا کرتے رہے، صبح جب میدان میں اترا تو آپ نے آگے بڑھ کر ایک ہلکا سا مکا سینے پر مارا وہ تین قلابازیاں کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا، ہوش میں آیا تو کہنے لگا بس ایک مکے نے اسلام سمجھا دیا، فوراً مسلمان ہو گیا۔ سارا لشکر مسلمان ہو گیا، دس لاکھ تاتاری تیمور تغلق کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور اس کی قبر منگولیا میں آج بھی موجود ہے۔

تاتاری اور اسلام

میرے بھائیو! دنیا میں اسلام پر جو بڑے فتنے آئے ہیں ان میں سب سے بڑا فتنہ تاتار کا تھا، تاتار سے بڑا فتنہ آج تک اسلام پر کوئی نہیں آیا، لیکن دعوت و تبلیغ کی محنت نے پوری تاتاری قوم کو اسلام میں داخل کر دیا، کوئی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ تاتاری مسلمان ہو سکتے ہیں، پھر تاتاریوں کے بھائی عثمانی ترک تھے، جنہوں نے آٹھ سو سال تک اسلامی جھنڈے کو بلند رکھا اور ۱۹۱۴ء میں عبدالحمید تک جا کر ان کی خلافت ختم ہوئی۔

میرے بھائیو! اگر ہمارے پاس کچھ بھی نہ ہو مگر ہم داعیانہ صفات اپنے اندر پیدا کر لیں اور پھرنے کی سنت کو زندہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ کا سارا غیبی نظام ہمارے حق میں چلنا شروع ہو جائے گا، دیکھنے میں کچھ نظر نہیں آتا بستر اٹھا کر چل رہے ہیں بے کار لوگ ہیں، کچھ نہیں کر سکتے، بقول بعضے خصی ہو جاتے ہیں...... حالانکہ صبر بھی بہت بڑا ہتھیار ہے آج ہم میں استعداد نہیں ہے کہ زیادتی کا جواب زیادتی سے بالکل برابر دیا جائے،

Marfat.com

کوئی ایک گنا زیادتی کرتا ہے تو ہم دس گنا کر جاتے ہیں پھر ہم ظالم ہو جاتے ہیں وہ مظلوم ہو جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کا صبر

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سبق پڑھا رہے تھے، ایک خارجی آ گیا، کہا ابوحنیفہ! تیری ماں سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لوگ اسے مارنے کے لئے بڑھے۔ فرمایا بیٹھ جاؤ، پھر اسے کہا میری ماں بالغ ہے، اس سے پوچھتا ہوں اگر مان گئی تو تجھ سے نکاح کر دوں گا۔ تو بڑا ہنستا ہوا کھڑا ہوا، سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا، پاؤں پھسلا، سر کے بل گرا، گردن ٹوٹی اور مر گیا۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کے صبر نے اس کی جان لے لی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

......☆......

Marfat.com

عظمتِ قرآن اور وسعتِ علمِ نبوی ﷺ

بسم الله الرحمن الرحيم.

الحمد لله الذى خلق فسوى والذى قدر فهدى. الحمد لله الذى خلق كل شىء فقدره تقديرا. الحمد لله الذى اعطىٰ كل شىء خلقه ثم هدى واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم. بسم الله الرحمٰن الرحيم. انا انزلنٰه فى ليلة القدر. وما ادراك ما ليلة القدر. ليلة القدر خيرٌ مّن الفِ شهرٍ.

صدق الله مولانا العظيم.

اللہ تعالیٰ نے کتاب دی عالیشان، اللہ اپنی ذات میں بے مثل، بے مثال کتاب بے مثل، بے مثال، نہ تغیر نہ تبدل، نہ کوئی شق ڈالی جاسکتی ہے نہ نکالی جاسکتی۔ یہاں تو شق نمبر فلاں، شق فلاں، فلاں ڈال دو، ڈال دو۔ یہ تو انسان ہیں اور اللہ کہتے ہیں: لا تبديل لكلمات الله (سورۃ یونس آیت ۶۴ پارہ ۱۱) یہ نہیں بدل سکتا لا مبدّل لكلمٰتِه (سورۃ یونس پارہ ۱۱) کوئی بدلنا بھی چاہے تو نہیں بدل سکتا۔

پھر جو رہبر دیا۔ کتاب بھی دے دی۔ کتاب والا بھی دے دیا۔ وہ بھی ایسا دے

Marfat.com

دیا کہ سارے نبیوں (علیہم السلام کو جتنا علم دیا اس کی مثال ہے ایک ذرے کی نبی عام انسان نہیں، نبی انبیاء (علیہم السلام) کو جو علم دیا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو جو علم دیا۔ اس کی مثال ہے ایک ذرے کی اور جو اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیا اس کی مثال ہے ایک صحراء کی تو کیسا علم ہوگا اس محبوب کا؟

اب ہم کہیں! وہ علم تو آج نہیں چل سکتا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ہمارا مسئلہ نہیں حل ہوسکتا تو پھر ہمیں خاک ہی چاٹنی پڑے گی اور کیا کرنا ہوگا ہمیں کافر کی غلامی تو کرنا ہوگی اور کیا کرنا ہوگا؟

یا ابا سفیان جئتکم بکرامۃ الدنیا والا خرہ...... بنو ہاشم، بنو امیہ، میں ٹکر تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعلان ہوا تو بنو امیہ اقتدار میں تھے۔ بنو ہاشم شرافت میں آگئے تھے۔ بنو امیہ اقتدار میں آگئے تھے۔ تو جب انہوں نے نبوت کا اعلان کیا تو انہوں نے سمجھا یہ ہمارا اقتدار لینا چاہتے ہیں تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ابوسفیان لینے نہیں آیا۔ میری مانو گے تو دنیا اور آخرت کی عزتیں تمہارے قدم چومیں گی۔ میری مانو تو سہی۔

عرب وعجم کی حکومت دلانے والا کلمہ

ابو طالب کے گرد جمع قریش کا اکٹھ کہ اپنے بھتیجے کو روک لو، ورنہ اسے یہ کر دیں گے، یہ کر دیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ بیٹا! جا کے بلا کے لاؤ کہ اپنے ابن عم کو بلا کے لاؤ تو گرمی شدید تھی۔ دیواروں کے سایہ تھوڑا تھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ساتھ چلتے چلتے چچا کے گھر پہنچے تو انہوں نے کہا، بھتیجے اپنی قوم کی بات تو سنیے کیا کہتے ہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: چچا میں تو ایک بات ان سے مانگ رہا ہوں۔

کلمة واحدة لو تؤتونها كانت لكم العرب وتؤدّى لكم العجم الجزية.

Marfat.com

یہ میری ایک بات مان لیں سارا عرب ان کا تابع ہو جائے گا۔ سارا عجم ان کا غلام بن کر انہیں جزیہ ادا کرے گا۔ تو ابوجہل جیسا بھی بھڑک اٹھا اور یوں مار کر کہنے لگا: وابیك عشر کلمات...... تیرے باپ کی قسم! ہم تو دس دفعہ وہ کلمہ پڑھنے کو تیار ہیں جس سے عرب اور عجم میں ہماری حکومت قائم ہو جائے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس ایک ہی ہے؛ قولوا لا اِلٰہ الا اللّٰہ؛ بس یہی کہہ لو سب کچھ ہو جائے گا۔ کہنے لگا۔

اجعل الاٰلِهَةَ اِلٰها واحدا ان هذا لشیءٌ عجاب (سورۃ ص:۵) یہ تیری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ہمارے اتنے خدا ہیں تو ایک ہی بنا دیتا ہے۔

اسماء النبی ﷺ کی کثرت میں حکمت

ایسا کامل رسول صلی اللہ علیہ وسلم آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد بھی ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس نام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لی عنداللّٰہ عشرۃ اسماء ...... میرے اللہ نے میرے دس نام رکھے ہیں۔ یہ دس نام رکھنے کی حکمت آپ پہلے سنیں۔

بچہ ہوتا ہے ناں، ماں کا گود میں تو وہ کہتی ہے؛ میرا بلال، پھر کہتی ہے؛ میرا جگر، پھر کہتی ہے میرا سورج پھر کہتی ہے میری ٹھنڈک، پھر کہتی ہے میرا دل، پھر کہتی ہے میرا چاند، میرا تارا۔ وہ صرف بلال کیوں نہیں کہتی۔ کبھی چاند بنایا، کبھی کچھ بنایا، کبھی تارا بنایا، کبھی کچھ بنایا، کبھی تارا بنایا، کبھی دل بنایا، کبھی جگر بنایا۔ صرف بلال کیوں نہیں کہتی، اس لئے کہ پیچھے محبت کو جوش اتنا ہے کہ ایک لفظ سے ادا نہیں ہوتا یا اور مثال سمجھیں بالعکس۔

کہ جب غصہ چڑھ جائے تو پھر ایک گالی سے گزارا نہیں ہوتا پھر کوئی تسبیح پڑھے تب جا کے Cool Down ہوتا ہے یا نہیں!

تو وہ بلال کو کبھی چاند بنا رہی ہے۔ کبھی تارا بنا رہی ہے، کبھی آسمان بنا رہی ہے۔ کبھی سورج بنا رہی ہے، کبھی دل بنا رہی۔ اب دیکھیں ماؤں کو گھروں میں جب وہ بچوں سے باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو کیسے عجیب ان کا انداز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم سے محبت اتنی ہے کہ صرف محمد کہنے سے وہ محبت ادا نہیں ہو رہی۔ تو کہا: تو محمد، تو احمد، تو ماحی تو خاتم، تو حاشر، تو عاقب، تو فاطر، تو ابوالقاسم، تو طٰہٰ، تو یٰس۔

یہ اکٹھے نام: ویسے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بکھرے پڑے ہیں چاروں کتابوں میں وہ سوا پانچ سو ہیں۔ توراۃ سے لے کر قرآن تک سوا پانچ سو اور جو ایک ہی حدیث میں اکٹھے اللہ کی طرف منسوب کئے ہیں وہ دس۔ کہا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، کفر مٹانے والا، میں عاقب ہوں پیچھے آنے والا، میں حاشر ہوں جس کے قدموں پہ حشر ہو گا۔ میں فاطر ہوں پہل کرنے والا میں خاتم ہوں، آخر میں مہر لگانے والا میں ابوالقاسم ہوں، قاسم کا باپ میں طٰہٰ ہوں میں یٰس ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول و آخر ہونے کی توضیح

میں فاطر بھی ہوں، خاتم بھی ہوں۔ یہ عجیب بات ہے۔ جو اول ہو، آخر نہیں ہوتا، جو آخر ہو اول نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اول بھی ہوں آخر بھی ہوں وہ کیسے ہو گئے۔ ترمذی شریف کی روایت میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کب ملی؟ مطلب یہ تھا کہ کس عمر میں ملی! چالیس سال میں پینتالیس سال میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا!

کنت نبیًّا واِنَّ ادم بین الروح والجسد...... ابھی آدم علیہ السلام کے روح اور جس کی کہانی شروع ہو رہی تھی کہ میں نبی بن چکا تھا۔ یہ تو ہو گئے فاطر۔ سب سے ہی پہلے پھر ہو گئے خاتم، سب سے آخر۔ مہر لے کر آئے سب سے آخر میں آئے۔

اسم محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد رکھا جو سب سے زیادہ تعریف کرے تو ایسے تعریف والے ہیں اللہ کے رسول کی جن کی اللہ خود تعریف کرے تو کون اس کی تعریف کر سکتا ہے۔

Marfat.com

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تعریف ہو رہی ہے۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسمیں کھائی جا رہی ہیں۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفائی پیش کرتے ہیں قسمیں کھائی جا رہی ہیں۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب کے آداب سکھائے جا رہے ہیں۔

باقی انبیاء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق

اچھا! اللہ تعالیٰ نبیوں پہ سلام بھیجتا ہے۔ سلامٌ علیٰ نوحٍ فی العالمین نوح علیہ السلام پہ سلام ہو (سورۃ صافات آیت ۷۹ پارہ ۲۳) سلامٌ علیٰ ابراھیم ابراہیم علیہ السلام پہ سلام ہو۔ (سورۃ صافات آیت ۱۰۹ پارہ ۲۳) سلامٌ علیٰ موسیٰ و ھارون موسیٰ و ہارون علیہ السلام پہ سلام ہو۔ (سورۃ صافات آیت ۱۲۰ پارہ ۲۳) سلامٌ علیٰ الیاسین الیاس علیہ السلام پہ سلام ہو۔ (سورۃ صافات آیت ۱۳۰ پارہ ۲۳)

لیکن جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ سلام بھیجا تو یہ نہیں سلامٌ علیٰ محمد تو اتنا ہی کہنا تھا۔ جیسے نبیوں کو بھیجا ایسے ہی سلامٌ علیٰ محمد لیکن اللہ تعالیٰ نے طرز ہی بدل دیا۔

اب پھر مشکل آ گئی کہ اب اس کلام میں کیا خوبصورتی ہے، کیا طاقت ہے۔ اب اس کو میں اردو میں کیسے بتاؤں کہ جب اللہ کہتا ہے: ان اللّٰہ تو کیا کمال کر دیا اس نے، اور ان اللّٰہ و ملٰئکتہ اللہ اور فرشتے۔ اپنا نام دو دفعہ لائے۔

ان اللّٰہ، اللہ...... و ملٰئکتہٗ اور اللہ کے فرشتے...... پھر لفظ ان پھر لفظ اللہ۔

اللہ کی جگہ کوئی صفت لے آتا، رحمٰن، رحیم، قدیر، علیم، خبیر۔ اللہ! گویا آگے بڑھ کے اللہ کہہ رہا ہے کہ میں اللہ خود اور میرے فرشتے بذات خود کیا کرتے ہیں؟

یصلون علی النبی...... اس نبی پہ سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ درود بھیجتے رہتے ہیں۔

یا ایھا الذین آمنو صلوا علیه و سلموا تسلیما. (احزاب:۵۶)

اے ایمان والو! تمہاری زبانوں کو تالے کیوں لگ گئے۔ تم بھی وہ کرو جو تمہارا

Marfat.com

رب اور اس کے فرشتے کر رہے ہیں۔

خلیل علیہ السلام پر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

کس قدر اللہ نے اس آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا. (نساء:۱۲۵)

اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا، مجھے حبیب بنایا اور قسم کھائی:

وعزّتی لاوثرون حبیبی علیٰ خلیلی......

مجھے میرے عزت کی قسم! اپنے حبیب کو اپنے خلیل سے اوپر رکھوں گا۔

عظمت شان حبیب اور ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رب اشرح لی صدری (سورۃ طٰہٰ آیت ۲۵ پارہ ۱۶) مولا! میرا سینہ کھول دے اور اللہ نے اپنے محبوب کو بن مانگے کہا: الم نشرح لك صدرك (سورۃ الم نشرح آیت ۱ پارہ ۳۰) میں نے تیرا سینہ کھول دیا۔ ابراہیم نے دعا کی۔ واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین. (سورۃ الشعریٰ آیت ۸۴ پارہ ۲۳) اللہ میرا نام اونچا کردے۔ بعد کے لوگوں میں۔ اللہ نے اونچا کردیا۔

کما صلیت علیٰ ابراھیم التحیات میں گونجنے لگا لیکن اپنے محبوب کو رب نے بن مانگے کہا: ورفعنا لك ذکرك (سورۃ الم نشرح پارہ ۳۰)...... میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو سب سے اونچا کردیا۔ کیسا اونچا کردیا ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے

لا ذکرك الا ذکرك معی......

اے میرے حبیب! جہاں میرا نام ہوگا وہاں تیرا نام ہوگا۔

جہاں بھی میرا ذکر آئے گا، تیرا ذکر آئے گا۔

امنوا باللّٰہ ورسولہ...... تومنون باللّٰہ ورسولہ...... ومن یومن باللّٰہ ورسولہ...... ومن یعص اللّٰہ ورسولہٗ...... ذالك

Marfat.com

بانهم کفروا باالله ورسوله...... من یحادد الله ورسولهٔ......

من یشافق الله ورسوله......

براءة من الله ورسوله...... (سورة توبہ آیت ا پارہ ۱۰)

اذان من الله ورسوله......

فاذنوا بحرب من الله ورسوله .

دیکھ رہے ہیں، یہ سب قرآن ہے۔ اللہ، رسول اللہ، کہا: جہاں میرا نام آئے گا، وہاں تیرا نام آئے گا۔ ایسا تو رہبر دیا۔ اور بحر و بر پہ آپ کی نبوت کا نقش قائم کیا۔ پہچان کروا دی، بے جان، بے جان۔

جھاڑیوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پردہ کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سامنے جھاڑیاں تھیں۔ چھوٹی، چھوٹی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو استنجا کا تقاضا ہوا تو کوئی ایسی جھاڑی نہ تھی کہ جس کے پیچھے بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں بیٹھ سکتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ سے کہا جابر! ان جھاڑیوں سے کہو اللہ کے رسول کے لئے اکٹھی ہو جاؤ۔ لے بھائی! آج کی امت اپنے نبی کی، نبی کی نہیں مانتی، وہ جھاڑیاں بھی اپنے نبی کی مان رہی ہیں۔ یہ لاہور والے نہیں مانتے کہ جی! جھوٹ کے بغیر کام نہیں چلتا اور یہاں جھاڑیاں مان رہی ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اجمعو علیٰ رسول الله، کہ اکٹھی ہو جاؤ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

ایک دم بھاگتی ہوئی آئیں اور سب اکٹھی ہو کر ایک گنجان سا درخت بن گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اوٹ ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔ اٹھ کے آ گئے تو ہر جھاڑی اپنی جگہ جا کر فٹ ہو گئی۔

بھٹکے ہوئے راہی

ایسا تو اللہ نے ہمیں رہبر بنا دیا۔ اب اس کی رہبری کو چھوڑ کر ہم دھکے کھائیں تو سڑکوں پہ آوارہ نہیں پھریں گے تو اور کیا ہو گا۔ کٹی پتنگ کی طرح، پتہ نہیں کس تار میں پھنسنا

Marfat.com

ہے۔ کس جھاڑی میں اٹکنا ہے۔ کس بچے کے ساتھ میں آنا ہے۔ کچھ پتہ نہیں۔ ساری امت آج کٹی پتنگ کی طرح ہے۔ اسباب کی دنیا آج ہم تھوڑے نہیں۔ بہت زیادہ اسباب ہیں۔ پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کٹے ہوئے ہیں۔ بھٹکے ہوئے راہی ہیں۔

جس کشتی کا طوفانی موجوں میں گھاٹ گم ہو جائے۔ جیسے وہ ملاح اضطراب اور پریشانی میں کبھی افق دیکھتا ہے کبھی کنارے ڈھونڈتا ہے کہ مجھے اترنا کہاں ہے؟ اس سے زیادہ امید بھٹک چکی ہوتی ہے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر انہیں پتہ نہیں کہ ان کی منزل کہاں ہے؟ انہیں پتہ نہیں کہ کوئی ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی کشتی کو کنارے اور ان طوفانی موجوں میں سے نکال سکتا ہے۔ جو انہیں غرق کرنے کے پیچھے پڑ رہے۔ انہیں کو اپنا رہبر بنائے پھر رہے ان سے بڑا نادان کون ہوگا۔

جہالت کا دور دورہ ہے۔ ویسے تو رات کے اندھیرے میں سڑکوں پر بھی روشنیاں ہیں اور دل میں وہ اندھیرا ہے جسے سورج کی چمک دار شعاعیں بھی آج دور کرنے سے قاصر ہیں۔ رات کو بھی سڑکوں پہ پاں پاں ہو رہی ہے اور دلوں میں ایسی ویرانیاں ہیں کہ سندھ کا صحرا بھی اپنی ویرانی میں اس کے سامنے مات کھا چکا ہے۔

تبلیغ کا کام کوئی جماعت نہیں کہ تبلیغی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جڑنے کی محنت ہے۔

یہ ہر مسلمان پہ فرض ہے کہ اپنا ہاتھ دو، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں۔ نفس و شیطان کے ہاتھ میں دے کر مر گئے، ہم لٹ گئے، تو جنہیں اپنے اسلام پہ فخر نہ ہو۔ جنہیں رہبر کامل، ہادی کامل واکمل صلی اللہ علیہ وسلم جس کی نبوت میں آنے کے لئے نبیوں نے خواہش کی ہو۔

فضیلتِ اُمتِ محمدیہ ﷺ

موسیٰ نے کہا: یا اللہ! میری اُمت سے اچھی اُمت بھی کوئی ہے؟ بادل کا سایہ کیا۔ من و سلویٰ کھلایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محبوب کی امت کو تیری ساری امت پر اور

Marfat.com

ساری امتوں پر عزت حاصل ہے جو مجھے اپنی مخلوقات پہ حاصل ہے۔ موسیٰ کہنے لگے: یا اللہ پھر تو وہ مجھے ہی دے دے۔ کہا: نہیں وہ تو میرے محبوب کی ہے۔ اچھا پھر مجھے اس میں سے بنا دے۔ کہا ان میں سے بھی تو نہیں بن سکتا۔ کہا: اچھا! مجھے ان کی آواز ہی سنوا دے۔ کہا آواز سنو۔ تو اللہ نے فرمایا: یا امت احمد: اے احمد کی امت۔ تو ساری امت نے کہا: لبیك اللهم لبیك. تو موسیٰ کہنے لگے: یا اللہ! کیا خوبصورت نغمہ ہے اس امت کا۔ اللہ نے فرمایا: یہ وہ امت ہے جن کے ہاتھ اٹھنے سے پہلے ان کی دعائیں قبول کروں گا۔

لشکرِ صحابہ کا سمندر میں سے پار ہونا:

پندرہ لاکھ آدمی اکٹھے ہوتے ہیں اور دس لاکھ آدمی رمضان شریف میں ختم قرآن میں اکٹھے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ ہوتا ہی کچھ نہیں۔ کیوں؟ تار کٹا ہوا ہے، تار نہیں جڑا ہوا، تار جڑا ہوا ہوتا پھر یا اللہ کی صدا ہوتی۔ پھر دیکھو کیا ہوتا۔ انہوں نے تار جوڑ لیا تھا۔ وہ تار ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر میں تھا اور علاء بن حضرمیؓ چار ہزار کا لشکر لے کر کھڑے ہوئے تھے۔

ہیں! کشتیاں کوئی نہیں۔ کشتی بنائیں یا کہیں سے حاصل کریں اور جزیرے تک پہنچنے کے لئے چوبیس چھتیس گھنٹے درکار ہیں۔ اتنے میں دشمن مستعد ہو جائے گا۔ اترے دو نفل پڑھے۔ اے اللہ! تیرے غلام تیرے راستے میں۔ ہمیں پار لگا دے۔ سموا اللہ واقتحموا۔ کہا: بسم اللہ پڑھو اور کود جاؤ۔ سمندر میں۔ آگے کوئی بی۔ آر۔ بی نہر نہیں تھی تو جو کہہ رہا ہے کود جاؤ۔ سمندر تھا۔ کسی نے نہیں کہا: خودکشی حرام ہے۔ مرّوانا چاہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: فسمینا ہم نے کہا: بسم اللّٰہ و اقتحمنا: اور ہم نے اپنے گھوڑے ڈال دیئے۔ و ابرنا: اور اللہ نے ہمیں پار لگا دیا۔

فما بل الماء اسفل خفاف ابلنا...... اور پانی ہمارے اونٹ کے پاؤں بھی تر نہ کر سکا۔ تو تار جوڑو۔ تار ہی نہیں جوڑا ہوا۔

تو تبلیغ وہ محنت ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انسان کا تعلق جڑ جاتا ہے اور اسے منزل مل جاتی ہے۔ اسے منزل کا پتہ چل جاتا ہے، مجھے جانا کہاں

Marfat.com

ہے؟ میں راہی کہاں کا ہوں! مسافر کہاں کا ہوں! ایسا کامل اکمل۔

دربارِ رسالت ﷺ میں ایک بدو کی گفتگو

ایک بدو آیا، کہنے لگا: اے محمد! تیری تین باتیں بڑی عجیب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا؟ کہنے لگا تو کہتا ہے تیرا دین ہم قبول کرلیں گے، باپ دادا کو چھوڑ دیں گے۔ بھلا کوئی باپ دادے کا دین بھی چھوڑتا ہے۔ اچھا اور کیا ہے؟

کہا: تو کہتا ہے سارا عرب تیرا کلمہ پڑھ جائے گا۔ تو کہتا ہے روم، فارس سب تیرے غلام ہو جائیں گے۔ ہمیں روٹی کھانے کو نہیں ملتی تو ہمیں قصے سناتا ہے، خوابوں کے عرب وعجم ہمارا غلام ہو جائے گا۔ کہا: اچھا! تیسری کیا ہے؟ کہا: تو کہتا ہے مر جائیں گے، مٹی ہو جائیں گے پھر زندہ ہو جائیں گے۔ کوئی مر کے بھی لوٹ کے آیا؟ کوئی دکھا تو دے جو مر کے واپس آیا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھے زندگی دے گا اور تو دیکھے گا کہ سارا عرب میرا کلمہ پڑھے گا اور تو دیکھے گا قیصر و کسریٰ فتح ہوں گے۔

باقی رہی تیسری بات، قیامت کا دن ہوگا۔ تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری آج کی بات تجھے اس دن یاد دلاؤں گا۔ وہ ایسا مضبوط تھا۔ کہنے لگا: میں مانتا ہی نہیں اور واپس چلا گیا۔ فتح مکہ ہوا تو سارا عرب اسلام میں آ گیا۔ پھر بھی نہ مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرما گئے۔ ادھر صدیقی دور میں یرموک کی فتح ہوئی ادھر انتقال ہو رہا ہے۔ ادھر فتح ہوئی اور پھر فاروقیؓ دور میں قادسیہ کی لڑائی ہوئی۔ ادھر ایران ٹوٹ گیا۔ ادھر روم ٹوٹ گیا۔ تو بدو کہنے لگا اب تیسری بھی ہو ہی جائے گی۔ دو تو میں نے دیکھ لیں۔ تو پھر مسلمان ہوا اور ہجرت کر کے مدینے آیا۔ حضرت عمرؓ اس کو ملنے جایا کرتے تھے۔ خصوصاً مسجد میں آتا تو اس کا اکرام فرمایا کرتے اور یوں کہا کرتے: یہ وہ شخص ہے جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرا ہاتھ پکڑ کے تجھے یاد دلاؤں گا تو جس کا حشر کے دن اللہ کا رسول! ہاتھ پکڑ لے گا تو جنت میں پہنچ جانے سے پہلے نہیں چھوڑے گا، لہٰذا یہ تو پکا جنتی ہے۔

تو بھائی! تبلیغ میں کیا کہہ رہے ہیں۔ اس ہاتھ کو نفس سے چھڑا لیں۔ شیطان سے

Marfat.com

چھڑالیں۔آج کی روایتی زندگی سے چھڑالیں اور اللہ کے رسول کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دیں۔اس کی پرواز عرش سے بھی اوپر ہے۔آپ کو بھی وہیں پہنچادے گا۔

ضرورت تربیت:

اب یہ نافذ کرنے سے نہیں ہوگا بھائی کل سے سارالاہور محمدی بن جائے۔یہ کوئی ایسا نظام اسلام میں کوئی نہیں ہے کہ ادھر سے ڈالا بدمعاش اور راتوں رات مشین میں ڈال کر ادھر سے نکال دیا جنید بغدادیؒ ایسا نظام کوئی نہیں ہے اسلام میں اللہ نے دنیا کو دارالاسباب بنایا ہے۔یہاں اسباب کی رعایت کے ساتھ کائنات کو چلایا ہے تربیت کے بغیر انسان بنایا ہے۔یہاں اسباب کی رعایت کے ساتھ کائنات کو چلایا ہے۔تربیت کے بغیر انسان دین پہ نہیں چل سکتا۔ہم آج کل تو تین سال کا فیڈر منہ میں ہوتا ہے بچے کو سکول میں ڈال دیتے ہیں۔تین سال سے بچے کو سکھانا شروع کرتے ہیں اور پچیس برس انتظار کرتے ہیں اس کے ڈاکٹر بننے کے لئے انجینئر بننے کے لئے کوئی آپ جیسا دیہاتی سادہ نظر آیا کہ جی میری بڑھاپے کی اولاد ہے،بس اس کو اگلے سال ہی ڈاکٹر بنادو۔ایسا آپ کو کوئی نہیں نظر آئے گا۔کوئی ان پڑھ سے ان پڑھ آپ کو دیہاتی ایسا نظر نہیں آئے گا جو آج بیج ڈال کے کل جھولی لے کے بیٹھا ہو کہ انشاء اللہ کل تو پھل لگ ہی جائیں گے کوئی آپ کو ایسا ان پڑھ نظر نہیں آئے گا۔کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کائنات میں اللہ نے تربیت کا نظام چلایا ہے۔

تربیت اور تدریج،تربیت اور آہستہ آہستہ تربیت،یہ بچہ چالیس سال میں جا کے ساری چیزیں مکمل کرتا ہے۔پیدا ہوتے ہی عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہر کوئی کیوں نہیں بولتا کہ اللہ پاک نے خود اسباب کی رعایت کی ہے۔تو ہمیں بھی اس کا سبق دیا گیا کہ اگر مجھ سے اور میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق جوڑنا ہے تو یہ نافظ کرنے کی نہیں محنت کرنے کی چیز ہے۔نہ دل میں اللہ اور اس کا رسول تو اوپر والا کیسے دل میں محبت ڈالے گا۔کچھ دیر چلے پھر لاٹھی ماری چلو وہ تھوڑی دیر چلے گا۔پھر لاٹھی ماری چلو وہ ایسا ہی چلے گا۔پھر آخر آپ ہی تھک جائیں گے کہ یہ نہیں چلنے کا اور اگر اس کا تار ادھر جوڑا اور خالی اشارہ کریں ٹک۔یہ چل رہا پھر اشارہ کریں یہ رک رہا۔

Marfat.com

فروخت شدہ مسلمان

جب اللہ و رسول سے تعلق جڑے گا تو اللہ کہے گا کہ چلو! تو یہ جان لگائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: رک جاؤ تو جل تو جائیں گے پر آگے نہ بڑھیں گے۔ ہم تو سارے بک رہے ہیں جیسے جانور نہیں بکتے، دل بک رہا، پھیپھڑے بک رہے۔

زبانیں، سریاں بک رہیں۔ ہاتھ بک رہے، بھائی دستی کاٹ کے دینا۔ آج ہاتھ بک رہا ہے کہ اتنے پیسے دے دو ڈاکہ زنی کروالو، قتل کروالو چوری کروالو۔

پاؤں بک رہے ہیں۔ کہا: اتنے پیسے دے دو ناچ کے دکھا دیں گے۔ زبانیں بک رہی ہیں، اتنے دے دو جھوٹی گواہی دے دیں گے۔ دماغ بک رہے ہیں اتنے پیسے دے دو تیرا غلط مقدمہ ہم لڑیں گے۔

بک گئے جیسے سریاں بک گئیں بکرے کی اور زبان بک گئی، دل بک گیا اور پھیپھڑے بک گئے اور دستی طلک گئی اور ران بک گئی۔ آپ بھی بکے پڑے ہیں۔ اتنے پیسے دے دو لے لو ٹیکنالوجی۔ سب سب خطرناک ٹیکنالوجی اس وقت کے بڑے سائنس دان مسلمان ہیں جو امریکہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کا آخری حربہ ہمیں ہی مارنے کے لئے استعمال ہونا ہے۔ لیکن ان کو تین تین چار چار لاکھ ڈالر مل رہے ہیں وہ کہتے ہیں ہماری بلا سے جس پہ مرضی پھینک دو۔

بکاؤ مال:

احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کی لڑائی ہوئی تو مرہٹوں کا جو توپ خانہ کا سردار تھا اس نام تھا ابراہیم ڈاڈی، مسلمان اور شکست ہوئی تو گرفتار ہوا۔ اسے کہا تجھے مسلمانوں پہ گولے چلاتے شرم نہ آئی! کہا میں تو سپاہی ہوں جو پیسے دے گا اس کے ساتھ لڑوں گا کہا تیرے تن کو تیرے سر پہ رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ظالم کو بدمعاش کو قتل کروایا۔

اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نہیں جڑے ہوئے تو ہم بکاؤ مال ہیں بکاؤ مال کوئی خرید لے گا۔

Marfat.com

مظلوم انسانیت کا مداوا

آپ دیکھتے نہیں بہاو لنگر ہماری جماعت گئی۔ ایک جج ملا، کہنے لگا۔ یہاں بیان کریں، عدالتوں میں جو ظلم ہو رہا ہے پاکستان میں وہ کسی جگہ نہیں ہو رہا۔ جتنا یہاں مظلوم پستا ہے اتنا پورے پاکستان میں نہیں پستا۔ ان کو بتاؤ کچھ تمہارا ابھی حساب ہونے والا ہے اور تم پر بھی ایک عدالت قائم ہونے والی ہے۔

کیونکہ اس کے ساتھ نہیں جڑے جس نے منزل بتانی تھی۔ جس نے انسانیت کا سراغ بتایا۔ جس نے منزل کا نشان بتایا۔

جو خود انگلی سے پکڑ کے لے چلا۔ پیٹ پہ پتھر باندھ لئے تن پہ جوڑا ایک ہے کوئی ایسا بادشاہ تو دکھاؤ جس کے ہاتھ میں ساتوں زمینوں کی چابیاں ہوں اور پھر وہ پیٹ پہ پتھر باندھ کر بیٹھا کوئی۔ کوئی مالدار تو دکھائیں جس کے سامنے احد پہاڑ ہاتھ جوڑ کے کھڑا ہو۔ یا رسول اللہ! اشارہ ہو تو میں سونا بن جاؤں اور پھر وہ بیٹھ کے نماز پڑھ رہا ہو اور حضرت ابو ہریرہؓ پوچھیں! میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ بیٹھ کے کیوں نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ہریرہؓ بھوک اتنی ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔

کوئی ایسا بادشاہ تو دکھائیں، کوئی ایسے اقتدار والا تو دکھائیں اور ایسے اختیار والا تو دکھائیں، وہ اشارہ کرے تو جنت کے جوڑے زمین پہ آ جائیں اور آسمان سے سونا چاندی اس کے گھر پہ برسے اور پھر وہ ایسے پیٹ پہ پتھر باندھ کے اور ایک جوڑے میں زندگی گزار دے اور اپنے کپڑے خود دھوئے۔

بلالؓ آ گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز کا وقت ہو گیا۔ کہ: میرے تو ابھی کپڑے ہی نہیں سوکھے۔ سوکھیں گے تو آ کے نماز پڑھاؤں گا۔ ایسی طاقت والا جس کے اشارے پر پہاڑوں کا فرشتہ دشمنوں کو سرمے کی طرح پیس کے رکھ دے۔ اتنا اختیار جو رکھتا ہو اور پتھر کھا کے زخم کھا کے، بے ہوش ہو کے گرے ایسی بے بسی کا عالم کہ طائف کے پہاڑ رونے لگے اور ساتوں آسمان کے فرشتے رونے لگے۔

Marfat.com

جب آپ کو پتھر پڑنے لگے جس کی بے بسی پر، جس پہ ظلم کو دیکھ کر پتھر بھی روئے ہوں وہ ظلم کے ساتھ ظلم ہوگا اور جس کو اتنا اختیار حاصل ہو کہ انہی پہاڑوں میں ان کو سرمہ بنا دے۔ پھر وہ کہے، اچھا! یہ نہیں تو ان کی نسل تو کلمہ پڑھے گی۔ کوئی ایسا دنیا نمونہ پیش نہیں کر سکتی۔ اب اس کے پیچھے تو چلتے نہیں پھر کس کے پیچھے چلیں گے؟ پھر نفس اور شیطان ہوں گے اس کے پیچھے چلیں گے اور انہوں نے تو جہنم کو پہنچانے کا طے کیا ہوا ہے ہمیں تو۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ کا سلام:

بھائیو! ان کے پیچھے چلیں جن کے پیچھے چل کے منزل ملتی ہے۔ یہ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاریوں کو دیکھو کہاں اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ہے۔ اللہ کے دروازے پہ حاضری دینے کے لئے ابوبکرؓ کیا کرتے چار دکانیں تھیں تو چالیس بنا لیتے۔ اس سے زیادہ کیا کرتے لیکن جب سب کچھ لگا دیا۔ تن، من، دھن، اپنے آپ کو قربان کر دیا اور یہ خدیجہؓ نہ ساتھ دیتیں تو کیا ہوتا! کتنی مال دار مکہ کی عورتیں مر گئیں۔ کیا ہوا جب سب کچھ لگا دیا تو جبرائیل کو اللہ نے دوڑایا کہ جاؤ خدیجہ کو میرا سلام پیش کرو۔ دنیا کی پہلی خاتون، پہلی ہستی، دنیا کی نبیوں کی جس کو اللہ نے سلام پیش کیا، خدیجہ رضی اللہ عنہا۔ اس کے بعد ابوبکرؓ ہے جس کو تبوک کے موقعہ پر اللہ نے سلام پیش کیا۔ ادھر جب خدیجہؓ کا گھر خالی ہوا تو اللہ نے سلام بھیجا۔ ادھر جب تبوک میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گھر خالی ہوا تو اللہ نے سلام بھیجا۔ بتاؤ انہیں بچے نظر نہیں آتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اللہ کا سلام:

مقابلہ رہتا تھا ناں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آج تو میں بڑھ جاؤں گا چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تنگی ہے، میرے پاس پیسے ہیں۔ آج موقعہ ہے بڑھنے کا پھر نہیں بڑھنے کا تو انہوں نے اپنے گھر کے سارے مال کو آدھا کر کے آدھا گھر چھوڑا، آدھا ساتھ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تو پہلے ہی پتہ تھا کہ انہوں نے سب کچھ لے کے آنا ہے۔ لیکن جب مال سامنے رکھا تو عمر رضی اللہ عنہ کا زیادہ اور ابوبکرؓ کا تھوڑا۔ اب اگر اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کا رسول سوال کرتا کہ کتنا ہے؟ تو عمرؓ جیت جاتے اور ابو بکرؓ ہار جاتے اور سوال بھی یہی ہونا چاہئے۔

یہ جو کوئی آ کے مسجد ابراہیم میں چندہ دے یا جامعہ اشرفیہ میں چندہ دے تو وہ مولوی صاحب کہیں پیچھے کتنا چھوڑ کے آئے تو وہ لڑ پڑے گا، ان سے وہ یہی پوچھے گا جی کتنے کی رسید کاٹوں؟ سو روپے کی، ہزار روپے کی یا پانچ سو کی۔ یہ پوچھے گا کہ پیچھے بنک میں کتنا چھوڑ کر آئے ہو تو وہ لڑ پڑے گا۔ تو سوال تو اس موقع پر یہ ہونا چاہئے تھا کہ عمر! کتنا ہے؟ ابو بکرؓ کتنا ہے۔ یہ سوال ہوتا تو عمرؓ جیت جاتے اور ابو بکر ہار جاتے۔ گویا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہے کہ ابو بکر کیا کر کے آیا ہوا ہے اور وہاں کثرت کو نہیں دیکھا جاتا، کیفیت کو دیکھا جاتا ہے۔ تو آپ نے سوال بدل دیا۔ سوال بدل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: عمرؓ پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ حضرت عمرؓ تو وہیں بیٹھ گئے۔ کہا: میں تو ہار گیا چونکہ انہیں پتہ تھا کہ ابو بکر پیچھے کچھ نہیں چھوڑے گا۔ کہا: عمرؓ پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے مری، مری آواز میں کہا: جی آدھا چھوڑ کر آیا ہوں۔ آدھا لے کر آیا ہوں۔ انہیں پتہ لگ گیا کہ میں ہار گیا۔

ابو بکرؓ پیچھے کیا چھوڑ کر آئے؟ کہا: ترکت اللہ رسول: پیچھے اللہ اور اس کا رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ باقی سب کچھ لے کر آیا ہوں۔ بس اس موقع پر عرش کے دروازے کھلے اور جبرائیل آئے، دوڑے ہوئے۔ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ (عزوجل) ابو بکرؓ کو سلام پیش کرتا ہے۔

سنت سے دوری

تو ہم ان کے پیچھے چل کر ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم صرف اونٹوں کے زمانے کے لئے ہے۔ جس کی ذاتی پرواز ایسی ہو کہ عرش بھی پیچھے رہ جائے ذاتی پرواز نہ راکٹ، نہ جہاز، بغیر راکٹ اور جہاز آسمانوں کو چیرتا ہوا جو اللہ کے سامنے پہنچ جائے اس کے پیچھے چل کر ہم ناکام ہو جائیں گے۔

Marfat.com

کیا جہالت کا دور دورہ ہے۔

مدت ہوئی صیاد نے چھوڑا بھی تو کیا
تابِ پرواز نہیں، راہِ چمن یاد نہیں

اور لاہور ایسے پنجرے میں بندھ گیا۔ دنیا کی محبت میں ایسا بندھ گیا کہ اڑنے کے قابل ہی نہیں اور چھوڑا بھی جائے تو پتہ ہی نہیں آئے کہاں سے ہیں؟ کس باغ کے پنچھی ہیں؟ تو تبلیغ کوئی جماعت نہیں ہے کہ ہم آپ کو تبلیغی جماعت میں شامل کر رہے ہیں۔ اچھا! ہمیں کیا ملے گا آپ کو تبلیغی جماعت میں شاملہ کر کے ہمیں کیا ملے گا۔

دنیاوی اگر مفاد دیکھے جائیں، کیا ملے گا۔ کچھ بھی نہیں۔ بھائی! نہ تو ہم آپ کو اپنا مرید بنا رہے ہیں کہ مرید ہو جائیں گے تو ہم بھی کہیں گے بہت پیر ہیں اور نہ کوئی بعد میں آپ کے پیچھے جاتے ہیں کہ ہماری جماعت الیکشن میں حصہ لے رہی ہے آپ ووٹ دے دیں نہ یہ کہیں گے کہ ابراہیم مسجد بن رہی ہے تھوڑا سا اس میں چندہ ہی دے دیں۔

عاشقِ رسول بنیں

تو بھائی! یہ سر کھپانا اور چھ سات براعظموں میں لوگ دھکے کھا رہے ہیں، اپنے پیسے پہ۔ لالیاں میں ہم گئے تو ایک آدمی کو میں سلام کرنے لگا۔ اس نے ہاتھ پیچھے کر لئے۔ بھائی کیا ہوا! کہا: آپ سے سلام کرنا ہمارے مذہب میں جائز نہیں۔

میں نے کہا: بھائی! ہمارا قصور کیا ہے؟ کہا: آپ گستاخ رسول ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اخلاق یہ ہیں کہ کافر کو بھی گلے لگالیا۔ کافر مہمان آیا تو اس کا پاخانہ دھویا تو یہ اخلاق آپ نے کہاں سے سیکھے ہیں کہ گھر آئے ہوئے مہمان کو سلام کا جواب نہ دیں آپ نے تو منافقوں کے سلام کا بھی جواب دیا۔ عبداللہ بن ابی کا جنازہ پڑھ دیا۔ تو یہ آپ کو اخلاق کس نے سکھائے ہیں۔ یہ کونسا عشقِ رسول ہے، جو گھر چھوڑے، جان کھپائے، مال کھپائے، دھکے کھائے گالیاں کھائے وہ ہو گیا گستاخ۔ جو گھر بیٹھ کے ٹانگ پہ

Marfat.com

ٹانگ رکھ کے اپنی دنیا کمائے وہ ہوگیا عاشق۔ کوئی اپنی عقل بھی تو آدمی استعمال کرے کہ کوئی معیار بھی تو ہو یا خالی سنی سنائی کے پیچھے چل پڑنا۔ بات میں اگلی بتانا چاہتا ہوں۔

تو کہنے لگا: ہمیں سب پتہ ہے۔ آپ ہر جگہ کاپیوں پہ لوگوں کے نام لکھتے ہیں اور اس سے آگے رائیونڈ میں رجسٹروں پہ چڑھاتے ہیں پھر ایک دن آپ لوگ سیاست میں کود پڑیں کہ یہ دیکھو ہماری اکثریت ہوگئی۔ حکومت ہمیں دے دو۔ یہ 1980ء کی بات تمہیں بتا رہا ہوں بیس سال ہوگئے بیس سال تک تو ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

ہم آپ کو تبلیغی جماعت میں شامل کر رہے۔ یہ تبلیغ کے نام پر ایک محنت چل پڑی۔ جس پر ہم جان، مال کھپا کر نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ لوگوں کا رخ اللہ کی طرف پھر رہا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر رہا ہے۔

تبلیغ کے ذریعے انقلاب دل

منڈی بہاؤالدین جماعت گئی۔ مولوی صاحب کہنے لگے: نکل جاؤ تم سب مدرسوں کے مخالف ہو۔ میں نے کہا وہ کیسے! کہنے لگے۔ یہ ہمارا تاجر پہلے ہمیں ہزار روپے چندہ دیتا تھا۔ جب سے چلہ لگا لے آیا ہے سو روپیہ دیتا ہے۔ اچھا! بلاتے ہیں جی اس کو! بلایا کہا: یہ تو نے کیا کیا!

کہا جی پہلے جھوٹ پہ کاروبار تھا۔ جب سے سن کے آیا ہوں جھوٹ بھی حرام، سود بھی حرام، اب سچ پہ کرتا ہوں تو روٹی بھی مشکل سے پوری ہوتی ہے۔ اس میں سو روپے انہیں دیتا ہوں۔ اگر یہ کہتے ہیں تو پھر وہی شروع کر دیتا ہوں۔ ان کو دوں گا خود بھی کھاؤں گا۔

صوبیدار، وقت کا ابدال بن گیا:

بہاولنگر میں ہمیں ایک صوبیدار ملا۔ کہنے لگا: جی! جب سے چلہ لگایا ناں تو سارے غلط راستوں سے پیسہ کماتے تھے۔ وہ چھوڑ دیا۔ تو میرا افسر مجھ سے کہنے لگا: تمہارا گزارا اس طرح کیسے ہوتا ہے؟ میں نے کہا: جی طے کر لیا ہے کہ کرنا ہے، اس لئے ہوتا ہے۔ کہا: نہیں مجھے اس تنخواہ میں مہینے کا بجٹ بنا کے دکھاؤ جو تمہیں تنخواہ مل رہی ہے۔

Marfat.com

کہا: جی پھر سن لیں۔ جب سے چلہ لگایا ہے دو سال ہو گئے ہیں۔ میرے گھر میں سالن نہیں پکا۔ سالن کے پیسے ہی نہیں بچتے ہم روکھی روٹی کھا کر اپنا گزارا کرتے ہیں۔ دو سال سے ہم نے گھر میں سالن نہیں پکایا پیسے ہی نہیں، حرام کھانا نہیں، نہ کھلانا ہے۔

اتنی بڑی قربانی، دیکھنے میں یہ صوبیدار اور اندر میں یہ ابدال ہے۔ بڑے بڑے اولیاء کرام اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ جو مسجد میں بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہے ہیں۔

انقلابی کام

تو یہ تبلیغ کا کام اصل میں انقلاب ہے۔ انقلاب کا لفظی مطلب ہے۔ دل کی کایا پلٹ جان دل کا، پھر اس کو مجازاً حکومت پر بھی بولا جاتا ہے۔ انقلاب آ گیا، انقلاب آ گیا۔ حکومت بدل گئی۔ لیکن اصل انقلاب، قلب، قلب کا بدل جانا۔ تبلیغ دنیا کا سب سے بڑا انقلابی کام ہے۔ اس وقت لوگوں کے دلوں کی دنیا ایسے بدل جاتی ہے جیسے اندھیرے میں سے کوئی سورج نکل آیا ہو۔

(کینیڈا کے شہر) ٹورنٹو سے ہم آ رہے ہیں۔ دو اگست کو ہماری واپسی ہوئی۔ جرمنی، امریکہ، پھر کینیڈا، ساؤتھ امریکہ، انگلینڈ، یہ سارا دو مہینے کا تقریباً ہم سفر کر کے آئے ہیں۔ ٹورنٹو میں میرا بیان تھا مستورات میں۔ تو جب میں بیان کر کے باہر نکلا تو مستورات بھی نکلیں۔ ڈھائی تین سو عورتوں میں سے کوئی عورت بے پردہ نہیں تھی، سب برقعوں میں۔ ٹورنٹو میں۔ جہاں بیس سال پہلے یہ تصور نہیں کیا جا سکتا تھا کہ عورت کو یوں دیکھا جائے گا۔

جہاں انسانیت بھی شرمائے اور نظریں چرائے وہاں ایسے نمونے نظر آئیں۔ کتنا بڑا انقلاب ہے۔

پھر انگلینڈ میں، لندن میں ایک جگہ بیان تھا۔ ایک محلہ میں وہاں کوئی چار، پانچ سو مستورات تھیں۔ ایسے ہم بیان کر کے باہر نکلے تو مستورات بھی باہر نکل رہی تھیں تو سب برقعے میں۔ ایک عورت بھی مجھے برقعے کے بغیر نظر نہیں آئی۔

یہ انقلاب ہے، خاموش انقلاب۔ درخت روزانہ بڑھتا ہے، کبھی شور ہوا؟ آپ

Marfat.com

کے سامنے بڑھتا ہے، کبھی سنائی دیا؟ کوئی شور سنائی دیا، روزانہ بڑھتا ہے۔ تبلیغ خاموش انقلاب ہے۔ یہ ہو، ہا، کے بغیر درخت کی طرح بڑھ رہا ہے۔ تو بھائیو! اللہ سے اپنا دل لگا لیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیں۔ دنیا بنانی ہو، آخرت بنانی ہو، راستہ یہی ہے اور کوئی نہیں۔ اب یہ بات ہر مسلمان کو سمجھانا اور پوری دنیا کے غیر مسلموں کو سمجھانا ہمارے ذمے ہے۔ اس وجہ سے ہم باہر پھرتے ہیں اور یہ پھرنا ہمارے مقدر میں اور ہمارے اوپر فرض کر دیا گیا ہے۔

جیسے محاذ کا سپاہی صرف اپنے بچوں کو سامنے رکھنے کا نہیں ہوتا۔ اس کے سامنے پندرہ کروڑ انسان ہوتے ہیں۔ لہٰذا اسے گھر چھوڑنا ہی ہے اور اسے محاذ پر جمنا ہے۔ ساری دنیا کی گمراہی اور کفر کے ازالے کے لئے اللہ نے ہم سے قربانی مانگی ہے، گھر چھڑوانے کی۔ پہلوں سے نہیں مانگی، ہم سے مانگی ہے۔ اس لئے ہماری بسم اللہ ہی زبردست ہوئی۔ ایسی عجیب ہوئی کہ کیا کہنے کہ اس امت کی ماں کو ایک لق و دق میدان، کالے پہاڑوں کے اندر اکیلے چھڑوا دیا اس سوال کا چار ہزار سال پہلے جواب دے دیا۔ بیوی بچے چھوڑ کے چلے جانا کہاں ہے۔

سیدہ ہاجرہؓ کی ہجرت

ہماری ماں کو دیکھو! ہاجرہ کو جس کو ابراہیمؑ جیسا محبوب خاوند ملا ہو۔ فلسطین جیسی خوبصورت سرزمین ملی ہو۔ چشموں سے، پھلوں سے، سبزے سے مزین، مصر کی شہزادی ہو۔ فلسطین کے مخمل پوش پہاڑوں میں رہتی ہو۔ سبز پوش پہاڑوں میں رہتی ہو اور اس کو وہاں سے نکال کر پانچ ہزار سال پرانا مکے کا جو ماحول ہو اس میں اکیلی کو وہ بٹھا کے جا رہے ہوں۔ کوئی ہے کرنے والی بات اور وہ حیران پریشان ہو کہ کہاں چھوڑ کے جا رہے ہو۔

الی من تکلنا...... کس کے سہارے چھوڑ کے جا رہے ہو۔

یہاں سے ہماری بسم اللہ ہے تاکہ پتہ چلے قیامت تک کے لئے کہ یہ امت وہ ہے جو اللہ کے پیغام کے لئے گھر چھوڑے گی۔ مائیں بھی چھوٹیں گی، باپ بھی چھوٹیں گے،

Marfat.com

بیویاں بھی چھوٹیں گی۔ اولاد بھی چھوٹیں گی، کام جو دے دیا۔

ابراہیمؑ کا امتحان اور اولاد کی محبت:

اور ایسا سنگین منظر تھا، خوفناک منظر تھا، جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تو ابراہیمؑ خاموشی سے چلے گئے۔ کچھ بھی نہیں بولے لیکن جب بچے اور بیوی کو چھوڑا اور پہاڑ سے نیچے اترے تو ایسے قدم وزنی ہو گئے کہ چلنا مشکل ہو گیا۔ تو اونٹنی سے نیچے اتر گئے اور ہاتھ اٹھائے۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بِوَادٍ غیر ذی زرع عند بیتك المحرم. (ابراھیم: ۳۷)

اے اللہ! تو نے کہا میں نے چھوڑ دیا۔ تیرے حوالے۔ آگ میں ڈالتے ہوئے دعا نہیں مانگی کہ مجھے بچالے حالانکہ اپنی جان تو سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔

ایسا منظر تھا کہ ابراہیم جیسا پہاڑوں والا جگر اور آسمان کی وسعت جیسا سینہ رکھنے والا بھی بے قرار ہو کے اتر گیا۔

اے اللہ! تو ہی بچا۔ مجھے ابھی یاد آ گیا جبرائیل ساتھ تھے، کہا: نکلو۔ کہاں؟ جہاں میں کہوں۔ یا اللہ! مجھے کیا پتہ کہاں جانا ہے؟ کہا: جبرائیل آ رہا ہے، تجھے راستہ دکھائے گا۔ جبرائیل ساتھ چلے۔ جب تنہائی اور وحشت اور خوف کی پوری شکلیں انتہاء کو پہنچ گئیں۔ کالے پہاڑوں کے اندر ایک وادی کہا: یہاں چھوڑو۔ تو ابراہیم ایک دم تڑپ گئے۔ یہاں؟ آگ میں جا رہے، نہیں تڑپے۔ جبرائیل کہہ رہے: کچھ مانگو۔ کہا نہیں مانگتا تو بھی مخلوق ہے اور جب جبرائیل نے کہا: یہاں چھوڑ دیں۔ نہ پانی، نہ کوئی ساتھی۔ یہاں چھوڑ دوں۔

کہا: ہاں! آپ کے رب کی منشاء ہے۔ یہاں چھوڑ دیں۔ اس ماں کی گود میں ایک بڑا نبی پیدا ہونے والا ہے۔ اس کی نسل سے بچے کی نسل سے ایک بڑا نبی پیدا ہونے والا ہے۔ جس کو اللہ نے یہاں وجود دینا ہے۔

تیاری اُمت محمدیہؐ:

اتنی بڑی قربانی لی۔ پھر چار ہزار سال اس پر اللہ نے گردش ایام کو چلایا اور پھر جا

Marfat.com

کر اس امت کو نکالا۔ جیسے نو مہینے میں بچہ بنتا ہے۔ چار ہزار سال میں جا کر یہ امت تیار ہوئی اسباب کی دنیا ہے ناں۔ اللہ نے تمام اسباب کو وہ اتنے اسباب تھے کہ ان کو پورا ہونے میں چار ہزار سال لگنے تھے تب جا کر اس امت کو صفحہ ہستی پر وجود ملنا تھا۔ جو نبیوں جیسی شان کے ساتھ عالم میں کارنامے سرانجام دے کر دکھادے گی۔

تبلیغ، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

تو تبلیغ ہمیں گھروں سے بے گھر کرتی ہے۔ اگر رائیونڈ والے کہتے ناں گھر چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! ہم کبھی نہ چھوڑتے۔ ابراہیمؑ مسجد والے کہتے کہ گھر چھوڑ دو۔ کبھی نہ چھوڑتے۔ اللہ نے یہ بات سمجھادی کہ یہ، یہ نہیں کہہ رہے یہ تو اللہ کہہ رہا ہے۔ اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا ہے۔ یہ خالی اس کی ترجمانی کرر ہے ہیں۔ ہم ان کے پیچھے نہیں چل رہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو ہم نے سمجھا کہ وہ کہہ رہے ہیں۔ چودہ سو بیس سال چلے جائیں۔

دس ہجری، دس تاریخ منیٰ کی وادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔ ادھر مہاجرین مکہ ہیں، ادھر انصار مدینہ ہیں اور باقی قبائل سامنے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کے پتھر پر کھڑے ہو کر فرمار ہے ہیں۔ میرا پیغام غائبین تک پہنچا دیا جائے۔ ہمیں تو یہ فرمان گھر میں نہیں بیٹھنے دیتا کہ اللہ کی قسم کوئی گھر نہ چھوڑتا۔ نہ اتنی بڑی قربانیوں کی تاریخ لکھی جاتی۔ میں آپ کو وثوق سے کہہ رہا ہوں۔ عقیدت میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ پچھلے سالوں میں اتنا کام نہیں ہوا۔ جس نے چھ براعظموں کو لپیٹ میں لے لیا ہو۔ ہر زبان ہر قوم ہر قبیلہ گونگے اور بہرے تک جس نے کام پہ کھڑا کر دیا ہو۔ ایسی آپ تاریخ کے صفحات الٹتے چلے جائیں۔ ایسا عالمی کام آپ کو نظر نہیں آئے گا۔

حاصل مطالعہ اور تبلیغی جماعت:

سالہا سال کتابیں کنگھالنے کے بعد میں آپ سے یہ بات کہہ رہا ہوں۔ میں عقیدت میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔ سالوں کتابوں کو کھایا ہے۔ جیسے آپ روٹی کھاتے ہیں۔

Marfat.com

پورے عالم کو لپیٹ میں لے۔ ہر قوم قبیلے کو کھینچے اور پڑھے لکھے، ان پڑھ پر یکساں اثر ڈالے۔ گونگوں، بہروں کو دیوانہ وار گھروں سے نکال دے۔ یہ تبلیغی جماعت کا کمال نہیں ہے۔ وہ اوپر جا کے جو اس کا سلسلہ مل رہا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ یہ طاقتور چیز ہے۔

دو باتوں کی محنت اور اہمیت تربیت:

یہ اپنی دعوت نہیں دے رہے، یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دے رہے ہیں۔ اس کا حسن ہمیشہ ہے، ابدی ہے ناں لہٰذا جب بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو پیش کیا جائے گا لوگ پروانوں کی طرح گریں گے۔

تو تبلیغ بنیادی طور پر دو باتوں کی محنت ہے کہ بھائیو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ صبغة الله و من احسن من الله صبغته...... اللہ کہتا ہے میرے رنگ میں کیوں نہیں رنگتے ہو۔

ڈاکٹروں نے سفید چوغہ پہنا۔ ہاں جی! ڈاکٹر صاحب ہیں۔ وکیلوں نے اس گرمی میں بھی کالا کوٹ پہنا۔ ہاں جی! وکیل صاحب۔ فوجیوں نے خاکی وردی پہنی، ہاں جی! فوجی صاحب، پولیس والوں نے وردی پہنی۔ ہاں جی! پولیس والے۔ حتیٰ کہ اسکول والوں کے بھی کوٹ اور وردیاں ہیں۔ تو کیا اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جانور چھوڑ کر گیا ہے کہ جو مرضی کرلو۔ وہ بھی تو کوئی رنگ میں رنگ کے گیا ہے۔ اس رنگ میں رنگ جانا یہ محنت ہے اور یہ محنت کے بغیر نہیں آئے گا۔ میں کہہ دوں اور آپ کرلیں، ایسے نہیں ہوگا۔

ایک آدمی سائیکل چلانا نہیں جانتا۔ میں کہتا ہوں: چلاؤ سائیکل وہ چلائے گا؟ پھر میں نے ایک تھپڑ مارا ہے۔ چلاؤ سائیکل۔ وہ چلائے گا۔ وہ سیکھا ہی نہیں۔ تھپڑ مارنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ سکھاؤ! سیکھنا پڑے گا۔ یہ آنکھ ٹھیک دیکھے، سیکھنا پڑے گا، یہ کان ٹھیک سنے، سیکھنا پڑھے گا، یہ زبان ٹھیک بولے، سیکھنا پڑے گا، یہ دل کا جذبہ صحیح ہو، سیکھنا پڑے گا، ناپ تول صحیح ہو، سیکھنا پڑے گا، حرام پر رکے، حلال پہ اٹھے، سیکھنا پڑے گا،

Marfat.com

امر یہ چلے، نہی پر ہٹے، سیکھنا پڑے گا، نہیں سیکھا تو کوئی کروا نہیں سکتا۔ انسان جانور نہیں کہ لاٹھی سے چلالو۔ یہ جذباتی مخلوق اور عقلی مخلوق ہے۔ اسے سمجھا کے چلانا پڑے گا۔ تو وہ تربیت ہے تربیت اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت کی ہے۔

جاہلیتِ عرب

تو جب کبھی ان کا لڑنے پہ موڈ آجاتا تو محرم کا مہینہ شہر حرام میں سے ہے۔ تو کہتے بھائی! یہ محرم نہیں یہ صفر ہے۔ چل بھائی! ٹھکا ٹھک، تلواریں چلا دیں۔ تو وہ محرم کو پیچھے کر دیتے اور وہاں صفر کو لے آتے۔ پھر کبھی لڑائی پہ موڈ آگیا اور رمضان کا شہر حرام میں سے ہے۔ تو کہتے: بھائی! یہ رمضان نہیں ہے۔ یہ رمضان نہیں ہے۔ یہ تو جمادی الاولیٰ ہے۔ چل بھائی! ٹھکا، ٹھک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تربیت:

تو وہ ایسا کرتے۔ حج کی تربیت بگڑ گئی۔ جو انہوں نے بگاڑا اور یہ بگاڑ خود بخود تینتیس برس کے بعد جا کر حج اپنے اصل دن پہ آجاتا تھا۔ وہ بگڑ گیا تھا نظام، اس میں ہر تینتیس سال کے بعد حج اپنے اصلی دس ذوالحجہ کو آتا تھا۔ تو جب آٹھ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو حج دس ذوالحجہ کو نہیں تھا اور مہینے میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نہیں کیا کہ اب اسلام آچکا ہے۔ لہٰذا یہ حج باطل ہے۔ ذوالحجہ جب آئے گا پھر حج کیا جائے گا۔ خاموش رہے، کس لئے؟ استعداد کوئی نہیں۔ اگر کر دیا تو یہ باغی نہ ہو جائیں، آگے نو ہجری میں جو حج ہوا ہے۔ ابوبکر صدیقؓ کو بھیجا۔ حج کا امیر بنا کے لیکن حج غیر حج میں ہوا ہے۔ ذوالحجہ میں نہیں ہوا۔ اس سے اگلا سال تینتیسواں سال آرہا ہے اور حج خود بخود اپنی جگہ سے غلط ہو کر چلتے چلتے دس ہجری میں اپنے مقام پہ آرہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو سالوں کو چھیڑا نہیں بلکہ اس کا انتظار کیا کہ خود بخود وہ اپنے مقام پہ آجائے تاکہ عرب پھر نہ جائیں۔ قبائل تو ہیں، پھر نہ جائیں۔

پھر جب حج خود بخود اپنی رفتار سے اصل مقام پر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

حج کا اعلان فرمایا کہ اب میں حج کروں گا۔

اور نو ہجری میں جو حج ہوا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروا دیا کہ اگلے سال کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔ آٹھ اور نو ہجری میں بیت اللہ میں مشرکین نے طواف کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا نہیں۔ جب دس ہجری میں حج خود بخود اپنی اصل جگہ پر آ گیا تو کہا: بس بھائی! اب ختم۔

ہدایت کے لئے شرط ہے:

تو انبیاء علیہم السلام بھی میرے بھائیو! تربیت کا اتنا خیال کرتے ہیں۔ کوئی ایسی پڑی نہیں کہ کھلا دو اور اس کو راتوں رات شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بنا دو۔ کوئی پڑی ایسی نہیں۔ کہا: جی بس۔ ''ھکوای نظر پھیرو؛ کم ہو جاوے''

خدا کے بندو! زندگی ہو گئی دکانیں چلاتے چلاتے۔ ادھر تو نہیں کہتے ایک نظر پھیرو اور دکان چمک جائے۔ جو سب سے مشکل سوال ہے کہتے ہیں۔ ایک ہی نظر کر دو۔ جس کے لئے نبی کس کٹے۔ ستر ستر نبی ذبح ہو گئے۔ اس کا ایسا مذاق بنایا ہوا ہے کہ بس جی نظر ہی کر دو۔

جان مارنی پڑے گی۔ نظر بھی تب اثر کرتی ہے۔ جب اگلے میں طلب بھی ہو۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑی نظر کس کی ہو گی۔ ابولہب پہ کیوں نہ چلی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی تمنا تھی کہ ابولہب کلمہ پڑھ لے۔ کیوں نہیں پڑھا؟ طلب ہی نہیں تھی تو نظر کیا کرتی۔ طلب کا ہونا شرط ہے کہ اندر میں طلب ہو، تڑپ ہو تب جا کر اللہ پاک کی طرف سے فیضان ہوتا ہے۔ تو

نرمی سے دین پھیلاؤ:

ہم تو آپ کو تبلیغی جماعت میں نہیں بلا رہے کہ تبلیغی جماعت کے ممبر بن جاؤ۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن جاؤ۔ بھائی! اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کا پیغام لے کر آگے جاؤ اور لوگوں کو پیار و محبت سے دین پہ لایا جائے۔ سختی، زبردستی کے ساتھ

Marfat.com

نہ لایا جائے۔

عدمِ تربیت کا نقصان:

میں اکثر سنایا کرتا ہوں میں یہاں اسکول پڑھتا تھا۔ سنٹرل ماڈل سکول لاہور میں۔ تو ہمارا سپرنٹنڈنٹ آیا۔ نیک آدمی تھا، طالب حسین، انہوں نے نماز میں حاضری شروع کر دی۔ جو نہیں پڑھتے تھے ان کو سزا دیتے تھے۔ اللہ اس کا بھلا کرے اپنی طرف سے تو نیکی کی تو عشاء کی نماز ہو رہی تھی۔ میں بھی نماز میں کھڑا تھا۔ تو ایک لڑکا پیچھے سے آیا۔ مرید کے کا تھا۔ میرے ساتھ آ کے نماز میں شریک ہوا۔ کہنے لگا۔ چار رکعات نماز، فرض عشاء واسطے طالب حسین دے۔ اللہ اکبر!

اب بتاؤ۔ ایسی نماز پڑھے گا، تو یہ کافر ہو جائے گا۔ نماز چھوڑنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ اس طرح کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں، تربیت ہے اپنے آپ سیکھیں۔

سیکھو اور سکھاؤ:

میرے بھائیو! سیکھے بغیر گاڑی آگے نہیں چلتی۔ تو سیکھنے کے لئے کہتے ہیں، نکلو، تو سیکھو بھی سہی۔ کہو بھی سکھاؤ بھی، پہنچاؤ بھی۔ تو سارے کام ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ پہلے سیکھ لو پھر کرو۔ جو آدمی تیرنا سیکھتا ہے۔ وہ کبھی یہ کہتا ہے: پہلے تیرنا سیکھ لوں پھر تیروں گا۔ وہ تیرنا اور سیکھنا ایک ہی وقت میں کرتا ہے۔ پانی میں سیکھ بھی رہا ہے اور تیر بھی رہا ہے۔

کوئی کہے: گاڑی چلانا سیکھ لوں، پھر چلاؤں گا۔ وہ تو کبھی بھی نہیں کر سکتا۔ وہ گاڑی کو چلاتا بھی ہے اور سیکھتا بھی ہے۔ سیکھنے والے کی ٹکر بھی معاف ہو جاتی ہے۔ اوپر L لگا دو، معاف۔ ابھی ہم آ رہے تھے۔ کلمہ چوک میں ٹکر لگا دی۔ ''L'' والی گاڑی نے موٹر سائیکل گرا دیا۔ کیوں اور ''L'' لگا ہوا ہے بھائی۔ ہم تو سیکھنے والے ہیں۔ معاف۔ حکومت پاکستان معاف کر رہی ہے۔ جو ظالم اتنی ہے تو اللہ بہت رحیم ہے۔

Marfat.com

سیکھنے کی نیت سے پھرو۔ تبلیغ میں غلطیاں بھی معاف ہوں گی۔ نہ کرنا ایک غلطی اور صحیح نہ کرنا سو غلطی۔ پر یہ ایک غلطی سے زیادہ سخت ہے۔ کرنے والے سے تو چوک ہوگی۔ چلنے والا ہی تو گرے گا۔ بیٹھنے والے کا کیا گیا۔

تو تبلیغ کا کام ہمارے ذمہ ہوگیا۔ ساری دنیا کو دعوت دو۔ آتا ہے، نہیں کرنا ہے۔ تو غلطیاں بھی ہوں گی۔ اے اللہ! آتا نہیں، معاف کردے۔ یہ اللہ کو زیادہ پسند ہے۔ تو دعوت میں قریب اور دور کی تربیت نہیں۔

بھائی! اس تبلیغ کو ساری دنیا میں پہنچانا، سارے عالم میں پھیلانا یہ تو ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔

فلیبلغ الشاهد الغائب ......

پہنچادو غائبین تک میرے پیغام کو۔

تبلیغی جماعت نے نہیں کہا۔ وہ تو خالی یاددہانی کرارہی ہے۔

چونکہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالمی ہے۔ سارے عالم میں جانا ہے۔ پھر سارے عالم میں جانے میں تربیت نہیں۔ پہلے اپنا گھر، اپنا ملک ٹھیک کرو۔ پہلے اپنا شہر ٹھیک کرو۔ پھر اپنا علاقہ ٹھیک کرو۔ پھر ملک ٹھیک کرو۔ پھر آگے جاؤ یہ تربیت نہیں ہے۔ سب پر بیک وقت محنت کرو۔ یہ تربیت ہے جیسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بنو ہاشم کو دعوت دیتے بلکہ بنو عبدِ مناف، پھر بنو ہاشم سے بھی پہلے، بنو عبدالمطلب، عبدالمطلب کے جو دس بیٹے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بنو عبدالمطلب کو دعوت دیتے۔ اپنے چچاؤں کو دعوت دیتے۔ وہ مسلمان ہو جاتے تو پھر آگے دعوت دیتے۔ بنو ہاشم کو وہ مسلمان ہو جاتے پھر دعوت دیتے۔ بنو امیہ مسلمان ہو جاتے پھر آپ دعوت دیتے بنو عبد مناف کو، وہ مسلمان ہو جاتے پھر آپ دعوت دیتے قریش کو۔ وہ مسلمان ہو جاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دیتے قبائل عرب کو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔

Marfat.com

پہلے دن ہی پہاڑ کی چوٹی پہ کھڑے ہو کر سب کو بلا لیا۔ کہا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ اپنوں کو بھی دعوت دی......

بیک وقت بنو ہاشم کو دعوت دے رہے ہیں......

مکے والوں کو بھی دعوت دے رہے ہیں......

قبائل عرب کو بھی دعوت دے رہے ہیں......

پھر ابھی مکے والے ڈھائی سو مسلمان ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ مدینہ والوں کو جا کے دعوت دینی شروع کر دی۔ مدینے والے سارے ابھی مسلمان نہیں ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر والوں کو دعوت دی......

ایران والوں کو دعوت دی......

شام والوں کو دعوت دی......

روم والوں کو دعوت دی......

نجران والوں کو دعوت دی......

یمن والوں کو دعوت دی......

عمان والوں کو دعوت دی......

بحرین والوں کو دعوت دی۔

اتنے خطوط آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیج دیئے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ دین کے کام میں بیک وقت اپنے اوپر محنت کریں۔ اولاد پہ کریں۔ گھر پہ کریں۔ بیوی، بچوں پہ کریں۔ محلے پہ کریں۔ قوم پہ کریں۔ علاقے پہ کریں۔ دوسرے ملکوں پہ کریں۔ اس لئے کہ پتہ نہیں کہاں کی زمین زیادہ نرم، پہلے اللہ نکال دے۔

......☆......

Marfat.com

امتِ محمدیہ کی ذمہ داریاں

چاند رسول اللہ ﷺ کیلئے کھلونا بن گیا

میرے محترم بھائیو اور دوستو!

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے جدا بنایا سب سے اعلیٰ بنایا سب سے افضل بنایا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یارسول اللہ! مجھے آپ کے بچپن میں پتہ چل گیا تھا۔ آپ کی بڑی شان ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟

کہا: آپ ﷺ چارپائی پہ لیٹے تھے جیسے بچہ یوں ہاتھ مارتا ہے پاؤں مارتا ہے ٹانگیں مارتا ہے ہاتھ چلاتا ہے اور اوپر چودھویں کا چاند تھا۔ کبھی مارتے مارتے آپ کا ہاتھ اوپر جاتا تو آپ ﷺ کے ہاتھ کے ساتھ ہی چاند بھی یوں ہو جاتا تھا۔ پھر آپ یوں کرتے تھے۔ چاند یوں ہو جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکت سے چاند حرکت کر رہا تھا۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كان القمر يناريني ويحاكيني ويمنعني من البكاء......

چاند مجھ سے باتیں کر رہا تھا میرا دل لگاتا تھا مجھے کہانیاں سناتا تھا۔ یحاکینی چاند مجھے کہانیاں سناتا تھا۔ جس کو آسمان کا چاند اس کے پنگھوڑے میں لوریاں دے اور کہانیاں سنائے وہ کتنی اونچی شان والا نبی ہوگا؟ تو ہم کہتے ہیں ہر مسلمان اس عظیم الشان نبی

Marfat.com

پاک ﷺ کے طریقے پر آ جائے جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساری دنیا کی سرداری عطا فرمائی۔ کہا میں ساری دنیا کے انسانوں کا سردار ہوں۔ اللہ نے ہر نبی کو اس کے نام سے پکارا ہے۔ یا داؤد، یا موسیٰ، یا عیسیٰ، یا آدم، یا یحییٰ، یا زکریا، یا ابراہیم، یا نوح یہ سب کے نام لیے ہیں لیکن اپنے نبی ﷺ کو ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے ''یا محمد'' نہیں کہا۔ جیسے ہم اپنی زبان میں کہتے ہیں خان صاحب، وکیل صاحب، آئی جی صاحب، مولانا صاحب، حافظ صاحب، قاضی صاحب، ہم بھی اپنے بڑوں کو لقب سے پکارتے ہیں نام سے نہیں پکارتے۔ اللہ نے اور نبیوں کو نام سے پکارا اپنے نبی ﷺ کو ایک جگہ بھی ''یا محمد'' نہیں کہا بلکہ ہر جگہ کہا: اے میرے نبی! ﷺ اے میرے رسول ﷺ اے میرے مزمل ﷺ اے میرے مدثر ﷺ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت کے ساتھ پکارا ہے پھر بعضے لوگ آ کر کہتے: ''یا محمد'' تو اللہ تعالیٰ نے ڈانٹ پلائی کوئی میرے نبی کا نام نہ لے۔ تم میں سے کوئی بھی میرے نبی ﷺ کا نام نہ لیا کرے بلکہ ہمیشہ اسے اس کے مبارک لقب سے پکارے۔ یا رسول اللہ کہو، یا نبی اللہ کہو، نام نہیں لے سکتے۔ یہ اللہ نے احترام دیا اپنے نبی ﷺ کو۔ ہم تو اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ اپنے نبی ﷺ کی عزت کریں اور اس کے طریقوں پر چلیں۔

معیتِ باری

تو وہ اللہ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ جس کی بادشاہی کو زوال نہیں جب وہ فیصلے کرتا تو کوئی ہٹا نہیں سکتا جب وہ بچاتا ہے تو کوئی مٹا نہیں سکتا جب وہ مارتا ہے تو کوئی بچا نہیں سکتا جب وہ بچانے پہ آتا ہے تو چھری ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں ہو یا فرعون کے ہاتھ میں ہو ایک خلیل اللہ ہے اور ایک سب سے بڑا دشمن ہے لیکن جب اللہ حفاظت کا نظام چلاتا ہے تو فرعون کی چھری موسیٰ علیہ السلام کو نہیں کاٹ سکتی۔ اور خلیلؑ اللہ چھری اسمٰعیل علیہ السلام کو نہیں کاٹ سکتی۔ چونکہ اللہ کے بچانے کا حکم آ گیا ہے۔

تو ہم اللہ کو اپنا ساتھی بنالیں۔ یا اللہ! تو آ جا۔ اپنے محبوب ﷺ کی امت کو سنبھال

Marfat.com

لے۔ ہمارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا اور اللہ کو ساتھ لینے کے لیے میں بار بار ایک ہی چیز کو دہرا رہا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت والی زندگی کو اپناؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت تک کے لیے بنی بنایا ہے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر کے پاس سے بھی گزرتے تھے تو پتھر بھی کہتا تھا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ کسی درخت کے پاس سے گزرتے تو درخت بھی کہتا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ پتھروں کو بھی پتہ چلتا تھا کہ یہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اونچا مقام بخشا ہے۔

پتھروں، پہاڑوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر تھی اُحد پہاڑ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیک لگائی تو جیسے آپ نے یہ نرم گدا ر رکھا ہوا ہے۔ وہ پہاڑ کا پتھر ہی نرم گدے میں تبدیل ہو گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ٹیک لگائی۔ اس پتھر کو بھی پتہ تھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہیں اور انہیں اس وقت آرام کی ضرورت ہے۔ بے جان چیزیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو محسوس کرتی تھیں۔

ایسے عظیم الشان رسالت کے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو فائز فرمایا اور ان کو یہ اتنا اونچا مقام بخشا۔

اونٹوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

تو بھائی!

ہم ہر ہر مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنے اور ان کے طریقوں پر چلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کی وادی میں اونٹ ذبح کر رہے تھے۔ ہم اپنے گھر کی مرغی پکڑیں تو ہاتھ نہیں آتی۔ گھر میں پلی بکری پکڑیں تو شور مچاتی ہے۔

سو اونٹ، کچھ یمن سے آئے، کچھ دائیں بائیں سے خریدے گئے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے، قربانی کے لیے۔ پانچ اونٹ آگے آتے تھے ایک اونٹ آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کھڑے اس کو ذبح کرتے اونٹ کو کھڑے کھڑے ذبح کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے اس کو یوں گردن میں سیدھا برچھا مارا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کھڑے ذبح کیے۔ جب آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یوں برچھا مارنے کے لیے اٹھاتے تھے تو جو پیچھے چار اونٹ ہوتے تھے وہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے کہ مجھے آگے جانے دو۔ دوسرا کہتا: مجھے آگے جانے دو۔ اونٹوں میں لڑائی ہو رہی، پیچھے بھاگنے کی نہیں، آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ذبح ہونے کے لیے لڑائی ہو رہی ہے۔

دیکھ رہے ہیں کہ جان جا رہی ہے پھر بھی آگے بڑھ کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ذبح ہونا چاہتے ہیں۔ یہ بے زبان جانوروں کی محبت تھی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، ہم سب تو روح والے، ایمان والے، بولنے والے، عقل والے۔ ہم اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کریں تو بہت بڑی زیادتی اور بہت بڑا ظلم ہے۔ اس لیے۔

میرے بھائیو!

ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پاکیزہ زندگی کو اپنی زندگی بنائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آسان طریقے لے کر آئیں کہ غریب بھی اسے اپنا سکتا ہے، مالدار بھی اسے اپنا سکتا ہے۔

ایک دیہاتی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات

ایک شخص آ کر عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں میری عزت سب سے زیادہ ہو جائے۔ کون نہیں چاہتا کہ اُس کی عزت ہو اس کا مقام ہو۔

یا رسول الله اُرید ان اکون اکرم الناس......

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں میری عزت ہو جائے۔ سب سے زیادہ ہو جائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تشکوا من امرك شیئا الی الخلق تکن اکرم الناس۔

تو سوال کرنا چھوڑ دے۔ مخلوق کو بتانا چھوڑ دے کہ میری کیا ضرورت ہے، اللہ کے سوا کسی کو نہ بتا کہ تیری کی حاجت ہے، اللہ تجھے سب سے زیادہ عزت دے دے گا۔

Marfat.com

اس نے کہا:

یا رسول اللّٰہ اُرید ان یوسع عَلَیَّ رزقی.

میں چاہتا ہوں میرا رزق زیادہ ہو جائے۔

میں نیچے پہاڑ میں رہتا ہوں۔ ادھر زندگی کا کاروبار کوئی نہیں۔ میں چاہتا ہوں میرا رزق زیادہ ہو جائے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَدِم عَلَی الطَّھارۃ یوسع علیك رزقك......

تو باوضو رہنا شروع کر دے اللہ تیرا رزق بڑھا دے گا۔ کتنا آسان کام؟

اس نے کہا:

یا رسول اللّٰہ اُرید ان اکون اقوی الناس.

میں چاہتا ہوں سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

توکل علی اللّٰہ تکن اقوی الناس ......

تو توکل سیکھ لے سب سے بڑا طاقتور بن جائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول اللّٰہ، اُرید ان اکون اغنی الناس......

میں چاہتا ہوں میں سب سے مالدار ہو جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کن قانع تکن اغنی الناس......

تو قناعت اختیار کر لے سب سے بڑا غنی بن جائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول اللّٰہ ارید ان اکون اعلمَ الناس......

میں چاہتا ہوں سب سے زیادہ علم والا بن جاؤں۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتق اللّٰہ تکن اعلم الناس......

تو تقویٰ اختیار کر لے سب سے بڑا عالم بن جائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول اللّٰہ اُرید ان اکون اخص الناس......

میں چاہتا ہوں میری خصوصیت قائم ہو جائے۔ یہ خصوصی آدمی ہے۔ خواص۔ یا رسول اللہ! میں خواص بن جاؤں۔ خصوصی آدمی بن جاؤں اللہ کے دربار میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکثر من ذکر الله تکن من اخص الناس......

اللہ کا ذکر کثرت سے کر' اللہ تجھے اپنے دربار میں خصوصیت عطا فرمائے گا۔

اس نے کہا:

یا رسول الله اُرید ان تستجاب دعوتی......

میں چاہتا ہوں' میری دُعائیں قبول ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اجتنب من اکل الحرام تستجب دعوتک......

تو حرام کھانا چھوڑ دے اللہ تیری ہر دُعا قبول کرے گا۔

اُس نے کہا:

یا رسول اللّٰہِ اُرید ان یکمل ایمانی.

یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں میرا ایمان سب سے بلند' کامل ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَسِّن خلقك یکمل ایمانك......

اپنے اخلاق اچھے کر لے تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔ ایمان کا کمال کیا ہے؟ اچھے اخلاق۔

Marfat.com

پہاڑوں سے بھی زیادہ بلندی

اچھے اخلاق کیا ہیں؟ تصل من قطعك جو آپ سے توڑے‘ اس سے جوڑو۔

اچھے اخلاق کیا ہیں؟ وتعطی من حرمك جو آپ کا حق چھینے اس کو اُس کا حق ادا کرو۔

اُچھے اخلاق کیا ہیں؟ تعف عمن ظلمك جو آپ پر ظلم کرے آپ اسے معاف کر دیں۔

یہ تین کام جو کرے گا‘ اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے‘ جنت الفردوس میں مجھ سے گھر لے لے۔ ہمارے ہاں معاف کرنے کا رواج نہیں۔

بھائیو! اپنے بچوں کو معاف کرنا سکھاؤ، اپنے بچوں کو تواضع سکھاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا تسلسل

خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنو۔ حیاۃ الصحابہ کی جلد اول میں ہے: آپ کہہ رہے ہیں منیٰ کی وادی میں کیوں بھائی‘ تمہیں چاہیے؟ چاہتے ہو کہ ایران کی شہزادیاں تمہارے بستر بچھائیں اور اس کے خزانے ٹوٹ کے تمہارے قدموں میں آئیں؟ وہ ایسے حیران ہو کر دیکھتے ہیں۔ یا اخا العرب؟ یا اخا العرب؟ ارے بھائی! تو کیا کہہ رہا ہے؟ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ آگے چلے‘ پیچھے ابولہب آیا۔ اس کی نہ سننا‘ یہ دیوانہ ہے‘ پاگل ہے۔ وہ کہنے لگے ہمیں پتہ چل گیا تھا یہ پاگل ہے۔ وہ کہہ رہا تھا ایران کی شہزادیاں ہمارے بستر بچھائیں گی۔ یہ کیسا پاگل ہے؟ بھلا یہ بھی کبھی ہوا؟

تو انبیاء کی دعوت‘ بیقراری۔

وان لك فی النهار سبحا طويلا......

اے میرے نبی! تجھے دن میں لمبا تیرنا ہے، تجھے دن میں لمبا تیرنا ہے۔

مکے میں پانی کہاں تھا؟ یہ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں ہمارے اللہ کہ دعوت کا کام

Marfat.com

کرنے والے کو فرصت کوئی نہیں اس کے لیے عمل مسلسل ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی تعبیر کے لیے ایسا خوبصورت لفظ لائے کہ جس میں اس معنی کو واضح کیا، کھول کے بتایا۔ رات کو میرے لیے اُٹھا کرو۔ رات میرے لیے ہے' میرے حبیب اُٹھا کرو۔

قُمِ الَّیل الا قلیلًا. نصفهٗ اَوِ انقص منه قلیلًا. اَوْ زِد علیه ورتل القراٰن ترتیلا.

حبیب و خلیل میں فرق

دیکھو! مجھے اس آیت سے ایک عجیب منظر سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حبیب و محبوب ہیں نا' حبیب و محبوب۔ حبیب کسے کہتے ہیں جس کی محبت کی انتہا نہ ہو۔ خلیل اُسے کہتے ہیں جس کی محبت دل میں گڑھ جائے۔ چونکہ خلیل' خلل' خلتہ سے ہے۔ خلل کا مطلب ہوتا ہے۔ چیر کے آنا۔ یہاں سامنے سے کوئی لڑکا ادھر آئے تو اسے کہیں گے خلل۔ خلل سے ہے حلت، خلت سے ہے خلیل۔ وہ محبت جو دل کے پردوں کو چیر کر اندر میں جا کر جم کر بیٹھ جائے۔ اس میں بڑھنے کا معنی نہیں ہے۔ گہرائی کا معنی شامل ہے۔ حبیب' حب سے ہے۔ حب دانے کو کہتے ہیں۔ ان اللّٰہ فالق الحب والنوی. حبیب' حب۔ دانہ' دانے کی کیا صفت ہے۔ کاشت کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا۔ کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا۔ کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا۔ زمین و آسمان کا خلا بھر سکتا ہے۔ دانے کی کاشت کا نظام نہیں ختم ہو سکتا۔ تو حبیب اُس کو کہتے ہیں جس کی محبت بڑھتی جائے، بڑھتی جائے، بڑھی جائے۔ بڑھتی جائے۔ کبھی ختم ہونے نہ پائے۔ کہیں اس کا کوئی مقام نہ آئے۔

عشق و شفقت ربانی

تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں: قم الیل...... ساری رات بس کھڑا ہو جا۔ ساری رات کھڑا ہو جا۔ بات یہ ہے کہ میں تجھے دیکھوں' تو مجھے دیکھے۔ راز و نیاز ہو لیکن پھر جیسے خیال آتا ہے یہ محبت غالب آئی۔ یہ عشق غالب آیا۔ پھر شفقت کا تقاضہ ہوا کہ ساری رات تو کھڑا ہونا مشکل ہے۔ اچھا: الا قلیلا...... اچھا تھوڑا سا سو لیا کر۔ سو جایا کر۔ رات میرے

Marfat.com

لیے۔ نہیں، نہیں تو تھک جائے گا ساری رات کا کام ساری زندگی نبھانا مشکل ہے۔ اچھا تھوڑا سو جایا کرو۔ قم الیل الا قلیلا نصفهٗ...... اچھا ساری رات تو نہیں آدھی رات تو ضرور جاگا کر۔ آدھی رات تو ضرور میرے ساتھ۔ پھر خیل آیا نہیں، نہیں ساری اُمت کو بھی عمل دینا ہے۔ ساری امت کو نمونہ دینا ہے۔ تو ساری امت تو ساری رات نہ جاگے گی۔ نہ آدھی رات جاگنے گی۔ خود میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر مشقت ہے۔ تو عشق میں اور شفقت میں جنگ ہو رہی، یہاں عشق و شفقت میں جنگ ہو رہی۔ عشق کہہ رہا ہے ساری رات آجا۔ شفقت کہہ رہی ہے نہیں تھوڑی دیر آرام کر لے۔ عشق کہہ رہا چلو آدھی رات تو کھڑا ہو۔ پھر شفقت کہہ رہی، او انقص منه قلیلا...... اچھا آدھی رات سے بھی تھوڑا کم کر لیا کر۔ کام کیا کر۔ ورتل القرآن ترتیلا.

تہجد کی اہمیت وضرورت

دن میں اللہ کی بات سنانی ہو تو رات کو اُٹھو۔ اپنی بات لوگوں میں پہنچانی ہو تو رات کو اُٹھو۔ میاں جی عمراو خان تھے مرحوم۔ مجھ سے کہنے لگے مولوی صاحب! اپنی بات قبول کروانی ہے تو رات کو اُٹھا کر۔ میں نے کہا: مجھ سے تو اٹھا ہی نہیں جاتا۔ کہا: یہ تو اٹھنا پڑے بھائی یہ تو اٹھنا پڑے گھائی۔ میں نے کہا: مجھ سے تو اٹھا ہی نہیں جاتا۔ کہا: اس بن تو کام نہ بنے اس بن تو کام نہ بنے، اچھا دو نفل تو پڑھ لیا کر۔ رات کو اُٹھے بغیر کام نہیں چلتا۔

دین کے لیے جہدِ مسلسل ناگزیر ہے

تو پہلے کہا: قُمِ الَّیل الا قلیلًا رات کو کھڑا کیا۔

تو اس کے بعد کہا: اِنَّ لك فی النهار سبحًا طوِیًلا......

تجھے دن میں بڑا لمبا تیرنا ہے۔ کس بات میں تیرنا ہے؟ پانی کہاں ہے جس میں تیرنا ہے؟ ایک زمزم کا کنواں ہے۔ تیرنے سے، دن کی دعوت کو، دن کی گشتوں کو، دن کی جہد کو، دن کی ملاقاتوں کو، دن کی تعلیم اور تعلم کو۔ تیرنے سے کیوں مشابہت دی، حالانکہ کہنا چاہیے تھا، ان لك فی النهار مشیا طویلا یا عملا طویلا یا جهدا طویًلا۔ کہہ رہے

Marfat.com

ہیں۔ سبحا طویلا۔ ارے بھائی! پانی کہاں سے آئے گا؟ ہاں! پیدل چلنے والا اگر بیٹھ جائے تو کیا حرج ہے؟ دوڑنے والا اگر کھڑا ہو جائے تو کیا حرج ہے؟ چلنے والا اگر لیٹ جائے تو کیا حرج ہے؟ چلنے والا اگر چائے پینے لگ جائے تو کیا حرج ہے؟ تاخیر! بس اتنا حرج ہے۔ تاخیر۔ یہاں سے جماعت جارہی' اسلام آباد۔ پیدل جارہے کہیں بیٹھ کے چائے پی لی تو پندرہ منٹ اوپر ہو گئے۔ بس کہیں تھک کر ستانے لگے تو گھنٹہ اوپر گیا۔ بس پہنچ تو جائیں گے۔ چلنے والا' بیٹھ سکتا ہے۔ لیٹ سکتا ہے۔ سوسکتا ہے۔ کل تک اپنا چلنا ملتوی کرسکتا ہے۔ آج نہیں کل' باقی کل۔ ممکن ہے۔

اچھا تیرنے والا' اتر گیا دریائے راوی میں۔ لاہور کی طرف سے اترا۔ شاہدرہ کو جارہا۔ راستے میں خیال آیا تھک گیا ہوں تھوڑا آرام کرلوں۔ تھوڑا بیٹھ جاؤ' تھوڑا ستالوں، تھوڑا لیٹ جاؤں، تھوڑا چائے پی لوں۔

تب کیا ہوگا؟ پھر اس کا ناشتہ مچھلیاں کریں گی، پھر اس کا سوپ مچھلیاں پئیں گی۔ پھر اس کا آرام مچھلی کے پیٹ میں ہوگا۔ اس کا بستر پھر مچھلی کا پیٹ بنے گا۔ راوی کی تہہ بنے گی۔ تیرنے والا جب پانی میں اُترتا ہے تو جب تک دوسرا کنارہ نہ آئے وہ نہیں رک سکتا۔ وہ نہیں آرام کرسکتا۔ وہ نہیں ستا سکتا۔ وہ رفتار بھی اگر توڑے گا تو موجوں کی طغیانی اُسے بہا کے لے جائے گی۔

ہمارا اپنا شاگرد طالب علم۔ ہمارے تلمبہ کا شاگرد۔ دورۂ حدیث کا طالب علم۔ مجھے اب بھی یاد ہے دورہ کے طالب علموں کو سامنے بٹھا کر ترغیب دی۔ میرے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اچھا تیراک۔ چترال میں یا سوات میں جماعت میں امیر بن کے گیا۔ نہانے دریا میں اتر گیا۔ دیوانہ۔ خیر وہ تو موت آئی تھی' دیوانگی کیا ہے۔ پانی ٹھنڈا' وہ عادی نہیں۔ ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ جو اندازہ لگایا گیا۔ باقی تو اللہ ہی جانے۔ ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ ہاتھوں کی حرکت نے جواب دے دیا۔ پانی کی موج بہا کے لے گئی۔

تیرنے والا بھی کبھی ستا سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کبھی ٹھہر سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کبھی بیٹھ سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کبھی سو سکتا ہے؟ تیرنے والا بھی کہہ سکتا ہے' باقی کل؟

Marfat.com

نہیں! چلنا ہوگا اور چلنا ہی ہوگا، یعنی تیرنا ہوگا۔ اور تیرنا ہی ہوگا۔

جب تک کہ کنارہ نہ آجائے اور ہاتھ گھاٹ پہ جانے لگیں' اُس وقت تک یہ تیرنا ہے۔ ان لك في النهار سبحا طويلا اے میرے محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم تجھے تیرنا ہے مسلسل...... کب تک؟ کب تک؟ حتى يا تيك اليقين ۔ تیرا دوسرا کنارہ موت ہے۔ موت تک تیرنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دین کے لیے محنت

تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنا عرصہ تیرے۔ تیئس برس۔ آٹھ ہزار' ایک سو چھپن دن تیرتے چلے گئے۔

ٹوٹل زندگی تریسٹھ سال اور چار دن، بائیس ہزار تین سو تیئیں دن اور چھ گھنٹے آپ کی ٹوٹل زندگی۔ بائیس ہزار تین سو تیئیں دن' چھ گھنٹے۔ آٹھ ہزار ایک سو چھپن دن آپ کا تیرنا ہے اور وہ جو آپ نے کہا تھا میرے آرام کے دن گئے۔ آج آرام کا پہلا دن آ گیا۔ پیر کا دن۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جانے سے پہلے جو بلایا۔ تو وہ روئیں وا کـــرب ابـــی ہائے میرے باپ کا درد۔ ہائے میرے باپ کا درد۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليس على ابيك الكرب بعد اليوم......

میری بیٹی! آج تیرے باپ کے کرب کا آخری دن ہے۔ آج گھاٹ پہ کشتی لگ گئی، آج کشتی کنارے پہنچ گئی، تیئس برس کے لمبے سفر کے بعد۔ بپھری موجوں سے طغیانیوں سے ٹکراتی ہوئی، چٹانوں سے بچتی ہوئی۔

آج کشتی گھاٹ پہ آ پہنچی ہے، آج تیرے باپ کی راحت کا دن ہے اور دُکھ کا آخری دن ہے۔ آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی کرب نہ رہا، تو عمل مسلسل ثبوت تبلیغ، ڈھائی گھنٹے کا تو ہے ہی کوئی نہیں۔ آٹھ گھنٹے کا تو کوئی ثبوت ہی کوئی نہیں، بارہ گھنٹے کا تو کوئی ثبوت ہی کوئی نہیں، یہ تو عمل مسلسل ہے' عمل مسلسل ہے۔ یہ تو ہم نے آسانی کے لیے نظام بنایا ہوا ہے۔ اِنَّ لك فى النّهار سبحا طويل...... تیرے لیے مسلسل چلنا ہے۔ ہماری منزل

Marfat.com

موت پر جا کر آتی ہے۔اس درد کے ساتھ، اس غم کے ساتھ پھرنا۔

جس کے ساتھ اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرا۔تب جا کر ہمیں مشابہت ہوگی۔

جن اخلاق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرا اُسکے ساتھ چلیں گے تو مشابہت ہو گی۔جس نیت کے ساتھ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرا اُس نیت کے ساتھ چلیں گے تو مشابہت ہوگی۔ساری دنیا تک پیغام حق پہنچے۔اس کے لیے سرمایہ باہر سے نہیں چاہیے۔ سرمایہ اندار ہے۔باہر کا سرمایہ نہیں چاہیے۔سرمایہ اندر ہے' اندر۔

داعی اور دعوت کی مشابہت

قل ھذہ سبیلی ادعوا اِلَی اللہ علٰی بصیرۃٍ اَنَا ومن اتّبعنی وسبحان اللہ وَمَآ اَنَا من المشرکین.

''آپ ان سے کہیے یہ میرا راستہ ہے۔میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔بصیرت کے ساتھ۔صرف میں ہی نہیں میں اور میری امت کا بھی یہی کام ہے کہ ہم ساری خلقت کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔''

یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے دعوت کے کام کو راستے سے تشبیہ دی ہے۔سبیل، سبیل تو مادی چیز ہے دعوت مصنوعی چیز ہے لیکن ہمارے رب نے دعوت الی اللہ کو راستے سے تشبیہ دی ہے۔

داعی الی اللہ کو اس راستے کے مسافر سے تشبیہ دی ہے، اور بصیرت کو اس راستے کی سواری سے تشبیہ دی ہے اور اس راستے کی آخری منزل خود اپنی ذات کو بتایا ہے اور بنایا ہے۔

تو یہ آیت ہمارے سامنے ایک خوبصورت کام کی شکل پیش کرتی ہے کہ اس راہ پہ چلا ہوا مسافر منزل تک پہنچے گا وہ اللہ ہے۔

اس راہ کا مسافر وہ بڑی روشن شاہراہ پر چل رہا ہے اور اس شاہرہ کا زاد سفر' زادِ راہ وہ پیسہ نہیں، ڈگری نہیں، عہدہ نہیں، سلطنت نہیں۔

Marfat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمت محمدیہ ﷺ کی فضیلت

اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلمے کا دوسرا حصہ رکھا ہے "محمد رّسول اللہ" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اونچا مقام بخشا ہے۔ آدم علیہ السلام کی سناؤں آپ کو۔ ان کا مقام تو کوئی کیا بیان کرے گا۔ آدم علیہ السلام کہنے لگے: شیث علیہ السلام سے حضور ﷺ کا سلسلہ جو اُوپر جاتا ہے۔ شیث علیہ السلام سے آدم علیہ السلام سے جا کے ملتا ہے۔ تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: شیث تیری پشت میں ایک امانت منتقل ہوئی ہے جو تیرے باپ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا بیٹا باپ سے عظیم ہو سکتا ہے؟ بیٹا باپ سے زیادہ قیمتی ہو سکتا ہے؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا اس کو چھوڑ تجھے اس کی اُمت کا سناؤں۔ بعض باتوں میں بعض۔ ذرا غور سے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے آپ کو نبی سے بھی اوپر بنالیں۔ بعض باتوں میں ان کی امت جو ہے وہ بھی مجھ سے آگے نکل گئی۔ کہا وہ تو وہ ہے۔ کہا وہ تو وہ ہے۔ بعض باتوں میں اس کی امت بھی مجھ سے آگے نکل گئی۔ کہا وہ کیسے؟

کہا: میں نے ایک جرم کیا، اللہ نے میری بیوی کو مجھ سے جدا کر دیا۔ وہ ہزاروں جرم کریں گے پر ان کو بیویوں سے جدا نہیں کیا جائے گا۔ میں نے ایک جرم کیا اور مجھے جنت سے باہر نکال دیا وہ ہزاروں جرم کریں گے لیکن پھر بھی توبہ کے راستے سے سارے کے سارے جنت میں داخل ہوں گے۔

اور میں نے ایک جرم کیا اور اللہ نے میرے کپڑے اُتار دیے اور وہ ہزاروں جرم کریں گے پر اللہ تعالیٰ ان کے کپڑے نہیں اُتارے گا۔ میں نے ایک جرم کیا اور اللہ نے میری کہانی کو مشہور کر دیا، عصیٰ آدم ربه فغویٰ......

قرآن بھی پکارا، پچھلی کتابیں بھی پکاریں کہ آدم علیہ السلام نے وہ کھا لیا جس سے اللہ نے روکا تھا۔ وہ ایسی اُمت ہو گی کہ وہ ہزاروں گناہ کریں گے اور اللہ ان کے گناہوں کے پردے ڈالتا رہے گا، پردے ڈالتا رہے گا، چھپاتا رہے گا، چھپاتا رہے گا بلکہ اتنا گہرا چھپایا ہے۔ ہمارے گناہوں کو اللہ نے ہمیں سب سے آخر میں رکھا ہے۔

Marfat.com

اُمتِ محمدیہ پر دو کرم

سب سے آخر میں رکھا ہے اور سب سے آخر میں رکھنے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پہ دو کرم کیے۔ ایک کرم یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قیامت کا انتظار تھوڑا کر دیا ہے۔ انتظار بھی ایک مصیبت ہے۔ دوسرا کرم یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آنے والی قوم جو ہم سے پہلے آئی' اُن کی کہانی تو ہمیں سنائی ہے۔ یہ فرعون نے کیا، یہ قارون نے کیا یہ ہامان نے کیا یہ ہود نے کیا یہ ثمود نے کیا یہ مدین نے کیا یہ قومِ لوط نے کیا، یہ اللہ نے ہمیں سنایا پر ہمارے گناہوں کی کہانی اللہ کسی کو نہیں سنائے گا۔ ہمارے بعد کوئی ہے ہی نہیں' سنائے کس کو؟ کوئی ہے ہی نہیں۔ تو اللہ نے ایسا پردہ ڈالا۔ پھر قیامت کے دن بھی پردہ ڈالا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمندہ نہ ہونا پڑے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جب آپ حساب لیں گے اور ان کے گناہوں کو دیکھیں گے تو آپ کے سامنے تو یہ شرمندہ ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟ کہا: ہوں گے۔ کہا: میں ان کا حساب آپ کو نہیں دیتا۔ میں ان کا حساب خود ہی الگ پردے میں لے لوں گا۔ پردے میں۔

مقامِ مصطفیٰ (ﷺ)

تو ہمیں اللہ نے ایسا رسول عطا فرمایا' اتنے اُونچے مقام والا ہے جس کو اللہ نے ایسا احترام بخشا کہ پورے قرآن میں کسی جگہ بھی نام سے نہیں خطاب کیا۔ یا محمد! نہیں کہا اور نبیوں (علیہم السلام) کا نام لیا:

یا موسیٰ' یا عیسیٰ' یا داوٗد' یا زکریا' یا یحییٰ' یا آدم' یا ابراہیم یا نوح۔ لیکن اس کو ایک دفعہ بھی ''یا محمد'' نہیں کہا۔ احتراماً' اکراماً......

یا ایُّھا النبی. یا ایھا الرسول. یا ایھا المزّمّل. یا ایھا المدثر.

عتاب میں محبت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو اجازت دے دی تبوک کی لڑائی میں۔ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا: کیوں اجازت دی؟ یہ پوچھا کیوں اجازت دی۔

Marfat.com

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کے ہاں مقام کیا ہے اس میں تھوڑا سا عتاب تھا۔ کیوں اجازت دی؟ لیکن اس خوبصورت طریقے سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ پہلے معافی کا اعلان فرما دیا:

عفا اللہ عنك لم اذنت لهم......

''اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دیا۔ پر یہ بتاؤ ان کو اجازت کیوں دی تھی؟''

سبحان اللہ! کیا عجیب ہے۔ اللہ اکبر! جرم آپ کا۔ آپ معاف ہیں۔ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دیا۔ پر یہ بتاؤ کہ انہیں اجازت کیوں دی؟ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ اگر کسی بات پہ اللہ نے عتاب بھی کیا تو اس محبت کے ساتھ کیا کہ پہلے اعلان ہو رہا ہے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کیا۔

دیگر انبیاء علیہم السلام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری

ابراہیم اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے ہیں: لا تخزنی یوم یبعثون...... ''یا اللہ! مجھے ذلیل نہ کرنا' قیامت کے دن۔''

اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ بغیر مانگے اکرام کے طور پر فرما رہے ہیں: یوم لا یخزی اللہ النبی ''جس دن اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔''

موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر بلائے گئے' دوڑ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوڑ کے کیوں آئے ہو؟ کہا: عجلت الیك رب لترضیٰ...... یا اللہ! میں دوڑ کے آیا ہوں تا کہ تو راضی ہو جائے۔

اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ ''میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا دوں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے''

فترضیٰ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا میں اُس وقت تک راضی نہیں ہونگا جب تک میری ساری اُمت کی معافی نہ ہو جائے۔

قرآن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ یہ محمدی بن جائیں' محمدی، کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی قسم کھائی جارہی ہے، لعمرك۔ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم کھائی جا رہی ہے: وھٰذا البلد الامین، کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفائی پیش کرتے ہوئے قسم کھائی جارہی ہے، والنّجم اذا ھَوٰی، ما ضَلّ صاحبکم وما غوٰی، کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے کے لیے قسمیں کھائی جارہی ہیں: والضحٰی، واللیل اذا سجٰی، ما ودّعك ربك وما قلٰی.

کہیں کافروں کو جواب دینے کے لیے اللہ تعالیٰ قسمیں اٹھارہا ہے: یٰس والقرآن الحکیم. انك لمن المرسلین. ذرا آپ قرآن دیکھو تو سہی کہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کرتا ہے۔ پہلی کتابیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتی ہیں: توراۃ بھری پڑی، زبور بھری پڑی، انجیل بھری پڑی، صحیفے بھرے پڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بزبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان سے اپنا مقام بیان فرمارہے:

انا سید ولد اٰدم...... میں کائنات کے لوگوں کا سردار ہوں۔

اوّل الناس خروجا اذا بعثوا...... قبروں سے لوگ نکلیں گے میں سب سے پہلا

انا قائدھم اذا وفدوا انا خطیبھم اذا انصتوا......

اللہ کی طرف چلیں گے میں سب سے آگے۔ اللہ سے بات ہوگی' لوگ خاموش ہوں گے۔ میں بولنے والا۔

انا شافع اذا اُخِذوا...... لوگ پکڑے جائینگے میری سفارش چلے گی،

انا مبشرھم اذا ایسوا لوگ نا اُمید ہونگے میری خوشخبریاں چلیں گی:

Marfat.com

لواء الحمد بیدی یوم القیمة...... اللہ کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔

ان اٰدم وجمیع الانبیاء من ولد اٰدم تحت لوائی ...... آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک سارے نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

اور دوسری روایت لواء الحمد بیدی یوم القیمة...... اللہ کا جھنڈا میرے ہاتھوں میں ہوگا۔

کل الناس تحت لوای آدم ومن سواہ ...... ساری دنیا کے انسان میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ کیا آدم علیہ السلام اور کیا آدم علیہ السلام کے علاوہ ساری کائنات کے انسان۔

فضیلت اُمت محمدیہ

اور اعلان ہوگا، این الْاُمَّة الاُمِّیَّةِ ونبیھا ...... کہاں ہے اَن پڑھ اُمت اور کہاں ہے اُس کا رسول۔ اعلان ہوگا اور سارا مجمع پھٹ جائے گا' چھٹ جائے گا اور اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو لے کر نکلے گا جیسے کہ کوئی بادشاہ اپنی رعایا کو لے کے نکلا ہو اور اپنے جھنڈے کے ساتھ اُمت کو لے کے نکلیں گے اور میدان حشر میں ایک بڑی اونچی جگہ ہوگی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں گے۔ ساتھ اُمت کو بھی لے جایا جائے گا۔ اس منظر کو دیکھ کر اس حشر کا ہر انسان یہ تمنا کرے گا' کاش! میں بھی اس اُمت میں سے ہوتا۔

علامات اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

محمدی بن جائیں' یہ تبلیغ کی محنت ہے۔ آپ نے کہا: میں اپنی اُمت کو پہچانوں گا۔ یارسول اللہ! کیسے پہچانیں گے؟ اتنی خلقت' اتنے انسان۔ کہا: اگر کسی کے کالے گھوڑوں میں کسی شخص کے سفید پیشانی اور چار پاؤں سفید رنگ کے گھوڑے۔ غرًّا محجلین غرًّا محجلین، ماتھا روشن' ماتھا سفید' پاؤں سفید۔ ہماری زبان میں اسے پنج کلیان کہتے ہیں' جس گھوڑے کے چاروں پاؤں سفید ہوں' ماتھا سفید ہو۔ وہ ہماری زبان میں پنج کلیان کہلاتا

Marfat.com

ہے۔ توغوا محجلین کہ میری اُمت جب اُٹھے گی تو چہرے چمک رہے ہوں گے' وضو کی وجہ سے، ہاتھ چمک رہے ہوں گے وضو کی وجہ سے، پاؤں چمک رہے ہوں گے' وضو کی وجہ سے، میری اُمت پہچانی جائے گی اور میں سب کو لے کر الگ ہو جاؤں گا۔

حوضِ کوثر کا منظر اور سب سے پہلے پینے والے

اور اس دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض ہو گا، ایک کنارے پہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، ایک کنارے پہ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، ایک کنارے پہ عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، ایک کنارے پہ علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے، اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں گے۔ آج اس حوض کے پلانے والے پانچ بڑے ہیں۔ ایک اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے، ایک عمر رضی اللہ عنہ ہے، ایک عثمان رضی اللہ عنہ ہے، ایک علی رضی اللہ عنہ ہے۔

آیئے! پلانے والے ہیں۔ ایک پانی کا قطرہ نہیں ملے گا کسی کو اس حوض کے سوا۔ یہیں سے ملے گا اور اُسے ہی ملے گا جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں پتہ بھی ہے' میرے حوض پہ سب سے پہلے کون آئے گا؟ کہا: جی کون آئے گا؟ کہا: میرے حوض پر سب سے پہلے وہ آئیں گے جن کے لیے کوئی دروازے نہیں کھولتا، جن کے لیے اندر ہی سے کہلا دیا جاتا ہے۔ کہو صاحب اندر نہیں ہیں۔ جن کے لیے دروازے نہیں کھلتے' جن کو ان کا حق نہیں ملتا۔

ان کے ذمے ہوتا ہے تو وہ ادا کرتے ہیں اور ان کا ہوتا ہے تو کوئی ان کو نہیں دیتا۔ جنہیں کوئی مالدار لڑکی نہیں دیتا۔ جو مالدار گھروں میں شادی نہیں کرتے' انہیں کوئی لڑکی دیتا نہیں۔ ان کے رنگ اُڑے ہوئے ہیں' چہرے پھیکے پڑے ہوئے' بدن گرد آلود' بال پراگندہ۔ دروازوں پر جائیں تو کوئی دروازہ نہ کھولے اور حق ان کا کسی کے ذمہ ہو تو ان کو حقیر سمجھتے ہوئے کوئی ان کا حق نہ ادا کرے۔ یہ سب سے پہلے میرے ہاتھ سے پانی پئیں گے۔

آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نظر آئے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے

Marfat.com

ذمہ کیا ہے کہ اللہ کی عظمت کو دل میں اُتاریں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دل میں اُتاریں۔

لا نبی بعدی کا مطالبہ

ایک اور نسبت ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ وہ ختم نبوت کی ہے۔ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ **لا نبی بعدی ولا امة بعد کم** میرے بعد نبی کوئی نہیں، تمہارے بعد اُمت کوئی نہیں۔

میں آخری نبی، تم آخری اُمت۔ "لا الہ" کا مطالبہ ہے کہ غیر کے سامنے نہ جھکو۔ الا اللہ کا مطالبہ ہے کہ اللہ کے سامنے جھکو۔ "محمد رسول اللہ" کا مطالبہ ہے محمدی بنو۔ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس کا مطالبہ ہے کہ تبلیغ کرو، اوروں کو اللہ کا پیغام سناؤ، تک پہنچادیں تو تبلیغ پھر صرف علماء کا کام ہوتا، نہ میرے ذمے ہوتا، نہ آپ کے ذمے ہوتا۔ ہم اپنے مزے کی روٹی کھاتے، گھر میں سوتے اور علماء تبلیغ کرتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا رسول یہ کہتا: **فلیبلّغ العامل الغائب** عمل کرنے والے تبلیغ کریں۔ عمل کرنے والے آ کے کہیں اور بے عمل نہ کہیں تو بھی ہماری چھٹی۔ ہمارے فعل اور قول میں بہت تضاد ہے۔ ہمارے کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے۔ تو ہم سب کی چھٹی ہوئی۔ کوئی بڑے بڑے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے۔ جو ہماری سرزمین کے لحاظ سے یہ لوگ، اور معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جیسے اور علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ جیسے ایسے اللہ کے نیک پاک لوگ تبلیغ کرتے اور ہماری چھٹی ہوتی لیکن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو یہ کہا کہ **فلیبلغ العالم** عالم کہے۔ نہ یہ کہا: **فلیبلغ العامل**: عمل والے۔

شاہد کا مطلب اور کہنے کی وجہ

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: **فلیبلغ الشاهد الغائب**۔ شاہد کا کیا مطلب ہے میں نے لسان العرب دیکھی۔ سترہ جلدوں کی کتاب لغت کی۔ شاہد کے لفظ پر انہوں نے دو صفحے خرچ کیے ہیں۔ "شاہد" کے مطلب کو واضح کرتے ہوئے دو صفحے خرچ کیے ہیں۔

Marfat.com

اس دن پڑھ کے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''شاہد'' کیوں کہا ہے کہ لفظ ''شاہد'' اپنے معنیٰ میں اتنا وسیع ہے کہ اس لفظ نے اُمت کے کسی فرد کو، کسی طبقے کو اور کسی خطے میں رہنے والے کو نہیں چھوڑا۔ اُمت کے تمام افراد اور تمام طبقات تمام قوموں والے، تمام زبانوں والوں کو اس لفظ نے باندھ دیا کہ اُمت کا ہر مسلمان مرد و عورت وہ اللہ کا پیغام آگے پہنچانے والا ہے۔ اس لیے لفظ ''شاہد'' کا انتخاب فرمایا۔

یہاں اس جگہ پر سینکڑوں الفاظ اور آسکتے تھے۔ ''الشاہد'' کا انتخاب کیا۔ ''الشاہد'' کے انتخاب نے پوری اُمت کو باندھ دیا ہے کہ ہمارے ذمہ ہے کہ ساری دنیا میں اس ''لا الٰہ الا اللہ'' کا نقش بٹھانا اور انہیں نمازوں پہ لانا۔ اور انہیں اخلاق پہ لانا، اور ان کی کمائیوں کو حلال پہ لانا، ظلم سے نکال کے عدل پہ لانا، اندھیروں سے نکال کے روشنیوں میں لانا۔ یہ اللہ نے ہمارا کام بنایا ہے۔

حضرت ابن عامر کا دربار رستم میں خطاب

اللہ تعالیٰ حضرت ابن عامر کا بھلا کرے۔ جب رستم نے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے کہا:

لنخرج العباد من عبادة العباد الی عبادة رب العباد ومن جور الادیان الی عدل الاسلام ومن ضیق الدنیا الی اساسها وارسلنا بدینه الی خلقه حتی نفوی الی موعود الله قال رستم وما موعود الله قال المقصد لمن بقی والجنة لمن قتل.

''کہا: ہمیں اللہ نے بھیجا ہے کہ لوگوں کو لوگوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کا بندہ بنا دو اور ظلم سے نکال کر اسلام کے عدل پہ لاؤ اور دنیا کی تنگیوں سے نکال کر دنیا کی وسعتوں پہ لاؤ۔ اللہ نے ہمیں اس کے لیے بھیجا ہے۔ اپنا دین دے کر بھیجا ہے اور ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے اور ہم کام کریں گے جب تک اللہ کا وعدہ سچا نہ ہو۔ رستم نے پوچھا: اللہ کا وعدہ کیا ہے؟ کہا: جو

زندہ رہیں گے تم پہ فتح پائیں گے اور جو ہم میں سے قتل ہو جائیں گے وہ شہید ہو کر جنت میں جائیں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے' ہمارے ساتھ۔''

میرے بھائیو! جس اللہ نے ایمان فرض کیا، نماز فرض کی، حج فرض کیا، روزہ فرض کیا۔ پورا دین فرض کیا، اسی اللہ نے تبلیغ کا کام دیا ہے۔ وہی کہتا ہے' جاؤ! جاؤ! میرے پیغام کو لے کر پھرو۔

خصوصیت اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہماری خصوصیت اسی پر ہے: کنتم خیر امۃ تم بڑے اچھے لوگ ہو۔ کیسا خوبصورت خطاب ہے' اللہ کا۔ یہ ایسا ہی خطاب ہے جیسے کسی بچے کو کام پر لانا ہو تو کہتے ہیں: ماشاء اللہ تم بڑے اچھے بچے ہو' بڑے اچھے بچے ہو۔ حالانکہ وہ بالکل ہی صفر ہے۔ تم بڑے اچھے ہو' بڑے اچھے ہو۔ کنتم خیر امۃ...... بہت اچھے ہو' بہت اچھے ہو۔ شاباش شاباش! کیوں کہا؟ یا اللہ! ہم اچھے کیوں ہیں؟ کہا، اُخرِجت نکالے گئے ہو۔ کہاں؟ رنگ محل کی طرف یا مال روڈ کی طرف یا لبرٹی کی طرف یا رائیونڈ تک فیکٹریاں بن گئیں' کدھر نکالے گئے؟ للناس لوگوں کی طرف' لوگوں کے نفع کے لیے۔ کونسا نفع؟ کس نفع کے لیے؟ ہسپتال بناتے ہو، یتیم خانے بناتے ہو، سڑکیں بناتے ہو، کونسے نفع کے لیے۔

یہ بھی تو نفع کی چیزیں ہیں۔ نہیں' نہیں۔ ایک خاص نفع ہے۔ یہ نفع تو کافر بھی پہنچا سکتا ہے۔ یہ گلاب دیوی ہسپتال کھڑا ہوا ہے' ایک ہندو عورت نے بنا دیا۔

یہ گنگا رام ہسپتال کھڑا ہوا ہے۔ ایک ہندو نے بنا دیا۔ وہ لیڈی ولنگڈن کھڑا ہوا ہے۔ ایک عیسائی عورت نے بنا دیا۔ یہ کنگ ایڈورڈ کالج کھڑا ہوا ہے' ایک عیسائی مرد نے بنا دیا۔

یہ سب نفع کے کام ہیں۔ یہ سارے نفع کے کام ہیں۔ لیکن ایک ایسا نفع ہے جو صرف تم دے سکتے ہو' لوگوں کو اور دُنیا میں ہندو' سکھ' عیسائی' دھریئے' کالے' گورے' انگریز' افریقین' ایشین' یورپین' امریکی وہ یہ نفع نہیں پہنچا سکتے۔ وہ ایک خاص نفع ہے جو تم ہی انہیں دے سکتے ہو اور کوئی نہیں دے سکتا' اس وجہ سے تم سب سے بہترین ہو۔

Marfat.com

اُخرِجتْ نکالے گئے، لوگوں کے نفع کے لیے۔ کونسا نفع یا اللہ؟ کہا: تامرون بالمعروف تم ''لا الٰہ الا'' کی دعوت دیتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق یہاں معروف سے مراد ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے کہ تم ''لا الٰہ الا اللہ'' کا سبق سناتے ہو۔ اے لوگو! کلمہ پڑھ لواے لوگو! اللہ کے بن جاؤ۔ یہ نفع کوئی نہیں پہنچا سکتا، سوائے تمہارے۔

وتنھون عن المنکر...... تم ان کو گناہوں سے روکتے ہو، نافرمانی سے روکتے ہو۔ تم ان کو شرک سے روکتے ہو۔ یہ کام تمہارے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لیے تم بڑے بہترین ہو۔ آپ میری تعریف کریں، مجھے کتنی خوشی ہوگی۔ میں آپ کی تعریف کروں، آپ کتنے خوش ہوں گے۔ سب سے محبوب عمل اللہ کا اللہ کی بارگاہ میں ہے کہ اللہ کے بندے اُس کی تعریف کریں۔

حسن بصریؒ کا قول

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری اقوال کو چار جلدوں میں تیار کیا گیا ہے۔ چار جلدیں ہیں۔ حسن بصریؒ نے قرآن کی تفسیر میں جو کچھ کہا اس کو جمع کر لیا گیا ہے۔ اس کی چار جلدیں ہیں۔ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت کے بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف اتنی پسند ہے کہ قرآن کی ابتداء بھی اللہ نے اپنی تعریف سے شروع کی اور کہا: الحمد للہ رب العلمین سب تعریفیں اُس اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ تو اللہ کی تعریف کرنا، اللہ کا انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس پر دُنیا او آخرت کے دروازے عزتوں کے رزق کے، اللہ کھول دیتا ہے۔

اُمت محمدیہ کی ذمہ داری

تو اللہ نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ اخرجت، آ جاؤ۔ اخرجت یہ نکالے گئے کا جو لفظ ہے اُخرِجت، مجہول یعنی کس نے نکالا ہے؟ اس کو ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یہاں اُخرجت کا مطلب بہت زبردست ہے۔ ہماری شان بیان کر رہا ہے۔ لفظ اُخرجت وہ کس طرح؟ آپ کے گھر میں ولیمہ آپ کے گھر میں کھانا، آپ کے

Marfat.com

گھر میں دعوت، کسی کو آپ نے فون پہ کہا: میرے گھر میں آؤ، کسی کو آپ نے نوکر بھیج کر کہا: میرے گھر میں آؤ کہیں آپ نے پوسٹ کر دیا کارڈ اور کہا: فلاں تاریخ کو میرے گھر میں آؤ۔

کہیں آپ خود گئے۔ کہا: جناب! میرے گھر میں دعوت ہے' آپ تشریف لائیں۔ میں آپ کو بلانے آیا ہوں۔ جس کے گھر آپ خود چل کے گئے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ عزت اور احترام ہے۔ جو آپ نے بلانے والوں میں سے اُس کو دیا ہے۔ خط سے بلانا، فون سے بلانا' نوکر بھیج کے بلانا یہ ادنیٰ درجہ ہے اور خود چل کے جانا اور جا کے بلانا یہ اعلیٰ درجہ ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں اب بھی یہ ہے کہ جب شادی ہوتی ہے تو قریبی رشتہ داروں کو کارڈ نہیں بھیجتے' خود چل کے جاتے ہیں کہ آپ تشریف لائیں۔ یہ لفظ اُخْرِجَتْ یہاں یہ مطلب ادا کر رہا ہے، کہ اے اُمت محمد! میں تمہارا رب تمہیں خود بلانے کے لیے آیا ہوں۔ تمہیں خود بلانے کے لیے آیا ہوں۔ کس لیے کہ جا کے دُکانیں کھول لو؟ کہا: نہیں! یہ میرے بندے مجھ سے بھٹک گئے' یہ میرے بندے مجھے چھوڑ گئے۔ جاؤ! انہیں میرا بنا دو' انہیں مجھ سے ملا دو۔ انہیں مجھ سے ملا دو، یٰدَاوٗدُ اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام سے فرما رہا ہے کہ جاؤ: حبّب الناس الی وجبنی فی الناس اے داؤد! جا لوگوں کے دل میں میری محبت بٹھا جا! لوگوں کے دل میں میری محبت بٹھا دے، کہا: یا اللہ! تیری محبت کیسے بٹھاؤں؟ کہا: بلائی ونعمائی۔ وبلائی۔ میری نعمتیں بتا، میرے احسان بتا۔ میری رحمت بتا۔ میرا فضل بتا۔ میری پکڑ بتا۔ خود ہی لوگ مجھ سے محبت کریں گے۔

اندازِ دعوت انبیاء علیہم السلام

اگر آپ قرآن دیکھیں جیسے نبیوں نے دعوت دی ہے نا۔ اگر ہم سب ایسے دعوت دیں تو ہماری دعوت کی طاقت کہیں سے کہیں چلی جائے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت

نوح علیہ السلام دعوت دے رہے ہیں......

الم تروا کیف خلق اللّٰہ سبع سمٰوٰتٍ طباقا. وجعل القمر

Marfat.com

فیھن نورًا وجعل الشمس سراجا. واللّٰہ انبتکم من الارض نباتًا ثم یعیدکم فیھا ویخرجکم اخراجا. واللّٰہ جعل لکم الارض بِسَاطًا لتسلکوا منھا سُبُلًا فِجَاجًا.

پکارے پھریں۔ یہ تبلیغ کا کام ہے۔

ہم وہ سبق بھول چکے ہیں

یہ ذمہ داری ہمیں ملی ہے۔ چار مہینے سیکھنے کا نصاب ہے۔ چلہ سیکھنے کی چیز ہے۔ یہ کوئی حرف آخر نہیں۔ یہ کوئی انتہاء نہیں۔ یہ کوئی آخر نہیں۔ بھولا سبق ہے۔ زمانہ ہوا بھول گئے۔ مدت ہوئی

صیاد نے چھوڑا بھی تو کیا
تابِ پرواز نہیں ' راہ چمن یاد نہیں

ایسے لاہور نے پنجرے میں باندھا، فیکٹریوں نے پنجرے میں باندھا، تجارت نے پنجرے میں باندھا، گھروں نے پنجرے میں باندھا۔

بیوی' بچوں نے ایسا پنجرے میں باندھا کہ یہ ہی نہیں پتہ کہ کس چمن سے پکڑا ہوا پنچھی ہے اور آج چھوڑا بھی جائے تو اُڑنے کی سکت نہیں کہ پنجرے میں رہتے' رہتے' رہتے ' رہتے اُڑنے کی طاقت ہی ختم ہوگئی اور اگر اُڑنا بھی چاہے تو اسے کوئی پتہ ہی نہیں ہے کہ میں کس چمن سے پکڑ کے یہاں ڈالا گیا تھا۔

بھول چکے ہم یہ سبق' جس کام نے اس امت کو بے قرار کر دیا' پارے کی طرح اور ایک صدی کے اندر ساری دُنیا میں اسلام پھیلا دیا، نہ گھر دیکھا، نہ در دیکھا، نہ حالات دیکھے، نہ ضرورتیں دیکھیں، نہ خواہشات دیکھیں اور یوں زمین اُن کے سامنے سکڑتی گئی اور فاصلے سمٹتے گئے اور نہ دریا روک سکے، نہ پہاڑ روک سکے، نہ میدان روک سکے، نہ صحرا روک سکے، نہ فقر و فاقہ روک سکا، نہ اسباب کی قلت روک سکی، نہ گرمی اور سردی روک سکی اور رکاوٹ بن سکی۔

Marfat.com

نہ بیوی اور بچوں کی محبت اُن کے پاؤں کی زنجیر بن سکی۔ وہ ہر چیز سے آزاد ہو کر ساری دنیا کو ''لا الٰہ الا اللہ'' سناتے' سناتے' سناتے اپنی قبریں پوری دنیا میں بنوا کے قیامت تک کے لیے ہمارے لیے حجت چھوڑ گئے کہ کلمے کے لیے یوں گھر چھوڑے جاتے ہیں اور یوں مرا جاتا ہے۔

میرے بھائیو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں۔

دوسرا کام یہ تھا کہ ہم ان کی دعوت دیتے کہ یہ ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ہم اس کے سفیر بن کے آئے ہیں، ہم اس کے نمائندے بن کے آئے ہیں، ہمارے پیچھے اللہ ہے اور اس کے فرشتے ہیں اور ان کی طاقت ہے۔

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کی گھریلو زندگی

اُمہات المؤمنینؓ کی خصوصیات

میرے بھائیو اور دوستو!

اسلام نے عورت کو عزت دی ہے، گھر میں بٹھایا ہے نسل کی آبیاری کے لیے نسل کی تربیت کے لیے گھر بٹھایا ہے۔ پھر اہل بیت کی خواتین، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں، امہات المؤمنین کے لئے قرآن پاک میں خصوصی ہدایات اتری ہیں۔

وقرن فی بیوتکن ...... گھروں میں رہو، یہ ازواجِ مطہرات کو فرمایا گیا ہے، اور ہماری عورتوں کے لیے نمونہ آج کی عورت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں ہیں اور اللہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو یہ قرآن میں عزت دے رہے ہے۔ چیزیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات کی خصوصیات' جو قرآن میں آئی ہیں۔ میں اس وقت ان میں سے صرف ایک آپ کو بتا تا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی کی عورتوں سے کہہ رہا ہے:

یا نساء النبی لستُنَّ کاحدٍ من النساء......

اے میرے نبی کی عورتو! کوئی عورت تم جیسی نہیں۔ تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ یہ کہا ہے۔ لفظ ''احد'' ہی ہے اور او پر نفی ہے۔ لستُنَّ جیسے (قل ھو اللہ احد) اور ولم یکن لہٗ کفوًا احد ......تو یہ بڑی طاقتور نفی ہو جاتی ہے۔ لستن کاحدٍ من النساء کا

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ اے میرے نبی کی بیویو! تمہارے جیسی کوئی عورت دنیا میں ہے ہی نہیں۔ تم ایسی اعلیٰ ہو۔

ایسی افضل ہو۔ ایسی عالی شان ہو، تمہارے جیسی کوئی عورت دنیا میں ہے ہی نہیں تو جو عورتیں ان کے پیچھے چلیں گی تو وہ بھی انہی جیسی عزتیں پا کر اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گی اور اگر آج کی بازار کی عورت کو دیکھ کر چلنا ہے تو سوائے تباہی کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا۔ آگے کا مستقبل انتہائی بھیانک نظر آ رہا ہے۔ تو اسلام نے آ کر عورت کو ایک ذمہ داری بخشی کہ گھر بیٹھو، نسل تیار کرو۔ ان کو اللہ والا بنا دو۔ ان کی آنکھ کھلے تو ان کو پتہ ہو، ہمارا ایک پالنے والا ہے اور ہم نے اس کی مان کے چلنا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ کی فضیلت

عبداللہ ابن ام مکتومؓ نابینا' گھر میں آئے۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندر چلی جاؤ۔ انہوں نے کہا: جی! اندھا ہے' وہ تو اندھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: تم تو اندھی نہیں ہو۔

افعمیا وان انتما...... وہ تو اندھا' لیکن تم تو اندھی نہیں ہو۔ یہ کون عورتیں ہیں؟ نبی کی بیویاں۔ جن کی پاکیزگی قرآن بتائے اور عبداللہ ابن اُم مکتومؓ کون ہے جن کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈانٹ پڑ گئی۔ یہ وہ ہستی ہے' سوا لاکھ صحابہؓ میں' یہ ایک شخص ہے ایسا کہ جس کے بارے میں دو دفعہ قرآن میں ایسے حیرت انگیز طریقے سے آیا ہے کہ کسی کے بارے میں نہیں آیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور دعوت دے رہے ہیں' قریش مکہ کو' سرداران مکہ کو۔ یہ آ گئے۔ انہیں کیا پتہ کون بیٹھے ہوئے ہیں؟ آ کے کہا: یا رسول اللہ! کچھ مجھے تو بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا نہیں لگا کہ یہ سردار بیٹھے ہوئے ہیں' یہ نفرت کھا جائیں گے کہ یہ اس وقت نہ آتا تو اچھا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سنی اَن سنی کرتے ہوئے انہی سے بات کرتے رہے۔ ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ وحی آ گئی:

Marfat.com

عبس وتولی. ان جاء ہ الا عمی. وما یدریك لعله یزّکی.

اویذکر فتنفعهُ الذّکری.

اے میرے حبیب! آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیرلیا اور اس سے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔ کیوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے پہ بل پڑے؟ یہ وہ شخص ہے۔ اس کے بعد جب کبھی عبداللہ ابن مکتومؓ جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''مرحبا لمن عاتنی فیه ربی'' مرحبا! مرحبا! جس کی وجہ سے میرے رب نے مجھے تنبیہ فرمائی۔

اور یہ وہ شخص ہے کہ قرآن میں آیت آئی:

لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاهدون فی سبیل اللّٰه...... یہ آیت آئی کہ اللہ کی راہ میں نکلنے والے جہاد کرنے والے، گھر بیٹھنے والے برابر نہیں ہوسکتے تو عبداللہ ابن ام مکتومؓ نابینا تھے۔ کہنے لگے: یا اللہ! میں کیا کروں؟ تو تو جانتا ہے، میں اندھا ہوں، میرے لیے تو گنجائش نکال۔ میں کیسے تیسری راہ میں نکلوں؟ آیت اتر چکی ہے۔ جبریل علیہ السلام پھر ایک لفظ لے کر دوبارہ آئے۔ ایک لفظ جس کے لیے قرآن میں دوبارہ اتارا گیا اور آیت کو بدلا گیا۔ یارسول اللہ! اب اس آیت کو یوں پڑھئے:

لا یستوی القاعدون من المومنینَ غیر اولی الضرر...... یہ لفظ بڑھایا گیا۔

غیر اولی الضّرر والمجاهدون فی سبیل اللّٰه...... وہ مسلمان جنہیں عذر کوئی نہیں اور گھر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ ہاں! جو عذر والے ہیں ان کے لیے معافی ہے غیر اولی الضرر ایک لفظ کے لیے جبریلؑ کو بھگایا گیا۔ یہ ہے وہ عبداللہ ابن ام مکتوم۔ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فرشتوں سے پاکیزہ بیگمات کو فرما رہے ہیں: اندر چلی جاؤ، اندر چلی جاؤ۔ یارسول اللہ! یہ تو اندھا ہے۔ کہا: تم تو اندھی نہیں۔ ارے! یہ ان کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ تھا، میری امت آگے آ کر کیا کرنے والی ہے۔ یہ ان کے لیے اصول بنائے جا رہے ہیں۔

Marfat.com

عظمت اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

اللہ تعالیٰ نے ہماری عورتوں کے لیے نمونہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو بنایا ہے۔ بڑی عورتوں کے پیچھے چلتے ہیں' فلاں سوسائٹی کی بیگم نے یہ پہنا ہوا تھا۔ ہم نے بھی وہ پہنا ہے۔ فلاں گھر میں یہ دیکھا تھا' ہم نے بھی وہ کرنا ہے۔ تو کبھی قرآن اٹھا کے دیکھیں' اللہ تعالیٰ کیا کہہ رہا ہے' اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں رضی اللہ عنہن کو۔

یٰنِسَآءَ النبی لستنّ کاحدٍ مّن النساء ...... کتنی بڑی عظمت بیان ہوئی ہے۔ آپ نے دیکھا' میں نے آپ کے سامنے **قل ھو اللہ** پڑھی تھی' وہاں بھی ''احد'' آیا ہے' یہاں بھی ''احد'' آیا ہے کہ اے میرے نبی کی بیویو! تمہارے جیسا دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔

تمہارے جیسی عورت دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔

لستن کاحد من النساء ...... یہ جو ''احد'' کا لفظ ہے ناں' اس نے ماضی کی بھی نفی کر دی۔ حال کی بھی نفی کر دی۔ مستقبل کی بھی نفی کر دی۔ تمہارے جیسا کوئی ہے ہی نہیں اے میرے نبی کی بیویو! تمہارے جیسی کوئی عورت ہے ہی نہیں۔ اس پر بڑا لکھا ہے علماء نے۔ میں تو صرف ایک آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات کا مقام بتا رہا ہوں کہ کتنا اونچا مقام ہے ان عورتوں کا کہ جن کی اللہ تعالیٰ خود گواہی دے رہا ہے۔ ان جیسی کوئی عورت نہیں ہے۔

نہ ماضی میں، نہ حال میں، نہ مستقبل میں، تو قرآن اور اللہ جن کی عظمت کو اس طرح بیان فرمائیں اور جن کا مقام: **فلن تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا** ...... ان کی عظمت تقدس اور مقام کو اتنا اونچا لے جائے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی تم میں سے کسی کا بھی ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں' اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ چون سال کی عمر میں انتقال ہوا' اتنی لمبی بیوگی کاٹی ہے۔ کہا: نہیں۔ میرے نبی کے مرنے کے بعد بھی تم پر حرام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق جان سے بھی زیادہ ہے

اور دوسرا کہا: **اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بالمومنین من انفسھم** یہاں اللہ اپنے نبی کا

Marfat.com

مقام تو اصل میں بتا رہا ہے کہ میرا جو نبی ہے اس کا تم پر تمہاری جانوں سے بھی زیادہ حق ہے' اتنی کسی رشتے ناطے کا حق جان سے زیادہ نہیں۔ کسی رشتے ناطے کا حق جان سے زیادہ نہیں۔ مجھ پر میری جان کا حق، بیوی سے زیادہ ہے، ماں سے زیادہ ہے، باپ سے زیادہ ہے، اولاد سے زیادہ ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ میرے نبی کا تم پر تمہاری جان سے بھی زیادہ حق ہے۔ اس کی تفسیر میں علماء نے لکھا ہے کہ:

اگر ماں' باپ اولاد سے کہیں کہ کود جاؤ پانی میں' آگ میں۔ اگر وہ کود گئے تو یہ نام موت ہوگی' خود کشی ہوگی۔ اس لیے کہ ماں' باپ کو حق نہیں اس طرح اولاد کی جان لینے لیکن اگر اللہ کا رسول کہے: لگا دو چھلانگ تو اگر چھلانگ لگا دی تو یہ شہادت ہے چونکہ اللہ کے نبی کے حکم پر جان دی تو یہ شہادت' اس کے ساتھ ہی اللہ نے اپنے نبی کی بیویوں کا مقام ساتھ جوڑ دیا۔ النبی اولی بالمومنین من انفسهم میرے نبی کا حق تم پر تمہاری جان سے زیادہ ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ کوئی اللہ کے نبی کا طریقہ ہم اس لیے نہیں چھوڑ سکتے' دل نہیں چاہتا۔

آپ ﷺ کی ازواج کی باقی انبیاء کی بیویوں پر فضیلت

تو اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے اتنا اثر لیں کہ ان کے طریقوں میں ڈھل جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ طریقہ لائے ہیں جو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے راحت ہی راحت۔ چین ہی چین۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات کو اس طریقے سے قرآن میں بیان کیا' ایسے ان کا مقام اوپر اٹھا دیا' تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے گھر سے تشبیہ دی۔ ایک ہی گھر بتایا۔ یہ ہوتا ہے: زوج...... ازواجه...... واذ اسر النبی الی بعض ازواجه کہیں بھی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کیلئے امرأۃ کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نبیوں کے لیے بیوی کا لفظ استعمال کیا۔

Marfat.com

وامراتہٗ. ابراہیم علیہ السلام کی بیوی، امرأۃ نوح نوح علیہ السلام کی بیوی۔ امرأۃ لوط لوط علیہ السلام کی بیوی، فاقبلت امراتہ...... یہ ابراہیم علیہ السلام کی بیوی......تو اورنبیوں کی جب بیگمات کا ذکر کیا ہے تو امراۃ سے۔

ابراہیم علیہ السلام کی عورت، لوط علیہ السلام کی عورت، نوح کی عورت علیہم السلام لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کے لیے اللہ نے کہیں بھی امرأۃ کا لفظ استعمال نہیں کیا کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورت بلکہ زوج کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ازواجہٗ...... یہ تکریم اور شرافت کا لفظ ہے۔ شرافت کا لفظ ہے۔

ازواجہٗ امہاتہم...... تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں کہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میاں' بیوی کا تذکرہ کیا ہے تو لفظ زوج لائے ہیں۔ زوج...... زوج شریک سفر کو کہتے ہیں' ہم سفر کو۔ بحث لمبی پڑ جاتی۔ میں نے تو بس آپ کو صرف دو لفظوں سے فرق بتایا ہے کہ اور نبیوں کی بیویوں کے لیے تو لفظ امرأۃ کا استعمال ہوا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات کے لیے زوج کا لفظ استعمال ہوا ہے اور زوج کے لفظ کی جو خوبصورتی ہے اور اس کا جو مقام ہے وہ امراۃ سے بہت بلند ہے۔

اور جہاں اللہ نے خود خطاب کیا ہے تو یٰنِسَآءَ النَّبِیّ کہا: یٰنِسَآءَ النَّبِیّ اے میرے نبی کی بیگمات۔ جیسے کہتے ہیں ناں کہ یہ میری بیوی ہے اور ایک یہ کہ یہ ہماری بیگم ہیں اور جو دوسری تعبیر ہے یہ پہلی تعبیر سے زیادہ خوبصورت ہے تو یٰنِسَآءَ النبی یہ دوسری تعبیر ہے اور امراۃ یہ پہلی تعبیر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جیسے اپنے نبی کا احترام سے ذکر کرتا ہے' ایسے ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا بھی احترام سے ذکر کرتا ہے تا کہ ہماری عورتیں اگر اثر لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے اثر لیں۔ آج کے زمانے کی بیگمات سے اثر نہ لیں کہ ان بہنوں کی تو اکثریت جہنم کی طرف جارہی ہے۔ انہیں تو خبر نہیں' وہ تو بیچاری نادان ہیں۔

کثرتِ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت

تو قرآن ایک نقش بٹھاتا ہے کہ دنیا اور آخرت کے مسئلے حل کرنے ہیں تو عورتیں

Marfat.com

میرے نبی کی بیگمات کے طریقے پر آئیں اور زیادہ شادیاں کرنے کا مقصد بھی یہ تھا کہ عورتوں میں زیادہ سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی براہ راست دیکھنے سے جو اثر ہے' سننے سے تو نہیں۔ ورنہ دارمی کی روایت ہے: ما لی فی النساء من حاجة مجھے عورتوں کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ اگر آپ کو خواہش ہوتی تو پچیس سال کی عمر میں چالیس سال کی عورت سے شادی کرتے اور پچیس سال اسی ایک عورت کے ساتھ گزار دیتے اور پھر جب بڑھانے میں دروازہ کھولا تو ایک شادی، دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں، گیارہ شادی کرلیں۔

چونکہ اسلام کا جب ایک معاشرہ قائم ہو گیا' ماحول بن گیا۔ اب ضرورت تھی عورتوں میں بھی اسلام کی زندگی جانے کی' تو زیادہ سے زیادہ سکھانے والی' ایک عورت کہاں تک سکھائے گی وہ ویسے ہی تھک جائے گی تو لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں زیادہ ہوئیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں' پھر جو آنکھوں دیکھا ہے وہ آگے عورتوں کو بتائیں۔

لیس الخبر کالمعاینة......

شنیدہ کے بود مانند دیدہ؟......

دیکھا سنا برابر نہیں...... یہ تینوں محاورے آپ کو بتا دیے۔ عربی کا محاورہ، فارسی کا محاورہ، اُردو کا محاورہ۔ دیکھا' سنا برابر نہیں۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ لیس الخبر کالمعاینة. سنا دیکھا کوئی برابر ہوتا ہے۔

تو اللہ نے خود حکم دیا شادیوں کا' شادیاں کرو تاکہ عورتیں زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھیں اور زیادہ سے زیادہ آگے نقل کریں تو یہ وہ چند خصوصیات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو عطا فرمائیں تاکہ قیامت تک آنے والی عورتیں اگر کسی ایسی شخصیت سے اثر لیں تو ان سے لیں کسی اور سے نہ لیں کیونکہ یہ تو بخشی بخشائی ہیں۔

Marfat.com

دنیا سے جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کو اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے کہ زندگی میں ان کی زوجیت کو برقرار رکھا ہے اور ان کے گھروں کو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر بتایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو ان کے گھر بتایا ہے۔

وقرن فی بیوتکن......

اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ۔ اور اسی کو پھر دوسری جگہ بیوت النبی سے تعبیر کیا ہے۔ ان گھروں کو اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ۔ وقرن فی بیوتکن انہی گھروں کو قرآن مجید دوسری جگہ بیوت النبی سے تعبیر کر رہا ہے۔ کتنا بڑا اتصال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انکے گھروں تک کو اونچا مقام دے دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا محفوظ موجود ہے

تو لہٰذا جس عورت نے اپنے لیے کوئی راہ طے کرنی ہے تو وہ یہ راہ پڑی ہوئی ہے، مردوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے' عورتوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کامل و اکمل ہیں۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی ایک ایک ادا محفوظ پڑی ہے۔ ہر طریقہ محفوظ پڑا ہوا ہے' جہاں سے جو کوئی دیکھنا ہے' کیا کرتے تھے' رات کیسی تھی' دن کیسا تھا' چلتے کیسے تھے' گھر والوں سے کیا سلوک تھا' باہر کیا سلوک تھا' لباس کیا پہنتے تھے' کھانا کیا پسند تھا' پہننا کیا پسند تھا' پینا کیا پسند تھا' زندگی کیسے گزری' عام لوگوں سے کیسے ملتے تھے' خاص لوگوں سے کیسے ملتے تھے' اپنے اونٹوں کو چارہ خود ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ڈال لیا کرتے تھے۔ خود ہی چارہ اٹھا کے اپنی سواری کو ڈالتے تھے، خود ہی گھر میں جھاڑو دے لیا کرتے، خود ہی اپنا آٹا گوندھتے تھے، اپنے کپڑے خود دھو لیتے تھے، اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے۔

سرکارِ دو جہاں ﷺ اور فقر و فاقہ

اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا معیار دنیاوی لحاظ سے اتنا نیچے

Marfat.com

رکھا...... اتنا نیچے رکھا کہ کوئی فقیر اللہ کا گلہ نہیں کر سکتا...... مری سے ہماری جماعت آ رہی تھی...... وہاں مزدور اکٹھے ہوئے تھے...... ہزار، ڈیڑھ ہزار مزدوروں میں مَیں نے بیان کیا، مٹی مٹی ان کا جسم، چہرے پر مٹی...... ہاتھوں پر مٹی...... سارے کپڑے کالے میلے......

میں نے کہا بھئی! کوئی ایسا فقیر ہے جس کے گھر میں تین دن چولہا نہ جلتا ہو؟؟

کوئی ایسا آپ میں فقیر ہے؟......

سب نے کہا، نہیں کوئی نہیں۔

میں نے کہا، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں تین دن نہیں، دو دو مہینے چولہا نہیں جلتا تھا...... تین دن نہیں کہہ رہا ہوں...... دو دو مہینے ان کے گھر میں آگ نام کی چیز نہیں جلتی تھی...... اے! کوئی ایسا فقیر ہے جو روزانہ روٹی نہ کھاتا ہو؟...... کہا ہم تو روز روٹی کھاتے ہیں...... میں نے کہا، میرے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیٹ پر دو، دو پتھر باندھ کر پھرتے تھے کہ تین، تین دن گزر جاتے تھے ایک لقمہ اندر نہیں جاتا تھا...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے میں بیٹھے ہوئے تھے...... ایسے کہ...... چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا...... تو کعبے میں کعب رضی اللہ عنہ آئے، کہنے لگے: میں دیکھتا ہوں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے اُنگلی یہاں رکھی پیٹ پر...... فرمایا، تین دن گزر چکے ہیں اس پیٹ میں ایک نوالہ داخل نہیں ہوا...... تو کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دوڑ لگائی، ایک یہودی کے باغ میں گیا...... وہاں مزدوری کی اور کھجوریں تازہ ایک لپ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھیں، میں نے کہا یا رسول اللہ، نوش فرمائیں!!!

کیا تجھے مجھ سے محبت ہے؟

سامنے سے کھجور اُٹھائی اور کھانے سے پہلے فرمایا، تو مجھ سے پیار کرتا ہے؟

جی کرتا ہوں!......

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، سوچ کے بول......

یقیناً کرتا ہوں!!

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، سوچ کے بول......

کہا، یا رسول اللہ خدا کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرتا ہوں۔ جب انہوں نے قسم کھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر تو سچا ہے اپنی قسم میں، پھر امتحان کے لئے تیار ہو جا...... آزمائش کے لئے تیار ہو جا...... جو مجھ سے پیار کرتے ہیں ان کی طرف امتحان، آزمائش، فقر ایسے چلتا ہے جیسے پانی اوپر سے نیچے کی طرف چلتا ہے...... تو آپ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا معیارِ زندگی اتنا پست رکھا کہ پھر کوئی گلہ نہ کر سکے......!!

دنیا لینے گئی تھی آخرت لے کر آ گئی!

اوہو! فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی صابرہ شاکرہ بیٹی...... ایسا فاقہ آیا کہ دونوں میاں بیوی مجبور ہو گئے...... خاوند بھی صبر والے بیوی بھی صبر والی...... مجبور ہو گئے کہ چل کے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پہ درخواست کریں...... کچھ تھوڑا بہت دال دلیا، چونکہ چند بکریاں آئی تھیں مالِ غنیمت میں...... تو...... صدقہ تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز نہیں ہے...... یہ تو ہدیہ تھا، تو وہ آئیں اور دروازے پر دستک دی...... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دستک ہے، پہلے تو کبھی اس وقت میں نہیں آئی...... آج اللہ خیر کرے، کیوں آ گئی...... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا دروازہ کھولو...... انہوں نے دروازہ کھولا تو تشریف لائیں، حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فرشتے تو تسبیح پڑھ کے ان کا پیٹ بھر جاتا ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے، آپ کی بیٹی، اتنے دنوں سے بھوکے ہیں، ایک نوالہ پیٹ میں نہیں گیا...... کچھ ہمارے لئے گنجائش ہو جاتی...... تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...... آپ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی!...... میری بیٹی!...... ذرا اپنے غم کو ہلکا کر...... آج ایک مہینہ گزر چکا ہے تیرے باپ کے گھر میں چولہا نہیں جلا۔ ہم کہتے ہیں نا...... دو جہاں کے سردار، یہ لفظ بھی آپ کی عزت کے لئے تھوڑا ہے...... اتنی بلندیاں ہیں کہ ان کو کوئی انسان نہ ناپ سکتا ہے نہ تول سکتا ہے، نہ بیان کر سکتا ہے...... آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی! میرے پاس پانچ بکریاں کھڑی ہیں، تو کہے تو تجھے پانچ بکریاں دے دوں...... اور اگر تو کہے تو تجھے پانچ دعائیں دے دوں...... یہ اب ناظموں کے لئے لیکن صرف ناظموں کے لئے نہیں...... سارے مسلمانوں کے لئے جس کے ساتھ بھی لوگوں کے حقوق وابستہ ہیں اس کے لئے یہ بہت عبرت کا قصہ ہے...... یہ موقع ہے؟ بیٹی پر اتنی بڑی قربانیاں ڈالنے کا، ظاہری دیکھنے کے لحاظ سے...... لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر صرف فاطمہ رضی اللہ عنہا پر نہیں آنے والی ساری امت پر ہے...... ساری امت کو سامنے رکھ کر اپنے گھر میں چھری چلائی جا رہی ہے...... میری بیٹی! پانچ بکریاں دے دوں یا پانچ دعائیں دے دوں؟...... اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ہی دے دیتے تو کیا فرق پڑتا تھا...... کہ چلو ایک بکری دے دیتے ہیں پانچ دعائیں دے دیتے ہیں...... روٹی بھی ہو جاتی...... دعا بھی ہو جاتی...... جب انہوں نے منشاء نبوت دیکھا کہ بابا امتحان لینا چاہتے ہیں...... آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا دعائیں دے دیں...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو ہاتھ اٹھایا کرتو کہا کر ''یــا اوّل الاوّلیــن ویــا آخــر الآخــریــن''...... یہ پانچ بول تیرے لیے پانچ بکریوں سے بہتر ہیں۔ اب خالی ہاتھ گھر پہنچیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کچھ بھی نہیں لائیں؟......

کہا: نہیں، بہت کچھ لائی ہوں۔

کہا: کیا لائی ہو؟......

کہا: میں دنیا لینے گئی تھی آخرت لے کے آ گئی......

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تیرا آج کا دن تیری زندگی کا سب سے بہترین دن ہے''۔

تو اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے گھر میں اپنا معیارِ زندگی اتنا پست رکھا...... یہ کوئی نہ ملنے کی وجہ سے نہیں تھا...... ملنے کا حال یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں چاہوں تو یہ اُحد کا پہاڑ سونے چاندی کا بن کر میرے قدموں میں ڈھیر ہو جائے...... اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے کہا، تو کہے تو سارے عرب کے

Marfat.com

پہاڑ، زمرّد، سونا، چاندی بنا کر تیرے ساتھ ساتھ چلا دوں...... کہا: نہیں یا اللہ! ایک دن بھوکا رہوں گا، ایک دن کھانا کھاؤں گا...... یہ اس لئے کہ کوئی بددیانت نہ ہو جائے، روٹی کے پیچھے...... مال کے پیچھے...... کوئی فقر کی وجہ سے شکوہ شکایت نہ کرنے لگ جائے...... اور کوئی دکھوں کی وجہ سے واویلا نہ کرنے لگ جائے......!!

پانچ ہزار بکریاں دوں یا پانچ دعائیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے علی! تجھے پانچ ہزار بکریاں دوں کہ پانچ دعائیں دوں؟...... اب پانچ ہزار بکریاں آج بھی بہت بڑی دولت ہے...... پانچ ہزار بکریاں دوں کہ پانچ دعائیں؟؟

انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! پانچ ہزار بکریاں بے شک بہت بڑی دولت ہے، پر آپ مجھے پانچ دعائیں سکھا دیں...... تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو دعا میں مانگا کر...... "اللّٰھم اغفر لی ذنبی" الخ...... یہ پانچ ہزار بکریوں سے بہتر ہے تیرے لیے۔ یا اللہ! میرے گناہ معاف کر دے، میرا رزق حلال کر دے، حرام رزق پر پلنے والا گوشت کبھی جنت میں نہیں داخل ہو سکتا...... حرام رزق پر پلنے والا خون کبھی جنت میں نہیں جا سکتا...... یا اللہ میرا رزق حلال کر دے...... میرے اخلاق وسیع کر دے...... جو دیا ہے مجھے اسی پہ خوش کر دے...... میرے دل سے ان چیزوں کا شوق نکال دے جو تُو نے مجھے نہیں دینی...... میرے اندر سے ان کا شوق بھی نکال دے...... تو میں یہ عرض کر رہا تھا، اللہ نے دنیا کے بارے میں یہ نشیب و فراز رکھا ہے۔

وفاداری پیدا کریں

میرے بھائیو!

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہو جائے۔ اللہ سے عشق ہو جائے۔ اس کا در نہ چھوٹے۔ اس کا گھر نہ چھوٹے۔ اتنی وفاداری پیدا کریں جتنی کتے میں مالک کے ساتھ ہے۔ آپ کی ایک روٹی کھاتا ہے' ساری زندگی وفا کرتا ہے۔ کبھی آپ کا در نہیں چھوڑتا۔

Marfat.com

آپ کے گھر کا معصوم بچہ اس کو مار رہا ہوتا ہے' وہ سر جھکا کے بیٹھا ہوتا ہے۔ زبان حال سے کہہ رہا ہوتا ہے۔ بچہ تیرے باپ کی روٹی کھائی ہے تجھے کچھ نہیں کہوں گا' جتنا مارنا ہے مار لے۔ کوئی پردیسی تو اندر گھر میں آ جائے کیسے جھپٹ کے پڑتا ہے۔ اتنا تو اللہ اور اس کے رسولوں کے احسان کے سامنے ہم دب جائیں۔ جو اگر چاہتا تو روز صبح و شام بھونے بکرے کھا سکتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فاقے

دیکھو تو سہی تین' تین دن گزر جاتے ہیں' اس کے گھر چولہا نہیں جلتا۔ دو' دو مہینے گزر جاتے ہیں آگ نہیں جلتی۔ تین' تین دن گزر جاتے ہیں بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پہ پتھر بندھ جاتے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح بھی کھا سکتے تھے مرغ پلاؤ' شام بھی کھا سکتے تھے مرغ پلاؤ۔ ساری زندگی جان بوجھ کر فاقے سے رہے کہ میری امت کے غریبوں کو تسلی رہے کہ ہمارا نبی ان کے لیے دُکھ اُٹھا کے گیا ہے۔

کہاں سے تسلی ہوتی اگر ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فاقے کا پتہ نہ ہوتا۔ یہ سفید پوش کہاں سے تسلی پکڑتے۔ یہ غریب لوگ کہاں سے تسلی پکڑتے۔ کہ ہاں ہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی بڑے فاقے تھے۔ دو' دو مہینے چولہا کوئی نہیں' چراغ کوئی نہیں۔ ایک جوڑا کپڑا ہے' دوسرا جوڑا کوئی نہیں۔

بلال رضی اللہ عنہ آتے ہیں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز پڑھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میرے کپڑے گیلے ہیں' ابھی سوکھے نہیں' سوکھ جائیں تو پہن کے پھر آ کے نماز پڑھاتا ہوں۔ جو ایسے احسانات میرے اور آپ پر چھوڑ گیا ہو' جو چاہتا تو سونے' چاندی کے گھر بنوا لیتا۔ وہ کھجور کی شاخوں کے گھر میں زندگی گزار گیا۔ وہ چاہتا تو براق کی سواری چوبیس گھنٹے اُس کے دروازے پہ کھڑی ہوتی۔ وہ گدھے کی سواری پر سوار ہو کے زندگی گزار گیا۔

وہ چاہتا تو صبح و شام کے جوڑے الگ الگ ہوتے وہ ایک جوڑے میں پورا سیزن گزار گیا۔ اپنی بیویوں کے لیے جنت کے لباس اتروا لیتا' ان کی بیویوں کے پاس ایک

Marfat.com

جوڑے سے فالتو جوڑا بھی نہیں ہوتا تھا۔ صرف اپنی امت کے غریبوں کو تسلی کے لیے کہ ان کو تسلی مجھ سے ملے۔

خود دکھ جھیلے، بچوں کو دکھ میں ڈالا، خود جان جوکھوں میں ڈالی، اولاد کی جان جوکھوں میں ڈالی۔

اپنی امت کو بتانے کے لیے کہ میں نے تمہارے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ دیکھو میرا خیال رکھنا۔ میرا طریقہ نہ چھوڑنا۔ تمہارا ہی نفع ہے، اتنی محبت کی سطح لے آئیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، میں اس کے خلاف نہ کروں گا۔ اس سطح پر آنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اتنا احسان وہ کر گئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر وفاقہ

بھائیو! ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا جبریل والذی نفس محمد بیدہ ما امسی لآلِ محمد کفة من شعیر.

اے جبریل اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آج آلِ محمد کے گھر میں ایک مٹھی جو نہیں ہے۔ ہمارے بچے تو آدھے برگر کھا کر باقی باہر پھینک رہے ہوتے ہیں۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک مٹھی جو نہ رہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ بھوک کی شدت سے کروٹیں بدل رہے تھے۔ نیند نہیں آرہی تھی۔ روزے میں جب عصر کے قریب بھوک لگتی ہے حالانکہ ہماری تو ابھی تک سحری بھی ہضم نہیں ہوئی ہوتی۔ پھر بھی جسم گرتا ہے۔

تین دن سے جس نے ایک لقمہ نہ چکھا ہو۔ اس کا کیا حال ہوگا۔ آپ چارپائی پر پڑے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ بھوک کی شدت سے کبھی ادھر کروٹ بدلتے اور کبھی یوں کروٹ بدلتے اور پیٹ کمر کے ساتھ لگ گیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور رونا شروع کر دیا اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ فداك

Marfat.com

نفسی میری جان آپ پر قربان آپ کا تو ایک اشارہ سب کچھ حاضر کر سکتا ہے آپ اتنا دکھ کیوں سہہ رہے ہیں۔

جس کو سب کچھ ملتا ہو پھر بھی وہ کہے نہیں کوئی تو ان کے اندر زہر چھپا ہوا ہے جس سے وہ بچنا چاہتے ہیں۔ تڑپ رہے ہیں اور کبھی پیٹ کو چارپائی سے لگاتے ہیں۔ اور پتھر بھی اس لیے باندھتے تھے تاکہ آنتیں دب جائیں اور ان میں جو بھوک کی ایک پکار مچی ہوئی ہے وہ بند ہو جائے۔ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے پیٹ کو ایک طرف سے چارپائی سے لگاتے اور کبھی دوسری طرف سے لگاتے۔ آخر حضرت عائشہؓ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں اور عرض کیا آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! میں اپنے بھائیوں کے طریقے پر چلنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے پہلے جتنے نبی آئے انہوں نے بھی ایسے ہی فاقے برداشت کیے۔ میں اپنے بھائیوں کے طریقے سے ہٹنا نہیں چاہتا۔ میں چاہوں تو احد پہاڑ سونا بن کر میرے سامنے ڈھیر ہو جائے۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے ساتھیوں کا راہ چھوڑوں اور ان کے طریقوں سے ہٹوں۔

بیوی کی شکل میں قبول نہیں ہے، دادی کی شکل میں قبول نہیں ہے، نانی کی شکل میں قبول نہیں ہے، صرف ایک شکل میں قبول ہے کہ محبوبہ ہو۔ معشوقہ ہو اور جب تک اس سے عشق ہے اور لذت ہے زندگی کا ساتھ ہے جونہی جی بھر گیا وہیں ایسے چھوڑ دیا۔ مرد تو عورتوں سے زیادہ بے وفا ہوتے ہیں۔ طوطا چشم ہوتے ہیں عورت میں وفا کا مادہ مردوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ تو جاؤ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے جو حدود قائم کی ہیں وہ ایسے نہیں قائم کیں۔ جاؤ دیکھو! وہاں کی عورت کس قدر قابل رحم ہو چکی ہے۔ کہ جب اس سے جی بھر جاتا ہے وہاں کی عورت کو ایسے پھینک دیا جاتا ہے جیسے میں رومال سے پسینہ پونچھ کر اسے پھینک دیتا ہوں۔ وہ کسی شکل میں بھی قبول نہیں سوائے اس کے کہ محبوبہ بن کر رہے۔ تو کیا عورت صرف معشوقہ کی شکل میں باقی رہتی ہے......

بیٹی کا روپ کہاں گیا......

بہن کا روپ کہاں گیا......

Marfat.com

بیوی کا روپ کہاں گیا......

ماں کا روپ کہاں گیا......

پھوپھی کا روپ کہاں گیا......

خالہ کا روپ کہاں گیا......!!

بیٹیوں کی پرورش پر اجر و ثواب

اللہ نے ہمیں کیسا پیارا دین دیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے گھر میں بیٹی پیدا ہوا اور وہ برا نہ منائے۔ بعض ایسے بے وقوف ہیں کہ بیویوں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ گھر اجڑ گئے اس بات پر کہ بیٹی کیوں پیدا ہوگئی۔

ارے ظالم، اندھے، دیوانے، پاگل، اس بچی کے بس میں ہوتا تو وہ بچہ دے دیتی۔ یہ تو آسمان والے کے بس میں ہے۔ دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہلے بیٹی زینب رضی اللہ عنہا پیدا ہو رہی ہے۔ دوسری بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہو رہی ہے۔ پھر بعد میں بیٹے پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ اپنے نبی کو بھی بیٹیاں پہلے عطا کر رہا ہے۔ تو فرمایا جس کے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی اور اس نے برا نہ منایا۔ منہ نہ چڑھایا اور خوشی خوشی اس پر خرچ کریا۔ تو اس کے لیے وجبت لهُ الجنة جنت واجب ہوگئی۔ جس نے تینوں بیٹیوں کو پالا اور انہیں شادی کر کے روانہ کر دیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور وہ دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے آپ نے درمیان والی اور شہادت کی انگلی کو جوڑ کر فرمایا کہ ایسے ہوں گے۔

ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی دو بیٹیاں ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دو بھی ہوں تو بھی میں اور وہ اس طرح اکٹھے ہوں گے۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! جس کی ایک بیٹی ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک بھی ہو تو بھی میں اور اسی طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ جس کو اللہ نے بیٹیاں نہیں دیں تو وہ کیا کرے؟ تو اللہ تعالیٰ کے نبی نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ دو بیٹیاں دے یا دو بہنیں دے اور وہ تنگدست ہوں اور وہ ان پر خرچ کرتا رہے

Marfat.com

یہاں تک کہ وہ غنی ہو جائیں یا یہ مر جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

لوگ تو بہنوں کا حق چھین لیتے ہیں۔ اور اللہ کا رسول شادی کے بعد بھی ترغیب دے رہا ہے کہ خرچ کرتے رہو بہنوں پر، ان کو دیتے رہو۔

ماں جنے کا کوئی بدل نہیں ہوا کرتا۔ بہن بھائیوں کا رشتہ اتنا سستا نہیں ہے کہ چار ٹاکوں پر اسے توڑ دیا جائے۔

چار بول پر اسے توڑ دیا جائے۔ اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو کہتا ہے کہ شادی کے بعد بھی جو بہنوں پر خرچ کرے گا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ اور یہ بہنوں کا حصہ ہی اتار لیتے ہیں۔

وراثت کے احکام میں عورت کی رعایت

دیکھو! اللہ نے قرآن میں سوال کیسے اٹھایا ہے؟ جائیداد کا سوال۔ عربوں میں عورتوں کو جو حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ تو قرآن میں سوال ایسے ہونا چاہیے کہ عورتوں کو یا اللہ! کتنا حصہ ملے گا؟ للانثی مثل نصف حظ الذکر کہ عورت کو لڑکے کا آدھا دیا جائے گا یعنی جتنا لڑکے کو ملتا ہے اس کا آدھا بیٹی کو دے دیا جائے۔ قرآن نے یہ سوال نہیں اٹھایا۔ بلکہ قرآن نے سوال ہی عجیب کر دیا بیٹوں کا حصہ جنہیں پہلے سے مل رہا تھا ان کا حصہ ختم کر دیا اور یہ انداز قرآن سے یوں معلوم ہو رہا ہے جیسے ان کا حصہ ہے ہی نہیں اور پتہ ہی نہیں کہ ہوگا کتنا؟ فرمایا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. ہم نے بیٹیوں کا حق ثابت کر دیا ہے۔ ہم نے بیٹیوں کا حق واضح کر دیا ہے۔ دو بیٹیوں کو جتنا ملنا چاہیے اتنا ایک بیٹے کو دے دیا جائے۔ یوں اللہ نے جواب دیا ہے کہ لڑکوں کا حق ایک دفعہ اڑا دیا اور بیٹیوں کے حق کو ثابت کر دیا منڈی والوں کو بتانے کے لیے کہ بیٹیوں کو حق دیا کرو ورنہ مارے جاؤ گے برباد ہو جاؤ گے۔ کوئی چیز نہ بچا سکے گی۔ اللہ نے خاوند کو کمائی کا حکم دیا۔ پھر میاں بیوی کے حقوق میں خاوند کا حق افضل ہے۔ اور مرد عورت سے افضل ہے اور یہ افضلیت درجے کے لحاظ سے نہیں ہے۔ بلکہ انتظام کے لحاظ سے ہے۔

Marfat.com

ساری دنیا کے مرد فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچ سکتے ہیں؟......
آج کے سارے مرد رابعہ بصریہ کو پہنچ سکتے ہیں؟......

میاں بیوی کے حقوق

افضلیت درجے کے لحاظ سے نہیں بلکہ انتظام کے لحاظ سے ہے اَلرِّجَالُ قَوّامون علی النّساء...... مرد عورتوں پر فائق ہیں۔ مردوں کا عورتوں سے درجہ بڑا ہے۔ انتظام کے لحاظ سے نہ کہ مرتبے کے لحاظ سے۔ قیامت کے دن عائشہ رضی اللہ عنہا جیسی ماں کا کون مقابلہ کرے گا؟ کون سا مرد ہے جو عائشہ جیسی ماں کے مقابلے میں کھڑا ہو سکے؟

بیوی کے حقوق کو بیان کرنے میں اللہ تعالیٰ نے عورت کا حق پہلے ذکر کیا اور مرد کا حق بعد میں ذکر کیا اور فرمایا۔

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف......

حالانکہ ہونا یوں چاہیے تھا...... ولھم مثل الذی علیھم کہ مردوں کا عورتوں پر حق ہے جیسا کہ عورتوں کا مردوں پر حق ہے۔ لیکن یہاں بھی اللہ نے اس کے برعکس ارشاد فرمایا ہے ولھن مثل الذی علیھن. ان عورتوں کا مردوں پر حق ہے جیسا کہ مردوں کا عورتوں پر حق ہے۔ اور کہا وعاشروھن بالمعروف اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا۔ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ خیر کم خیر کم لاھلہٖ...... تم میں سے سب سے بہترین مسلمان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔ پھر بیویوں کو خاوندوں کا حق سمجھایا۔ ایک لڑکی آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ میری شادی کرنا چاہتے ہیں۔

خاوند کا کیا حق بنتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تیرا خاوند سر سے لے کر پاؤں تک زخموں سے چور ہو اور اس کے زخموں میں پیپ پڑ چکی ہو اور تو اپنی زبان سے چاٹ چاٹ کر اس کے زخموں کو صاف کرے تو بھی تو اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کر پائی۔ یہ تو چھوٹی سی بات پر منہ کو پڑنے کو آجاتی ہے، ادھر چھوٹی سے بات پہ مرد پٹائی کر

Marfat.com

دیتے ہیں اور ادھر چھوٹی سے بات پہ گستاخی پر اتر آتی ہیں دونوں کی حدود بیان فرمادیں اور دونوں کی تربیت زندگی بیان فرمادی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو معاشرت

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جھاڑو خود دیتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اماں عائشہؓ سے کہہ رہے ہیں کہ میں آٹا تجھے گوندھ دیتا ہوں اور تو روٹی پکالے کوئی ہے جو اپنی بیوی کو آٹا گوندھ کے دے۔ الٹا ان کی پٹائی کر رہا ہے۔ آپ آٹا گوندھ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں عائشہؓ روٹی پکا ام سلمیٰ روٹی پکا۔ جویریہ روٹی پکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے خود دھو رہے۔ نو بیویاں ہیں اور کپڑے خود دھو رہے۔ ہنس رہے مسکرا رہے۔ باہر آپ کی صفت ہے غمگین گھر میں آپ کی صفت ہے مسکرانے والے۔ کان ضحاکا. کان ضحاکا.

عورت کی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے عورت کو معاشی طور پر یوں مضبوط کر کے اس کے ذمے کام کیا لگایا ہے۔ اس کے ذمے کام کیا لگایا ہے۔ اس کے ذمے کام یہ لگایا ہے کہ نسل کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سکھاؤ۔ پندرہ سال دیے ہیں۔ بیٹے کے لیے اور گیارہ سال دیے ہیں بیٹی کے لیے کہ جب اسے روانہ کرو تو اس طرح روانہ کرو کہ یہ مسلمان عورت حضرت فاطمہؓ کی بیٹی بن کر جارہی ہو۔ اور جب اس بچے کی شادی کرو تو یہ ایسے ہو کہ یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن کر زندگی گزار رہا ہو۔ یہ تربیت آج ختم ہو چکی ہے ہماری عورتیں تربیت سے غافل ہو چکی ہیں۔

خاتونِ جنت کی عظمت

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کیسے ہوئی دنیا کی افضل بچی، سب سے افضل بچی، سب سے اعلیٰ خاتون، اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب۔

Marfat.com

جگر کا ٹکڑا، دل کا ٹکڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو دکھایا اس نے مجھے دکھایا۔ ایسی محبت کہ جب جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو بیویوں کو ملتے ہوئے آخر میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملتے' سب سے آخر میں ملتے۔ اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے فاطمہؓ کو ملتے اور بعد میں بیویوں سے ملتے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جدائی کم سے کم ہو۔ ایسی محبت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہؓ سے۔ جن کے دو بیٹے حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ذرا ان کی بارات تو دیکھو۔ دنیا میں کوئی ایسا جوڑا نبیوں کے بعد نہیں آیا۔ کیسا خاوند اور کیسی بیوی۔ ذرا ان کی شادی تو دیکھو کوئی مہندی ہوئی ہو تو دکھاؤ۔ کوئی ڈھول بجے ہوں تو دکھاؤ۔

ناک کاٹ دو

ارے میرے بہنو اور بھائیو!

کیا ظلم ہے کہ کہتے ہیں ناک نہیں رہتی لوگ کیا کہیں گے جنازہ ہے یا شادی ہے؟ اس ناک کو کاٹ دو جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو خاک میں ملائے۔ گردن اونچی رکھنے کی نہیں ہے بلکہ یہ گردن نیچے رکھنے کے لیے ہے جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو خاک میں ملا دے کہتے ہیں ناک نہیں رہے گی لوگ کیا کہیں گے۔ لوگوں نے تو اللہ کو نہیں چھوڑا اس کا بیٹا بنا دیا تو ہمیں کب چھوڑیں گے۔

ایک سادہ سی تقریب میں مسجد میں نکاح ہو رہا اور ایسے حال میں نکاح ہو رہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گھر بھی ذاتی نہیں ہ۔

زندگی اخلاق سے گزرتی ہے

ہم تو پوچھتے ہیں لڑکا کیا کرتا ہے؟ یہ نہیں دیکھتے کہ لڑکا کیسا ہے؟ اس کے اخلاق، اس کا کردار، اس کی سیرت، اس کی زندگی کو نہیں دیکھتے بلکہ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا کرتا ہے؟ کہا جائے کہ اتنے پیسے کماتا ہے تو کہتے ہیں بس ٹھیک ہے ٹھیک ہے ماشاء اللہ کر دو۔

ارے یہ تو دیکھو انسان بھی ہے یا نہیں۔ پیسوں سے تو بچیاں زندگی نہیں

Marfat.com

گزارتیں۔ بچیوں کی زندگی تو اخلاق سے گذرتی ہے۔ کروڑوں کے بنگلوں میں آہوں سسکیوں کو جا کر سنو تو معلوم ہو گا کہ درو دیوار رو رہے ہیں۔ کیونکہ زندگی نہیں سیکھی ہوئی۔ رشتہ پیسے کی زیادتی پر ہوا آج ٹھنڈی آگ ہے جس نے گھروں کو جلا کر رکھ دیا ہے۔ سلگتی ہوئی آگ ہے جس نے گھروں کو جلا کر رکھ دیا۔ زندگی اخلاق سے گزرتی ہے تو زندگی سونے چاندی کے ساتھ تولنے سے نہیں گزرتی۔

حضرت فاطمہؓ کی رخصتی

مسجد میں نکاح ہوا اور دو مہینے بعد رخصتی وہ یوں ہوئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخصتی ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی وقت بتا دیں کہ میں آ کر لے جاؤں۔ یہ تھا مطلب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی وقت ارشاد فرما دیں کہ میں اس کے مطابق آ کر لے جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا۔ کر دیں گے۔ کر دیں گے۔ یہ ظہر یا عصر کے وقت کی بات تھی۔ جس دن یہ بات ہوئی اسی دن مغرب کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی اور گھر تشریف لائے اور فرمایا جاؤ! ام ایمن رضی اللہ عنہا کو بلا کر لاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ گھر میں آ کر نفل پڑھتے تھے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو آدمی بلانے چلا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے معمولات میں لگ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں گھر کا کام کر رہی تھی جس طرح بیٹیاں بچیاں کرتی ہیں۔ میرے خواب وخیال میں بھی نہیں کہ ابھی کیا ہونے والا ہے۔ اتنے میں دیکھا کہ ام ایمنؓ آ گئیں۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کی باندی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جس نے جنتی عورت سے شادی کرنا ہو وہ ام ایمنؓ سے کر لے۔

جنتی دیکھنا ہو تو ام ایمنؓ کو دیکھ لو اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر اُم ایمنؓ سے نکاح کر لیا تھا جن سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت اسامہؓ سے ایسی محبت تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

Marfat.com

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر دی کہ اسامہؓ کہیں باہر گئے ہوئے تھے وہاں سے واپس آئے ہیں تو جس محبت سے لپک کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے میں نے کبھی کسی کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نکلتے نہیں دیکھا۔ ام ایمنؓ آ گئیں۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اچانک حیران ہوگئی کہ میرے کان میں یہ آواز پڑی کہ اے اُم ایمنؓ! فاطمہؓ کو علیؓ کے گھر چھوڑ آؤ۔

دیکھو میری بہنو!

یہ دو جہان کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی سردار بیٹی رخصت ہو رہی ہے۔ بارات جا رہی ہے نہ باجا، نہ گاجا، نہ میلہ نہ ٹھیلہ، نہ بھانڈ نہ میراثی نہ ناچنے والیاں نہ ناچنے والے کچھ بھی نہیں نہ کوئی ڈولی، چلو ڈولی ہی آجاتی۔ گاڑیاں تو تھیں نہیں ڈولی ہی آجاتی۔ نہ ڈولی نہ بارات نہ کوئی آگے نہ کوئی پیچھے دو جہان کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی سردار بیٹی شہزادی کپڑے بھی نہیں بدلے اور اپنے پاؤں پر چل کر رخصت ہو کر جا رہی ہے۔ آج تو لوگ لاکھ لاکھ کا جوڑا بیٹیوں کا شادی کے لیے سلواتے ہیں ایک آدمی مجھے کہہ رہا تھا پچاس ہزار کا سوٹ سلوایا پھر بھی سارے کہہ رہے تھے سستا سلوایا ہے۔

میں نے کہا او ظالم! اللہ کو کیا جواب دے گا۔ اس پچاس ہزار میں پانچ غریب بیٹیوں کی شادی ہو سکتی تھی۔ مالداروں نے غریبوں کی بیٹیوں کو ویران کر کے رکھ دیا۔ کپڑے ہی نہیں بدلے۔ جن کپڑوں میں کام کر رہی تھیں انہی میں رخصتی ہوگئی۔ اور اپنے پاؤں پر چل کر جا رہی اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی نہیں کہا کہ بیٹی کو رخصت کر رہا ہوں میں بھی ساتھ چلا جاؤں۔ یہ کس لیے ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نہیں جا سکتے تھے۔

بنی ہاشم کو کیا نہیں بلا سکتے تھے۔ چلو بنی ہاشم کو چھوڑو۔ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کر لیتے۔ آجاؤ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی آجائیں۔ بنی ہاشم بھی آجائیں۔ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آجائیں۔ میری بیٹی رخصت ہونے والی ہے۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں نہیں کیا؟ اس لیے تا کہ میری امت کی غریب بچیاں آسانی سے بیاہی جا سکیں۔ کوئی یہ نہ کہے کہ ناک نہیں رہتی۔ اس ناک کو کاٹ دو جو اللہ کے

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو خاک میں ملا دے۔اور فرمایا علیؓ سے کہنا میں عشاء پڑھ کر آؤں گا۔ام ایمنؓ نے دروازے پر جا کر دستک دی اور حضرت علیؓ نے دروازہ کھولا تو پریشان ہو گئے کہ یہ کیا......اُم ایمنؓ نے کہا اپنی امانت لے لو۔ نکاح ہو چکا ہے۔اپنی امانت لے لو۔اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے میں عشاء پڑھ کر آؤں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ حضرت علیؓ کے گھر تشریف لائے اور ایک پیالے میں پانی منگوایا اس پر دم کیا دونوں کو سامنے کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ مبارک سے دونوں کے سینے پر چھڑکا۔ پھر دونوں کی پشت پر اپنے ہاتھ مبارک سے پانی چھڑکا اور فرمایا جاؤ اللہ برکت کرے۔

آہا۔ جب پانی اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لگائے تو پھر جنت کے سردار ہی پیدا ہوں گے۔پانی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا۔

رسم ورواج

تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو طریقہ زندگی لے کر آئے تبلیغ اس طریقے کو سیکھنے کی محنت ہے کہ معاملات اخلاق،اور پوری زندگی نبوت والی ہو۔میں نے وہ بات آپ کے سامنے پیش کی ہے کہ پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار مرد وعورتوں کے گھروں میں بھی شادی کے موقع پر نبی کے طریقے ذبح ہو کر رہ جاتے ہیں۔ہم کس منہ سے ہندوؤں سے جہاد کریں گے جب ہر گھر میں مہندیاں رچائی جارہی ہوں۔یہ کوئی کسی مسلمان کی ایجاد کردہ ہے۔نہیں نہیں بلکہ یہ تو بنیے ہندو کی رسم ہے۔رسمیں کافروں کی اپنائیں تو پھر ان کے خلاف ہم جہاد کیسے کریں گے۔ہم کس بات پر تلوار اٹھائیں طریقے ان کے چلیں۔گانے ان کے بازاروں میں چلیں،معاشرت ان کی بازاروں میں چلے۔

میرے بھائیو!

جو بیٹیوں اور بہنوں کو حصہ دیے بغیر مر گئے۔انہیں نہ نمازیں قبر کے عذاب سے

Marfat.com

بچا سکیں گی، نہ حج، نہ روزہ، نہ تبلیغ، نہ تصوف، نہ مدرسہ، نہ ذکر، نہ تسبیح، نہ تلاوت۔

میرے بھائیو!

قرآن کے اتنے بڑے حصے کا یہ لوگ انکار کر کے مرتے ہیں۔ جو بیٹیوں کو حصہ نہیں دیتے اور ساری جائیداد بیٹوں کے نام لگا دیتے ہیں۔ ان کو دوزخ کی آگ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ ان کو قبر کے جھٹکے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اگر قبر ایک دفعہ جھٹکا دے تو اس کے جھٹکے کی آواز مشرق اور مغرب میں سنائی دیتی ہے۔

حضرت زینبؓ کے لیے آپ کی دُعا

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تھیں آپ انہیں قبر میں دفن کرتے ہوئے بڑے غمگین تھے۔ لیکن جب باہر نکلے تو چہرہ کھلا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے پوچھا آپ بہت غمگین تھے۔ جب قبر سے نکلے تو بہت خوش تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی بیٹی پر عذاب قبر کا ڈر تھا۔ میں نے اللہ سے دُعا کی یا اللہ! میری بیٹی کو عذاب قبر سے بچا لے۔ تو میرے اللہ نے میری بیٹی کو باد دیا ورنہ اگر قبر ایک دفعہ جھٹکا دے تو اس جھٹکے کی آواز مشرق و مغرب کی ساری کائنات سنتی ہے۔ ہائے۔ قبر مٹی کا گڑھا نہیں ہے بلکہ ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ جزاء وسزا کے نظام چل پڑتے ہیں۔

سیدہ فاطمہؓ کی وفات پر حضرت علیؓ کے اشعار

ذکرت ابا اروی فبت کانني
برد العموم الماضیات وکیل
لکل اجتماع من خلیلین فرقة
وکل الذی قبل الممات قلیل
ان افتقاد فاطمة بعد احمدا
دلیل علی ان لا یضم خلیل

Marfat.com

وان انقطعت یوم من العیش والتقی

فان غناء الباقیات قلیل

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اشعار ہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا اور ان کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ چند شعر پڑھے تھے۔

ترجمۂ اشعارِ مرتضوی رضی اللہ عنہ

کہ ہر ملاپ آخر جدائی میں بدل جاتا اور ہر ساتھ آخر میں ٹوٹ جاتا ہے اور ہر ساتھی یقیناً بچھڑ جاتا ہے۔ یہ دیکھو! آج فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی بچھڑ گئی۔ اس سے پہلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بچھڑ گئے۔ آج فاطمہ بھی بچھڑ گئی۔ یہ اس بات کی پکی نشانی ہے کہ کوئی کسی کا نہیں، کوئی کسی کا نہیں۔ یقیناً جدائی ہے۔ یقیناً جدائی ہے اور یقیناً ساتھ کا چھوٹنا ہے اور اگر ایک دن میں بھی قبر میں چلا گیا اور جانا ہی ہے اور جس دن میں قبر میں چلا گیا تو رونے والیاں اور بین کرنے والیاں میری قبر کے میلے اور ٹھیلے مجھے کیا نفع دیں گے۔

پاکیزگیوں کا راستہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ بت پرست' پجاری جنہیں کوئی دیکھنے والا نہیں، جن پر کوئی حکومت کرنے والا نہیں، جنہیں کوئی قریب بٹھانے والا نہیں۔ وہ' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگ کر اتنے پاک ہو گئے' اتنے پاکیزہ ہو گئے' اتنے اُونچے چلے گئے۔

خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا ایک انصاریہ عورت ہیں' کل تک پتھر کی پجاری تھیں' کل تک بتوں کی پوجا کرنے والی تھیں' مکے کے قریش' مدینے کے انصار کل تک پتھروں کے پجاری' تین سو ساٹھ کی پوجا کرنے والے' ذہنیت کتنی پست تھی ایک دفعہ بنو حنیفہ کے باغ میں پھل آیا۔ انہوں نے ان سارے پھلوں سے جو کھجور بچی ان کا بت بنا کے اس کی پوجا شروع کر دی۔ ایک سال تک اس کی پوجا کرتے رہے۔ اگلے سال پھل تھوڑا آیا۔ تو پھر اسی کو توڑ تاڑ کر بیٹھ کے کھانے لگے۔ یہ پستی تھی' ان کے ذہن کی۔ ایسی قوم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ ایسی قوم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی بنایا' تو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اُن کو اُن کو ان کے قدم بہ قدم چلنے پر دُنیا اور آخرت میں کیا عزتوں سے نوازا۔

آپ ﷺ کی صحبت سے پاکیزگی حضرت خولہؓ کی تائید میں نزول قرآن

خولہ بنت ثعلبہ ایک صحابیہ ہیں۔ ان کے خاوند نے ان کو زمانہ جاہلیت کی ایک طلاق دے دی اور ان سے کہا: انت علی کظھر امی تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت کی ایک طلاق تھی، جس کے بعد عورت ہمیشہ کے لیے خاوند پہ حرام ہو جاتی تھی، دوسرا نکاح کر کے بھی بھی اس کے لیے حلال نہیں ہوسکتی تھی۔ دوسرا نکاح ہو، طلاق ہو۔ تین طلاق کے بعد تو پھر نکاح ہوسکتا ہے لیکن یہ طلاق ایسی تھی کہ ہمیشہ کے لیے حرام۔ تو حضرت خولہ پریشان ہوئیں، بھاگ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنگھی کر رہی تھیں، اماں عائشہ، عرض کیا: یارسول اللہ! میرے خاوند نے اظہار کر دیا ہے۔ اس طلاق کو ظہار کہتے ہیں، تو کیا حکم ہے؟ کیا حکم ہے؟ ابھی کوئی حکم شریعت میں، قرآن میں آیا نہیں تھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماحول اور رواج کے مطابق فتویٰ دیا، تو اس پر حرام ہوگئی۔

کہنے لگے: یارسول اللہ! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ میں حرام ہوگئی، تو میں کہاں جاؤں؟ میں کہاں جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر غور فرمائیں۔ ہم دونوں میاں بیوی میں بڑی محبت ہے۔ وہ غصے میں کہہ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: تو اس پہ حرام ہوگئی۔

اس نے کہا: یارسول اللہ! میں بوڑھی ہوگئی اور شادی کے قابل نہیں رہی، ماں، باپ میرے مر گئے۔ کسی کے گھر بیٹھنے کے قابل نہ رہی۔ پیسہ میرے پاس کوئی نہیں کہ از خود کچھ اپنے معاش کا انتظام کرسکوں۔ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر غور فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے۔ وحی کوئی آئی نہیں۔ رواج میں یہی فتویٰ ہے۔ عورت مانتی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔ جب اُس نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بول رہے، تو اس نے کہا: اچھا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب سے گلہ کرتی ہوں۔

Marfat.com

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کو سناتی ہوں۔ وہیں بیٹھے بیٹھے یوں آسمان کو دیکھا۔ کبھی بڑی یاری تھی ہماری اللہ سے، زمانہ ہوا بھول گئے۔

ایک نگاہ اٹھتی تھی، بولے بغیر ہی اللہ کے غیبی نظام حرکت میں آجاتے تھے۔ اب تو فریادیں بھی دم توڑ گئی ہیں۔ ہم قصوروار ہیں۔ اللہ ظالم نہیں ہے۔ ہمارے دستور بدل گئے۔

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی
کبھی ہم میں تم میں بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہم ہی بھول گئے۔ اپنے رب کو۔ نبی موجود ہے اور کہہ چکا ہے حرام ہے تو اس کے باوجود اللہ سے کہہ رہی ہے۔ اے اللہ! میری سن! تیرا نبی نہیں سن رہا۔

ان لی منه وصبية صغار ...... دیکھ لے میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔

ان ضممتهم الیَّ فجاعوا ...... میرے پاس رہیں تو روٹی کہاں سے کھلاؤں؟

ان ضممتهم اليه وضاعوا ...... باپ کے پاس رہیں تو تربیت کون کرے؟

تربیت تو ماں کرتی ہے۔ اے اللہ! فیصلہ اُتار لیکن میرے حق میں ہو، میرے خلاف نہ ہو۔ اتنی بڑی دلیری کہ اللہ کو یوں کہہ رہی ہے فیصلہ بھی اتار اپنی شریعت کا، میرے خلاف نہ ہو، میرے حق میں ہو۔ میرے حق میں ہو یا اللہ! یہ جو روئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اسے روتا دیکھ کہ میں بھی رونے لگی۔ اس کے رونے نے عرش کے دروازے کھلوا دیے۔

ایک دم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ وحی طاری ہوگئی، نازل ہوگئی۔ جب وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدلتا تھا تو حضرت عائشہؓ نے جھنجھوڑا خولہ کو ٹھہر جا، دیکھ! دیکھ! اس نے دیکھا وحی آرہی ہے تو اور زیادہ رونے لگی کہ پتہ نہیں میرے حق میں ہے یا میرے خلاف ہے۔ اللہ کوئی کسی کا پابند ہے تو اور رونا بڑھ گیا اور زاری بڑھ گئی اور بے قرار ماہیٔ بے آب کی طرح۔

Marfat.com

ایک دم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھولیں' پسینہ پونچھا۔ کہا: خولہ بشارت ہو۔ فیصلہ تیرے حق میں اللہ نے کر دیا۔ اپنے نبی کے خلاف' نبی کے خلاف۔ فتوے کے خلاف۔ کہا: خولہ! فیصلہ تیرے حق میں ہے۔ یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے کہ اس نے ایسے شاگرد تیار کر دیئے۔ ایسی عورتیں تیار کر دیں جن کی ہائے نے وحی اُتر وادی۔

اچھا وحی آجاتی۔ ویسے ہی۔ جبریل آئے یا رسول اللہ! اللہ کہہ رہے ہیں یہ طلاق ختم' تو بھی ہمارے لیے تو حجت تھی۔ بات ہو رہی تھی لیکن بہت سے لوگوں نے بعد میں آنا تھا' جن کی عقل میں کیڑے پڑنے تھے اور انہوں نے حدیثوں کا انکار کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن کا حصہ بنایا' قرآن کا اور قرآن بھی وہاں سے جہاں سے سپارہ شروع ہو اور سپارہ وہ جو آج آپ نے پڑھا ہے۔ یہی پڑھا ہے نا! **قد سمع اللّٰہ قول التی تجادلك فی زوجھا**...... یہ تعبیر اتنی طاقتور ہے کہ جو عربی میں میرے دل میں آرہا ہے اس کا مفہوم اس کو اُردو میں بتانے کے لیے میرے پاس الفاظ کوئی نہیں ہیں۔

یہ آپ یوں سمجھیں کہ جیسے اللہ یوں کہہ رہا ہو کہ میں بھی تمہارے پاس بیٹھا ہوا' تم دونوں کا جھگڑا سن رہا تھا۔ میں بھی وہیں تھا: **قد سمع اللہ سمعت** کافی تھا۔ ہم نے سن لیا۔ اللہ نے اپنے نام کو ظاہر کیا' خولہ کی عزت کو بڑھانے کے لیے۔

میرے بھائیو!

اپنا ماضی پڑھو۔ جنگ و نوائے وقت ہی پڑھ' پڑھ کے ہماری کشتیاں ڈوب گئیں۔ ڈائجسٹ اور ناول پڑھ پڑھ کے ہماری کشتیاں ڈوب گئیں۔

قد سمع اللّٰہ اللہ نے یقیناً سن لیا' جیسے پاس بیٹھا تھا۔

قول التی تجادلك فی زوجھا...... اس جملے کو اتنا لمبا کیا ہے' خولہ کی عزت بڑھانے کے لیے۔

جیسے ہم لقب نہیں لگاتے...... حضرت، مولانا، علامہ، یہ لقب لگاتے ہیں جناب، ڈاکٹر، فلاں صاحب۔

یہ **قول التی تجادلك فی زوجھا** یہ سارے کا سارا خولہؓ کی عزت کو

Marfat.com

بڑھانے کے لیے بولا جا رہا ہے۔ سن لیا' اس کے رب نے اس بندی کا گلہ اور شکوہ جو خاوند کا قصہ لے کر آئی تھی اور اللہ کا نبی ﷺ کہہ رہا تھا، طلاق ہوگئی۔ جھگڑا ہو رہا تھا۔

وتشتکی الی اللہ...... اور پھر اس نے اللہ کو کہا: یا اللہ! یہ نہیں سنتا' تو تو سن۔

واللہ یسمع تحاور کما...... اور تمہارا رب تمہارا مناظرہ دیکھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکار یہ' وہ اقرار یہ۔ میں آج کے بعد فیصلہ کرتا ہوں' یہ طلاق کوئی طلاق نہیں۔

الذین یظھرون منکم من نسآئِھِم مَّاھُنَّ اُمَّھٰتِھِم اِنْ اُمَّھٰتُھُم اِلَّا الّٰئِیْ وَلَدْنَھُمْ وَاِنَّھُم لیقولون مُنْکَرًا من القول وَزُوْرًا ط وَاِنَّ اللہ لَعَفُوٌّ غفورٌ۔

اللہ نے اس طلاق کو ختم کر دیا۔ جرمانہ رکھا ساٹھ روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' یا ایک غلام آزاد کرو تو بیوی حلال ہوگئی۔ ایک عورت کی پکار نے عرش ہلا دیا۔ قرآن اُتروا دیا۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھنے سے پاکیزگی آئی ہے۔

حضرت عمرؓ کا سیدہ خولہؓ کا اعزاز و اکرام کرنا

حضرت عمرؓ جا رہے تھے۔ ایک بڑھیا نے پکارا: امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے' تو اس بڑھیا نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہنے لگی: ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا۔ وہ عورت کہنے لگی: ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا' پھر تجھے عمر کہنے لگے' پھر تو امیر المومنین بن گیا۔ اللہ سے ڈر کے رہا کر۔ تو حضرت عمرؓ ایسے خاموش کھڑے سن رہے' ایسے سن رہے۔ جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا: امیر المومنین! اس بڑھیا کی خاطر آپؓ کھڑے ہوگئے۔ کہا: ارے' ارے بھائیو! پتہ بھی ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی عرشوں پہ رب نے سنی تھی، میں زمین پہ کیسے نہ سنتا۔ یہ خولہ ہے' خولہ۔ خولہ بنت ثعلبہ۔

باندی کی قربانی کیلئے اللہ کی طرف سے قدردانی

ان عورتوں سے پردہ نہیں ہو رہا۔ چہرہ نہیں چھپا سکتیں۔ اللہ کے حکم پردہ جائیں

Marfat.com

فدا کر گئیں۔ ان عورتوں کو یہ سمجھانا پڑ رہا ہے کہ پردہ کرو۔ جب اللہ کے حضور کھڑی ہوگی تو کیا جواب دو گی۔ آج کا تاجر سود چھوڑنے پر تیار نہیں۔ جب ایسی مائیں' ایسے باپ آئیں گے اپنی قربانیوں کے سہرے ڈال کر تو ان کو کیا جواب دیں گے: جھوٹ نہیں چھوڑا جا رہا، گانے نہیں چھوڑے جا رہے، موسیقی نہیں چھوٹ رہی۔

ہر وہ عمل جو ہمیں تباہ کرنے والا ہے' وہ گھروں کی زینت بن گیا ہے۔ جس اُمت نے قرآن کا نغمہ عالم کو سنانا تھا' وہ امت طبلے کی تھاپ پہ ناچ رہی ہے۔ کود گئیں' جل گئیں، راکھ ہو گئیں۔

ہڈیوں کو انہوں نے چھنکا کے زمین میں دبا دیا۔ اس بات کو دو ہزار سال' زمانے گزار دیئے۔ کتنے دن آئے۔ کتنی راتیں آئیں۔ کتنی بہاریں آئیں' کتنی فضائیں آئیں۔ کتنے موسم بدلے' کتنے زمانے بدلے۔ کتنی قومیں بدلیں۔

تاریخ نے دو ہزار سال کا لمبا سفر کیا' اتنے لمبے سفر کے بعد دُنیا کے اُفق پر آفتاب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم طلوع ہوا۔ چالیس برس اُس کو بھی گزر گئے۔ دس برس اوپر ہو گئے۔ دو ہزار پہ پچاس اور گزر گئے اور معراج کا سفر شروع ہوا۔ بیت اللہ سے بیت المقدس۔ بیت المقدس میں براق کو چھوڑ دیا گیا اور وہاں سے جبرائیلؑ کے ساتھ جو اوپر اٹھے تو ایک دم جنت کی مہک آئی۔ مصر وہاں سے قریب پڑ جاتا ہے۔ ایک دم جنت کی مہک آئی' نیچے سے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: جبرائیلؑ! یہ جنت کی خوشبو کہاں سے آ رہی ہے؟ تو جبرائیلؑ نے باندی کا سارا قصہ سنا کر کہا: یا رسول اللہ! جہاں ان ماں' بیٹیوں کی ہڈیاں دفن ہیں' یہ خوشبو وہاں سے آ رہی ہے۔ یہ آتی ہی رہے گی جب تک دھرتی قائم ہے' یہ آتی ہی رہے گی اور سونگھنے والا اور کوئی نہیں آئے گا۔ یہ وہی تھا جو سونگھتا چلا گیا۔ اللہ پر مر مٹنے والے اور پاک ہونیوالے ایسے پاکیزہ کہ آج ڈھائی ہزار سال گزر چکے ہیں اور اللہ نے اس بندی کا نام مٹنے نہیں دیا۔ مصر کی کتنی ملکہ آئیں۔ کتنے فرعون آئے، کتنے رومن ایمپائر جابر حکمران آئے۔ ایک بے حیثیت عورت آج تک زندہ ہے اور ڈھائی ہزار سال بعد لاہور کی عمر مسجد میں اپنا تذکرہ کروا رہی ہے۔ اللہ پر مر مٹنے کی وجہ سے۔ کہا: میں نفس گندا نہیں کروں گی۔ جان سے

Marfat.com

ہاتھ دھو بیٹھوں گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی پاکیزگی

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا. وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا.

بھائیو!

یہ ایک بات دل میں اُتارنے کے لیے اللہ نے سات قسمیں اٹھائی ہیں۔ اس ایک بات پر سوا لاکھ نبیوں کو بھیجا ہے، اس پاکیزگی کے لیے، صابن نہیں چاہیے، سرف نہیں چاہیے، پانی نہیں چاہیے۔

اس کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی چاہیے۔ جو پاک ہے' پاکیزہ ہے۔ جس کا ظاہر ایسا پاک ہے۔ حضرت ام سلیمؓ کے گھر آرام فرما رہے ہیں۔ یوں ہاتھ کو کنپٹی کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ گرمی تھی۔ پسینہ یوں جا رہا تھا۔ یوں جا رہا تھا اور نیچے ٹپک رہا تھا۔ ام سلیم چپ کر کے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کے نیچے شیشی رکھ دی' بوتل۔ تو اس میں گرتا رہا' گرتا رہا' گرتا رہا۔ وہ کافی سارا اکٹھا ہو گیا۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی۔ کیا دیکھا ام سلیم بیٹھی ہوئی پسینہ اکٹھا کر رہی۔ کہا: کیا کر رہی ہو؟ یا رسول اللہ! یفوہ مسکا...... یہ مشک کی طرح مہک رہا ہے۔ جس کا پسینہ اتنا پاکیزہ ہو کہ پسینہ تو جسم کا میل ہوتا ہے۔ اس میں سے خوشبو کہاں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ بھی مشک کی طرح مہکتا تھا۔ تو اس کے اندر میں کیا پاکیزگیاں ہوں گی۔

کتنی نورانیت ہو گی، جس کا ظاہر اتنا پاکیزہ ہو۔ جس کا ظاہر اتنا روشن ہو۔

چہرۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کپڑا سی رہی تھیں' سوئی ہاتھ سے گر گئی۔ گھر میں چراغ نہیں تھا' اندھیرا تھا' ٹٹول رہیں' ٹٹول رہیں۔ اتنے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کمرے میں داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے نور سے سوئی جگمگانے لگی۔

پاک۔ پاک۔

Marfat.com

اس پاک کے پیچھے چلو گے تو پاکیزہ ہو جاؤ گے اور ناپاکوں کے پیچھے چلو گے تو گندے جوہڑوں میں جا گرو گے۔ ایسی پاکیزگی۔ ایسے پاکیزہ۔ سارے عالم۔ ساری انسانیت میں نہ اس جیسا کوئی اللہ نے بنایا، نہ کوئی بنائے گا، نہ کوئی آیا اور نہ کوئی آ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ظاہر بھی کامل کر دیا۔ باطن بھی کامل کر دیا۔

صدقۃ الفطر میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اور جن لوگوں کو اللہ نے مال دیا ہے وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ ایک اور بات میں روزانہ بتا رہا ہوں صدقۃ الفطر کے متعلق ہے کہ ہمارے ہاں عام طور پر دستور ہے کہ صدقہ فطر گندم کے حساب سے دے دیتے ہیں' دو سیر گندم' دو سیر گندم۔

پندرہ روپے دے کر قصہ ختم۔ میں آج آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا فطرانہ بتاتا ہوں تاکہ اس مجمع میں جو مالدار لوگ بیٹھے ہیں' ذی استعداد وہ آج کے بعد فطرانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا ادا کریں۔ تاکہ ان کا اجر بھی بڑھ جائے، سنت کا بھی ثواب، فطرانے کا بھی ثواب، زیادہ دینے کا ثواب، فقیر کی دُعا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی گندم کا فطرانہ نہیں دیا۔ کشمش کا فطرانہ نہ دیا۔ تین کلو کشمش۔ تین کلو کشمش، کوئی سوا چار سو روپے کی بنتی ہے۔ جو اعلیٰ درجے کی کشمش ہے۔ پندرہ روپے اور سوا چار سو روپے میں کتنا فرق ہے۔

پندرہ روپے میں تو آج غریب بیچارہ اپنی چائے نہیں پکا سکتا۔ سوا چار سو میں عید کا دن بڑی اچھی طرح گزار سکتا ہے۔ اگر اس گھر میں چار افراد ہیں تو سترہ سو روپیہ ایک گھر سے گیا اور ویسے ساٹھ روپیہ گیا۔ ساٹھ روپے کہاں' سترہ سو کہاں؟ سترہ سو میں ہفتہ گزرے۔ ساٹھ روپے میں ایک دن بھی نہ گزرے۔ تو اس مجمع میں وہ لوگ جن کو اللہ نے استعداد دی ہے وہ کشمش کے حساب سے دیں۔ یہ اعلیٰ درجہ کا بتایا۔

پھر میں نے درمیانے درجے کا پتہ کروایا تو وہ تقریباً سو روپے کلو ہے۔ تو تین سو روپیہ بھی ایک آدمی کا فطرانہ بن جاتا ہے۔ اگر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ

Marfat.com

کرتے ہوئے ادا کرے۔

پھر تھوڑا سا اور نیچے آپ نے دیا تا کہ اگر کوئی زیادہ نہیں گنجائش، تھوڑی گنجائش ہے تو اس کے لیے راستہ کھولا۔ آپ نے کھجور کا فطرانہ ادا کیا۔ تین کلو۔ تین کلو کھجور بھی سو روپے سے کم نہیں ہے تو پندرہ اور سو میں پھر بھی بڑا فرق ہے۔ چھ گنا، سات گنا زیادہ چلا جاتا ہے۔ یہ آخری درجہ ہے کہ اگر تنگی ہے تو گندم کا دیدو۔

یا دل تنگ ہے، بخل ہے تو گندم کا دے دو۔ جان چھوٹ جائے گی، فرض ادا ہو جائے گا، پیسہ بھی بچ جائے گا۔ اللہ نے کتنا کرم فرمایا کہ بخیلوں کے لیے بھی راستہ کھول دیا کہ کم از کم گناہ کار تو نہ ہوں۔ پندرہ روپے تو دے دو۔ مری مری مرغیوں میاں جی کو دے دو لیکن اللہ کی پسند وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند ہے۔ مالداروں کے لیے اعلیٰ درجہ کی کشمش بازار میں ریٹ معلوم کریں، اس کے حساب سے دیں یا متوسط درجے کی (کشمش) کا ریٹ معلوم کرلیں، اُس کے حساب سے دیں۔ یا دوسرا درجہ ہے کھجور کے حساب سے دیں۔

آخری درجہ اُن لوگوں کے لیے ہے جن پر صدقہ فطر واجب ہے اور وقتی طور پر تنگدستی ہے تو وہ گندم کے حساب سے دے دیں۔

یا جن کے پاس پیسہ بہت زیادہ ہے لیکن بخیل ہیں، خرچ کرنے کو دل نہیں کرتا، دل کمزور ہے، خرچ کرنے کے بارے میں تو چلو فرض تو ادا کر دیں تا کہ جان تو چھوٹ جائے تو یہ آخری درجہ ہے۔

اعلیٰ درجہ کی کشمش کا اس سے ادنیٰ کھجور اور اس سے ادنیٰ گندم

تو آپ حضرات میں سے جن کو اللہ نے رزق دیا ہے، وہ وہ کریں جو میں نے پہلے درجے کا بتایا ہے تا کہ اللہ پاک سے زیادہ سے زیادہ لینے کے حقدار بن سکیں، تو ان شاء اللہ آئندہ ایسے ہی کریں گے ناں!!

اوروں کو بھی بتائیں، عورتوں کو بھی بتائیں۔ یہ ہم نے فطرانہ سنا ہے، آج کے بعد ہم نے یہ ادا کرنا ہے تو ان شاء اللہ اس سے ایک تو آپ زیادہ پیسے دیں گے تو اس کا اجر سنت

Marfat.com

کی اتباع کریں گے اس کا اجر، صدقہ فطر ادا کریں گے اس کا اجر اور غریب آپ کو دل سے دُعا دے گا۔

کسی کو پندرہ روپے دیں' کسی کو چار سو روپے دیں۔ دونوں سے ایک جیسی دُعا تو نہیں نکلے گی۔ وہ دُعا ہی اندر سے نکلے گی۔

قرآن شفاء ہے

یہ شفاء ہے شفاء...... وننزل من القراٰن ماھو شفاء ایک دفعہ نہیں قرآن میں کتنی جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھُدًی وَّشِفَاء...... شفاء سے عام طور پر یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرو تو شفاء آیت کا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالو تو شفاء۔

آیت کا تعویذ لکھ کر دکان میں لٹکاؤ تو برکت ہو جائے گی شفاء......

تمہاری حکومت کے مسئلے بیمار ہیں اس کی صحت قرآن میں ہے......

تمہاری معاشرت کا مسئلہ بیمار ہے اس کی صحت قرآن میں ہے......

تمہاری سیاست کا مسئلہ بیمار ہے اس کی صحت قرآن میں ہے......

تمہاری تجارت بیمار ہے اس کی صحت قرآن میں ہے......

تمہاری حکومت بھی مقروض...... تمہارے بڑے تاجر بھی مقروض...... تمہارے چھوٹے تاجر بھی مقروض...... تمہارے زمیندار بھی مقروض...... تمہارے مزدور مسکین بھی مقروض ہیں تو قرآن سے ہدایت لو۔

یہ تمہاری تجارت کے لیے شفاء ہے......

تمہاری زراعت کے لیے شفاء ہے......

تمہاری معاشرت کے لیے شفاء ہے......

تمہاری عدالت کے لیے شفاء ہے......

جہاں مظلوم کو بھی انصاف لینے کے لیے لاکھوں روپے خرچ کرنے ہوں، جہاں ظالم کو پناہ دینے کے لیے وکیل بیٹھے ہوں۔ اور عدالت کے جج فروخت ہونے کو بیٹھے

Marfat.com

ہوں۔ وہ دھرتی سلامت رہے تو اللہ کا شکر کرو۔ ہمیں تو شکر کرنا چاہیے کہ بارش برس رہی ہے۔ یہاں تو پتھر برسنے تھے لیکن اللہ کا احسان ہے کہ اس نے پانی کی بارش برسائی ورنہ تو آگ برستی۔

مظلوم کا ساتھی

اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو پیدا کیا تو انہوں نے پوچھا یا اللہ! تو کس کا ساتھی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں مظلوم کا ساتھی ہوں۔ جب تک اس کو انصاف نہ ملے۔

وہ مظلوم کافر ہو اللہ اس کا ساتھی ہے......

وہ مظلوم دہریہ ہو اللہ اس کا ساتھی ہے......

وہ مظلوم یہودی ہو اللہ اس کا ساتھی ہے......

وہ مظلوم عیسائی ہو اللہ اس کا ساتھی ہے......

وہ مظلوم ہندو ہو اللہ اس کا ساتھی ہے......

وہ مظلوم مشرک ہو اللہ اس کا ساتھی ہے......

وہ مظلوم مسلمان ہو اللہ اس کا ساتھی ہے......

وہ مظلوم مسلمان ہو اللہ اس کا ساتھی ہے، وہ مظلوم نیک ہو اللہ اس کا ساتھی ہے، وہ مظلوم بد ہو اللہ اس کا ساتھی ہے...... مظلوم کے ساتھ اللہ ہے......!!

تمہارے نوجوان آوارہ ہیں اس کی شفاء قرآن ہے......

تمہارے میاں بیوی میں لڑائیاں ہیں اس کی شفاء قرآن ہے......

تمہاری بیٹیاں بازاروں کی زینت بن گئی ہیں اس کی شفاء قرآن ہے......

بھائی بھائی سے نہیں بولتا اس کی شفاء قرآن ہے......

ٹیکنیکل سائنس نے ترقی کی تو یہاں بیٹھ کر امریکہ میں بات ہو رہی ہے۔ یہاں بیٹھ کر ساؤتھ افریقہ میں بات ہو رہی ہے۔ ٹیکنیکل سائنس نے ترقی کی تو پاکستان اور زمبیا کے دو آدمی آپس میں بات کر رہے ہیں۔

Marfat.com

قرآنی سوشل سائنس

جو کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے یہ کالجوں کا مضمون نہیں ہے۔ بلکہ یہ انبیاء کا مضمون ہے، یہ مضمون قرآن بتاتا ہے کہ آپس میں محبتیں کیسے پیدا ہوں گی۔

معاشرت کیسے ٹھیک ہوگی، محبت کیسے استوار ہوگی، تعلقات کیسے ٹھیک ہوں گے، نفرت کیسے ختم ہوگی، بغض کیسے ختم ہوگا۔ یہ دھماکے کیسے ختم ہوں گے۔ یہ قتل و غارت گری کیسے ختم ہوگی۔ یہ آپس کے جھگڑے کیسے ختم ہوں گے۔

یہ سوشل سائنس ہے یہ علم قرآن بتاتا ہے چونکہ قرآن پر عمل نہیں ہوا تو یہ ہوگا کہ گلستان کالونی میں رہتے ہوئے ایک چھاتی سے دودھ پینے والے دو سگے بھائی آپس میں ایک دوسرے کو سلام نہیں کرتے۔ یہ سوشل سائنس کا فقدان ہے کہ دیوار سے دیوار ملی ہوئی ہے لیکن سلام کے روادار نہیں۔

ایک ماں کے پیٹ سے نکلے ہیں ایک ماں کی گود میں پلے ہیں۔ ایک ماں کی چھاتی کا دودھ پیا ہے۔ برسوں ایک چھت تلے ایک چارپائی پر سوئے۔ برسوں ایک تھالی اور پیالی میں کھایا۔ ایک تھالی اور پیالی میں کھانے والے ایک ہی کے نطفے سے پیدا ہونے والے ایک دوسرے کو سلام نہیں کرتے کیونکہ سوشل سائنس ختم ہو چکی۔

یہ سمجھتے ہیں جو کالج میں سوشل سائنس پڑھائی جارہی ہے یہ سوشل سائنس ہے۔ وہ لکھنے والے بھی بے وقوف اور پڑھانے والے بھی ان پڑھ جاہل۔ سوشل سائنس اور زندگی کی معاشرت قرآن بتاتا ہے۔ ٹیکنیکل سائنس کی ترقی سے امریکہ و افریقہ میں بات ہو رہی ہے۔ ادھر پرچہ مشین میں ڈالا جاتا ہے اور ادھر امریکہ میں پرنٹ ہو کر باہر آجاتا ہے۔ اور قرآن کی سوشل زندگی کو چھوڑا ہے تو سگے بھائیوں کی ایک دوسرے سے بات چیت بند ہے اور پھر کیس ہو رہے ہیں۔ لڑائیاں ہو رہی ہیں رشتے ناطے ٹوٹ گئے۔

ظالم و بد بخت

چلو بھائی تو آپس میں شریک ہیں یہ ظالم بد بخت بیٹا باپ سے بات نہیں کر رہا۔

Marfat.com

جس کی چھاتی کا دودھ پیا ہے اس ماں سے بات نہیں کر رہا، اس ماں کو کہتا ہے بکواس نہ کر تجھے تو عقل نہیں ہے، ارے بد بخت ظالم! ابھی تک تو تیرے پاخانوں کی بد بو اس کے ناخن سے نہیں نکلی۔ ابھی تو اس کی تھکن نہیں اتری تجھے تیرے بچپن میں پال پال کر اس کی کمر ٹوٹ گئی اور یہ بد بخت کہتا ہے تجھے تو عقل نہیں۔ تجھے تو سمجھ نہیں چپ کر کے بیٹھ جا۔

ہائے! آسمان کیوں نہ ٹوٹ پڑا؟......

زمین کیوں نہ پھٹ پڑی؟......

ارے ایٹم بم بنانے سے عزت نہیں ملتی یہ سائنس اپناؤ گے قرآن کو زندگی میں لاؤ گے تو اللہ عزت کے دروازے کھولے گا۔ حکومت کو گالیاں دینا چھوڑو اور اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرو حکومتوں نے پہلے کون سے چار چاند چڑھائے تھے جو آج چار چاند لگائیں گے۔ حکمران کو تو بس حکومت عزیز ہوتی ہے۔ ہم بگڑے ہوئے ہیں،

دھن رے دھنیے اپنے دھن
پرائی دھنی کا پاپ نہ پن
تیری روئی میں چار بنولے
سب سے پہلے ان کو چن

کوئی حکومت کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے...... کوئی فوج کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے...... کوئی سیاستدانوں کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے...... کوئی پولیس کے پیچھے پڑ جاتا ہے...... کوئی بیوروکریسی کے پیچھے پڑ جاتا ہے...... بھائی ہمارے ہی تو بھائی ہیں۔ ہم میں سے ہم تو آگے گئے ہیں۔ جیسے ہم ویسے ہمارے افسر جیسی تیری ڈیلی ویسا میرا ترازو جیسی تو بجائے گا ویسا میں گاؤں گا۔ جو ہم کریں گے وہی اوپر ہو گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انی انا اللہ لا الہ الا انا، انا مالك الملوك قلوب الملوك بیدی......

لوگو! سن لو! میں ہوں ایک اکیلا اللہ میں ہوں شہنشاہ میں ہوں شاہانِ شاہ۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔

Marfat.com

اگر تم فرمانبردار ہو گے تو میں بادشاہوں کے دلوں میں رحم بھر دوں گا۔ نرمی بھر دوں گا اور اگر تم نافرمان ہو گے تو میں بادشاہوں کے دلوں کو پتھر بنا دوں گا تو تم بادشاہوں کو گالیاں نہ دو۔ توبہ کرو استغفار کرو۔ معافی مانگو اپنے گناہوں سے تاکہ میں تمہارے حالات کو ٹھیک کر دوں۔

اپنے گریبان میں جھانکو

اب ہر آدمی دوسرے پر تنقید کرتا ہے کوئی کہتا ہے مولوی ایسے ہیں، کوئی کہتا ہے حکومت ایسی ہے، کوئی کہتا ہے فوج ایسی ہے، فوج کہتی ہے سیاستدان برے ہیں، سیاستدان کہتے ہیں پولیس بری ہے، پولیس کہتی ہے M.P.A برے ہیں۔ سب ایک دوسرے پر نشتر اور تیر چلا رہے ہیں۔

میاں! آنکھیں بند کرو تاکہ تمہیں اپنے اندر کی غلاظتیں نظر آئیں۔ اپنے اندر دیکھنے کی کوشش کرو۔

وچے بیڑے وچے جھیڑے وچے منجھ مہانے ہو

اپنے اندر دیکھو ہر چیز تمہیں اپنے اندر سے ملے گی۔ اپنے اندر کی برائیاں صاف کرو۔ **اللہ نزل احسن الحدیث**......

قرآنی تعلیمات

یہ سوشل سائنس قرآن سے ملے گی کہ بھائی بھائی کا ہمدرد ہو۔ پڑوسی پڑوسی کا غمخوار ہو...... بیوی خاوند کی وفادار ہو...... خاوند بیوی سے حسن اخلاق کرنے والا ہو...... ماں باپ اور اولاد میں حسن معاشرت اور محبت ومودت ہو...... تاجر دیانت دار ہو...... زمیندار سخی اور رحمدل ہو...... حکمران نرم دل ہو...... قاضی عادل ہو...... وکیل دیانتدار ہو...... افسر اپنی کرسی پر اللہ سے ڈرنے والا ہو...... غریب خود دار ہو...... مالدار سخی ہو...... عورتیں حیادار ہوں...... نوجوان پاکدامن ہوں...... ترازو پر صحیح تُلتا ہو...... ڈنڈی نہ ماری جائے...... تاجر جھوٹ نہ بولتا ہو اور ہیرا پھیری نہ کرتا ہو...... ان سب مسائل کی شفاء قرآن ہے:

Marfat.com

ونـنـزل من القرآن ماهو شفاء...... یہ تھوڑا کہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دو۔ مولوی صاحب! دکان بنائی ہے، ذرا مدرسے کے لڑکے بھیج دیں قرآن خوانی ہو جائے تا کہ دکان میں برکت آ جائے، میں ایک جگہ بیٹھا تھا ایک تاجر آیا اور کہنے لگا میری دکان میں چلیں برکت ہو جائے گی، میں نے کہا کیا تو سود پر کام کرتا ہے؟ کہنے لگا کرتا ہوں۔ میں نے کہا اگر جنید بغدادی جیسا بھی کوئی ولی جائے گا تو اس کی اپنی برکتیں بھی چھن جائیں گی، میں نے کہا تو سود سے توبہ کر لے میرے یا کسی کے جائے بغیر ہی برکت ہو جائے گی تم جھوٹ سے توبہ کرو خود بخود اللہ برکت کے دروازے کھولے گا۔

ساری دنیا کے قاری' مولوی' حافظ' قطب' ابدال کسی کی فیکٹری اور MILL میں جمع ہو جائیں یا کسی کی دکان میں آ جائیں اور وہ کام جھوٹ' سود اور سٹہ بازی پہ کرتا ہو۔ جوئے کا کرتا ہو تو اللہ ان سے بھی ناراض ہو جائے گا اور ان کی برکتیں بھی چھن جائیں گی کہ تو کیوں آیا تھا دعا کرنے کے لیے...... ہاں اگر اس کی ہدایت کے لیے جائیں تو وہ الگ بات ہے۔ وہ تو جانا ہی جانا ہے' لیکن اگر اس لیے جا رہے ہوں کہ اس کے جوئے میں برکت ہو جائے، اس کے جھوٹ میں برکت ہو جائے، اس کے سود میں برکت ہو جائے، تو ان کی اپنی برکتیں بھی چھن جائیں گی۔

خصوصیاتِ قرآن

الـلـه نـزل احسـن الحديث...... قرآن سب سے حسین کلام، قرآن سب سے حسین کتاب، ایک اور فرق تورات زبور انجیل یہ اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ آسمانی کتابیں ہیں، آسمانی قانون ہیں اور قرآن یہ اللہ کی کتاب بھی ہے اور اللہ کا کلام بھی ہے۔ یہ بہت بڑا فرق ہے۔ تورات' انجیل' زبور یہ کلام الٰہی نہیں قانون الٰہی ہیں۔ یہ مٹ گئیں۔ کلام اللہ کی صفت ہے اور اللہ کی ہر صفت ازلی اور ابدی ہے۔ اس وجہ سے قرآن کو کوئی بدل نہیں سکا اور نہ ہی کوئی بدل سکتا ہے' قرآن ختم نہیں ہوگا بلکہ قرآن کو اٹھا لیا جائے گا' ایک صبح کو لوگ اٹھیں گے قرآن کو کھول کر دیکھیں گے تو ایک حرف بھی نہیں لکھا ہوا ہوگا سارا قرآن رات کے وقت

Marfat.com

اوپر اٹھالیا جائے گا چونکہ یہ کلام اللہ ہے۔ اور کلام اللہ بدلتا نہیں' اس میں تغیر و تدیل تحریف لفظی اور معنوی وغیرہ ہو ہی نہیں سکتا۔

قرآن میں احسن کہاں کہاں ہے؟

پھر اللہ تعالیٰ جنت کے بارے میں کہتا ہے:

اصحٰب الجنة یومئذ مستقرًّا وَّاحسَنُ مَقِیْلًا......

پھر اللہ تعالیٰ اعمال کے بارے میں کہتا ہے:

ولنجزینّھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون......

پھر اللہ تعالیٰ بول کے بارے کہتا ہے:

قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن......

یہ سارے احسن میں نے آپ کو اکٹھے کر دیے ہیں۔

اللّٰہ احسن الخالقین......

اللہ کا نبی احسن صبغة......

اللہ کا دین......احسن دینا

انسان...... احسن تقویم

جنت......احسن مقیلا

قرآن احسن الحدیث اور احسن القصص......!!

اللہ کا مطالبہ

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطالبہ احسن الاقوال بولو۔ احسن الاعمال کو اختیار کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ میں تمہیں سب سے حسین عمل کا بدلہ دوں گا۔ اب ایک احسن باقی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

تبٰرك الذی بیده الملك وهو علی کل شیءٍ قدیرُنِ الذی خلق الموت والحیٰوة لیبلوکم ایکم احسن عملا......

Marfat.com

اِنَّا جعلنا ما علی الارض زینة لها لنبلوهم ایهم احسن عملا.

اے لوگو! اللہ احسن، تمہارا دین احسن، تم احسن، تمہارا نبی احسن، جنت احسن، قرآن احسن۔

تم سے مطالبہ بھی احسن اور اگلی سنو! میں تم سے جو امتحان لے رہا ہوں وہ بھی اس بات کا لے رہا ہوں کہ تم میں سے سب سے حسین عمل کون کر کے آتا ہے۔ لیبلُوکم ایکم احسن عملا...... ہم دیکھیں گے گلستان میں۔ گلشن میں ہند میں، سندھ میں فیصل آباد میں، ملتان، میں افریقہ میں، امریکہ میں، سب سے حسین عمل کون کرتا ہے۔ اللہ کے ہاں کثرت نہیں دیکھی جاتی بلکہ احسن احسن۔

اخلاص کی اہمیت

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔ سبق درهم مائة الف دره. مثال سے بات کو واضح کر رہا ہوں اور مثال بھی حدیث سے بیان کر رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا۔ ایک درہم کا ثواب ایک لاکھ درہم سے زیادہ ہو گیا، لوگوں نے کہا۔ کیسے ہو گا؟

آپ نے فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو روپے ہیں اس نے ایک روپیہ اللہ کے نام پر خرچ کر دیا ایک دوسرا آدمی اربوں پتی ہے۔ اس نے اس میں ایک لاکھ اللہ کے نام پر خرچ کیا۔ ایک روپیہ دینے والے نے اپنی جائیداد کا آدھا اللہ کی راہ میں دے دیا۔ اور اربوں پتی نے اپنی جائیداد کا کوئی ہزارواں حصہ دیا۔ جب وزن کیا جائے گا تو یہ ایک روپیہ ایک لاکھ پہ وزنی ہو جائے گا۔

احسن العمل

میرے بھائیو!

نہیں نہیں نہیں نہ یہ مٹ سکتے ہیں اور نہ وہ مٹ سکتے ہیں جنت بھی ہے تو ابدالا باد ہے۔ جہنم بھی ہے تو ابدالا باد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود مسئلہ حل کر دیا اور ہمیں خود ہی بتا دیا کہ

Marfat.com

سب سے اچھا عمل کون سا ہے فرمایا:

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین۔

اس آیت نے تمام اعمال میں سے سب سے حسین عمل کو اوپر کر کے دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یوں فرما رہے ہیں۔

دعوت الی اللہ یعنی اللہ کی طرف بلانا۔ تبلیغ اور دعوت کے بارے فرمایا کوئی عمل ہے اس سے حسین۔

خبر اور استفہام کی وضاحت

ایک بات پر غور کرو۔ ہر جگہ میں نے جو آپ کو احسن احسن سنایا وہاں خبر اور یہاں دعویٰ ہے۔ فرمایا: ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ ہے کوئی میرے محبوب کی سیرت سے حسین سیرت پیش کرنے والا۔ یعنی اس سے حسین کسی کی سیرت نہیں۔

احسن مقیلا...... جنت بہت حسین،

احسن الحدیث...... قرآن بہت حسین

احسن من اللہ حکما...... اللہ کا حکم سب سے بہترین

احسن دینا...... سب سے حسین دین،

احسن عملا...... جب دعوے کے ساتھ کوئی بول لایا جائے، من احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون من احسن دینا ممن اسلم وجہہٗ للہ ایک یہ طرز ہے اور ایک یہ طرز ہے احسن مقیلا۔ اور ایک یہ طرز ہے لیبلوکم ایکم احسن عملا...... اور ایک یہ طرز ہے فتبرك اللہ احسن الخالقین......

ایک خبر ہے اور ایک استفہام کے ساتھ دعویٰ ہے۔ کہ ہے کوئی؟ اس کو ہماری زبان میں یوں سمجھو۔ ہے کوئی اس سے بڑا تاجر ایک یہ ہے کہ میں کہوں یہ فیصل آباد کا بہت بڑا تاجر ہے۔ ایک یہ ہے کہ میں کہوں کہ ہے کوئی اس سے بڑا تاجر۔ تو یہ پہلی بات سے زیادہ

Marfat.com

طاقتور بات ہوگئی۔

ایک یہ ہے کہ یہ فیصل آباد کا سب سے بڑا افسر ہے، اور ایک یہ ہے کہ ہے کوئی اس سے بڑا افسر یہ سب سے زیادہ پڑھا لکھا آدمی ہے، دوسرا کہے ہے کوئی اس سے زیادہ پڑھا لکھا۔ یہ جو بعد والا جملہ ہے یہ پہلے جملے سے زیادہ طاقتور ہے، ہے کوئی اس سے زیادہ حسین، ہے کوئی اس سے زیادہ خوبصورت؟ ہے کوئی اس سے زیادہ عزت والا؟؟

تو اللہ تعالیٰ نے عمل کے میدان میں جب سے حسین عمل کو بتانا چاہا تو اس تعبیر کو اختیار فرمایا اور یوں فرمایا ہے کوئی تبلیغ و دعوت سے بڑھ کر حسین عمل کرنے والا۔ مـــن احسن. من احسن.

اس کو ایک اور طریقے سے سمجھو کہ ایک پہلوان میدان میں آ گیا اور مکہ ہوا میں لہرا کر کہے، ہے کوئی میرے مقابلے میں؟ یعنی وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرے مقابلے میں ہے ہی کوئی نہیں۔

جیسے دو لشکر آمنے سامنے لڑتے تھے تو دونوں طرف کے پہلوان نکلتے تھے اور تلوار لہراتے ہوئے کہتے تھے:

هل من مبارز...... ہے کوئی میرے مقابلے میں؟

اور اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ میرے جیسا ہے ہی کوئی نہیں اور بعض اوقات یہ ہوتا تھا کہ وہی دعویٰ کرنے والا ہی قتل ہو جاتا تھا۔

دنیا میں کبھی کسی سے بھی شکست نہ کھانے والا صرف ایک جرنیل آیا ہے۔ جب سے انسانی تاریخ لکھی جا رہی ہے دنیا میں نا قابل شکست صرف حضرت خالد بن ولید ہیں۔

بدر میں تو شریک نہ تھے احد کی لڑائی میں شریک ہوئے تو شکست مسلمانوں کو ہی ہوئی اور اس شکست کا سبب خالد بن ولید بنے کیونکہ یہی سو شہسواروں کو لے کر واپس لوٹے تھے اور حملہ کیا تھا۔ ان کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسا بادشاہ نہیں آیا جسے شکست نہ ہوئی ہو۔ بڑے بڑے فاتح شکست و فتح کے درمیان چلے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دعویٰ کیا ہے۔ من ہے کوئی ہے کوئی تبلیغ سے اونچا عمل کر کے

Marfat.com

دکھانے والا۔ تبلیغ سے بڑا کوئی عمل کرنے والا ہے تو دکھاؤ۔ کوئی روزانہ رات کو دوسو نفل پڑھتا ہے، کوئی روزانہ رات کو تہجد پڑھتا ہے۔

کوئی دن کو روزہ رکھتا ہے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کھڑے ہو جانا ستر سال کی تہجد اور ستر سال کے روزوں سے زیادہ افضل ہے۔ تو اب کہاں سے لاؤ گے ایک گھڑی ہوتی ہے بیس منٹ کی بیس منٹ کی ایک گھڑی ستر سال کا قیام اور ستر سال کا قیام یعنی ستر سال میں کوئی روزہ قضا نہیں کیا سوائے عیدین کے اور تہجد ایسی پڑھی کہ عشاء سے فجر کو ملا کر پڑھا۔ اتنے بڑے عمل کو ستر سال کرتا رہے اللہ کی راہ میں اللہ کے پیغام کو بلند کرنے والے کے بیس منٹ کا وزن قیامت کے دن اس ستر سال سے زیادہ ہو جائے گا۔ من احسن قولا ممن دعا الی اللہ تبلیغ سے زیادہ حسین عمل کرنے والا کوئی ہے۔

اللہ دعویٰ کر رہا ہے۔ پہلوانوں کے دعوے تو کبھی سچے اور کبھی جھوٹے، بادشاہوں کے دعوے تو کبھی سچے اور کبھی جھوٹے۔ جرنیلوں کے دعوے تو کبھی سچے اور کبھی جھوٹے، فاتحین کے دعوے تو کبھی سچے اور کبھی جھوٹے۔

اللہ کا دعویٰ من اصدق من اللہ قیلا. اللہ اللہ ہے جو ہر بات میں سچا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری

اس سے بڑا عمل قیامت کے دن نہیں دیکھو گے۔ اگر تبلیغ سے بڑھ کر کوئی عمل ہوتا تو اللہ تعالیٰ نبیوں کو وہ عطا کرتا۔ سب سے بڑی نبی، سب سے اعلیٰ نبی، سب سے افضل نبی، سب سے اشرف نبی، سب سے اکمل نبی، سب سے انور انبی، سب سے ابہیٰ نبی، سب سے اجمل نبی، سب سے اعز نبی۔

سب سے احسن نبی ساری صفات حسن و جمال کمال جمع کرو تو بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اس سے بلند و بالا اور برتر ہے الفاظ اور تعبیرات کا دامن تنگ اور ہمارے نبی کا مقام بلند ہے۔ سب سے اعلیٰ، افضل، اشرف، ابہیٰ، انور، برتر کو اللہ نے تبلیغ ہی کا کام دیا اور فرمایا

Marfat.com

قم فانذر. وربّك فكبّر. وثيابك فطهّر. والرّجز فاهجر. ولا تمنن تستكثر. ولربّك فاصبر.

يايها الرسول بلغ مآ أُنزِلَ اليك من ربك.

اٹھ جا تیرے ذمے میرے پیغام کا سنانا ہے اگر اس کام سے کوئی اونچا عمل ہوتا تبلیغ کے عمل سے کوئی عمل افضل ہوتا تو اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا۔

مصائبِ رسول

اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا اسے پیسوں سے خالی کر دیا، اسے حکومت سے خالی کر دیا، اسے طاقت سے خالی کر دیا۔ اسے رشتہ داروں کی مدد اور مصاحبت سے خالی کر دیا۔ یتیم پیدا کیا، بے آسرا پیدا کیا، تین تین دن اسے فاقے دیے، چھپر میں زندگی گزروائی اس میں بھی چراغ نہ جلتا تھا، دو دو مہینے اس کے گھر میں چولہا نہ جلتا تھا، دانت اس کے ٹوٹے، پتھر اس کو پڑے، خون میں وہ نہایا، در سے بے دروہ ہوا، اس کی بیٹیوں کو طلاق ہوئی۔

میرے بھائیو!

یہ سب کچھ ہوا نہ اسے شاہی دی اور نہ مال دیا پیش کیا گیا تو خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے سے انکار کر دیا۔ عبدًا رسولا، مَلِکًا رسولا؟......

میرے رسول! میرے محبوب! تو بتا تجھے بادشاہ بناؤں یا غلام بناؤں فرمایا نہیں نہیں مجھے بادشاہی نہیں چاہیے بلکہ عبدًا رسولا میں غلام ہی ٹھیک ہوں۔

جب اللہ کی مدد آئی

حضور ﷺ مکے میں داخل ہو رہے ہیں، خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کا لشکر ساتھ ہے۔ ابوسفیان اوپر کھڑا دیکھ رہا ہے۔ لشکروں پر لشکر گزر رہے ہیں، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرتے ہیں، مسلمانوں کے لشکر لے کر تکبیر پڑھتے ہوئے نکلتے ہیں۔ زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں اور بریدہ بن خصیب رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور لشکر کو لے کر نکلتے ہیں۔ اور بنو بکر آتے ہیں لشکر کو

Marfat.com

لے کر نکلتے ہیں اور وذینا قبیلہ آ تا ہے، نعمان ابن مقرن رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں اور لشکر کو لے کر نکل رہا ہے، لشکروں کے لشکر نکل رہے ہیں۔ ابوسفیان حیران ہو کر دیکھ رہا ہے اور اتنے میں آواز آتی ہے اور ساری گرد و غبار اُٹھتی ہے، اور اب کہنے لگا یہ کیا ہے؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ اللہ کا رسول ﷺ ہے جو مہاجرینؓ و انصارؓ میں آ رہا ہے اور جب لشکر سامنے آتا ہے تو ایک آدمی کی آواز ہے، اس میں کڑک دار آواز ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ کس کی کڑک دار آواز سن رہے ہو؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ خطاب کا بیٹا عمر رضی اللہ عنہ ہے، جس کی تم کڑک دار آواز سن رہے ہو۔ ارے اللہ کی قسم یہ بنو عدی ذلت اور قلت کے بعد آج بڑی عزت والے ہو گئے۔ اسلام نے عمر رضی اللہ عنہ کو اونچا کیا ہے، عمر اونچا نہیں تھا اسلام نے عمر کو اونچا کیا ہے اور پھر اس پر کہنے لگا، اے عباس! تیرے بھتیجے کا ملک تو بہت بڑا ہو گیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں نہیں! یہ ملک نہیں ہے، یہ شانِ نبوت ہے۔ بادشاہ ایسے نہیں ہوا کرتے۔

دس ہزار کا لشکر ہے اور آپ ﷺ کا ماتھا اونٹنی کے پالان کے ساتھ ٹکا ہوا ہے، سر اونچا نہیں جھکا ہوا پالان سے ٹکا ہوا، اور زبان سے الفاظ اللہ ایک اکیلا، تن تنہا، اکیلا تن تنہا...... کسی دس ہزار پر نظر نہیں ہے اللہ کی ذات عالی پر نظر ہے۔

سب فانی ہیں اور آپ ﷺ کا آخرت کو اختیار کرنا

ایک اللہ کو بقاء ہے، باقی سب کو فنا ہے۔ سب مٹ جائیں گے، کوئی نہیں رہ سکتا۔ سب چلے گئے۔ ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو ہم کیا ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام آ گئے، یا رسول اللہ! باہر عزرائیل آئے کھڑے ہیں۔

ہمارے آقا ﷺ کی وفات کا منظر

۱۲ ربیع الاول ذرا سا دن گرم ہو چکا، جبریل دبے پاؤں اندر آئے، ''ہولے ہولے'' گھبرائے گھبرائے! بڑا خیال کیا، یا رسول اللہ! ملک الموت دروازہ پر آ چکا ہے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آپ کی اجازت سے آئے گا، ویسے نہیں آ سکتا۔ مجھے آپ کو

Marfat.com

کون پوچھے گا، آپ ﷺ نے کہا، آنے دو۔ وہ اندر آ کر کھڑا ہو گیا، یا رسول اللہ! جب سے موت کا کام میرے ذمہ لگا ہے یہ پہلا موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پوچھ کر اندر جانا، بن پوچھے نہ جانا اور یہ میرا پہلا موقع ہے۔ ان سے پوچھ لینا، اگر وہ آنا چاہیں تو انہیں لے آنا اور اگر وہ رہنا چاہیں تو تم واپس آ جانا۔ اب جو آپ فرمائیں گے اس کے مطابق میں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ میری جان نکالو تو نکالو گے؟ کہا جی، میں آپ کی بھی نکالوں گا۔ تو آپ ﷺ نے جبرائیل کو دیکھا، مجھے دیکھ رہے ہو، میرے ابرو اٹھ گئے ہیں، تیری کیا رائے ہے؟ آنکھوں سے سوال کیا تو جبرئیل بولے اللہ آپ کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔ فیصلہ آپ کریں گے اوپر تو سارا انتظام مکمل ہو چکا ہے، استقبال کی تیاریاں ہیں۔ آپ ﷺ نے کہا جاؤ میرے اللہ سے پوچھ کر آؤ میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا؟ میں پھر جواب دوں گا۔ جبرائیل علیہ السلام واپس گئے، ملک الموت کھڑے رہے۔ کیا پیغام آیا؟ (آگے عربی کے اشعار ہیں جن کا ترجمہ ہے کہ) آپ کی امت کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔

اَلْئٰن قُرَّۃُ عینی...... اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔

میں ایک بات بتاؤں، اللہ کی قسم اور یہ قسم میں کروڑ بار بھی اٹھاؤں تو میں سچا ہوں، یہ کام اگر اس وقت نہ کرواتا میرا نبی ﷺ اپنے اللہ سے یہ وعدہ نہ لیتا آج میں اور آپ انسانی شکل میں نہ ہوتے، وہی ہوتے جو بنی اسرائیل ہو گئے۔ "کُونُوا قِرَدَۃً خٰسِئِین" ...... بن جاؤ بندر، بن جاؤ سؤر اور برسادو پتھروں کی بارش، دھنسا دو زمین میں، اُڑا دو ہوا کے دوش پر، برسا دو اِن پر بجلیاں......

کیا وہ سارے کام نہیں ہو رہے جو پہلی قومیں کرتی تھیں؟

کیا زنا نہیں ہو رہا؟......

کیا شراب نہیں چل رہی؟......

کیا ظلم وستم نہیں ہو رہا؟......

کیا اذان پر کتنے ہیں جو اُٹھ کر جاتے ہیں؟......

Marfat.com

اس کو دعا دو جو جاتے ہوئے میرا آقا کام کر گیا کہ اللہ وہ نہ کرنا جو پہلوں سے ہو گیا تھا۔ وہ نہ کرنا۔ اَلْئٰن قُرَّۃُ عینی...... اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔ اللّٰھم الرّفیق الاعلیٰ...... پھر وہ مجھے بے شک بلا لے، میرا کام ہو گیا۔ جب ملک الموت کو آپ ﷺ نے اجازت دی کہ اللہ کی تقدیر کو پورا کرو، چند لمحات تھے، اس میں دو (۲) بول بولے تھے۔

اَلصَّلٰوۃ، وما ملکت ایمانکم...... میری امت نماز نہ چھوڑنا۔ اب سارے حکومت والے بھی بیٹھے ہوں گے، نماز نہ چھوڑنا، نماز نہ چھوڑنا...... وما ملکت ایمانکم...... اپنے ماتحتوں سے فرعون نہ بن جانا، اپنے جیسا انہیں انسان سمجھنا۔ ماتحتوں سے، غریبوں سے، فقیروں سے، بیواؤں سے، ناداروں سے بدسلوکی نہ کرنا، سمجھنا کہ وہ بھی تمہارے ہی جیسے انسان ہیں۔ یہ دو لفظ آپ دُہرا رہے تھے۔ اَلصَّلٰوۃ...... نوّے (۹۰) فیصد لوگ نماز چھوڑ چکے ہیں۔ اور کتنے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ضرورت ہی کوئی نہیں۔

وما ملکت اَیْمَانُکم...... اپنے ماتحتوں سے اچھا سلوک کرنا، ظالم بن کر نہ مرنا مظلوم بن کر مرنا ہے تو مر جاؤ، ظالم بن کر نہ مرنا۔ پھر جب آواز کمزور ہوئی کہا، اَلصّلٰوۃ، اَلصّلٰوۃ، اَلصّلٰوۃ...... اس کا تکرار کیا کہ نماز نہ چھوڑنا، نماز نہ چھوڑنا۔ پھر آخر میں فرمایا، اللّٰھم الرّفیق الاعلیٰ...... اے میرے رب! اب بُلا لے مجھے اپنے پاس۔

کبھی نہ رونے والا ملک الموت جب اُس نے روح مبارک کو نکالا تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، اس نے ''ہائے'' کی، ''وامحمدا'' اے محمد! آج انسانیت اس دکھ سے گزری ہے کہ قیامت تک ایسا کوئی دُکھ نہ آئے گا، اتنی بڑی ہستی سے دنیا محروم ہوگئی اور جبرائیل علیہ السلام بھی بول اُٹھے، جب آپ ﷺ نے فرمایا'' اللّٰھم الرّفیق الاعلیٰ'' کہ اگر آپ ﷺ نے جانے کا فیصلہ کر لیا تو میرا بھی آخری دن ہے، آج کے بعد میں بھی لوٹ کر اس دھرتی پر کبھی نہ آؤں گا۔ دنیا ویران ہوگئی، نبی ﷺ کے نور سے۔

اب تو میرے بھائیو! مجھ سے تو کوئی نہیں پوچھے گا آپ سے تو کوئی نہیں پوچھے گا۔ اَلْکیس مَن دانَ نفسہٗ...... سمجھدار وہ ہے جو نفس پر قابو رکھے، وَعمِلَ لِما بعد الموت، جو موت کی تیاری کرے۔

Marfat.com

آخری وقت بھی امت کی فکر

اپنی اولاد کی قربانی کا فیصلہ قبول کیا۔ اور امت کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ یا اللہ! میری امت۔ یا اللہ میری امت۔ یا اللہ میری امت یہی کہتے کہتے دنیا سے جانے کا وقت آ گیا۔ ربیع الاول آ گیا۔

جبرائیل آئے اور کہا۔ یارسول اللہ ﷺ ملک الموت باہر کھڑا ہوا ہے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ سبحان اللہ۔ اللہ نے ہمیں کیسا نبی دیا۔ جہاں ملک الموت یعنی موت کا فرشتہ بھی پوچھ کر آئے۔ آپ نے فرمایا آ جائے۔

فرشتہ اندر آ گیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ جب سے موت کا کام میرے ذمے لگا ہے پہلا واقعہ ہے کہ اللہ نے فرمایا اجازت لے کر جانا اگر اجازت ملے تو ٹھیک نہیں تو واپس آ جانا۔ اور پہلا موقعہ ہے کہ اللہ نے فرمایا پوچھ اگر آنا چاہیں تو لے آنا۔ اور رہنا چاہیں تو واپس آ جانا۔ ہمیں ایسا رسول ملا۔

آپ ﷺ نے جبریل کو دیکھا اور فرمایا جبرئیل! کیا کہتے ہو؟

جبریل نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ آپ ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے کہا اچھا۔ نہیں میں ایسے نہیں جاؤں گا بلکہ پہلے اپنی امت کا کام کرواؤں گا جاؤ اللہ سے پوچھ کر آؤ میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا میں پھر بتاؤں گا مجھے جانا ہے یا رہنا ہے۔ ملک الموت کھڑا رہ گیا اور جبریل علیہ السلام واپس گئے اور جواب لے کر آئے اور کہا۔ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ آپ کی امت کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے تو آپ نے فرمایا الْآنَ قُرَّتُ عینی. اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔

میرے رب کی قسم! اگر یہ مسئلہ اس وقت حل نہ ہوتا تو آج زنا کے اڈے چلانے والے خنزیر بن چکے ہوتے۔ سود کھانے والے بندر بن چکے ہوتے۔ میرے اور آپ جیسے انسان نظر نہ آتے بلکہ ہم سب جانوروں میں تبدیل ہو کر زیر زمین جا چکے ہوتے۔ ماؤں نے جنا ہوتا ہے۔ ان کو بھی بہنیں ہوتی ہیں ان کو بھی بیٹیاں ہوتی ہیں۔ کیا ظلم وستم ہے کہ چھوٹی

Marfat.com

چھوٹی باتوں پر ماں بہن کو بے عزت کر کے کھڑا کر دیتے ہیں تو اللہ کے نبی ﷺ کی آخری نصیحت تھی غریبوں سے اچھا سلوک کرنا ماتحتوں سے اچھا سلوک کرنا نماز نہ چھوڑنا۔ اور آپ کی آواز جب آہستہ ہوتی تو آپ کہہ رہے تھے۔ الصلوۃ الصلوۃ الصلوۃ۔ نماز نماز نماز۔

پھر فرمایا اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ اور وہ گئے آپ کی آنکھیں بند ہوئیں۔ آپ نے سر مبارک اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینہ پر رکھا ہوا تھا وہ غمگین ہوئیں کہ آپ ﷺ ہمیں چھوڑ گئے۔

آپ ﷺ کے وصال پر صحابہ کی کیفیت

جب گھر میں چیخ و پکار ہوئی تو مسجد میں شور مچ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا:

خبردار! جس نے کہا اللہ کا نبی فوت ہو گیا ہے میں اسے قتل کر دوں گا۔ وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ کے پاس گئے ہیں واپس آئیں گے اور کفر کو مٹائیں گے۔ منافقوں کو مٹائیں گے۔ اور جو کہے گا آپ فوت ہو گئے ہیں میں اسے قتل کر دوں گا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوڑے ہوئے آئے چھلانگ لگائی اور اندر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر تھی چادر کو ہٹایا اور آپ کے ماتھے کو چوما اور کہا:

وا سیّدا۔ وا خَلیلا۔ پھر روئے پھر کہا وا سخیاہ، پھر روئے پھر کہا وا نبیاہ، ہائے میرا خلیل جدا ہو گیا۔ ہائے میرا نبی جدا ہو گیا۔ ہائے میرے دل کا ٹکڑا مجھ سے جدا ہو گیا۔ اور کہا یا رسول اللہ! اللہ آپ پر دو موتیں کبھی نہیں جمع کرے گا۔ اس کے بعد مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔

اور پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور کہا نہیں بیٹھتا۔ تو آپ منبر پر تشریف لے گئے خطبہ دیا اور کہا:

فمن کان یعبد محمّدًا فان محمّدًا قد مات ومن کان یعبد

Marfat.com

اللّٰه فَاِنَّ اللّٰه حَیٌّ لا یزال.

اے لوگو! محمدﷺ دنیا سے اٹھ گئے اور اللہ کے پاس چلے گئے۔ ان پر بھی موت نے آنا تھا اور وہ آ گئی اور اللہ موت سے پاک ہے زندہ ہے۔

اور آپ نے

وما محمّدٌ اِلّا رسولٌ قد خلت من قبله الرُسل......

آیت جب پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یوں لگا جیسے یہ آیت آج اُتری ہے اور وہیں گر گئے۔ اس پریشانی میں ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اذان دینے کے لیے۔ جب اَشْهد اَنَّ محمدًا پر پہنچے تو آواز بند ہوگئی اور اذان میں ان کی چیخ و پکار شروع ہوگئی اور عورتوں میں چیخ و پکار اور مدینے میں کہرام مچ گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے روتے روتے مشکل سے آذان کو پورا کیا۔ اور نیچے اتر کر فرمایا آج کے بعد میں اذان نہیں دوں گا۔

ایک دیہاتی کا آپ سے محبت کا عجیب انداز

ہائے وہ نصیحتیں کرتا چلا گیا۔ تھکا ہوا مسافر منزل پر جاتے ہوئے بھی امت کو یاد کرتا چلا گیا۔ اور مرنے کے بعد بھی یہ نظام بنا گیا۔ نووی رحمتہ اللہ علیہ بڑے محدثین میں سے ہیں ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ بڑے محدثین اور مفسرین میں سے ہیں۔ ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک بزرگ قبر پہ بیٹھے ہوئے سلام پڑھ رہے تھے کہ ایک بدو آیا اور کہا السلام علیك یا رسول اللّٰه، پھر کہنے لگا یا رسول اللہ آپﷺ کے رب نے کہا ہے:

ولو اَنّهم اذ ظَّلَمُوا انفسهم جاء وك فاستغروا اللّٰه واستغفر لَهُمُ الرَّسولُ لوجدُوا اللّٰـه تَوَّابًا رَّحِیْمًا. فجئتك مقرا بذنوبی.

مستشفعا بك الی ربی.

یارسول اللہ! تیرے رب نے کہا ہے اگر یہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں۔ گناہ کر بیٹھیں،

Marfat.com

اور پھر تیرے پاس حاضر ہوں اور مجھ سے معافی مانگیں اور تو بھی ان کے لیے مجھ سے معافی مانگے تو میں انہیں معاف کر دوں گا۔ میں اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر آیا ہوں اور آپ کو سفارشی بناتا ہوں اللہ کے دربار میں کہ اللہ میری بخشش کر دے۔

پھر اس نے دو شعر پڑھے اور وہ دو شعر آج بھی روضۂ مبارک پر لکھے ہوئے ہیں۔ جب ہم جالی کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں تو ستونوں پر لکھے ہوئے ہیں۔

یا خیر من دفنت فی البقاع اعظمه

فطاب من طیبهن القاع والاکم

اے وہ بابرکت ذات! جس کے اندر جانے سے وادیاں بھی بابرکت ہو گئیں اور زمین بھی بابرکت ہوگئی اور پہاڑ بھی بابرکت ہو گئے۔

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه

میں قربان اس قبر پر جس میں آپ آرام کر رہے ہیں۔

فیه العاف وفیه الجود والکرم

اسی میں سخاوت اسی میں عزتیں۔ اسی میں بلندیاں اسی میں پاکدامنیاں پڑی ہوئی ہیں۔

یہ دو شعر تو لکھے ہوئے ہیں دو شعر اور بھی ہیں جو وہاں نہیں لکھے ہوئے:

انت الشفیع الذی ترجی شفاعتهٗ علی الصّراط عزامهٗ. جس دن پل صراط پر تیری امت کے قدم ڈگمگائیں گے اس دن تو ہی ہوگا ہماری سفارش کرنے والا۔

جب امت پل صراط سے گزرے گی تو ہمارا نبی ﷺ ہاتھ اٹھا کر کہے گا۔ یا رب سلم سلم۔ یا اللہ میری اُمت پار لنگھا دے۔ میری امت پار لنگھا دے۔

اور میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی نہیں بھول سکتا۔ میرا ان پر بھی سلام ہو۔ آپ پر بھی سلام ہو۔ جب تک قلمکار کا قلم چلتا رہے۔ میرا سلام بھی چلتا رہے۔ وہ کوئی ایسے درد میں شعر کہہ گیا کہ ہزار برس کے بعد میں آپ کو سنا رہا ہوں اور وہ آج تک آپ ﷺ کے روضۂ اطہر پر لکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

عتبی فرماتے ہیں بدو تو اٹھ کر چلا گیا اور مجھے نیند آ گئی۔ نیند آتے ہی اللہ کے نبی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا بھاگ بھاگ اور اس بدو کو پکڑ کر بتا کہ تیرے اللہ نے تجھے معاف کر دیا۔ جانے کے بعد بھی نظام بنا کر گئے ہیں۔ کوئی تو شرم کی آنکھ رکھتا ہے۔ کوئی تو دل زندہ رکھتا ہے۔

بلندی کا راز

میں آپ سے مطالبہ کر رہا ہوں' اللہ کے واسطے سابقہ زندگی سے توبہ کرو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مبارک سانچے میں ڈھلو۔

ایٹمی طاقت بن کے دیکھ لیا۔ بڑی بڑی منڈیوں میں تجارت چلا کے دیکھ لیا۔ زمین کو لہلہا کے دیکھ لیا۔ ڈیم بنا کے دیکھ لیا۔ ساری دنیا کے علوم پڑھ کے دیکھ لیا۔ یہ شمع بجھتی چلی گئی۔ گھر گرتا چلا گیا۔ دیوار ریت کی طرح بیٹھتی چلی گئی۔ اور ہم حقیقت کی بجائے افسانہ بنتے چلے گئے۔

اور صبح ہماری دور سے دور ہوتی چلی گئی اور رات کے اندھیرے گہرے ہوتے چلے گئے کیسی دیوانی دنیا ہے کہ پچاس سال کی ٹھوکریں کھانے کے بعد بھی ایک آسان سی بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ سب کے در چھوڑ دے۔ سب کی راہ چھوڑ دے۔ سب کے طریقے چھوڑ دے۔ سب کی راہیں چھوڑ دے۔ اس نبی ﷺ کے طریقے پر آ جا۔

آپ ﷺ کا رونا کس کے لیے تھا؟

جس نے ماؤں سے زیادہ پیار دیا۔ باپ سے زیادہ شفقت دی۔ جو ایسا رویا' کوئی ماں ایسی نہ روئی۔ جو ایسا تڑپا' کوئی باپ ایسا نہ تڑپا۔

وہ ایسا تھکا کہ کوئی ماں کوئی باپ کوئی اپنی اولاد کے لیے ایسا نہ تھکا نہ وہ ایسا رو رو کے مانگتا گیا کہ کوئی ماں ایسا نہ روئی۔ کون ماں ہے جو پانچ گھنٹے اولاد کے لیے دعا کرے۔

کون ماں ہے جو تئیس برس اپنے بچوں کے لیے رو رو کے دعا کرے۔

چودہ سو سال پیچھے اس آواز کو سننے کی کوشش کرو جو فاران کی چوٹیوں سے طلوع

Marfat.com

ہونے والی ہے اور مدینے کے دامن میں جا کر سو جانے والی ہے۔ تیئس برس ہر رات اس کی روتے گزرتی اور نہ وہ اپنے لیے رویا کہ جنت کی چابی اپنے ہاتھ میں ہے۔

نہ اپنی اولاد کے لیے رویا کہ حسن وحسین (رضی اللہ عنہا) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنت کی خواتین کی سردار ہیں، علی (رضی اللہ عنہ) کا گھر نبی ﷺ کے گھر کے سامنے ہے، اس کی بیویاں جنت میں بھی اس کی بیویاں ہیں دنیا میں بھی اس کی بیویاں ہیں اس کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں: لستن کاحد من النساء قرآن کی گواہی ہے کہ اس محبوب کی بیویوں جیسی دنیا میں عورت ہے ہی کوئی نہیں۔ بیویوں کا مسئلہ حل اولاد کا مسئلہ حل۔

زینب (رضی اللہ عنہا) اپنے ہاتھوں سے روانہ کی۔ ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) اپنے ہاتھوں سے روانہ کی۔ رقیہؓ کو اپنے سامنے روانہ کیا۔ ان کی جنت تو پہلے ہی بتا دی گئی۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے بعد میں جانا تھا۔ اس کو خوشخبری سنا دی کہ تو جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ حسن وحسین (رضی اللہ عنہما) نے بعد میں جانا تھا۔ ان کو بتا دیا کہ تم جنت کے نوجوانوں کے سردار ہو۔

علی (رضی اللہ عنہ) نے بعد میں جام شہادت پینا تھا۔ اس کو بتا دیا کہ تیرا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہے۔

ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے بعد میں آنا ہے اسے بتا دیا کہ جب تو جنت کے دروازے پر آئے گا تو آٹھوں در کھل کر تیرا استقبال کریں گے۔

عمر (رضی اللہ عنہ) کو بتا دیا کہ جنت میں ایک گھر دیکھا ہے۔ ایسا عالیشان کہ میں رہ نہ سکا۔ میں پوچھ پڑا: یہ کس کا محل ہے۔ مجھے کہا گیا قریشی کا ہے۔ میں سمجھا میرا ہے۔ جب جانے لگا۔ فرشتے نے کہا: آپ کے غلام عمر (رضی اللہ عنہ) کا ہے۔

عثمان (رضی اللہ عنہ) کو بتا دیا جنت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہے۔ میرا تو رفیق ہے۔ طلحہ (رضی اللہ عنہ) وزبیر (رضی اللہ عنہ) کو بتا دیا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہے میرے دو حواری ہیں۔ بدر والوں کو بتا دیا' اللہ نے تمہاری بخشش کر دی۔ حدیبیہ والوں کو بتا تم میں کوئی

Marfat.com

دوزخ میں نہیں جا سکتا۔ اللہ نے سارے صحابہ (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں ایک آیت میں اعلان کر دیا۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى......

اے میرے نبی! ''تیرے سب صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے میں نے جنت کا وعدہ کر دیا ہے'' اچھا جس کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی جنتی۔

جس کی بیویاں جنتی۔ جس کی اولاد سردار جس کی بیٹیاں، سردار جس کے داماد کو گھر کے سامنے گھر ملا۔ اب آپ ﷺ کا رونا اس لیے؟ اب کیوں رو رہے ہیں؟

اب کیوں رو رہے؟ یہ رونا کیوں ہے؟ کس کے لیے رو دیا جا رہا ہے؟ صحابہ (رضی اللہ عنہم) بخشے گئے۔ اولاد بخشی گئی۔ اہل بخشے گئے۔ اپنے سامنے سارے فیصلے کروا لیے۔ تو اب یہ رونا کس لیے؟

انصار کے لیے نبویؐ دعا

انصار آئے نہر کا منصوبہ لے کر۔ یا رسول اللہ! پانی کی قلت ہے۔ نہر کی دعا کریں۔ پانی عام ہوگا بچے بھی ہمارے کھیتی باڑی کریں گے۔ ہم جہاد کے لیے فارغ ہوں گے۔ یہ مجلس آئی دعا کروانے نہر کی۔ آپ ﷺ نے دیکھا انصار آ گئے۔ اور بھائی جو مانگو گے جو کہو گے اس مجلس میں آج اللہ سے لے کر دوں گا۔ بولو۔ کیا مانگتے ہو؟

ایک دم خاموش۔ آنکھوں نے آنکھوں سے بات کی۔ آنکھوں نے سنا کیا..... کیا مانگیں؟ کیا..... نہر؟ کہا نہیں دفع کرو دفع کرو۔ آج نبی ﷺ کا در کھل گیا ہے سخاوت کا۔ جنت مانگو۔ چھوڑو نہر کو چھوڑو۔

یا رسول اللہ! نہیں چاہیے کچھ بھی۔ آپ ﷺ دعا کریں اللہ ہماری بخشش کر دے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔

اَللّٰھم اغفر للانصار.

اے اللہ! میرے انصاری صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی بخشش کر دے''

Marfat.com

بخشے گئے۔

وَلِاَبْنَاءِ الانصار. ان کے بیٹے بیٹیوں کی بھی بخشش کردے۔اگلی نسل بخشی گئی۔

وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ...... اللہ!ان کے پوتے پوتیوں اورنواسے'نواسیوں کی بھی بخشش کردے۔

ولازواج الا نصار...... اللہ!انصار کی بیویوں کو بھی بخش دے۔

ولیجران انصار...... اللہ!ان کے پڑوسیوں کی بھی بخشش کردے۔

ولموالی الانصار...... اللہ!ان کے غلاموں اورنوکروں کو بھی بخش دے۔

مسئلہ حل ہوگیا۔اب کیوں رو رہے؟ اب کیوں رو رہے ہے؟ یہ رونا۔آئے والی امت کے لیے تھا کہ پتہ تھا میری امت میری ماں کے مجھ سے دعا کرے گی۔اس لیے آنسو بہائے۔کوئی ایسا وفادار تولاؤ اور کوئی اپنے جیسا جفاوالا لاؤ۔

زمین وآسمان نے کیا کیا دیکھا؟

اس دھرتی پر اس زمین وآسمان نے بڑے عجیب نظارے دیکھے ہیں۔اس زمین و آسمان نے اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) کی شریعت پر بڑوں بڑوں کو کٹتے دیکھا ہے۔

آگ میں جلتے دیکھا ہے......

سولیوں پہ لٹکتے دیکھا ہے......

آروں سے چرتے دیکھا ہے......

نیزوں پہ چڑھتے دیکھا ہے......

معصوم بچوں کے گلوں سے تیر پار ہوتے دیکھا ہے......

راکھ بنتے دیکھا ہے......!!

اُمتِ مسلمہ کی حالتِ زار

یہ وہی بوڑھا آسمان ہے جو آج کے لاہور والوں کو بھی دیکھ رہا ہے کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟

Marfat.com

یہ وہی دھرتی ہے جو اس اُمت کے سجدوں سے آباد تھی۔ یہ وہی فضا ہے جو قرآن کے نغموں سے سرشار تھی۔ آج وہی فضا ہے جو ان کے خبیث گانوں سے رو رہی ہے۔ یہ وہی دھرتی ہے جو ان کے عریاں رقصوں پہ ماتم کناں ہے۔ یہ وہی آسمان ہے جو ان کی بے حیائی پر روتے جس کی ہچکی لگ رہی ہے۔ یہ وہی کائنات ہے جس نے اس کا تقدس بھی دیکھا ہے۔ آج وہی کائنات ہے جو اس اُمت کو دیکھ رہی ہے کہ اپنے تقدس کی چادر کو یہ کس طرح پھاڑ رہی ہے اور اس کی دھجیاں بکھیر رہی ہے۔

یہ وہی فرشتے ہیں جو اس کی بیٹیوں کو دیکھ کر شرما جاتے تھے۔ آج اسی اُمت کی بیٹیوں سے شیطان بھی شرما کے کنی کتراتا ہے۔ یہ وہی جوان ہیں جن کا راتوں کو رونا فرشتوں کو رُلا دیتا تھا۔ آج یہ وہی جوان ہیں جن کی بے حیائی پر شیطان بھی آنکھیں بند کر کے گزر جاتا ہے۔

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے توبہ کرو۔ اللہ کے واسطے حضرت محمد (ﷺ) کی سی زندگی اختیار کرو۔ ہم کوئی تبلیغی جماعت میں آپ کو شامل نہیں کر رہے مگر حضرت محمد (ﷺ) کی غلامی میں آؤ۔

اہمیت سنتِ نبوی (ﷺ)

اس کو سیکھو۔ ایک ٹائر میں سے ہوا نکل جائے۔ ڈیڑھ کروڑ کی گاڑی کھڑی ہو جاتی ہے۔ پچاس لاکھ کی گاڑی کھڑی ہو جاتی ہے۔ حضورِ پاک (ﷺ) کی سنت ایک ٹائر کی ہوا سے بھی سستی ہے کہ چھوڑ دو' کوئی حرج نہیں۔ کرو تو ثواب ہے نہ کرو تو گناہ کوئی نہیں۔

کیا کر رہے ہو؟......

یہ کیسا فیصلہ ہے؟......

کہاں سے پڑھ کے لائے ہو؟......

کس سے سن کے آئے ہو؟......

وجود اپنا نہیں تو جو مرضی کریں، اگر مرنا نہیں تو جو مرضی کریں، اگر مر جانا ہے پھر

Marfat.com

بھی جو مرضی کریں، اگر مر کے حساب کتاب کوئی نہیں پھر جو مرضی کریں۔ لیکن اگر مر کے مرنا نہیں بلکہ ایک اور زندگی کا سامنا ہے۔

نبی (ﷺ) کی اپنی اُمت کے لیے قربانیاں

ایک طاقتور بادشاہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور بہت بڑے محسن کا سامنا ہونے والا ہے جس نے پیٹ پہ پتھر باندھے اور ہمارے لیے قربانیاں دیں۔ جس نے اپنی معصوم اولاد کو میدانِ کربلا میں شہید کروایا اور اپنی امت کے لیے راستے صاف کیے۔ اس کے معصوم بچوں کی گردنوں سے تیر پار ہو گئے۔ تیر پار ہو گئے۔ آپ نے کمرہ بند کر لیا۔ کہا کہ میرے پاس کوئی نہ آئے۔ کافی دیر کمرہ بند۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا جرأت کر کے اندر چلی گئیں دیکھا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا ہوا روئے جا رہے ہیں' روئے جا رہے ہیں۔

کہا: یا رسول اللہ! کیوں رو رہے ہیں؟

کہا: مجھے جبرائیل نے ابھی آ کے خبر دی ہے۔ میرے اس شہزادے کو میری امت قتل کرے گی اور مجھے وہاں کی مٹی لا کے دکھائی ہے۔ سرخ رنگ کی۔

صحیح حدیث سنا رہا ہوں۔ بزار کی' طبرانی کی' مسند احمد کی روایتِ صحیح سنا رہا ہوں کہ مجھے وہ مٹی لا کے دکھائی گئی ہے کہ جس میں میرے اس شہزادے کو خاک و خون میں لوٹا دیا جائے گا۔ اپنا بھی نذرانہ پیش کیا' اپنی اولاد کا بھی نذرانہ پیش کیا۔ اس ذات کا سامنا ہونے والا ہے۔

اگر انہوں نے پوچھ لیا۔ کیا تیرے بچے میرے بچوں سے زیادہ قیمتی تھے جو تو نے ان کی خاطر میری شریعت کا مذاق اڑایا؟ کیا تیرے بچوں کی خوشی سے زیادہ تھی کہ جس نے رب نے تجھے اولاد دی اور شادی کا دن دکھایا اسی دن تو نے ڈھول بجایا' مہندیاں رچائیں۔ ہندوستان سے جہاد کا شوق چرائے ہوئے ہیں۔ دیکھو تو سہی فیصل آباد میں گلستان کالونی میں۔ کتنے گھر ہیں جہاں مہندی نہیں رچائی جاتی' شادیوں پر۔ کس منہ سے ہندوؤں سے لڑنے کے ارادے ہیں' کس منہ سے جہاد کے نعرے ہیں۔ کوئی محلّہ تو بتاؤ' کوئی گھر تو بتاؤ

Marfat.com

جہاں مہندی نہ رچائی جاتی ہو۔ ان کے کفر سے پیار اور ان کی ذات سے نفرت' اُلٹا کام۔ اللہ کا حکم یہ ہے کہ کفر سے نفرت کرو' اس کی ذات سے نفرت نہ کرو۔

کیا اس محبوب کا سامنا کرنے کے لیے جواب تیار کر لیا ہے؟

کبھی بیٹھ کے سوچا ہے کہ میں نے کل کو اللہ کے رسول کا سامنا کرنا ہے اور انہوں نے پوچھ لیا تو میرا جواب کیا ہوگا؟

جو میری دُکان میں غلط تجارت ہے......

جو میری ملازمت میں غلط بیانی ہے......

جو میری آنکھوں میں خیانت ہے......

جو میرے کانوں میں خیانت ہے......

جو میرے وجود میں ناپاکی اتر گئی ہے......

میرے پاس کوئی جواب بھی ہے......!!

تو میرے بھائیو! کوئی ایسا محسن تو لا کے دکھائے۔

نبی ﷺ کا اُمت کے غم میں رونا

کوئی اللہ کے رسول جیسا محسن تو مجھے لا کے دکھائے۔ جس کا رونا اتنا بڑھا اپنی اُمت کے لیے کہ اللہ کو روکنا پڑا کہ آپ (ﷺ) اتنا کیوں رو رہے ہیں؟ اوروں سے کہہ رہا ہے' رو' اور اپنے نبی (ﷺ) سے کہہ رہا ہے' مت رو۔ تیرا رونا' تیرا رونا' اتنا زیادہ رونا مجھے برداشت نہیں ہو رہا۔ میرا محبوب' جیسے محبوب' اولاد روئے تو ماں تڑپ جاتی ہے اللہ کی رحمت تڑپ گئی۔ ہائے! میرے محبوب اتنا کیوں روتا ہے۔

فلا تذهب نفسك عليهم حسرات......

لعلّك باخع نفسك الّا يكونوا مومنين......

کیوں اپنے آپ کو میرے نبی تم ہلاک کر رہے ہو' ان کے پیچھے۔ یہ نہیں ایمان لاتے تو کیوں اتنا روتے ہو۔ کیوں اتنی آہیں بھرتے ہو۔ کیوں تیری آہیں میرا عرش ہلا

Marfat.com

دیں۔ کیوں تیری ہائے ہائے ہے۔ کیوں اتنی ہائے ہائے کرتے ہیں۔ کوئی اتنی ہائے ہائے کرنے والا تو دکھائے۔ پھر اسی کی مان لینا' اس کی چھوڑ دینا۔

جب ایسا رونے والا کوئی نہیں، جب ایسا دردمند کوئی نہیں، جب ایسا محبتیں دینے والا کوئی نہیں، جب ایسا رات کو تڑپ تڑپ کے رونے والا کوئی نہیں، جس کی گھنی داڑھی ہو اور ساری آنسوؤں سے تر ہو رہی ہو۔

اور پھر آنسو داڑھی سے نکل کر اس کُرتے کو تر کر رہے ہوں جو ململ کا نہیں ہے' لٹھے کا نہیں' صوف کا نہیں' اون کا موٹا کُرتا ہے جو ویسے ہی کلو پانی' ویسے ہی پی جائے اور اوپر نہ چڑھنے دے وہ اون کے کُرتے سے پانی باہر گر رہا ہے اور آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں۔ پھر وہ سجدے میں سر رکھتا ہے تو مدینے کی پتھریلی زمین کو بھی آب آب کر دیتا ہے اور اس کو بھی تالاب بنا دیتا ہے اور وہاں اپنے آنسوؤں کے جوہر بنا کے دکھا دیتا ہے کہ یا اللہ! میری اُمت پر کرم کر دے وہ تو تیری نہیں مانیں گے۔ میرے آنسوؤں کی لاج رکھ لے۔

تو کوئی ایسا رونے والا دکھائے اپنی امت کے لیے، کوئی ایسا تڑپنے والا دکھائے اپنی امت کے لیے، کوئی ایسا دردمند دکھائے اپنی امت کے لیے، اگر نہیں تو پھر اسی کی شریعت کا مذاق اڑانا رہ گیا۔ اگر اس کی اپنی وفائیں ہیں تو اسی کے طریقے یہ گلستان بازار میں توڑے جا رہے اور یہ سارے سٹوروں میں توڑے جا رہے۔

اور یہ موسیقی کی دُکان پہ توڑے جا رہے اور یہ نوجوان گاڑیاں بھگا رہے اور ان کی گاڑیوں میں دور دور تک گانوں کی آوازیں۔ اپنے گھروں میں بیٹھ کر گانے سن رہے اور دس پڑوسیوں کو سنا رہے۔

کچھ تو ہم شرم کریں

میرے بھائیو! کچھ تو ہم حیاء کی چادر میں آئیں۔

ارے! ایک زمانہ تھا کہ کافر مسجد کے پاس سے گزرتے تھے تو بارات کے باجے رک جاتے تھے کہ مسلمانوں کی مسجد آ گئی۔ اب مسجدوں میں بیٹھ کے ان دو کانوں کے گانوں

Marfat.com

کی آواز اندر آتی ہے۔

اپنی فکر کرو

تو اگر اللہ کے رسول (ﷺ) کا سامنا نہیں کرنا تو مجھے بھی بتاؤ تا کہ ہم بھی چھٹی کریں۔ہم کیوں پس رہے ہیں' دھکے کھا رہے ہیں۔

اور اگر آپ کو یاد نہیں رہا تو میں یاد دلا رہا ہوں کہ اللہ کا بھی سامنا ہونے والا ہے، اس دن کا جواب تیار کر لیا ہے تو ٹھیک ہے' نہیں کیا تو فکر کرو۔

یہ برسات ایک دن لپٹ جائے گی ہاں! چھوڑ جاؤ گے سب کچھ یہیں۔

ایسی قبریں مٹیں گی کہ کوئی پانی ڈالا بھی نہیں جائے گا۔ہمارے دیہاتوں میں رواج ہے کہ دس محرم کو پانی ڈالنے جاتے ہیں، دُعا مانگنے جاتے ہیں۔شہر والوں کو تو فرصت ہی کوئی نہیں۔کوئی سال کے بعد بھی جا کے نہیں دیکھے گا کہ قبر کہاں گئی۔

ان وفا والوں سے جفا نہ کریں۔میرے بھائیو! جو وفا کی چوٹیوں سے بھی آگے گزر گئے۔لفظ وفا بھی ان کی وفا کا مطلب پورا نہیں ادا کر رہا......جتنا دوزخ سے بھاگ سکتے ہو بھاگو......جنت کا چاہنے والا...سوتا نہیں ہے......اور دوزخ سے ڈرنے والا...... غافل نہیں ہوتا۔جنت آج ڈھانپی ہوئی ہے مشقوں میں سے پریشانیوں میں......اور دنیا اور دوزخ ڈھانپی ہوئی ہے لذتوں میں خواہشات میں تمہیں جنت سے یہ دنیا کی چیزیں غافل نہ کر دیں ان سے تمہیں راستہ بھلانا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جنت کا مطلب کرنے والا۔......جنت کوئی خطرے کی جگہ نہیں

تین بھائیوں کی کہانی آپ حضور ﷺ کی زبانی

حضور ﷺ تشریف فرما تھے......آپ (ﷺ) نے فرمایا......کہ ایک آدمی کے تین بھائی ہیں......اور وہ مرنے لگا تو ایک کو بلایا......کہا بھائی میرا کیا کرو گے؟......میں مر رہا ہوں......وہ کہے گا......تو مر جائے گا......میں پرایا ہو جاؤں گا......تو دوسرے سے پوچھا بھائی تو کیا کرے گا؟......کہا موت تک تیرا علاج کروں گا......مر جائے گا تو قبر میں دفن کر

Marfat.com

کے واپس آجاؤں گا.....تیسرے سے پوچھا بھائی تو کیا کرے گا؟.....انہوں نے کہا میں تیر اساتھ دوں گا.....تیری قبر میں تیرے حشر میں.....تیرے تراوزو میں.....جنت تک تیرا ساتھ دوں گا.....تو آپ نے فرمایا بتاؤ.....ان تینوں میں سے کون بھائی بہتر ہے؟ تو صحابہ نے کہا کہ وہ جو آگے تک ساتھ دے گا.....وہ سب سے بہتر ہے.....تو آپ نے فرمایا پہلا بھائی مال ہے.....جو موت پر پرایا ہو گیا.....دوسرا بھائی اولاد.....رشتے دار ہیں جو قبر پر جا کے آیا تھا چلا بھی گیا نام بھی مٹ گیا.....

.اور تیسرا آپ نے فرمایا وہ تمہارا اعمل ہے.....جو تمہارے ساتھ جائے گا۔ایک صحابی بیٹھے تھے.....عبداللہ بن قرض.....یارسول اللہ! میں کوئی شعر کہوں.....اجازت ہو تو میں شعر کہوں.....آپ (ﷺ) نے فرمایا کہو.....اچھا مجھے تھوڑی اجازت دیں...... اجازت ہوئی....اگلے دن تشریف لائے......آپ (ﷺ) نے سارے صحابہ کو جمع کیا کہا بھئی.....سنو عبداللہ کیا کہتا ہے.....تو کھڑے ہوئے کہا: (جس کا ترجمہ یہ ہے).....میرے ماں باپ.....میرے بیوی بچے.....میرے رشتے دار.....میرا پیسہ.....اور میرا اعمل ......اس کی مثال اس آدمی کی ہے جو مر رہا ہے.....اور وہ تینوں کو بلاتا ہے.....بھائی اللہ کے واسطے میری مدد کرو......جدائی کی طویل گھڑیاں شروع ہونے والی ہیں.....تنہائی کا لمبا سفر شروع ہونے والا ہے.....اللہ کے واسطے میری کچھ مدد کرو......

پہلے بھائی کی آہ وفغاں!

تو پہلا بھائی بولا.......یہ پہلا بولا کیا بولا......کہ بھائی میں تیرا بڑا گہرا دوست ہوں ٹھٹھا یار جسے ہمارے سرائیکی میں کہتے ہیں......میں تیرا بڑا گہرا دوست ہوں......لیکن صرف موت تک ہوں......جب موت آئے گی تو پھر تیرے کفن دفن سے پہلے ہی میرے اوپر لڑائی شروع ہو جائے گی......

سیسلك بی فی مهیل من مهائل

ابھی تیرے کفن کے لئے بعد میں تدبیریں سوچی جائیں گی...... پر میرے اوپر

Marfat.com

لوگ پہلے ٹوٹ پڑیں گے...... لہٰذا اگر مجھ سے نفع اٹھانا ہے......

فان تبقی لا تبق فاستنفدننی

اگر میرے دوست مجھ سے نفع اٹھانا ہے تو میرے اوپر رحم نہ کھا...... مجھے خرچ کردے......

وعجل جلاح قبل حتف معاجل

اور اس موت سے پہلے کچھ نیکی آگے بھیج دے...... میں موت کے بعد تیرا نہیں ہوں...... تیری قبر میں تیرے دفن سے پہلے ہی میرے اوپر لڑائیاں شروع ہو جائیں گی۔

قد کنت جدا احبه واوثره

من بینهم فی التفاصلی

پھر میرا وہ بھائی بولا جس کے لئے میں نے بڑے پاپڑ بیلے...... جس کے لئے میں نے بڑے دکھ جھیلے وہ کہنے لگا اور جسے میں سب پر ترجیح دیتا تھا جس کے لئے میں نے کتنے کتنے مشقت کے راستے طے کئے وہ کیا بولا جو اپنے رشتے دار ہیں کہ میں موت تک آپ کا ساتھی ہوں...... میں آپ کے دوادارہ کا بھی ساتھ ہوں...... اور آپ کے علاج کا بھی ساتھی ہوں...... اور آپ قبر تک کا بھی ساتھی ہوں...... کیا ہوں میں......

غناء ی انی جاهد لك ناصح

یعنی میں آپ کا علاج کروں گا...... آپ کے لئے بہتر ڈاکٹر مہیا کروں گا...... آپ کے لئے سارے سہولت کے اسباب پیدا کروں گا......

اذا جدا جدا الکرب غیر مقاتلی

لیکن موت کے درد سے میں نہیں لڑسکتا...... موت سے میں نہیں لڑسکتا۔

ولکننی باك علیك ومعول

جب آپ مرجائیں گے تو میں گریبان چاک کردوں گا اور بال کھول دوں گا اور زور زور شور مچاؤں گا واویلا کروں گا...... نوحہ کروں گا......

ومن بخیر عند من هو سائلی

Marfat.com

جو لوگ تعزیت کرنے کے لئے آئیں گے...... میں کہوں گا ایسا تھا میرا باپ......
ایسی تھی میری ماں...... ایسا تھا میرا خاوند...... ایسی تھی میری بیوی...... ایسا تھا میرا بچہ...... میں صرف تیری تعریفیں کر سکتا ہوں اور کیا کروں گا۔

تیسرے بھائی کی آہ و فغاں

پھر تیسرا بھائی بولا...... ان لا ترا...... میں نہیں ایسا کہ جیسے یہ...... کہ موت تک چلے جائیں...... تو تو کیسا ہے؟

جنازے کے ساتھ بھی چلوں گا......

کندھا بھی دوں گا...... اب تو بڑے شہروں میں وہ راج بھی ہے...... موٹر میں ڈالا...... چل سیدھا قبرستان میں...... کہا میں تجھے کندھا دوں گا...... اور ہاں...... صرف آپ کا دفن کرنا ہی نہیں آپ کی زندگی کا تار تو کٹ گیا مجھے تو اور بھی بہت کام ہیں...... لہٰذا پھر میں واپس آجاؤں گا...... مجھے اور کافی ڈیوٹیاں دینی ہیں...... پھر ایک دن ایسا آئے گا...... تو ایک بھولی بسری داستان بن جائے گا...... حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے گا...... تیری قبر کا نشان بھی مٹ جائے گا...... پھر ایسا وقت آئے گا کہ ہم کبھی لگا ہی نہیں کہ ہم کبھی مل بیٹھے تھے...... حضرت عائشہؓ کے بھائی کا انتقال ہوا...... عبد الرحمٰن بن ابوبکر تو حضرت عائشہؓ نے دو شعر پڑھے......

دو بادشاہوں کی جدائی کا واقعہ

جزیمہ میں ایک بادشاہ گزرا ہے...... اس کے دو وزیر تھے...... بڑا لمبا عرصہ ان کی وزارت چلی...... ۳۰، ۴۰ برس تو ایسا ہو گیا تھا کہ جیسے جدا ہی نہیں ہوں گے...... پھر ان میں سے ایک مر گیا تو اس پر اس کے دوسرے نے شعر کہے تھے...... تو اس نے ان دو شعروں کو پڑھا۔

كنا كندماني جزيمة حقبة

من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

Marfat.com

فلما تفرقنا كانى ومالك

لطول اجتماع لم يبت ليلةً معا

میں اور عبدالرحمٰن میرا بھائی ایسے تھے جیسے جزیمہ بادشاہ کے دو وزیر کہ جنہیں کہا جاتا تھا کہ کبھی جدا ہی نہ ہوں گے لیکن جب میں اور وہ جدا ہوئے تو ایسا لگا جیسے کبھی مل بیٹھے ہی نہ تھے۔

......ایسا ہوگا جیسے کبھی آیا ہی نہیں تھا......جس نے راتوں کو جاگ کے اپنی اولاد کے لئے کیا کچھ نہیں کیا......اور اپنی خواہشات کو ختم دیا۔

رسول اللہ ﷺ کا دُشمنوں سے حسنِ اخلاق

اپنے نبی ﷺ کو دیکھو۔

زانی زنا کر کے کہتا ہے یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کریں اور ہمارا نبی (ﷺ) کہہ رہا ہے نہیں نہیں تو نے زنا نہیں کیا تو نے چوما ہے۔ جا' جا۔

کہتا ہے نہیں! میں نے زنا کیا ہے۔

کہا: نہیں' نہیں! تو نے چوما ہے۔

کہا: نہیں' نہیں! میں نے زنا کیا ہے۔

نہیں' نہیں! تو نے چوما ہے۔

وہ اقراری مجرم پہ پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ ہم جھانک جھانک کے کمیاں تلاش کرتے ہیں۔ جھانک جھانک کے دیکھتے ہیں۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کہیں سے اخلاق لاؤ' یہ مٹ گئے ہمارے اندر سے۔ تو یہ ساری محنت مردود ہو جائے گی۔

جن سے تلواریں ٹکرا رہی ہیں' ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے بہانے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ جب وہ نہیں آئے تو آپ نے کہا: چلو بھائی! طائف پہ حملہ کرو۔ دِل میں یہ تھا کہ اگر میں تاخیر کرتا ہوں تو سب کہیں گے مال کیوں نہیں تقسیم ہو رہا۔ تو ان کو کسی چیز میں

Marfat.com

مشغول کروں تو طائف پہ حملہ کر دیا اور مال جعرانہ میں روک دیا۔ بیس دن حملے میں گزر گئے۔ وہ پھر بھی نہیں آئے۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹے' آپ عمرے پر چلے گئے۔ وہ پھر بھی نہیں آئے۔ آپ ﷺ نے کہا: اب تو آتے ہی نہیں تو آپ ﷺ نے سارا مال تقسیم کیا' قیدی تقسیم کیے۔

اگلے دن وہ پہنچ گئے کہ جی ہمیں معاف کر دیں اور ہمارے قیدی اور ہمارا مال ہمیں واپس کر دیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے بندو! ایک مہینہ تمہارا انتظار کیا' کہاں تھے تم؟ اب ایک بات مان لو یا قیدی لے لو یا مال لے لو۔ وہ کہنے لگے: جی مال تو پھر بھی آ جائے گا آپ ﷺ ہمیں قیدی واپس دے دو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اور میری آل کے قیدی، میرے اور بنی ہاشم کے ہاتھ میں جو قیدی آئے ہیں۔ مہاجر و انصار کے ہاتھ میں جو قیدی آئے ہیں۔ وہ تو میں ان سے پوچھے بغیر ضمانت دیتا ہوں سب واپس۔

جو باقی لوگوں میں قیدی تقسیم ہوئے ہیں' اب ان کا معاملہ وہ جانیں۔ میں تمہیں ایک ترکیب بتاتا ہوں۔ سبحان اللہ! دشمن کو عطا کرنے کی ترکیبیں بتائی جا رہی ہیں۔ ہم اپنوں کو کھینچ رہے اور وہ پرایوں کو نواز رہے۔

آپ ﷺ نے کہا: ایسا کرنا فجر کی نماز میں آ جانا اور کھڑے ہو کر زور سے معافی مانگنا' پھر میں تقریر کروں گا۔ فجر کی نماز میں انہوں نے نعرہ لگایا یا رسول اللہ! معاف کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک چیز لے لو' مال یا اولاد! انہوں نے کہا: مال نہیں اولاد چاہیے۔ آپ ﷺ نے کہا: میرے قیدی' میری آل کے قیدی۔ میرے انصار و مہاجرین کے قیدی سب واپس۔ بھائی! باقی چاہیں تو واپس کریں چاہیں تو نہ کریں۔

اور تمنا یہی تھی کہ یہ بھی واپس کر دیں۔ تو بنو سلیم اور بنو فزارہ اور بنو تمیم بولے۔ اللہ کا رسول کرتا ہے تو کرے، آلِ رسول کرتی ہے تو کرے، انصار و مہاجرین کرتے ہیں تو کریں ہم نے یہ دستور نہیں دیکھا کہ پہلے لڑائی کرو پھر قیدی چھوڑ دو۔ ہم نہیں چھوڑیں گے۔ ہم نہیں چھوڑیں گے۔ واضح منشاء نبوت کو رد کر دیا۔ ہم نہیں چھوڑیں گے۔

بنو تمیم کے سردار قرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کا رسول (ﷺ) چھوڑتا ہے تو

Marfat.com

چھوڑے ہم نہیں چھوڑیں گے۔

بنوفزارہ کے سردار عینیہ بن حصن فزاری نے کہا: اللہ کا رسول (ﷺ) چھوڑتا ہے تو چھوڑے ہم نہیں چھوڑیں گے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا بھائی بلاؤ ان کو بنوسلیم کے سردار آ گئے۔ بنوفزارہ بنوتمیم۔ یہ صحابی ہیں وہ کافر ہیں۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کو کہہ رہے ہیں۔ یہ نومسلم تھے، سارے نومسلم نئے نئے مسلمان۔

آپ نے کہا: اچھا بھائی! ایک سودا کرو۔ ہر قیدی کے بدلے چھ اونٹ لے لو اور قیدی واپس کر دو۔ اونٹ میں دوں گا۔ انہوں نے کہا: جی منظور ہے۔ چھ اونٹ فی قیدی اپنی طرف سے ان کو دیئے قیدی واپس لیے۔ پھر کہا: ساڑھے چھ ہزار کٹھے ہو جائیں۔ پھر کہا: ان سب کو ایک ایک جوڑا میری طرف سے دیا جائے۔ کہا: جاؤ بھائی آزاد۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آزادی کہاں؟ آپ نے تو غلام بنا لیا۔

لا الہ الا اللہ محمد رّسول اللّٰہ...... ہم بھی مسلمان۔

وہ وہ اخلاق لایا تھا جس نے دشمن کو دوست بنا دیا تھا۔ ہم نے اپنے کے دِلوں میں نفرت کے بیج بکھیر دیئے۔ یہ زادِ راہ ہے اس کے بغیر یہ منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ ہماری سواری ہے۔ آپ سب مخلص ہیں لیکن آپ میرے بارے قسم نہیں کھا سکتے کہ میں مخلص ہوں۔ یہ جو اونچا ہو جانا ہے یہ نبیوں کو تلاطم کا شکار کر دیتا ہے۔ طغیانی موجوں میں آدمی کو گرفتار کر دیتا ہے۔

سیرت نبوی سے مثال

اس سلسلہ میں حضور ﷺ کی ایک بات پیش کرتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اپنی سوتن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے وہ چھوٹے قد ہونے کا، ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: عائشہ! (رضی اللہ عنہا)! اگر تیرا یہ بول میں سات سمندر میں ڈال دوں تو ساتوں سمندر زہر بن جائیں۔

کہنے والی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا، اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی سب سے محبوب

Marfat.com

بیوی، وہ بیوی جن کے سینے پر آپ ﷺ سر رکھ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ جن کے حجرے میں آپ ﷺ دفن ہوئے۔ جن کے نکاح کا پیغام جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔ یہ وہ خاتون ہیں۔

اتنے لفظ پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''عائشہ! یہ بول سمندر میں ڈالوں تو وہ زہر بن جائے''۔

دعوت سب سے عظیم بول ہے۔ ''غیبت'' کفر کے بعد سب سے بدترین بول ہے۔ کسی کی برائی، کسی کی تنقید، کسی پر تبصرہ...... یہ وہ راستہ ہے کہ جس راستے سے آکر شیطان نیک لوگوں کی نیکیوں کو اُچک رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب سے بڑھ کر کوئی ہستی نہیں۔ میں اُن ہی کی باتیں آپ کو بتا رہا ہوں۔ آپ ﷺ کو طائف میں پتھر پڑے، اتنے کہ تین میل آپ ﷺ کو بھاگنا پڑا، پھر بے ہوش ہو کر گر گئے۔ پھر آپ ﷺ بیٹھ کر روئے۔ جب اللہ تعالیٰ کی غیرت کر جوش آیا، فرشتہ بھیجا کہ حکم دو، پیش دوں؟ کہا نہیں۔ یہ نہ سہی تو اگلے سہی۔

طائف کا وفد جب ایمان لانے کے لئے مسجد نبوی میں آیا تو آپ ﷺ نے ان کا استقبال کیا، ان کے خیمے مسجد میں لگائے۔ رات کو جا کر ان کے پاس بیٹھتے تھے۔ اتنا ان کا استقبال کیا ہے۔ پتھر کھائے، اپنی ذات پر صدمے آئے، وحشی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہا کا قاتل ہے، چچا کا صدمہ دیکھا، بھائی تھے، دونوں نے حضرت ثوبیہ کا دودھ پیا تھا۔ ہم عمر بھی تھے، چچا بھتیجے بھی تھے...... ان کے ایمان لانے پر مسلمانوں نے حرم میں جا کر نماز پڑھی، ایسا رعب تھا۔

ان کی شہادت پر آپ ﷺ اتنا روئے ہیں کہ آپ ﷺ کی ہچکیاں لگ گئیں۔

آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے فرشتہ اتارا جبرائیل علیہ السلام۔

جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپ روئیں نہ ہم نے عرش پر لکھا ہے...... حمزہ اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہے۔ اس چچا کا قاتل، اس سے کتنا صدمہ پہنچا ہو گا؟

Marfat.com

جب مکہ فتح ہوا تو سترہ آدمی جن میں تیرہ مرد ہیں، چار عورتیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ جہاں ملیں، ان کو قتل کر دیا جائے۔ ان میں سے تین قتل ہوئے۔ دو نامعلوم غائب ہو گئے۔ باقی بارہ کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت عطا فرما دی۔ ان میں ایک وحشی بھی ہے۔ یہ بھاگ کر طائف چلے گئے۔ ان کو کسی نے کہا کہ تو کلمہ پڑھ لے، تیری جان بچ جائے گی۔

یہ وہاں سے آئے تو ہمارے نبی ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے ایک دم کلمہ پڑھا، ایسے گھبرا کر آپ ﷺ نے اوپر دیکھا، یوں دیکھا تو آگے وحشی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہچانا، صحابہ رضی اللہ عنہا نے پہچانا۔ انہوں نے ایک دم شور مچایا کہ یہ وحشی ہے۔ ہمیں اجازت ہو تو ہم قتل کر دیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں نہیں چھوڑ دو۔ ایک آدمی کا کلمہ پڑھ لینا مجھے ہزار کافروں کے قتل کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ دو واقعات آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ایک میں آپ ﷺ کو ذاتی طور پر تکلیف پہنچی ہے۔ پتھر، پتھر۔ دوسرے سے وہ درد پہنچا ہے کہ آپ کا بازو کاٹ دیا گیا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہا کی ستر دفعہ نماز جنازہ پڑھی۔

دنیا کی واحد میت ہے کہ جس پر ستر دفعہ جنازہ پڑھا گیا۔ ستر شہید تھے، ان کے جنازے آتے تھے، ان کے جنازے پڑھتے اور اُٹھا دیتے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑا رہا۔

دوسری مثال

آپ ﷺ مکے میں ہیں۔ آپ ﷺ کو قریش نے بلایا کہ ہم تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بات کی۔...... کہنے لگے...... اگر تو بادشاہی چاہتا ہے، تجھے دینے کو تیار ہیں، چودھراہٹ چاہتا ہے، تجھے دینے کو تیار ہیں، پیسے چاہتا ہے، دینے کو تیار ہیں، تو بیمار ہو گیا ہے، تیرا علاج کرنے کو تیار ہیں...... کام چھوڑ دو...... فرمایا کہ میں اس کے لئے نہیں آیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا رہا ہوں۔ مانو گے، تمہارا فائدہ۔ نہیں مانو گے، انتظار کرو۔

Marfat.com

وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ نہیں مانتا ہے تو مکے سے پہاڑ اُٹھا دے۔ نہریں چلوا دے۔ چشمے بہا دے۔ اسے سرسبز بنا دے۔ ہم تیری بات مان لیں گے۔ ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لے آ قصی آ کر کہے کہ تو نبی ہے، ہم تیری بات مان لیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے لیے نہیں آیا ہوں۔ کہنے لگا اچھا! تو یہ نہیں مانتا ہے۔ تُو تو ہماری طرح جا کے بازار میں سودا خریدتا ہے۔ ہماری طرح محنت مزدوری کرتا ہے۔ تُو تو اپنے لئے سونے چاندی کا گھر بنوا، اپنے لئے فرشتے اُتروا بڑی خوبصورت بادشاہی کا ماحول بن کر آئے تو پھر ہم کہیں گے کہ واقعی تو ٹھیک ہے۔ فرمایا کہ میں اس کے لئے نہیں آیا ہوں۔ کہنے لگے کہ اچھا! تو یہ نہیں مانتا ہے تو ہمارے لئے عذاب لے آ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے لئے بھی نہیں آیا، اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب میں ڈال دے گا، میں تو نہیں ڈال سکتا ہوں۔

کہنے لگے کہ اچھا! واقعی تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے! آپ ﷺ بڑے غمگین اُٹھے ہیں۔ ایک شخص اُٹھا ہے، جس کا نام ہے عبداللہ بن ابی امیہ، یہ آپ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ عاتکہ بنت عبدالمطلب، جن کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ مسلمان ہو گئیں، بعض کہتے ہی کہ نہیں ہوئیں۔ واللہ اعلم۔

پھوپھی کا بیٹا، بھائی ہے۔ کہنے لگے اے محمد (ﷺ)! تیری قوم نے تجھے اتنی چیزیں پیش کیں، تو نے ایک بھی نہ مانی۔ اب تو آسمان پر چڑھ جا سیڑھی لے کر، اور وہاں سے پرچہ لکھوا کر لا، اس پر مہر لگی ہوئی ہو اللہ کی، تیرے ساتھ چار فرشتوں ہوں۔ وہ آ کر کہیں کہ تو اللہ کا نبی ہے تو میں پھر بھی تیری نہیں مانوں گا۔

بات ہی کی ہے نا! پتھر تو نہیں مارا۔ تلوار تو نہیں ماری۔ آپ ﷺ چپ کر کے گھر چلے گئے۔ مکہ فتح کرنے کے لئے آپ ﷺ نے لشکر کشی کی آٹھ ہجری میں، راستے میں قریش کے کچھ لوگ ہجرت کرتے ہوئے ملے ہیں...... حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے، آپ ﷺ نے ان کو قبول فرمایا۔

پتہ چلا کہ عبداللہ بن ابی امیہ بھی آ چکے ہیں ہجرت کر کے اور راستے میں ملے

Marfat.com

ہیں۔ ابوسفیان حارث ہیں، آپ ﷺ کے تایا کے بیٹے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی شان میں گستاخانہ شعر کہا کرتے تھے۔ پتہ چلا کہ یہ دونوں بھی ملاقات کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان دونوں سے ملاقات نہیں کروں گا۔

یہ وہی ہے جس نے مجھے مکے میں کہا تھا کہ تُو آسمان پر سیڑھی لے کر جا، وہاں سے فرشتے لے کر آ، پرچہ ہو ساتھ، اس پر اللہ کی مہر ہو، پھر بھی میں تجھے نبی نہیں مانوں گا۔ میں اس سے نہیں ملوں گا، اتنا دل زخمی ہے۔ بول بول ہے۔ پتھر نہیں ہے طائف والے پتھر نہیں ہیں۔ اُحد والی تلوار نہیں ہے اُحد میں آپ ﷺ کے منہ پر پتھر پڑا اور آپ ﷺ پیچھے گرے۔ پیچھے گڑھا تھا، اس کا کنارہ بدن میں لگا اور آپ ﷺ بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آپ ﷺ ان کے لئے بد دعا کریں۔ فرمایا کہ یا اللہ! انہیں ہدایت دے دے۔ انہیں میرا پتہ کوئی نہیں ہے۔

یہاں تو یہ ہو رہا ہے۔ پتھر کھا کر، تلواریں کھا کر...... یا اللہ! ان کو ہدایت دے دے۔ ان کو میرا پتہ نہیں۔ بول کہاں تک اثر کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سے ملاقات نہیں کرتا، مجھے ان کا اسلام قبول نہیں ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ جزا دے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو شفیق ہیں، مہربان ہیں۔ معاف کرنے والے ہیں۔ درگزر کو پسند کرتے ہیں۔ آپ کا خون ہے، ایک پھوپھی کا بیٹا ہے، ایک چچا کا بیٹا ہے۔ اگر آج ان پر نظر کرم نہ کی تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سفارش پر آپ ﷺ نے رجوع فرمایا۔ ان دونوں کو شرف باریابی بخشا اور ان کو بیعت فرمایا۔ اس سے پہلے آپ ﷺ کا دل اتنا زخمی تھا کہ آپ ﷺ نے ان سے ملنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ یہ بول ہے۔

دنیا میں سب سے خوب صورت بول اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے۔

دنیا میں سب سے بدترین بول کفر کی دعوت ہے۔ اس کے بعد سب سے بدترین بول کسی کی دل آزاری ہے۔ کسی کی غیبت ہے۔ کسی کی برائی ہے۔

......☆......

Marfat.com

عظمتِ حبیبِ خدا

میرے بھائیو!

موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی...... ربّ اشرح لی صدری :مولا! میرا سینہ کھول دے......اللہ نے اپنے محبوب کو بن مانگے کہا: الم نشرح لك صدرك: میں نے تیرا سینہ کھول دیا!

ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: واجعل لی لسان صدقٍ فی الأخرین ،اللہ میرا نام اونچا کردے بعد کے لوگوں میں۔اللہ نے اونچا کردیا، کما صلیت علٰی ابراھیم التحیات میں گونجنے لگا لیکن اپنے محبوب کو رب نے بن مانگے کہا: ورفعنا لك ذکرك ہم نے آپ (ﷺ) کے ذکر کو سب سے اونچا کردیا۔کیسا اونچا کیا ہے کہ ایک حدیث میں آتا ہے،لا ذکرت اِلّا ذکرت معی......اے میرے حبیب! جہاں میرا نام ہوگا وہاں تیرا نام ہوگا۔

جہاں بھی میرا ذکر آئے گا، تیرا ذکر آئے گا۔

اٰمِنُوا بِاللّٰہ ورسولہٖ......

تؤمنون باللّٰہ ورسولہٖ......

ومن یومن باللّٰہ ورسولہٖ......

من یعص اللّٰہ ورسولہٗ......

ذالك بانّھم کفروا باللّٰہ ورسولہٖ......

Marfat.com

من یحادِدِ اللّٰہ و رسولہٗ......

من یشاقِقِ اللّٰہ و رسولہٗ......

برآءۃٌ مّن اللّٰہ و رسولہٖ......

اذانٌ مّن اللّٰہ و رسولہٖ......

فاذنوا بحربٍ مّن اللّٰہ و رسولہٖ......

دیکھ رہے ہیں، یہ سب قرآن ہے۔

اللہ، رسول، اللہ رسول۔ کہا: جہاں میرا نام آئے گا، وہاں تیرا نام آئے گا۔ ایسا رہبر دیا۔ اور بحر و بر پہ آپ ﷺ کی نبوت کا نقش قائم کیا۔ پہچان کروادی، جان، بے جان سب کو۔

جھاڑیاں آپ ﷺ کے لیے پردہ کرتی ہیں

آپ ﷺ باہر نکلے سامنے جھاڑیاں تھیں۔ چھوٹی، چھوٹی۔ آپ ﷺ کو استنجاء کا تقاضا ہوا تو کوئی جھاڑی ایسی نہ تھی کہ جس کے پیچھے بیٹھ کر آپ ﷺ پردہ میں بیٹھ سکتے۔ تو آپ ﷺ نے جابرؓ سے کہا: جابر! ان جھاڑیوں سے کہو اللہ کے رسول کے لیے اکٹھی ہو جاؤ۔ لے بھائی! آج کی امت اپنے نبی کی نہیں مانتی، وہ جھاڑیاں بھی اپنے نبی کی مان رہیں۔ یہ لاہور والے نہیں مانتے کہ جی! جھوٹ کے بغیر کام نہیں چلتا اور یہاں جھاڑیاں مان رہیں۔ تو انہوں نے کہا: اجمعوا لرسول اللّٰہ کہ اکٹھی ہو جاؤ، اللہ کے رسول (ﷺ) کے لیے۔

ایک دم بھاگتی ہوئی آئیں اور سب اکٹھی ہو کر ایک گنجان سا درخت بن گئے۔ آپ ﷺ کے پیچھے اوٹ ہوگئی۔ آپ ﷺ فارغ ہو گئے۔ اُٹھ کے آئے تو ہر جھاڑی اپنی جگہ پر جا کر فٹ ہوگئی۔

بھٹکے ہوئے راہی

ایسا تو اللہ نے ہمیں رہبر بنا دیا۔ اب اس کی رہبری کو چھوڑ کر ہم دھکے کھائیں تو آوارہ نہیں پھریں گے تو کیا ہوگا۔ کٹی پتنگ کی طرح، پتہ نہیں کس تار میں پھنسا کس جھاڑی

Marfat.com

میں اٹکنا ہے۔ کس بچے کے ہاتھ میں آنا ہے۔ کچھ پتہ نہیں۔

ساری امت آج کٹی پتنگ کی طرح ہے۔ اسباب کی دنیا میں آج ہم تھوڑے نہیں بہت سارے اسباب ہیں۔ پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کٹے ہوئے بھٹکے ہوئے راہی ہیں۔ جس کشتی کا طوفانی موجوں میں گھاٹ گم ہو جائے۔ جیسے وہ ملاح اضطراب اور بینائی میں بھی کبھی اُفق دیکھتا ہے' کبھی کنارے ڈھونڈتا ہے کہ مجھے اُترنا کہاں ہے؟ اس اُمت بھٹک چکی ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کو چھوڑ کر انہیں پتہ ہی نہیں کہ ان کی منزل کہاں ہے؟ انہیں پتہ ہی نہیں کہ کون ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کی کشتی کو کنارے اور ان طوفانی موجوں میں سے نکال سکتا ہے۔ جو انہیں غرق کرنے کے پیچھے پڑ رہے' انہیں کو اپنا بنائے پھر رہے۔ ان سے بڑا نادان کون ہوگا۔

جہالت کا دور دورہ ہے۔ ویسے تو رات کے اندھیرے میں سڑکوں پر بھی ہرتال ہیں اور دل میں اندھیرا ہے جیسے سورج کی چمکدار شعاعیں بھی آج دور کرنے سے قاصر ہیں۔ رات کو بھی سڑکوں پہ پاں پاں ہو رہی ہے اور دلوں مین ایسی ویرانیاں ہیں سندھ کا صحراء بھی اپنی ویرانی میں اس کے سامنے مات کھا چکا ہے۔ تبلیغ کا کام کوئی جماعت نہیں ہے کہ تبلیغی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جڑنے کی محنت ہے۔ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اپنا ہاتھ دؤ' اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھ میں۔ نفس وشیطان کے ہاتھ میں دے کے مر گئے ہم' لٹ گئے ہم۔ تو جنہیں اپنے اسلام پہ فخر نہ ہو۔ جنہیں رہبرِ کامل' ہادیٔ کامل واکمل (ﷺ) جس کی نبوت میں آنے کے لیے نبیوں نے خواہش کی ہو۔

اُمتِ محمدیہ ﷺ کی فضیلت

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا اللہ! میری اُمت سے اچھی امت بھی کوئی ہے؟ بادل کا سایہ کیا...... من وسلویٰ کھلایا...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محبوب کی امت کو تیری امت اور ساری امتوں پر وہ عزت حاصل ہے جو مجھے اپنی مخلوقات پہ حاصل ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے: یا اللہ! اچھا پھر تو وہ مجھے ہی دے دے۔

کہا: نہیں وہ تو میرے محبوب کی ہے۔ کہا: اچھا پھر مجھے ان میں سے بنا دے۔

Marfat.com

کہاان میں سے بھی تو نہیں بن سکتا۔ وہ بعد میں‘ تو پہلے۔ کہا: اچھا دکھا ہی دے۔ کہا: وہ عالم ارواح میں‘ تو عالم دنیا میں۔ کہا: اچھا! مجھے ان کی آواز ہی سنوا دے۔ کہا: آواز سنو۔ تو انہوں نے فرمایا: یا اُمّة احمد اے احمد کی اُمت۔ تو ساری اُمت نے کہا: لبیك اللّٰھم لبیك...... موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے: یا اللہ! کیا خوبصورت نغمہ ہے اس امت کا۔ اللہ نے فرمایا: یہ اُمت ہے جن کے ہاتھ اُٹھنے سے پہلے ان کی دعائیں قبول کروں گا۔

سمندر نے راستہ دے دیا

پندرہ لاکھ آدمی اکٹھے ہوتے ہیں اور دس لاکھ آدمی رمضان شریف میں قرآن میں اکٹھے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ ہوتا ہی کچھ نہیں۔ کیوں؟ تار کٹا ہوا ہے‘ نہیں جڑا ہوا‘ تار جڑا ہوا ہوتا پھر یا اللہ! کی صدا ہوتی۔ پھر دیکھو کیا ہوتا۔ انہوں نے تار جوڑ لیا تھا۔ وہ تار ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا اور اعلاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ چار ہزار کا لشکر لے کر کھڑے ہوئے ہیں، کشتیاں کوئی نہیں۔ کشتی بنائیں یا کہیں سے حاصل کریں اور جزیرے تک کے لیے چوبیس‘ چھتیس گھنٹے درکار ہیں۔ اتنے میں دشمن مستعد ہو جائے گا۔ اُترے دو اسم پڑھے۔ اے اللہ! تیرے غلام تیرے راستے میں۔ ہمیں پار لگا دے۔ ”سمو اللّٰہ جمعوا“ کہا، بسم اللہ پڑھو اور کود جاؤ‘ سمندر میں۔ آگے کوئی بی۔ آر۔ بی نہر نہیں تھی تو جو دریا ہے کود جاؤ۔ سمندر تھا۔ کسی نے نہیں کہا: خودکشی حرام ہے‘ مروانا چاہتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فسمّینا ہم نے کہا: بِسمِ اللّٰہ. واقتحمنا اور ہم نے اپنے گھوڑے ڈال دیئے۔ وابرنا...... اور اللہ نے ہمیں پار لگا دیا۔

فما بل الماء اسفل خفاف ابلنا...... اور پانی ہمارے اونٹ کے پاؤں بھی تر نہ کر سکا...... تو تار جوڑو، تار ہی نہیں جوڑا ہوا۔ تو تبلیغ وہ محنت ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے انسان کا تعلق جڑ جاتا ہے اور اسے منزل مل جاتی ہے۔ اسے منزل کا پتہ چل جاتا ہے‘ مجھے جانا کہاں ہے؟ میں راہی کہاں کا ہوں۔ مسافر کہاں کا ہوں۔ ایسا کامل، اکمل۔

Marfat.com

ایک بدو دربارِ رسالت میں

ایک بدو آیا۔ کہنے لگا: اے محمد! تیری تین باتیں بڑی عجیب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا؟ کہنے لگا: تو کہتا ہے تیرا دین ہم قبول کر لیں گے' باپ دادے کا چھوڑ دیں گے۔ بھلا کوئی باپ دادے کا دین بھی چھوڑتا ہے؟

اچھا! اور کیا ہے؟

کہا: تو کہتا ہے سارا عرب تیرا کلمہ پڑھ جائے گا؟

تو کہتا ہے: روم' فارس سب تیرے غلام ہو جائیں گے۔

ہمیں روٹی کھانے کو نہیں ملتی...... تو ہمیں قصے سناتا ہے' خوابوں کے عرب و عجم ہمارا غلام ہو جائے گا...... کہا: اچھا! تیسری کیا ہے؟ کہا: تو کہتا ہے مر جائیں گے، مٹی ہو جائیں گے پھر زندہ ہو جائیں گے...... کوئی مر کے بھی لوٹ کے آیا؟ کوئی دکھا تو جو مر کے واپس آیا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھے زندگی دے گا اور تو دیکھے گا کہ سارا عرب میرا کلمہ پڑھے گا اور تو دیکھے گا قیصر و کسریٰ فتح ہوں گے۔

باقی رہی تیسری بات' قیامت کا دن ہو گا۔ تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری آج کی بات تجھے اس دن یاد دلاؤں گا۔ وہ ایسا مضبوط تھا۔ کہنے لگا: میں نہیں مانتا اور واپس چلا گیا۔ فتح مکہ ہوا تو سارا عرب اسلام میں آ گیا۔ پھر بھی نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرما گئے اور صدیقی دور میں یرموک کی فتح ہوئی' ادھر انتقال ہو رہا تھا۔ ادھر...... ہوئی اور پھر فاروقیؓ دور میں قادسیہ کی لڑائی ہوئی۔ ادھر ایران ٹوٹ گیا۔ ادھر روم ٹوٹ گیا تو بدو کہنے لگا: اب تیسری بھی ہو ہی جائے گی۔ دو تو میں نے دیکھ لیں۔ تو پھر مسلمان ہوا اور ہجرت کر کے مدینے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ملنے جایا کرتے تھے خصوصاً۔ مسجد میں آتا تو اس کا اکرام فرمایا کرتے اور یوں کہا کرتے تھے: یہ وہ شخص ہے جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرا ہاتھ پکڑ کے تجھے یاد دلاؤں گا۔ تو جس کا حشر کے دن اللہ کا

Marfat.com

رسول ہاتھ پکڑ لے گا تو جنت میں پہنچ جانے سے پہلے نہیں چھوڑے گا' لہٰذا یہ تو پکا جنتی ہے۔

تو بھائی! تبلیغ میں کیا کہہ رہے ہیں۔ اس ہاتھ کو نفس سے چھڑا لیں' شیطان سے چھڑا لیں۔ آج کی روایتی زندگی سے چھڑا لیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دیں۔ اس کی پرواز عرش سے بھی اوپر ہے۔ آپ کو بھی وہیں پہنا دے گا۔

تدریجاً تدریجاً تربیت کی ضرورت

اب یہ نافذ کرنے سے نہیں ہوگا کہ بھائی کل سے سارا لاہور محمدی بن جائے۔ کوئی ایسا نظام اسلام میں کوئی نہیں ہے کہ ادھر سے ڈالا بدمعاش اور راتوں رات مشین ڈال کر ادھر سے نکال دیا جنید بغدادی...... ایسا نظام کوئی نہیں ہے اسلام میں...... اللہ نے دُنیا دارالاسباب بنایا ہے۔ یہاں اسباب کی رعایت کے ساتھ کائنات کو چلایا ہے۔ تربیت کے بغیر انسان دین پہ نہیں چل سکتا۔ ہم آج کل تو تین سال کا فیڈر منہ میں ہوتا ہے بچے کو سکول میں ڈال دیتے ہیں۔ تین سال سے بچے کو سکھانا شروع کرتے ہیں اور پچیس برس انتظار کرتے ہیں' اس کے ڈاکٹر بننے کے لیے' انجینئر بننے کے لیے۔ کوئی آپ جیسا دیہاتی...... جی میری بڑھاپے کی اولاد ہے' بس اس کو اگلے سال ہی ڈاکٹر بنا دو۔ ایسا آپ کو نہیں نظر آئے گا۔ کوئی اَن پڑھ سے ان پڑھ آپ کو دیہاتی ایسا نظر نہیں آئے گا جو آج فصل بو کے کل جھولی لے کے بیٹھا ہو کہ ان شاء اللہ کل تو پھل لگ ہی جائیں گے۔ کوئی آپ کو ایسا ان پڑھ نظر نہیں آئے گا کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کائنات میں اللہ نے تربیت کا کام چلایا ہے۔

تربیت اور آہستہ آہستہ تربیت۔ یہ بچہ چالیس سال میں جا کے ساری چیزیں مکمل کرتا ہے۔ پیدا ہوتے ہی عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہر کوئی کیوں نہیں کہتا کہ اللہ پاک نے خود اسباب کی رعایت کی ہے۔ تو ہمیں بھی اس کا سبق دیا کہ اگر مجھ سے اور میرے رسول ﷺ سے تعلق جوڑنا ہے تو یہ نافذ کرنے کی نہیں محنت کرنے کی چیز ہے۔ نہ دل میں اللہ اور اس کا رسول ہو تو اُوپر والا کیسے دل میں محبت ڈالے گا۔ اس پنکھے کا تار کاٹ دیا جائے اس کو آپ ڈنڈے سے کتنی دیر چلائیں گے؟ چلو وہ تھوڑی دیر چلے پھر بھی ماری چلو وہ تھوڑی دیر چلے گا۔

Marfat.com

پھر لاٹھی ماری چلو وہ ایسا ہی چلے گا۔ پھر آخر آپ ہی تھک جائیں گے کہ یہ نہیں چلنے کا اور اگر اس کا تار ادھر جوڑا اور خالی اشارہ کریں۔ ٹک۔ یہ چل رہا۔ پھر اشارہ کریں یہ رک دیا۔

جب اللہ' رسول سے تعلق جڑے گا تو اللہ کہے گا کہ چلو! تو یہ جان لگائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: رک جاؤ تو جل جائیں گے پر آگے نہ بڑھیں گے۔ ہم تو سارے بِک رہے۔ پیاسے جانور نہیں بکتے' دل بک رہا' پھیپھڑے بک رہے۔

زبانیں' سریاں بک رہیں۔ ہاتھ بک رہے' بھائی دستی کاٹ کے دینا۔ آج ہاتھ بک رہا ہے کہ اتنے پیسے دے دو' ڈاکہ زنی کروالو' قتل کروالو' چوری کروالو۔

پاؤں بک رہے ہیں۔ کہا: اتنے پیسے دے دو' ناچ کے دکھا دیں گے۔ زبانیں بک رہی ہیں' اتنے پیسے دے دو جھوٹی گواہی دے دیں گے۔ دماغ بک رہے ہیں' اتنے پیسے دے دو تیرا غلط مقدمہ ہم لڑیں گے۔

درختوں نے بھی رحمۃ للعلمین ﷺ کا ادب کیا

ہمارے نبی کو اللہ نے رحمت بنایا تو رحمۃ للعلمین بنایا۔

ہمارے نبی کو اللہ نے نبوت عطا کی تو "کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا" پوری دنیا کے انسانوں کے لیے بشیر ونذیر بنایا۔

صرف انسانوں کے نبی نہیں جنات کے بھی نبی ہیں واذ صَرَفْنَا الیك نفرًا مِّنَ الجن ،اور صرف جنات کے نہیں بلکہ آپ نبیوں کے بھی نبی ہیں اَنَا نَبِیُّ الْاَنْبِيَاء اور صرف نبیوں کے بھی نبی نہیں بلکہ آپ جمادات کے بھی نبی ہیں۔ پتھر بے جان ہے اس کے پاس آپ گزرتے تو پتھر بول اٹھتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ بے جان پتھر کو پتہ چل جاتا تھا کہ یہ ہیں اللہ کے رسول۔

درخت کے پاس سے گذرتے تو درخت کہتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ درختوں کو پتہ چل جاتا تھا کہ یہ اللہ کا رسول ہے۔

آپ آرام فرما رہے ہیں اور ایک درخت تیزی سے دوڑتا ہوا آیا صحابہ رضی اللہ عنہم حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں کہ یہ درخت کیسے چل پڑا؟

Marfat.com

وہ تیز رفتاری سے زمین کا سینہ چیرتا ہوا آیا اور تھوڑی دیر آپ کے اوپر سایہ کر کے کھڑا ہوا اور پھر بھاگتا ہوا واپس جا کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ کی آنکھ کھلی تو حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج تو ہم نے ایک عجیب قصہ دیکھا۔ آپ نے فرمایا کیا دیکھا؟ عرض کیا کہ یہ درخت دوڑا بھاگا بھاگا آیا آپ پر سایہ کیا پھر واپس ہو گیا۔ آپ نے نظر ڈال کر فرمایا، یہ درخت مجھ سے دور تھا۔ یہ تڑپا اس نے فریاد کی اور عرض کیا: اے میرے مولا! تیرا حبیب اتنا قریب سے گزر جائے اور میں اس کا دیدار نہ کر سکوں، مجھے اجازت دے میں اس کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ تو میرے اللہ نے اسے اجازت دی اور وہ وہاں سے بھاگا ہوا آیا اور میرے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور پھر اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ یہ تو درختوں کو بھی پتہ ہے کہ یہ ایسا شہنشاہ رسول ہے۔ ایسا عظیم رسول ہے۔ ایسا بلند رسول ہے۔

جانوروں آپ ﷺ کا ادب کرتے ہیں

آپ جانوروں کے بھی نبی ہیں' جانور آ گئے ایک بدو آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے اونٹ سرکش ہو گئے۔ مست ہو گئے۔ اور اونٹ جب مست ہو جائے تو وہ شیر سے زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا چلو، اور وہ چل دیا۔ اونٹ باغ میں بند تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دروازہ کھولو؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ آپ نے فرمایا دروازہ کھولو۔ اس نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور دیکھا کہ اونٹ کے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے۔

جونہی اس کی آپ پر نظر پڑی تو تیر کی طرح آیا اور آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا رسی لاؤ۔ رسی لائے باندھا اور فرمایا پکڑو۔ اس نے پکڑ لی تو آپ نے فرمایا اب موت تک یہ تیری نافرمانی نہیں کرے گا۔ دوسرا اونٹ دور کھڑا کودرہا تھا جب آپ ﷺ اس کی طرف بڑھے اور اس کی آپ ﷺ پر نظر پڑی تو وہ بھی تیز رفتاری سے بھاگ کر آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں پڑ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا رسی لاؤ۔ رسی لائی گئی آپ ﷺ نے باندھا اور فرمایا یہ لے یہ کبھی بھی تیرا نافرمان نہیں ہوگا۔ جانور کو بھی پتہ ہے کہ یہ اللہ کا رسول ﷺ ہے، اللہ کا محبوب ﷺ ہے، یہ سارے عالم کا رسول ﷺ ہے، سارے

Marfat.com

انسانوں کا رسول ﷺ ہے، سارے زمانوں کا رسول ہے۔

یعفور گدھے کو آپ ﷺ سے محبت

جب خیبر فتح ہوا اور مال غنیمت آیا تو اس میں ایک گدھا بھی تھا اور وہ آگے آکر زبان حال سے عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں نسلی گدھا ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ عرض کرنے لگا میرے باپ دادے پر انبیاء علیہم السلام نے سواری کی ہے۔ میں اپنی نسل کا آخری ہوں اور آپ نبوت میں آخری ہیں۔ آپ ﷺ مجھے اپنے پاس رکھ لیں۔

آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اور آپ ﷺ نے اسے اپنے حصے میں لے لیا اور آپ اس پر سواری فرماتے تھے۔ کبھی کوئی ساتھی پاس نہ ہوتا اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو بلانا مقصود ہوتا تو آپ فرماتے یعفور! جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔ تو وہ بھاگا بھاگا جاتا اور جا کر دروازے پر زور سے ٹکر مارتا۔ جب زور سے دروازے پر ٹکر پڑتی تو وہ پریشان ہوتے کہ یہ کیا ہو گیا؟ دیکھتے تو یعفور کھڑا ہوا ہے سمجھ جاتے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلایا ہے۔ جس دن آپ کا انتقال ہوا اس دن یعفور کا رونا دیکھنے والا تھا۔ وہ بے قرار ہو کر کبھی ادھر بھاگتا اور کبھی ادھر بھاگتا۔ حتیٰ کہ اسے چین نہ آیا اور ایک کنوئیں میں چھلانگ لگا کر جان دے دی۔ رسول اللہ ﷺ جنت کا راستہ بتانے آئے۔ رسول اللہ ﷺ دوزخ سے بچانے آئے۔ بحر و بر جس کی نبوت کے سامنے سر جھکا گیا۔ جس دن آپ پیدا ہوئے اس دن ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو جا کر مبارکباد دی کہ کائنات کا سردار آ گیا، ساری دنیا کے بت زمین پر گر گئے، بادشاہوں کے تخت الٹے ہو گئے کیونکہ دو جہان کا سردار آ گیا۔ کائنات کا سردار آ گیا۔

مردہ گوہ کی آپ ﷺ سے گفتگو

بحر و بر پر نبوت کی چھاپ لگ گئی۔ ایک بدو آیا، آپ کی محفل لگی ہوئی تھی اس نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ وہی ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔

آپ سے کہنے لگا کیا تو ہی وہ ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا:

Marfat.com

ہاں۔ کہنے لگا اگر تیرا اور میری قوم کا عہد و پیمان نہ ہوتا تو میں ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔

حضرت عمرؓ کی آنکھیں گھوم گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو اس بدو کی گردن اڑا دوں۔

آپ نے فرمایا نہیں نہیں کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اچھے اخلاق والا نبوت کے قریب ہوتا ہے۔ اچھے اخلاق آدمی کو نبوت کے قریب کر دیتے ہیں۔ نبوت کے بعد اور ایمان کے بعد سب سے اعلیٰ وصف اچھے اخلاق ہیں۔ جو اچھے اخلاق درگزر کرنے اور معاف کرنے کو اپناتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قیامت کے دن نبیوں کے قریب جگہ عطا فرمائے گا۔ آپ فرمایا بھئی! تو اتنے غصے میں کیوں ہے؟

اس بدو نے ایک مردہ گوہ آپ ﷺ کے سامنے پھینکی۔ ایک جانور ہے جو چھپکلی سے دس گنا بڑی ہوتی ہے۔ بالکل یہی شکل و صورت ہوتی ہے لیکن اس سے دس گنا بڑی ہوتی ہے اور جن خانہ بدوشوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا وہ اب بھی انہیں پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں۔

عرب گوہ کھاتے تھے اور بدو شکار کر کے لایا ہوا تھا اور اس نے اس مردہ گوہ کو حضور کے سامنے پھینک دیا اور کہنے لگا کہ اگر یہ کہے کہ آپ ﷺ نبی ہیں تو میں تجھے مان جاؤں گا اور اکڑ کر کھڑا ہو گیا اس کے گمان میں یہ تھا کہ ایک جانور نہیں بولتا۔ اور پھر مردہ کیسے بولے اور کہنے لگا اب دیکھتے ہیں کہ یہ اپنی نبوت و رسالت کیسے دکھاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا، یا ضب! اے گوہ! آپ کا اتنا کہنا تھا کہ گوہ کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے اپنا سر اوپر اٹھا لیا اور غوں غاں نہیں کی بلکہ عربی میں جواب دیا:

لبيك وسعديك يا زين من وافى يوم القيمة.

لبیک یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا "من تعبد"؟ تو کس کی عبادت کرتی ہے۔

"من تعبد" تیرا رب کون ہے؟

اس نے کہا: من كان عرشهٗ على السماء جس کا عرش آسمان پر ہے۔

في الارض سلطانهٗ...... جس کی سلطنت زمین پر ہے۔

Marfat.com

فی البحر سبیلهٔ...... جس کے راستے سمندر میں ہیں۔

فی الجنة رحمتهٔ...... جنت میں اس کی رحمت ہے۔

فی النار عقابهٔ...... جہنم میں اس کا عذاب ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا مَنْ انا ؟ میں کون ہوں؟

تو اس نے کہا انت رسول رب العالمین...... آپ رب العالمین کے رسول ہیں۔ وخاتم النبیّین اور آپ ﷺ آخری رسول ہیں۔

قد افلح من صدقك وقد خاب من كذبك جس نے آپ کی بات مانی کامیاب اور جس نے نہ مانی ناکام و برباد۔

آپ نے فرمایا اب بول!

کہنے لگا اب تو مانتا ہوں کہ واقعی آپ سچے رسول ہیں اور ساتھ ہی کلمہ پڑھ لیا۔

ایسا رسول جس امت کو ملے پھر وہ اس کے طریقے چھوڑ کر اوروں کے طریقے اپنائیں تو وہ ہلاک نہیں ہوں تو اور کیا ہوں گے!!

آپ ﷺ جمادات کے بھی نبی ہیں

ایسی عالمی نبوت کہ آپ نے بدو سے کہا ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھجور جو تم دیکھ رہے ہو اس کی وہ ٹہنی اگر اتر کر کہے کہ میں رسول ہوں تو مان لو گے؟ اس نے کہا مان لوں گا۔ آپ نے کھجور کی اس ٹہنی کو اشارہ کیا اور وہ کٹی اور گری نہیں بلکہ کھجور کے تنے کے ساتھ لگتی لگتی نیچے آئی اور پھر سیدھی کھڑی ہو گئی اور آپ کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

آپ نے فرمایا من انا؟...... اس نے کہا انت رسول اللّٰه۔

پھر آپ نے فرمایا من انا؟...... اس نے کہا انت رسول اللّٰه۔

پھر آپ نے فرمایا من انا؟...... اس نے کہا انت رسول اللّٰه۔

پھر آپ نے فرمایا واپس چلی جا۔ کیونکہ مالک کی اجازت کے بغیر ٹہنی کا توڑنا تو

Marfat.com

درست نہیں ہے' تو وہ اسی طرح واپس ہوئی کھجور پر چڑھی اور اپنی جگہ پر جا کر Fit ہوگئی اور ہری بھری ہوگئی۔

حیوانات' جمادات' نباتات' پتھر کے پاس سے گذرتے تو پتھر پکار اٹھتے السلام علیک یارسول اللہ۔

آسمانوں اور زمین کے نبی

اتنی عالمی نبوت کہ آسمان پر اثر ہورہا ہے اور انگلی کے اشارے سے چاند دوٹکڑے ہورہا ہے۔ یہ تو دورِ نبوت میں ہوا بلکہ حضرت عباسؓ نے کہا مجھے تو بچپن میں ہی پتہ چل گیا تھا کہ آپ بڑی شان والے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کیسے؟

تو کہا۔ جب آپ بچے تھے میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ لیٹے ہوئے تھے اور بچہ جب جاگ رہا ہوتا ہے تو حرکت کرتا ہے کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے اور کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے۔ تو آپ اپنے ہاتھوں کو ہلا رہے تھے۔ میں نے ایک دم جو اوپر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ چاند آپ کے ہاتھ کے ساتھ ساتھ حرکت کررہا تھا۔ جدھر جدھر آپ کے ہاتھ گردش کرتے ادھر ادھر چاند گردش کرتا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: **كان القمر ينازيني ويحاكيني ويمنع من البكاء** چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ مجھے لوریاں سناتا تھا۔ مجھے کھلاتا رہتا تھا تاکہ میں روؤں نہیں۔

جس کو بچپن میں چاند کھلائے وہ کتنی شان والا ہے۔ اس کی زندگی ہم چھوڑ دیں تو پھر ہمیں نجات کہاں سے ملے گی۔ کس طرح کوئی نجات پاسکتا ہے...... آپ کی پاکیزہ زندگی کو چھوڑ کر کوئی کیسے دنیا اور آخرت کی عزتیں پاسکتا ہے۔

بھائیو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اپناؤ جن کی زندگی کی ہر چیز محفوظ ہے۔ صرف نماز ہی نہیں وہ تو دو گھنٹے کا کام ہے۔ تجارت وزرات' معاشرت' معیشت وغیرہ

Marfat.com

ہر چیز میں اس کی سیرت کو اپناؤ۔ اس نے فرمایا سچا تاجر نبیوں کے ساتھ ہوگا۔

ماں باپ کی خدمت کرنے والا اعلیٰ درجے پر ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا آج میں نے جنت میں نعمان بن حارثہ کی تلاوت کی آواز سنی۔ نعمان بن حارثہ مدینے میں اور آواز جنت میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون قرآن پڑھ رہا ہے؟ تو فرشتوں نے کہا یا رسول اللہ! نعمان بن حارثہؓ۔

آپ ﷺ نے کہا اس کی آواز یہاں کیسے پہنچ گئی؟ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اپنی ماں کے بڑے خدمت گزار ہیں۔ اس کی برکت سے ان کی آواز یہاں جنت میں آ رہی ہے۔ ماں کی خدمت نے یہاں پہنچایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا جو صبح صبح ماں باپ کی زیارت کر لے صرف زیارت، نہ چائے، نہ پانی، نہ روٹی اور نہ ناشتہ پوچھے بلکہ صرف دیکھ لینے پر صبح سے شام تک اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

ایک بدو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے اپنی ماں کو کندھے پر بٹھا کر طواف کروایا ہے کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری ماں نے تجھے پالتے ہوئے تھک تھک جو کروڑوں سانس لیے تھے ابھی ان میں ایک سانس کا حق بھی ادا نہیں ہوا۔

جھاڑیوں کا نبی ﷺ کے لئے پردہ کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے جنگل میں فارغ ہونے کے لئے، چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں تھیں، جن جھاڑیوں کے پیچھے اوٹ نہیں ہو سکتی، پردہ پورا نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جابر! ان جھاڑیوں سے کہو کہ اللہ کا رسول (ﷺ) فرما رہا ہے اجتمعوا علی کہ میرے لئے آپس میں جمع ہو جاؤ۔ جھاڑیاں بھاگتی ہوئی آئیں اور آپس میں جڑ گئیں۔ اب پردہ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے، کھڑے ہوئے۔ جھاڑیاں پھر چلتے چلتے اپنی جگہ پہ جا کے کھڑی ہو گئیں۔

Marfat.com

اونٹ کی دربارِ رسالت میں گزارش اور دعائیں

ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا، والقی بجرانہ فجرجر، ایک اونٹ آتا ہے اور اپنی گردن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ڈال کر رونے لگا۔ حتّٰی ابتل الارض، یہاں تک کہ روتے روتے زمین تر ہوگئی، رو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ فریادی بن کے آیا ہے، میرے پاس۔ کیا ہوا؟ اتنے میں ایک صحابی پیچھے پیچھے دوڑا ہوا آیا۔ یارسول اللہ! یہ تو گم ہوگیا، میں اسے ڈھونڈتا پھر رہا ہوں۔

کہا: یہ تیری شکایت کر رہا ہے۔

عرض کیا: کیا شکایت کر رہا ہے؟

فرمایا: یہ یوں کہہ رہا ہے، یارسول اللہ! میں جب جوان تھا تو ان کے کام کرتا تھا، پانی لاتا تھا، لکڑیاں لاتا تھا، میرے اوپر سب کچھ لادتے تھے، میں لے کر چلتا تھا۔ اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو یہ مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ میری جان بچایئے!

عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ذبح تو کرنا چاہتے ہیں۔

فرمایا: پھر یہ مجھے دے دو۔

عرض کیا: یہ آپ پر قربان!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ جا چلا جا!!

فَرَغٰی رَغْوَۃً...... اونٹ نے آواز نکالی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین!

ثُمَّ رَغَتْ ثَانِیَۃً...... پھر دوسری دفعہ آواز نکالی، آپ ﷺ نے فرمایا: آمین

پھر اُس نے تیسری دفعہ رغی رغوۃ الثالثۃ آواز نکالی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین

پھر چوتھی دفعہ۔ چوتھی دفعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا: یا حضور! یہ چکر ہمیں تو سمجھ میں آیا نہیں۔ یہ کیا چکر سارا چل رہا ہے۔ فرمایا: یہ مجھے دُعا دے رہا تھا۔ اس نے مجھے پہلی دفعہ کہا: اللہ آپ کے بھی خوف کو دُور کرے، جیسے آپ نے

Marfat.com

میرے خوف کو دُور کیا۔ میں نے کہا: آمین!

اس نے کہا: اللہ آپ کی امت کو دشمن سے ہلاک ہونے سے بچائے کہ یہ بالکل ہلاک نہ ہو جائیں۔ میں نے کہا: آمین

اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے۔ میں نے کہا: آمین!

اس نے کہا: اللہ آپ کی امت کو ہمیشہ جوڑے رکھے۔ اس پر میں رونے لگا۔ کہا کہ میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ تیری امت میں بھی اختلاف ہو گا۔

اُونٹوں کا نبی ﷺ کی اطاعت کرنا

ایک صحابیؓ دوڑے ہوئے آئے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اونٹ سرکش ہو گئے ہیں۔ آپ جانتے ہو جب اونٹ سرکش ہو جاتا ہے تو وہ انسان کو قتل کر دیتا ہے۔ میرے اونٹ سرکش ہو گئے ہیں۔ آپ کچھ کیجیے۔ فرمایا: چلو میرے ساتھ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا۔ ایک اونٹ دروازے کے سامنے منہ کھولے۔ ایسے غصے میں جھاگ نکال رہا تھا۔ دروازہ بند تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افتح لی الباب ...... دروازہ کھولو۔ اس نے کہا، یارسول اللہ! اخاف علیك ...... مجھے آپ پر ڈر لگتا ہے۔ فرمایا: لیس علیَّ منه باسٌ ...... یہ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جب دروازہ کھلا اور اونٹ کی نظر پڑی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دوڑتا ہوا آیا اور گردن کو زمین پر ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: رسی لاؤ۔ رسی لائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی سے باندھا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا یا۔ کہا: یہ لو لا یعصیك ابدًا ...... اب یہ کبھی تیرا نافرمان نہیں ہو گا۔

دوسرا اونٹ باغ کے دوسرے کنارے میں کو د رہا تھا۔ آپ ﷺ اس کی طرف کو بڑھے۔ جب اونٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے دیکھا۔ تو دوڑ لگائی دوڑتا ہوا آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں آ کے گر گیا۔ فالقی بجرانه القی بجرانه: کہتے ہیں، گردن کو ڈال دینا۔ لمبی گردن ہوتی ہے۔ گردن ڈال دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے کہا: رسی لاؤ' رسی لائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا: کہا: یہ لو اب یہ تیرا کبھی نافرمان نہیں ہوگا۔

عظمت آیات قرآنیہ اور ضرورت عمل بالقرآن

جنات کے نبی۔

واذ صرفنا اليك نفرا من الجن يستمعون القرآن......

اور آپ پر اللہ نے کتاب کو اس انداز سے اتارا کہ پہلے کسی نبی پر کتاب ایسے نہ اُتری جیسے یہ کتاب اُتری۔

سارے عالم پر جب قرآن اترا، آسمان کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ اب کوئی جن اوپر نہیں جا سکتا۔ کوئی شیطان اوپر نہیں جا سکتا کہ اللہ کے نبی پر قرآن اتر رہا ہے۔ جیسے صدر کی سواری گزرتی ہے تو ٹریفک بند ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی اور وزیر گزرے تو کوئی ٹریفک بند نہیں ہوتی' صدر گزرے تو ٹریفک بند۔ پہلے نبی آئے وزیروں کی طرح اور محمد رسول اللہ ﷺ آئے بادشاہوں کی طرح۔ سارے آسمان کے دروازے بند۔ ٹریفک بند۔ اب کوئی شیطان اوپر نہیں جا سکتا۔

ملئت حرسًا شديدًا...... بڑے زبردست پہرے لگا دیئے گئے۔

اِلَّا مَن خَطِفَ الخطفَة فاتبعهُ شِهابٌ ثاقِبٌ جو اوپر شیطان جاتا ہے اسے آگ کا انگارہ پڑتا۔

ہلاک ہوتا۔ آئے اپنے بڑے سردار کے پاس' ابلیس کے پاس آئے۔ اجی حضرت! کوئی بہت بڑی بات دنیا میں ہوگئی ہے کہ ہمیں کوئی اوپر جانے نہیں دیتا۔ جاتے ہیں تو مار پڑتی ہے۔ اس نے کہا کہ تم چکر لگاؤ۔ کوئی واقعہ وجود میں آیا ہے۔ کوئی واقعہ وجود میں آیا ہے، نصیبین ایک جگہ ہے' غالباً عراق میں ہے۔ اب جماعتیں پھیل گئیں ساری دُنیا میں نصیبین بستی کے جنات کی جماعت اڑتے اڑتے تہامہ پہنچی۔ تہامہ دیکھا فجر کے وقت میں حضور اکرم ﷺ ابھی نماز فرض نہیں تھی، نفل نماز پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیت

Marfat.com

کر کے اللہ کا قرآن پڑھ رہے ہیں۔ جب جنات کا گزر ہوا اور قرآن سنا:

انا سمعنا قرانا عجبًا. یھدی الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدًا. وانّهٗ تعالٰی جدُّ ربّنا ما اتّخذ صاحبةً وّلا ولدًا.

اوہو! ارے یہی ہے' یہی ہے جس نے ہمارے آسمان کے دروازے بند کروا دیے۔ اب سارے جنات کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سننے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی۔ سارے کے سارے جنات ایمان لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب جاؤ اپنی قوم کو دعوت دو کہ آخری رسول آ چکا ہے۔ اس کی نبوت کے بغیر تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ وہی جنات جو تحقیق کرنے آئے تھے کہ کیا ہے؟ وہی جنات نبی کے داعی بن کر جا رہے ہیں۔

میرے بھائیو!

ہم نے قدر نہیں کی، مدینہ منورہ کی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ ایک بدو گزرا کہنے لگا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہی ہے جو آسمان کی خبریں بتاتا ہے۔ کہا: اچھا آیا اور کہنے لگا: انت الذی تقول ما تقول ،تو ہی ہے نبوت کے دعوے کرنے والا؟ فرمایا: ہاں! میں ہی ہوں۔

بدو نے کہا: اگر میری قوم نے تیرے ساتھ عہد نہ کیا ہوتا...... لقتلت شرّ قتلة...... میں تجھے برے طریقے سے قتل کر دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا...... دعنی اضرب عنقهٗ کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو گردن اڑا دوں؟

فرمایا: نہیں۔ اے عمرؓ! صبر کرو تمہیں پتہ ہے درگزر کرنا نبوت کی شان ہے۔ ہم تو درگزر چھوڑا ایک سے دس نہ سنا دیں تو صبر ہی نہیں آتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بھائی بدو! میری مجلس میں آ کر تو میری بے اکرامی کرے یہ بات تیرے مناسب تو نہیں۔ وہ آگے سے کیا کہتا ہے۔ اچھا! آگے

Marfat.com

سے باتیں بھی بناتے ہو۔

ایک گوہ، جانتے ہیں آپ لوگ؟ سمجھتے ہیں آپ لوگ؟ عربی میں اسے "ضب" کہتے ہیں۔ یہ ایک جانور ہوتا ہے، لمبا۔ صحرا میں ہوتا ہے۔ بڑا بدصورت ہوتا ہے۔ عرب اسے کھاتے تھے۔ عربی میں ضب کہتے ہیں اردو میں گوہ کہتے ہیں۔ وہ شکار کر کے لایا ہوا تھا اور اسے اپنے اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ غصے میں آیا۔ اس کو کھولا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یوں پھینکا۔ لا اومن او یومن هذا الضب میں تیری نبوت کو نہیں مان سکتا جب تک یہ گوہ تیری نبوت کی گواہی نہ دے۔ اب گوہ مری پڑی ہے۔

ارے مسلمان تو نے کلمے کو ہی نہ سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاضب اے گوہ! یا ضب، اے گوہ! فاجاب بلسان عربی فصیح مبین۔ گوہ بولی: کس زبان میں؟ عرب میں فصیح میں اور کھلی زبان میں۔ کیا بولی: لبیك وسعدیك یا زین من وافی یوم القیامة کیا بولی: میں حاضر۔ لبیک اور میری سعادت کون ہے تو یا زین من وافی یوم القیامة...... اے سارے انسانوں کے قیامت کے دن کی زینت۔ اے قیامت کے دن کے انسانوں کو مزین کرنے والے، زین العابدین۔ مزین کرنے والے۔ یا زین من وافی یوم القیامة...... اے وہ ذات جو قیامت کے دن کے انسانوں کو مزین کر دے گی۔ میں حاضر ہوں۔ حکم کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من تعبد؟ پہلا سوال الوہیت کا۔ لا الہ الا اللہ کا من تعبد...... تو کس کی بندگی کرتی ہے؟ گوہ کہتی ہے:

> من فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عقابه.

بدو سن رہا ہے۔ صحابہ سن رہے ہیں۔ مردہ گوہ بول رہی ہے، گوہ مردہ کیا کہتی ہے؟ من فی السماء عرشهٗ...... میں اُس کی بندگی کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں پر، وفی الارض سلطانهٗ...... میں اس کی تابعدار جس کی سلطنت زمینوں پر۔ وفی البحر سبیله...... میں اس کی غلام کہ جس کے مسخ کردہ راستے سمندر میں، وفی الجنة

Marfat.com

رحمتہ...... میں اس کی غلام کہ جس نے جنت کو اپنی رحمت کی جگہ بنایا۔ وفی النار عقابہٗ...... اور میں اس کے سامنے اپنا ماتھا ٹیکتی ہوں جس نے دوزخ کو انسانوں کی بربادی کے لیے بنایا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من انا؟ میں کون ہوں؟

دوسرا سوال۔ من انا ؟ میں کون ہوں؟ سب سن رہے ہیں۔ بدو بھی دیکھ رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوال فرما رہے ہیں۔ من انا ؟ گوہ کیا کہتی ہے: انت رسول رب العالمین و خاتم النبیّین قد افلح من صدقت و قد خاب من کذبت.

یا رسول اللہ! آپ رسول رب العالمین: رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانے گا وہ کامیاب ہو جائے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھکرائے گا وہ ہلاک و برباد ہو جائے گا۔ اس گوہ کی گواہی آج تیرے میرے پہ صادق آ رہی ہے۔

کیا صحابہ کمائی نہیں کر سکتے؟

میرے بھائی!

ہم نے حضور ﷺ سے ٹکر لی ہوئی ہے۔ ابھی آپ دل سے خیال نکال دیں کہ ہمیں کوئی مادی طاقتیں نفع پہنچا سکتی ہیں۔ ہاں! مادی طاقتوں سے نفع ہو گا جب زندگی حضور اکرم ﷺ کے طریقے پر ہو جائے گی اور حضور پاک ﷺ کا طریقہ ہماری زندگیوں میں چمکتا ہوا نظر آئے گا۔ پھر اللہ جل جلالہٗ دکھائے گا کہ میں کیسے تمہیں سرخرو کرتا ہوں کہ ہمارے ارادے ہوں کہ ہم مر جائیں گے لیکن حضور اکرم ﷺ کے دین سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ یہ صحابہؓ کا ذہن بنا ہوا تھا۔

بھوکے چل رہے ہیں، خود بھوکے، امت بھوکی، بیٹے بھوکے، بیٹی بھوکی، داماد بھوکا، صحابہؓ بھوکے، سارے اصحاب صفہ والے بھوکے، انصار بھوکے، مہاجرین بھوکے، کیا وہ کمائی نہیں کر سکتے تھے۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا معجزہ' بے موسمی کھجوریں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کون کمائی کر سکتا تھا۔ خیبر کے دروازے کو اٹھا کے پھینک دیا، کمائی نہیں کر سکتا۔ ایسا عاجز ہے بھائیو! خیبر کے دروازے کے جسے چالیس آدمی کھولتے تھے۔ اسے یوں پکڑا اور اٹھا کے توڑ دیا۔ وہ کمائی نہیں کر سکتے تھے۔ وہ بیٹوں کو روٹی نہیں کھلا سکتے۔ اس وقت بھی دو بیٹے ہیں صرف۔ ان کو روٹی نہیں کھلا سکتے۔ وہ کس بات پر قربان ہو رہے ہیں۔ ہمارے لیے قربان ہو رہے ہیں کہ ہم نے کلمے کو سارے انسانوں تک پہنچانا ہے۔ چار دن کی بھوک برداشت کر لو کوئی بات نہیں۔

سردی میں باہر پھر رہے ہیں۔ پریشان ہیں۔ اتنے میں حضور ﷺ بھی باہر نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیؓ اس سردی میں کیا کر رہے ہو؟

عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کروں؟ بھوک اتنی سخت لگی ہوئی ہے کہ گھر میں بیٹھا نہیں جا سکتا اور اوپر سے سردی اور بھوک۔ سردی بھوک میں زیادہ لگتی کہ نہیں لگتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیؓ! میں بھی بھوکا ہوں مجھے بھی بھوک نے نکالا ہے۔ آگے چلے تو کچھ صحابہؓ بیٹھے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہاں کیا کر رہے ہو؟ کہا: یا رسول اللہ! بھوک کی شدت نے گھر سے نکال دیا ہے۔

فرمایا: اچھا اب تو کچھ کرنا پڑے گا۔ ایک کھجور کا درخت سامنے کھڑا ہے۔ سردی کا زمانہ ہے۔ سردی میں کھجوریں کہاں سے آتی ہیں۔ وہاں کوئی کولڈ سٹور Cold Storage تھوڑے ہی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیؓ! اذهب الى هذه النخلة وقل لها ان رسول الله يامرك ان تطعمين.

اے علیؓ! جا' اس کھجور سے کہو کہ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ ہمیں کھجور کھلاؤ۔ حضرت علیؓ دوڑے دوڑے گئے کھجور سے کہا تو کھجور کے پتوں میں سے تازہ کھجوریں گذرنے لگیں۔

ہم سے تو کھجوریں ہی اچھی تھیں جو اللہ کے رسول ﷺ کی بات کو مانتی تھیں۔

Marfat.com

حضرت علیؓ کی جھولی بھر گئی۔ آپ اُٹھا کے لائے کہ بھائی کھاؤ' سب کھلایا، خود بھی کھایا۔ ان کو بھی کھلایا پیٹ بھر گیا۔ کچھ بچ گیا۔ فرمایا: جاؤ! فاطمہؓ کو بھی دے کے آؤ۔ وہ بھی کئی دن سے بھوکی ہے' بھوک پر امت کو اٹھایا۔

میرے بھائیو!

اس ذمہ داری کو آج کون اٹھا رہا ہے؟ تاجر کہتا ہے مجھے اپنے بیوی' بچوں سے فرصت نہیں ہے۔ میں فارغ نہیں ہوں۔ زمیندار کہتا ہے کہ میری کاشتکاری ہے' میں فارغ نہیں ہوں۔ دفتر والا کہتا ہے کہ میں دفتر والا ہوں۔ میں فارغ نہیں ہوں تو اس ذمہ داری کو کون اٹھائے گا جو صحابہؓ نے پیٹ پر پتھر باندھ کر اٹھائی ہے۔

علامت محبت باللہ آزمائش ہے' نہ کہ فراوانی مال:

• آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے۔ رنگ بدلا ہوا۔ حضرت کعب بن عجرہ آئے، کہا یارسول اللہ! بابی انت وامی مالی اراك متغیرہ الون۔ یارسول اللہ میرے ماں' باپ آپ پر قربان میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا کعب ما دخل جو فی ما یدخل جوف ذائق کبد منذ ثلاث. اے کعب! اس پیٹ میں تین دن سے ایک دانہ داخل نہیں ہوا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کما سکتے تھے، تجارت نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دوڑا ہو گیا۔ ایک یہودی کے اونٹ کھڑے تھے، ان کو پانی پلایا، تھوڑی سی کھجوریں معاوضے میں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اٹھائی، او تحبّنی یا کعب اور فرمایا: اے کعب! کیا تو مجھ سے محبت کرتا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! واللّٰہ اِنّی لَاُحبّك: مجھے میرے رب کی قسم! میرا سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔

فرمایا: اچھا!

Marfat.com

ان کنت صادقا فاعد للفقر تجفافا للفقر اسرع......

اگر میری محبت میں سچا ہے تو آزمائش کے لیے تیار ہو جا۔ جو میرے سے محبت کرتے ہیں اُن پر آزمائش آتی ہے جیسے پانی اوپر سے نیچے کو آتا ہے۔ آج کوئی تبلیغ میں چلا جائے اور اُس کے کاروبار کا کوئی نقصان وغیرہ ہو جائے تو مسلمان کہتا ہے اور تبلیغ کرو۔ دیکھ لیا؟

یاد رکھنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے دُنیا کا ٹوٹنا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کی اور اللہ کی محبت کی نشانی ہے۔ دنیا کا آنا محبت کی نشانی نہیں یہ دنیا کبھی اللہ محبت میں بھی دیتا ہے جیسے صحابہ کو بعد میں دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیا اور بعد میں صحابہؓ کو دیا۔

میرے بھائیو اور دوستو!

لیکن یہ جو آزمائش ہے یہ تو اللہ پاک کی محبت کی خاص نشانی ہے۔ یقول البلاء کل یوم الی این اتوجه یا رب. آزمائش روزانہ دن چڑھتا ہے کہتی ہے یا اللہ! میں آج کہاں جاؤں؟

تو اللہ فرماتے ہیں: اِلٰی احبّائی و اولی طاعتی...... کہ میرے محبوبوں کے گھر میں...... آزمائش کو کہہ رہے ہیں، میرے محبوبوں اور میرے ماننے والوں کے گھروں میں چلی جا۔

ابدوا بك اخبارهم...... ان کو پرکھوں گا۔

اختبر بك صبرهم...... ان کے صبر کا امتحان لوں گا۔

امحص بك ذنوبهم...... ان کے گناہوں کو معاف کروں گا۔

ارفع بك درجتهم...... ان کے درجات کو بلند کروں گا' اے آزمائش چلی جا۔

آزمائش اللہ سے محبت کرنے والے اور اللہ کے رسول سے محبت کرنے والوں کے گھروں میں آتی ہے۔ لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ جتنا پیسہ آ رہا ہے یہ اللہ کا فضل آ رہا ہے اور اللہ کا نبی ﷺ کہہ رہا ہے:

Marfat.com

اذا رایت اللہ عزوجل یعطی العبد علی معاسیه من الدنیا علی ما یحب فانما هو استدراج ثم تلا رسول الله ﷺ فلما نسوا ما ذُکِّرُوا به فتحنا علیهم ابواب کلّ شیءٍ حتّٰی اِذَا فَرِحُوا بما اوتوا اخذنهُم بغتةً فَاِذَا هم مبلسون.

"جب تم دیکھو کہ ایک آدمی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے پھر بھی دُنیا اُس کے پاس آرہی ہے تو یاد رکھ لو! یہ اللہ کے دردناک عذاب کا شکار ہو چکا ہے۔ یہ بغیر توبہ کے دُنیا سے جائے گا۔ یہ سب سے بڑا عذاب ہے۔ یاد رکھنا"۔

میرے بھائیو!

مال کا چلے جانا یا فقر کا آجانا، مصیبتوں کا آجانا، اللہ ذوالجلال کی قسم یہ کوئی آزمائش نہیں ہے اور بغیر توبہ کے دُنیا سے چلے جانا یہ سب سے بڑی ہلاکت اور بربادی ہے کہ ابھی سے قبر کے سانپ اور بچھو ایسا پکڑیں گے کہ اُس کی چیخ و پکار مشرق و مغرب میں سنائی دے گی لیکن کوئی اس کی چیخ و پکار پر سننے والا نہیں ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ کے طریقے پر جمنا یہ اُمت سے نکلا ہوا ہے۔ صحابہؓ کی اس رُخ پر تربیت کی کہ مرنا قبول کیا حضور ﷺ کی غلامی نہیں چھوڑی۔

جبرئیل کا پہلی وحی لے کر آنا

پہلی جو وحی آئی تو جبرائیل اور اللہ تعالیٰ کی بات ایک ہی تھی۔ اِقرأ...... انہوں نے کہا: ما انا بقاری. انسان اپنی اصل میں تو پڑھا ہوا ہوتا نہیں۔

واللّٰه اخرجکم من بطون امّھاتِکم لا تعلمون شیئاً......

پھر جبرائیل بولے: اقراء ،فرمایا ما انا بقاری ۔پھر سینے سے لگایا' بھینچا۔ پھر سینے سے لگایا' بھینچا۔

پھر کہا: اقراء، پھر آپ نے فرمایا: ما انا بقاری ۔ پھر زور سے سینے سے لگایا۔

Marfat.com

حتّٰی بلغ منی الجهد۔ پھر کہا: اقرء تو آگے جب عبارت سامنے آئی تو اس میں بھی تھا: اقراء تو یہ چوتھی دفعہ آ گیا۔ تین دفعہ جبریل بولے۔ چوتھی دفعہ اللہ بولے: اقراء...... پہلا کام ہی پڑھنے سے بتایا گیا۔

باسم ربك الذی خلق ...... معلوم ہوا کہ اللہ کی تائید کے بغیر جو پڑھنا ہوگا وہ ایسے ہی یحمل اسفارا ہوگا۔ اگر اللہ پاک کی تائید اور اللہ پاک کی طرف سے رشد و ہدایت اور اللہ کی طرف سے فیضان نہیں ہے تو یہ یحمل اسفارا ہوگا۔

خلق الانسان من علق......

پھر کہا: اقرء اس سے میں نے یہ استنباط کیا ہے کہ ہر کتاب کو کم از کم پانچ مرتبہ پڑھے تو تب جا کے اسے علم کی کچھ شد بدھ ہوگی۔ جو دن میں پانچ سبق پڑھے وہ تو برکتی مولوی بنے گا۔ جو دن میں پانچ سبق پڑھے۔ اب تو چھ بھی پڑھیں۔ آگے جا کے سات بھی پڑھیں۔ چودہ بھی سنا رہے ہیں۔ تو یہ تو ''خواندہ ناخواندہ برابر شد'' ہو جائے گا۔ جو صاحب ہدایہ کے استاد ہیں انہوں نے کتاب لکھی ہے ''آداب التعلم'' تو اس میں وہ ایک جملہ لائے ہیں: ''تعلم حرفاً و کرّر الفا'' اور ہم کیا کرتے ہیں: تعلم الفا اور تکرار کی ویسے ہی چھٹی۔ تو بھائی ان کو کیا آئے گا۔ خیر! یہ میرا ایک استنباط ہے، لیکن میں نے خود اپنے اوپر اس کا التزام کیا۔ آٹھ آٹھ دفعہ ایک کتاب میں نے پڑھی۔ حفظ کیا متون کو، زبانی یاد کیا۔ آگے کیا کہا: علّم بالقلم...... تو اگر قلم کا استعمال نہیں تو پھر بھی برکتی مولوی صاحب ہے' ایک ہے یہ تقریر لکھنا' اس کو میں قلم کا استعمال نہیں کہتا ہوں جو الکلمۃ پہ فضولیات چل رہی ہے' اس کو لکھنا یہ کوئی علم نہیں ہے۔

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا مقام

لا الہ الا اللہ...... دل میں اتر جائے اور محمد رسول اللہ جسم میں آ جائے کہ اب میری زندگی کا ہر طریقہ حضور پاک ﷺ کے طریقے پر ہوگا کہ آپ سارے خزانوں کی کنجیاں لے کر آئے۔ کامیابی کی کنجیاں لے کر آئے...... نحش نحشة...... آپ گوشت کھا رہے

Marfat.com

تھے۔ایک ٹکڑا منہ میں لیا۔انا سید ولد آدم یوم القیمة ولا فخرا ......میں ہوں ساری کائنات کا سردار قیامت کے دن اوراس میں کوئی فخر نہیں...... اول الناس خروجا من قبورھم اذا بعثوا ......جب تمہیں قبروں سے نکالا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے قبر سے نکالا جائے گا اور سب سے پہلے میرے اوپر قبر کی مٹی ہٹے گی اور میں نکلوں گا دائیں طرف ابوبکرؓ،بائیں طرف عمرؓ ھٰکذا نحشر یوم القیمة آپ مسجد میں تشریف لائے، ادھر ابوبکرؓ تھے، ادھر عمرؓ تھے،آپ نے ایک ہاتھ حضرت ابوبکرؓ کے کندھے پر رکھا تھا' دوسرا ہاتھ حضرت عمرؓ کے کندے پر رکھا تھا اور چلتے ہوئے آرہے تھے اور فرمایا...... ھٰکذا نحشر یوم القیمة اسی طرح ہم تینوں قیامت کے دن اکھٹے زندہ ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:وزیرایا فی السماء: میرے آسمانوں میں دووزیر ہیں......جبرائیلؑ ومیکائیلؑ، وزیرا یا فی الدنیا......اور میرے دنیا میں دووزیر ہیں ابوبکرؓ وعمر (رضی اللہ عنہما)۔

جنت کی سرداریاں

آپ ﷺ نے فرمایا سیّدا کھول اھل الجنة ابوبکرؓ و عمرؓ جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔پچاس سے لے کر ساٹھ ستر تک کھول کہلاتا ہے، ستر کے بعد بوڑھا کہلاتا ہے۔سیدا کھول اھل الجنة جنت کے ادھیڑ عمر،سنجیدہ لوگوں کے سردار ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔و سید الشھداء حمزةؓ اور شہداء کے سردار حمزہؓ ہیں۔ وسیّدا شباب اھل الجنة الحسن و الحسین ...... اور جنت کے نوجوانوں کے سردار حسنؓ اور حسینؓ ہیں،وسیدة نساء اھل الجنة فاطمة اور جنت کی عورتوں کی سردار میری بیٹی فاطمہؓ ہے۔

میدان حشر کی قیادت

کہا میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا اور بلالؓ ینادی بالاذان بین یدیہ ......اور آپ ﷺ نے فرمایا بلالؓ میرے آگے آگے اذان دیتا چل رہا ہوگا، آج بلالؓ

Marfat.com

کی عزت کا پتہ چلے گا، آج مؤذن کی عزت کا پتہ چلے گا ہمارے ہاں تو مؤذن تنخواہ دار نوکر ہوتا ہے لیکن اللہ پاک کے ہاں اس کی قدر اور ہے، اللہ پاک سمجھتے ہیں کہ مؤذن کون ہے؟ اور اللہ سمجھتے ہیں کہ ایمان والا کون ہے؟ اور تقویٰ والا کون ہے؟ اللہ کے ہاں قدر لگے گی، انسان قدر نہیں کرتا اللہ قدر کرتا ہے، تقویٰ کی بنیاد پر قیمت لگے گی۔

حضرت بلالؓ آگے چلے جا رہے ہیں......

اول الناس خروجا ...... سب سے پہلے میں نکلوں گا......

قائدهم اذا وفدو ...... اور جب میدان محشر میں تمہیں کھینچ کھینچ کر ڈالا جائے گا تو میں تم میں سب سے آگے چل رہا ہوں گا سارے انسان آپ ﷺ کے پیچھے میدان محشر کو چل رہے ہیں، کافر بھی مسلمان بھی...... وخطیبهم اذا انصتو اور جب تمہاری زبانیں بند ہو جائیں گی اور کوئی بول نہیں سکے گا میری زبان اللہ کھولے گا اور میں تمہاری سفارش کی بات چلاؤ نگا...... شافعهم اذا حبسوا اور جب تمہارے قدم ٹک جائیں گے اور تمہیں قدموں کو چلانے کی ہمت نہیں ہوگی...... عَنَتِ الوُجُوهُ لِلْحَيِّ القيوم...... چہرے ذلیل ہو چکے ہونگے۔

رسول اللہ ﷺ کی دین کیلئے قربانی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمے میں گئے اور ان سے بات کی، انہوں نے ہمارا دوسرا سردار آجائے پھر تیرے سے بات کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، بجلۃ بن قیس لقرش، قریش نہیں وہ قبیلہ قشیر سے تھا۔ بجلۃ بن قیس۔ وہ آیا۔ اس نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہی قریشی نوجوان ہے جو کہتا ہے: میں اللہ کا نبی ہوں اور کہتا ہے مجھے پناہ دو۔ میں اللہ کا کلمہ پہنچانا چاہتا ہوں۔

میرے بھائیو! بتاؤ! میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ کی ضرورت تھی؟ جس کے ساتھ اللہ ہو' دنیا دار الاسباب ہے۔ دنیا کو یہ بتایا ہے کہ دین کا کام محنت سے ہوگا۔ ورنہ آپ ﷺ کو کسی کی پناہ کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگا: یہ! یہ! میں آپ کو وہ حدیث کے

Marfat.com

الفاظ سنا رہا ہوں' اللہ معاف فرمائے اپنی طرف سے نہیں "نقل کفر' کفر نہ باشد" کہنے لگا: اس پورے بازار میں اگر کوئی سب سے بدترین چیز ہے تو یہ ہے (معاذ اللہ)

الحق بقومك ......

الحق بقومك لولا قومي لضربت عنقك ......

چلا جا' کھڑا ہو جا یہاں سے۔ اگر میری قوم تجھے میرے پاس نہ بٹھاتی تو ابھی تیری گردن اُڑا دیتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے ایک بھی تو بول نہیں نکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اُٹھائی۔ غمگین' پریشان اٹھے۔ اونٹنی پہ سوار ہونے لگے۔ اونٹنی جب کھڑی ہوئی تو اس خبیث نے پیچھے سے جو نیزہ مارا اور اونٹنی اُچھلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُلٹ کر زمین پر گرے۔ پھر بھی زبان سے بددُعا نہیں نکلی۔

لوگ کہیں کہ کیوں ذلیل ہوتے پھرتے ہو...... ارے وہ تو ایسوں کے سامنے گرے لیکن زبان سے بددُعا نہیں نکلی۔ ابوجہل نے مارا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے الفاظ نہیں نکلے۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان ہے' بڑا خوبصورت اور لوگوں کو دعوت دیتا پھر رہا ہے۔ صبح سے چل رہا ہے اور کلمے کی طرف بلا رہا ہے' بلا رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ قریش کا نوجوان ہے' جو بے دین ہو گیا ہے۔ حتّٰی انتصف النهار ...... صبح سے وہ آدمی بات کرتا' کرتا' کرتا یہاں تک کہ جب سورج سر پہ آیا...... تو ایک آدمی نے آ کے مُنہ پہ تھوکا...... دوسرے نے گریبان پھاڑا...... ایک نے آ کے سر میں مٹی ڈالی...... ایک نے آ کے تھپڑ مارا......

لیکن نبی علیہ السلام کے ظرف کو دیکھا کہ زبان سے ایک بول بددُعا کا نہیں نکلا۔ اتنے میں حضرت زینبؓ کو پتہ چلا تو وہ زار و قطار روتی ہوئی آ رہی ہیں۔ پیالے میں پانی لے کر۔ جب بیٹی کو روتے دیکھا تو ذرا آنکھیں نم ہو گئیں۔ ہائے! کہا: بیٹی لا تخشى على ابيك

Marfat.com

الخیل ...... کہا: بیٹی! اپنے باپ کا غم نہ کر تیرے باپ کی اللہ حفاظت کر رہا ہے۔ میرا کلمہ زندہ ہوگا، زندہ ہوگا۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں جو ابھی کافر تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے۔ میں نے کہا: یہ لڑکی کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ اس کی بیٹی ہے۔

عزت اور کامیابی کا راستہ

میرے بھائیو! دنیا اور آخرت کے خزانوں کو حاصل کرنے کا ایک ہی راستہ باقی ہے، کفار آپ ﷺ سے ٹکرائے، کہ اس کی مانیں گے تو ہماری تو حکومتیں چلی جائیں گی، اس کے پیچھے چلیں گے تو ہماری عزت چلی جائے گی، ہمارا مال چلا جائیگا، ہمارا ملک چلا جائیگا، آپ نے کہا......

یا معشر قریش کلمة واحده ...... لو تعطونها ...... دانت لکم العرب ...... وتؤدی لکم العجم الجزیة ......

اے قریش کی جماعت، میں تمہاری حکومتیں لینے نہیں آیا، میری مانو گے تو تمہاری حکومتیں بھی بڑھ جائیں گی، تمہارے مال بھی بڑھ جائیں گے، عرب تمہارا کلمہ پڑھیں گے، عجم تمہارے قدموں میں جھکیں گے، اور کسریٰ کی بیٹیاں تمہارے بستر بچھائیں گی اور کسریٰ کے خزانے تمہاری مسجد میں آئینگے اور تمہاری گلیوں میں آئینگے، میری بات مان لو میں دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کو لے کر آیا ہوں......

میرے بھائیو اور دوستو! دنیا اور آخرت میں عزت حاصل کرنے کا اب اور کوئی راستہ نہیں سوائے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے......، یہ ہے بس کامیابی کی نشانی۔ ابوجہل کہنے لگا **وابیک عشر کلمات** تیرے باپ کی قسم دس دفعہ پڑھنے کو تیار ہیں وہ کونسا بول ہے، کہا یہ کہو...... **لا الٰه الا اللّٰه ...... وانی رسول اللّٰه** ...... اس کو مانو، انہوں نے کہا، یہ نہیں ہم مانتے، جب ان سے مایوس ہوئے تو چچا سے کہا۔

معراج اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

یہ پیدائش پر اتنا کچھ ملا۔ سوا لاکھ نبیوں کا علم بھی، اخلاق بھی، صفات بھی، پھر

Marfat.com

تریسٹھ سال اس میں ترقی ہوئی...... پھر ہر خطا سے پاک...... ہر قسم کی کمی سے معصوم اور پاک......ظاہری نظر اتنی تیز ہے کہ نماز پڑھاتے ہوئے جنت نظر آ رہی ہے، جہنم نظر آ رہی ہے......اندر کی نظر کتنی تیز ہو گی!!

جسمانی پرواز اتنی ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ پہ جا کے جبرائیل علیہ السلام کے بھی پَر جلنے لگے......مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی آگے چلے گئے۔

عرش بھی پار ہو گیا......

ستر ہزار نور کے پردے بھی پار ہو گئے......

اور اللہ تعالیٰ سامنے آ گئے......روحانی طاقت کی انتہا یہ ہے!!!

موسیٰ علیہ السلام پر ایک تجلی پڑی، چالیس دن روشنی آئی اور تجلی بھی یوں آئی...... اور یہاں آمنا سامنا ہے اور بات چیت بھی ہو رہی ہے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ......

اُدھر سے جواب بھی آ رہا:

السَّلام علیك ایُّها النَّبی ورحمةُ الله وبر کاتهٔ......

تو جس ہستی کی روحانی، جسمانی پرواز ایسی ہو......کہ آسمان بھی نیچے......سدرۃ المنتہیٰ بھی نیچے......عرش بھی نیچے......اور آگے نور کے پردے بھی اُٹھ جائیں اور خالق سامنے آئے......ان کے سامنے تو چاند، مریخ تو ایک قدم بھی نہیں ہے......انہوں نے ایک انگلی سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور ہم اس پر حیران ہو رہے ہیں کہ چاند پہ دنیا پہنچ گئی۔ تم وضو، استنجے کی باتیں کرتے ہو، ہم تو اس کے پیچھے چلنے کی باتیں کرتے ہیں جس نے کھڑے کھڑے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آدھا ٹکڑا اِدھر......آدھا ٹکڑا اُدھر چلا گیا۔ جبل ابی قبیس سے ایک ٹکڑا اِدھر ہو گیا، ایک اُدھر ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تو دونوں آ کے مل گئے۔ جس کی انگلی میں اتنی طاقت ہو اُس کے وجود میں کتنی طاقت ہو گی!!

یہ تو ہم ان کے طریقوں پہ چلنا چھوڑ گئے......

یا ابا سفیان جئتکم بکرامة الدُّنیا والأخرة......

Marfat.com

ابوسفیان! میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی عزتیں لے کر آیا ہوں۔

میرے پیچھے تو چلو......

وجُعِل کلُّ الصغار لمن خالفَ امری......

"جو میرے طریقے کے خلاف چلے گا وہ ذلیل ہو جائے گا"۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نجات دہندہ بنا کے بھیجا......

سارے عالم کا نبی بنا کے بھیجا...... سارے انسانوں، جنات کا رسول بنا کے بھیجا......

حضور ﷺ کی اپنے چچا کو دعوت اور تین باتیں

انت فقلها احاج لك بها عند الله يوم القيمة......

اے چچا تو کیوں یہ کلمہ نہیں کہتا، میں تیری قیامت کے دن سفارش کروں گا، ایک دفعہ تو کہہ دے۔

میرے بھائیو! تکبر انسان کو ہلاک کر دیتا ہے، تکبر انسان کو برباد کر دیتا ہے، دنیا میں سب سے پہلا گناہ تکبر ہوا ہے، جو شیطان نے کہا...... خلقتَنِی من نّارٍ و خلقتهٗ من طِینٍ ...... مجھے تو نے آگ سے بنایا، اسے مٹی سے بنایا، میں اسے سجدہ نہیں کرتا، یہ پہلا گناہ اس کائنات میں تکبر کا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا...... المهلكات الثلاث ......تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں......

الکبر "تکبر" حرص ابلیس جس نے شیطان کو ابھارا کہ سجدہ مت کرو......

الحرص ......دوسری چیز طمع جس نے آدم ﷺ کو دانہ کھانے پہ ابھارا، اور جنت سے نکالے گئے۔

الحسد تیسری چیز حسد، جس نے قابیل کو تیار کیا ہابیل کے قتل پر، یہ تین بڑے بڑے اسباب ہیں جو سب سے پہلے اس کائنات میں وجود میں آئے اور ان میں سب سے بڑا تکبر ہے۔

فاصدع بامرك لم تصبك صبابة

Marfat.com

ولقد صدقت وكنت قبل امينا

ولقد علمت بان دين محمد

من خير اديان برية دينا

لولا الملامة او حضار مصبة

لوجدتني سمح بذاك مبينا

بھتیجے مجھے پتہ ہے تو سچا ہے، کھل کے اپنی دعوت دے، مجھے پتہ ہے تو سچا ہے اور تیرا دین بھی سچا ہے اور سارے دینوں سے بڑھ کے تیرا دین ہے لیکن میں تیرا کلمہ پڑھوں گا، تو قریش کی عورتیں کہیں گی کہ بھتیجے کا کلمہ پڑھ لیا تھا اور سردار ہو کے بھتیجے کے پیچھے لگ گیا، اے میرے بھتیجے، مجھے عورتوں کے طعنے ماردیں گے اس لئے میں تیرا کلمہ نہیں پڑھتا۔

رسول اللہ ﷺ کا معراج سے عروج وعظمت

ہمارے لیے اگر محمدیت نہیں ہے تو پھر کس کے لیے ہے۔ جس کے وجود کو اتنی طاقت ہے کہ یوں پرواز ہوئی بیت اللہ سے بیت المقدس۔ بیت المقدس سے براق کو چھوڑ دیا۔ اب پہلے آسمان تک پرواز ہے نہ کوئی راکٹ نہ کوئی سواری، سلمان بن عبدالعزیز ریاض کے گورنر سے ہماری جماعت ملی۔ تو سلمان کہنے لگا۔ میرا بیٹا پہلا عرب ہے جو خلاء میں گیا ہے۔ وہ راکٹ پہ گیا تھا امریکہ سے، تو ہمارا ایک ساتھی عرب قطر کا تھا اس نے کہا نہیں شیخ اس سے پہلے ایک عرب گیا ہے۔ بادشاہوں کی بات کاٹنا کوئی آسان بات ہے؟ وہ تو غصے سے کانپنے لگا اور کہنے لگا کون ہے جو میرے بیٹے سے پہلے گیا ہے۔ کہا رسول اللہ ﷺ تیرے بیٹے سے پہلے خلاؤں کو چیر گئے۔ تو کہنے لگا تو نے مجھے لاجواب کر دیا ہے تو نے مجھے لاجواب کر دیا۔ ہم اس کے پیچھے نہ چلیں تو کتنی عجیب بات ہے۔

ان کے طریقوں میں شرم محسوس کر رہے ہیں اور جو ہیں ہی جانور ان کے طریقوں پر چلنا عزت محسوس کیا جا رہا ہے۔ کیا عجیب جہاں ہے، جن انسانوں کو اللہ انسان ہی نہیں کہتا بلکہ کہتا ہے جانور ہیں۔ اولئك كالانعام جانور ہیں۔ بل هم اضل جانوروں سے بھی بدتر۔ ان کے پیچھے تو بھاگ رہے ہیں۔ اور جنہیں اللہ یہ مقام دے رہا ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی جسمانی طاقت کی ابتداء ہوئی۔ اور آج تک عرش کسی کے لیے بھی نہیں کھلا آج اس کے دروازے کھل گئے، آج تک عرش کے اوپر کوئی نہیں پہنچا لیکن ہمارا رسول ﷺ اوپر پہنچ گیا اور اوپر ستر ہزار نور کے پردے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی ایک تجلی ڈال دے، اپنے چہرے سے پردہ ہٹا دے تو عرش سے لے کر زمین تک ساری کائنات جل جائے، یہ کتنی عظمت والا رسول ہے جو اللہ تعالیٰ کو یوں دیکھ رہا ہے اور ساری تجلیات کو سینے میں ہضم کر رہا ہے۔

یہ کتنی عظمت والا رسول ہے جس کا سینہ اللہ پاک کی تجلیات کو سہہ لیتا ہے۔ یہ ہمارا رسول کتنی شان والا رسول ﷺ ہے جو عرش سے بھی بڑا سینہ رکھ کر تجلیات الٰہیہ کو اپنے اندر سمو گئے۔

موسیٰ علیہ السلام پر ایک تجلی پڑی اور وہ بھی سیدھی نہیں پڑی بلکہ پہلے طور پر پھر آئی آپ علیہ السلام پر، یعنی پہلے طور پر پھر طور سے ادھر موسیٰ علیہ السلام پر تو موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دن تک ہوش نہیں آیا اور وہ بے ہوش پڑے رہے۔ اور یہاں اللہ کی ذات خود سامنے ہے اور صرف سامنے ہی نہیں بلکہ بات ہو رہی ہے۔

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ......

اے میرے محبوب! تجھے تیرا رب سلام پیش کرتا ہے۔

کیا کہنے عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کے اور آگے سے آپ نے کہا السلام علینا قربان جائیں کہ آپ ﷺ نے اس مقام پر بھی ہمیں نہیں بھلایا۔ اتنے عظیم مقام پر کھڑے ہونے کے باوجود اپنی امت کو نہیں آپ ﷺ نہیں بھولے۔ اَلسَّلام علینا اے اللہ ہم پر بھی سلام ہو اور وعلٰی عباد اللہ الصّٰلحین تیرے نیک بندوں پر بھی ہو جو میری امت میں سے ہیں۔ ان کو بھی ساتھ شامل کر لیا ہے۔

اتنی بڑی عظمت و شان والے نبی ﷺ کا طریقہ نہ شادی میں نظر آئے اور کہا جائے کہ جی کیا کریں رواج کو تو دیکھنا ہی پڑتا ہے۔

ارے یہ زبان کیوں نہ کٹ گئی یہ بول بولنے سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا رواج کو دیکھا کہ سعیدہ کالونی میں شادیاں کیسے ہوئی ہیں؟

Marfat.com

اور ہمارے دوسرے بھائی اور رشتہ دار شادیاں کیسے کرتے ہیں؟ اور کہتے ہیں کیا کریں مجبوری ہے! کوئی عورت یہ مجبوری بھی بناتی۔ اور کہتی کہ کیا کروں میری مجبوری ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کو ناراض نہیں کر سکتی۔ تم جاتی ہو تو جاؤ۔

ڈاڑھی نہیں کٹ سکتی

ساہیوال میں ایک دھوبی کے بیٹے نے چلہ لگایا اس کی منگنی ہوئی ہوئی تھی گاؤں میں شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد وہ چلے کے لیے چلا گیا۔ جب چلے سے واپس آیا تو ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی۔ بارات دلہن کے گھر پہنچ گئی۔ ہمارے ہاں دستور ہے کہ شادی میں زمیندار بھی شریک ہوتے ہیں۔ تو وہاں اس گاؤں کا زمیندار بھی شادی پر موجود تھا۔ دھوبیوں کے گھر میں بیٹی کی شادی میں شریک۔ جب بارات پہنچی تو ہنگامہ کھڑا ہو گیا کہ جب ہم نے دولہا کو دیکھا تھا اس وقت تو اس کی ڈاڑھی نہیں تھی۔ اب اس کی ڈاڑھی ہے اس کی ڈاڑھی منڈواؤ تو نکاح دیں گے۔ تو سب بارات والے ماں کیا، بھائی کیا، باپ کیا، چچا کیا سب کہنے لگے پتر ہن منوا چا کوئی گل نئیں۔ پچھے رکھ لینا۔ ہن ساڈی عزت دا سوال اے۔ اور وہ کہنے لگا اک پاسے تہاڈی عزت ہے اور ایک پاسے رسول ﷺ دی عزت ہے۔ ہن تساں آپے دسو میں کی کراں۔

لیکن جب آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں تو دل پتھر ہو جاتے ہیں۔ کیا کروں؟ کیسے سمجھاؤں؟

کہاں سے الفاظ لاؤں جو دل میں اتر جائیں یہ دھوکہ ہے جس پہ آپ چل رہے ہیں۔ تباہی کی زندگی ہے جس کو آپ نے اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کا انجام ہلاکت ہے تو سب کہنے لگے کوئی بات نہیں پتر اللہ بڑا غفور رحیم ہے اللہ بڑا مہربان ہے، کوئی بات نہیں منا دے۔ اب سب اس پر چڑھ گئے۔

اس نے کہا گردن اتار دو گردن کٹ سکتی ہے۔ لیکن ڈاڑھی نہیں کٹ سکتی، لڑکی والوں نے کہا ہم لڑکی نہیں دیتے، اس نے کہا نہ دو، میں اللہ کے رسول ﷺ کو ناراض نہیں کر

Marfat.com

سکتا۔ سارے جہان کو آگ لگا سکتا ہوں۔ ہنگامہ برپا ہو گیا اور یہ سارا منظر دیکھنے کے بعد اچانک زمیندار کھڑا ہوا اور کہا ''ساری بارات لے کے میرے بوہے تے آجاؤ'' میں خود زمیندار کا بیٹا ہوں دھوبی دے پترنوں دھی دیونا سوکھا کم نئیں اے۔ ساری بارات اس نے اپنے ڈیرے پر بلائی اور اپنی بچی کا نقد نکاح کر کے ساتھ بھیج دیا۔

اغراض کی دوستی

کہتے ہیں کیا کریں ماحول کو دیکھنا پڑتا ہے میں یوں کہہ رہا ہوں یہ کہو کہ کیا کریں اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھنا پڑتا ہے جس کی وفائیں صادق ہیں اور ان سب دنیا والوں کی وفائیں کاذب ہیں۔ یہ غدار ہیں، چاہے سگی اولاد ہی کیوں نہ ہو؟ سب محبتیں غرض کی ہیں اور سب محبتوں کے پیچھے اغراض ہیں۔ بیوی کی ایک خواہش پوری نہ کرو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے اور بیوی خاوند کی ایک بات نہ مانے پھر دیکھو کیا ہوتا ہے؟

عرفات میں رسول اللہ ﷺ کی دُعا

اور ادھر دیکھو عرفات کے میدان میں ہاتھ اٹھائے ہوئے اپریل کی دھوپ میں نہ کوئی سائبان اور نہ کوئی سایہ اور نہ زمین پر کوئی گدے بچھے ہوئے بلکہ اونٹ پر بیٹھ کر آپ رو رہے ہیں۔ پانچ گھنٹے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کے لیے اور قیامت تک آنے والی نسل کے لیے دُعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ معاف کر دے۔ اے اللہ معاف کر دے۔

پانچ گھنٹے مسلسل دُعا مانگی۔ اس کا کوئی حق نہیں بنتا۔ کہتے ہیں شادی آرہی ہے فلاں کو بھی راضی کرو۔ فلاں کو بھی مناؤ۔ اوہنوں وی مناؤ۔ اوہنوں وی مناؤ۔

ارے کوئی یہ بھی تو سوچے کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی مناؤ۔ اور ہماری شادی میں کوئی ایسا کام نہ ہو جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ناراض ہو جائے۔ اگر ہم نے مرنے کے بعد ان کا سامنا نہیں کرنا اور کہیں دوسری جگہ ہی ہمارا حساب ہو جانا ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن اگر اللہ کے رسول ﷺ سے سامنا ہونا ہے اور آنکھوں سے آنکھیں چار ہونی ہیں۔

Marfat.com

میں ہاتھ جوڑ کر عرض کر رہا ہوں اس دن کی ذلت بہت بڑی ہے آج کی ذلت سے اور اس دن کی رسوائی بہت بڑی ہے آج کی رسوائی سے۔ اگر اللہ کے رسول ﷺ نے اتنا ہی کہہ دیا کہ تمہیں میرا خیال نہ آیا تو بتاؤ! کہاں جائیں گے۔ موت تو ہے نہیں کہ اپنے آپ کو مار کر مٹا دیں۔ یہاں تو لوگ اپنے آپ کو Shout کر دیتے ہیں کہ میں اب رہنے کے قابل نہیں۔ وہاں کہاں سے گولی لائے گا اپنے آپ کو مارنے کے لیے، اگر اللہ کے رسول ﷺ نے اتنا ہی کہہ دیا کہ تمہیں میرا خیال ہی نہ آیا۔

تم نے میری بیٹی فاطمہؓ کو بھی نہ دیکھا۔ تو کیا جواب دو گے اس دن کیا کہو گے کہ میری بیوی نہیں مانتی تھی، ہمارے سسر انہیں مانتے تھے، شادی کی تو ایک مثال دے رہا ہوں ہم تو ہر چیز میں اللہ کے رسول ﷺ کو ناراض کیے بیٹھے ہیں، کون سی چیز ہے جس میں ہم نے آپ ﷺ سے بغاوت نہیں کی ہوئی۔

اور کون سی ایسی گھڑی جس میں آپ ﷺ نے ہمارے لیے رو رو کر دُعا نہ کی ہو۔ انتقال سے ایک دن پہلے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کچھ صحابہؓ آپ ﷺ سے ملنے آئے تو آپ انہیں دیکھ کر رونے لگے اور فرمایا تمہیں میرا اسلام ہو آخری۔ اور جو تمہارے بعد آئیں انہیں بھی کہہ دینا میرا اسلام۔

ایسی وفا۔ ہمیں کس طرح اپنی رحمت کی چادر میں لیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مبارک ہے وہ جس نے آپ ﷺ کو دیکھا اور ایمان لیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں بتاؤں سات دفعہ مبارک ہے اس پر جس نے مجھے نہیں دیکھا اور ایمان لایا۔

ہم تو بہت قیمتی تھے لیکن ہم نے اپنے آپ کو خود ہی ذلیل کر دیا، یہ کیا کہے گی؟ وہ کیا کہے گی؟ یہ کیا کہے گا؟ وہ کیا کہے گا؟ کہتے رہیں۔ کتوں کے بھونکنے سے کبھی کسی نے سفر نہیں بند کیا کتے بھونکتے ہی رہتے ہیں۔ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا والی زندگی سے ہٹا رہے ہیں وہ ہمارے لیے بھونکنے والے کتے سے زیادہ حیثیت نہ رکھیں، یہ ایمان اللہ ہم میں دیکھنا چاہتا ہے اور یہ گھر بیٹھے نہیں حاصل ہوتا، اس لیے ہم خود بھی اللہ کے

Marfat.com

راستے میں نکلتے ہیں اور اپنی عورتوں کو بھی لاتے ہیں اس کے لیے یکسوئی کے ساتھ بیٹھ کر اللہ رسالت کے آخرت کے، جنت کے تذکرے کر کے، دل میں ایمان اتر جائے۔

دیدار موسیٰ اور دیدار محمدی ﷺ

شیخ سعدیؒ سچے تھے۔ بلغ العلیٰ بکمالہ اتنی پاکیزگیاں اتنی نورانیت۔ موسیٰ نے کہا: یا اللہ! دیدار تو کرا۔ کہا: نہیں موسیٰ! ہو نہیں سکتا۔ کہا: نہیں یا اللہ! کچھ تو کرا ہی دے۔ تو اللہ نے پہاڑ پہ تجلی ڈالی۔ لوٹ کے موسیٰ علیہ السلام پہ آئی۔ چالیس دن ہوش نہیں آیا۔

اور بیت المقدس سے ایک ﷺ کو پہلے قدم میں پہلے آسمان پہ پہنچا دیا۔

اللہ تعالیٰ اور آدم علیہ السلام نے استقبال کیا۔

دوسرے آسمان پر زکریاؑ اور عیسیٰؑ نے استقبال کیا۔

تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام نے استقبال کیا۔

چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام نے استقبال کیا۔

پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام نے استقبال کیا۔

چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام نے استقبال کیا۔

ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام نے استقبال کیا......!!

سدرۃ المنتہیٰ پر جبرائیلؑ بھی دم بخود ہو کے کھڑے ہو گئے...... یا رسول اللہ! اس سے آگے آج تک کوئی نہیں گیا۔ جو جائے گا جل کے راکھ ہو جائے گا۔ آپ ﷺ جانیں، آپ ﷺ کا رب۔

اس سے آگے سفر شروع ہوا۔ کیسے ہوا؟ آج تک کسی کو نہیں پتہ۔ نہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا اور ان کے سوا ہمارے پاس کوئی واسطہ نہیں، معلوم کرنے کا لہٰذا یہ وہ راز ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان ہے اور کسی کو اس کی خبر کوئی نہیں۔

عرش بھی منزل نہ رہا۔ راہِ منزل' نشانِ منزل۔ عرش کے دروازے کھلے۔ عرش کے اوپر ستر ہزار نور کے پردے تھے۔ وہ بھی راستے کی گرد بن گئے، وہ بھی منزل نہ تھے۔ وہ پردے بھی

Marfat.com

سارے ہٹ گئے اور اللہ براہ راست سامنے آکر مسکرانے لگا۔

السَّلام عليك ايها النبى و رحمة الله۔

جسے اُس کا رب خود سلام کرے وہ کیا ہستی ہوگا۔

جسے اللہ سلام کرے: السلام علیک۔ تیرا رب تجھے سلام پیش کرتا ہے اور اللہ اگر اپنی تجلی کھول دے، تجلی کھول دے تو ساتوں آسمان۔ ساتوں زمینیں، اللہ کا عرش، لوح، کرسی اور قلم، جنت اور جہنم۔

فرشتے میکائیل، جبرائیل، عزرائیل، اسرافیل علیہم السلام۔ سب کے سب جل کے راکھ ہو جائیں۔ یہ نبی کیسا نبی ہے جو سینے میں ساری تجلیات کو ہضم کرتا چلا جا رہا ہے معلوم ہوا کہ اللہ کا عرش بھی اس کے سامنے چھوٹا پڑ گیا۔

کائنات اس کے سامنے چھوٹی پڑ گئی، ایسا پاکیزہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اتنی بلندیٔ پرواز ہے۔

کلمے کا تقاضا

میرے بھائیو! اب کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے اور سب راستے بند ہیں...... لا الٰہ الا اللہ دل میں اُترا ہوا ہو اور...... محمد رسول اللہ جسم پر ظاہر ہو رہا ہو، پتہ چلے کہ یہ محمدی ہے۔...... لا الٰہ الا اللہ دل میں جگہ پکڑتا ہے۔...... محمد رسول اللہ جسم پر جگہ پکڑتا ہے۔ بازاروں میں جگہ پکڑتا ہے، گھر میں جگہ پکڑتا ہے، بول چال، دیکھنے اٹھنے میں جگہ پکڑتا ہے۔

کہ یہ محمدی ہے، اب اس کا دیکھنا اپنا نہیں ہے، اب اسکا بولنا اپنا نہیں ہے، یہ کلمے والا ہے، اس وقت میرے بھائیو اور دوستو ہمارا کلمہ پکا نہیں ہے۔ نمازی بھی ہم ہیں علم بھی ہم نے پڑھا ہوا ہے، قرآن، حدیث کو بھی دیکھا ہوا ہے، کلمہ نہیں سیکھا، تبلیغ میں بھائی کلمہ پکا کیا جاتا ہے، کلمہ پکا کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک اللہ پاک کی ذات عالی پر نگاہ جم کر ساری کائنات سے ہٹ جائے۔

اسکا علم کامل اور اسکی قدرت قاہر ہے...... ان بطش ربك لشديد...... اسکی

Marfat.com

پکڑ سب پہ حاوی ہے، جو چاہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔

اُمیہ بن خلف کے اعتراض پر اللہ پاک کا جواب

اُمیہ بن خلف آیا، یا عاص بن وائل آیا، یا ولید بن مغیرہ آیا، تین قول ہیں، ہاتھ میں پرانی ہڈی تھی اس نے آپ ﷺ کو دکھائی، پھر اسے مسلا، پھر ہوا میں اڑا دیا کہنے لگا:

اتزعم ان ربك يحى هذه وهى رميم ......

کیا کہتا ہے تو اے محمد، تیرا رب اسے بھی زندہ کرے گا حالانکہ یہ بکھر گئی، اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو اتارا......

وضرب لنا مثلًا ونسى خلقه قال من يحى العظام وهى رميم. قل يحييها الذى انشأهَآ اوّل مرّةٍ وّهو بكل خلقٍ عليم.

میرے ہاتھ سے پیدا ہوا مجھے مثالیں دیتا ہے اور کہتا ہے اس ہڈی کو کون زندہ کرے گا؟ اے میرے نبی! اسے کہو، تو وہ وقت یاد کر جب تو کچھ بھی نہیں تھا......

هل اتى على الانسان حين من الدّهر لم يكن شيئًا مّذكورا.

وہ دن یاد کر، جب تو کچھ بھی نہیں تھا اور میں نے تمہیں عدم سے وجود بخشا۔

من نطفةٍ ...... ایک نطفے سے، مِنْ مّاءٍ مهين...... ناپاک پانی سے،

من نطفةٍ امشاج ...... مرد عورت کے پانی سے،

مِن سُلَالَةٍ من طين ...... کھنکتی ہوئی مٹی سے۔

جب میں نے تمہیں عدم سے وجود دیا، تو میں تیرے ذرات کو بھی جمع کر سکتا ہوں اور تجھے جمع کروں گا اور کھڑا کروں گا، حضور ﷺ نے فرمایا سن لے اے عاص! اللہ اس ہڈی کو بھی جمع کرے گا اور اسے بھی زندہ کرے گا اور تجھے بھی زندہ کرے گا اور تجھے جہنم کا عذاب چکھائے گا۔

Marfat.com

طلب کے بغیر ہدایت نہیں ملتی

حضور ﷺ سے بڑی طلب کس کی ہو گی؟ نظر کس کی ہو گی؟ حضور ﷺ سے بڑی نظر کس کی ہو گی؟ ...... ابوطالب پہ آپ کی کتنی نظر پڑی؟...... ابوطالب پہ کتنی نظر پڑی؟......اور آخروقت کہا، اچھا ایک دفعہ کہہ

یا عم انت فقلها احاجّ لك بها عند الله يوم القيامة......

ایک دفعہ سنادے، باقی میں جانوں میرا اللہ جانے ،اور جواب کیا آیا؟

فاصدع بامرك لم تصيبك صبابةً
ولقد صدقت وكنت قبل امينا
وقد علمتُ بان دين محمد
من خير اديان البريّة دينا
لو لا الملامة او جوار مصبة
لو جدتّني سمحًا بواك مُبِيْنا

اوہو، کیا کہا؟......

اے بھتیجے! کھل کے کہہ جو تو کہتا ہے، تو پہلے بھی سچا تھا، تو آج بھی سچا ہے۔ مجھے پتا ہے تیرے دین جیسا دنیا میں کوئی دین نہیں ہے۔ اگر میں نے تیرا کلمہ پڑھا تو قریش کی عورتیں طعنے دیں گی کہ بھتیجے کے پیچھے لگ گیا، میں نہیں پڑھوں گا۔

نماز میں کتنی لذت ہے

طلب نہیں تھی تو رسول اللہ ﷺ کی نظر نے بھی کام نہیں کیا۔ میرے بھائیو! محنت کرو محنت، اللہ کے واسطے، اپنے وجود پہ محنت کریں کہ اس میں سے نافرمانی کا شوق نکل جائے۔ فرمانبرداری کا شوق پیدا ہو جائے۔ اپنی نمازوں پر محنت کریں کہ اللہ اکبر کے بعد اللہ کا دھیان ہو، کسی اور کا دھیان نہ ہو۔ جس دن آپ کو یہ نماز نصیب ہو گئی، اللہ کی قسم دنیا کی بڑی سے بڑی لذت آپ بھول جائیں گے۔ کیا لذت ہے دنیا کے نظاروں میں، جو نماز

Marfat.com

کے نظاروں میں لذت ہے۔ کہ جب آپ اللہ اکبر کہیں اور آپ کے دل کا تار اللہ سے جڑ جائے اور عرش کے دروازے کھل جائیں اور جنت کی حوریں دروازوں پر آ جائیں اور آپ کی الحمدللہ عرش پہ پہنچے اور اوپر سے اللہ کا جواب آئے "حَمِدَنِی عَبْدِیْ" ...... اور ٹیلی فون پہ مکالمہ شروع ہو جائے، اِدھر بندہ بولا اُدھر رب بولا، ادھر بندہ بولا اُدھر اللہ بولا...... اگر یہ کروڑواں حصہ بھی ذرّے کا نصیب ہو گیا تو ساری کائنات آپ کو مٹی کے کھلونے نظر آئیں گے۔ ہم تو لٹے ہوئے مسافر ہیں۔ پچاس سال میں ایک بھی ایسی نماز حاصل نہیں ہوئی، نماز تو چھوڑو ایک رکعت، ایک رکعت چھوڑو ایک سجدہ بھی آج تک ایسا نہیں۔ اس لئے بھائیو محنت کرو اللہ کے واسطے اپنے ذکر پر وہ محنت کریں کہ جب آپ "اللہ" کہیں پورا منہ مٹھاس سے بھر جائے، جیسے شہد کی مٹھاس اور گلاب جامن سے جیسے منہ میٹھا ہو جاتا ہے۔ کہیں "اللہ" تو آپ کا منہ ایسا میٹھا ہو جائے۔ "اللہ" ...... اس میں وہ مٹھاس ہے جو کائنات کی کسی شے میں نہیں۔ ٹھنڈا ہو جاتا ہے دل، جیسے کسی نے تپتی، بھڑکتی آگ میں پانی ڈال دیا ہو۔ ایسے گناہوں کی اندر آگ بجھ جاتی ہے، اگر اللہ کے نام کو لینے کا سلیقہ آ گیا اور بتاؤں جسے ایسا اللہ کا ذکر کرنا آ گیا، وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوگا۔

ورجلٌ ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ......

وہ اللہ کا بندہ جس نے تنہائی میں بیٹھ کے اللہ کو یاد کیا اور اس کی محبت میں رو رہا، سب سو رہے وہ رو رہا...... وہ سونے کی لذت لے رہے یہ رونے کی لذت لے رہا...... وہ بیوی کے پہلو کی لذت لے رہے یہ مصلے کے پہلو کی لذت لے رہا...... اُس کو گانے میں لذت اِس کو قرآن میں لذت...... کوئی کرے تو سہی...... بڑی لٹی ہوئی قوم ہیں ہم۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولیت کی وجہ

میرے بھائیو! ایمان پر سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے، ہر چیز پر ایمان مقدم ہے۔ اسی پر میری قیمت لگے گی، اسی پر آپ کی قیمت لگے گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکرؓ کا درجہ تمہارے اندر...... لیس بکثرۃ لصلوتہ وبصیامہ...... ابوبکر تم میں سب سے بہتر اس لیے نہیں ہے کہ نمازیں زیادہ ہیں اور روزے زیادہ ہیں، بل لما وقر

Marfat.com

فی قلبہٖ من الایمان...... اس کا درجہ اس وجہ سے زیادہ ہے کہ اس کے اندر میں جو ایمان پیوست ہے تم میں سے کسی کے پاس وہ ایمان نہیں ہے، اس لئے اس کا درجہ زیادہ ہے، ایمان اندر میں اترا ہوا ہے، ایمان کی طاقت ہے۔

شانِ صدیقِ اکبرؓ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ یتجلی للناس عامۃ ولابی بکرٍ خاصۃ...... اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنا دیدار عام کرائے گا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیدار خاص کرائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

انی لاعرف رجلًا باسمہٖ وباسم ابیہ واُمّہٖ لا یاتی باب من ابواب الجنۃ الا قال مرحبًا مرحبًا...... ای تشریفًا مبارکًا......

میں ایک آدمی کا نام جانتا ہوں جس کے ماں اور باپ کو بھی جانتا ہوں، وہ جنت کے جس دروازے سے گزرے گا وہ دروازہ کہے گا مرحبا۔

ادھر سے آیئے، ادھر سے آیئے، ہر دروازے کی تمنا ہوگی کہ میرے میں سے یہ انسان داخل ہو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا،

ان ھذا المرتفع شانہٗ یا رسول اللّٰہ......

یہ بڑی اونچی شان والا کون ہے یارسول اللہ؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ھو ابوبکر ابن ابی قحافۃ......

یہ ابوبکر ہے ابوقحافہ کا بیٹا، جسے جنت کا ہر دروازہ پکارے گا۔

اور آپ نے فرمایا:

اما انت یا ابابکر فاول من یدخل من امتی......

اے ابوبکر! تو سب سے پہلا ہے جو میری اُمت میں سے جنت میں داخل ہوگا۔

Marfat.com

اے اللہ عمر دے دے!!

عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ سے مانگا گیا، یا اللہ مجھے عمر دیدے...... یا اللہ عمر دیدے...... عمر دیدے...... دے دیئے گئے۔ بدھ کو دعا مانگی، جمعرات کو عمر اسلام میں آ گئے۔

بدھ، جمعرات کی درمیانی رات کو، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پٹائی ہوئی، شام کو بڑی شدید، مرنے کے قریب ہو گئے، اٹھا کے لائے گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا تو آپ کا رورو کے بُرا حال ہو گیا۔ تو اس وقت آپ نے دعا کی، یا اللہ اسلام کو عزت دے اِن دو میں سے ایک عُمر یا عَمرو...... ایک ابوجہل کا نام عَمرو بن ہشام ہے، اِن کا نام عُمر بن خطاب ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہو۔ رات کو دعا مانگی جمعرات کی صبح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قتل کا ارادہ کر کے آئے اور ایمان سے منور ہو گئے۔ مشرف ہو گئے۔ تو اس وقت جبرائیل آ گئے اُتر کے، کہا یا رسول اللہ! آپ کو خوشی ہو گئی عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، بڑی! کہا، آسمان کے فرشتے بھی خوش ہو رہے، آسمان کے فرشتے بھی خوش ہو رہے ہے۔

دس برس حکومت کی، دس سال کے بعد عبداللہ بن عمر بیٹے نے خواب دیکھا، پسینہ یوں پونچھ رہے ہیں۔ بیٹے نے کہا، ابا جان! کیا ہوا؟ کہا ابھی حکومت کا حساب دے کے فارغ ہوا ہوں۔ ابھی جان کا حساب باقی ہے۔ دس برس، دس برس، دس برس کے بعد خواب دیکھا تو کیا کہا؟ ابھی حکومت کا حساب دے کے فارغ ہوا ہوں، ابھی جان کا حساب باقی ہے۔ حالانکہ وہ شخص راتوں کو جاگتا تھا، لوگ سوتے تھے۔

دو سالن اکٹھے کر کے نہیں کھاؤں گا!

اس کی روٹی کوئی شخص اندر نگل نہیں سکتا تھا۔ اتنی سخت روٹی ہوتی تھی نگلی نہیں جاتی تھی۔ مہینے میں ایک دن روٹی کھاتے تھے صرف ایک دن۔ ایک دن بیٹے نے کھانے پر دعوت کی تو نوالہ منہ میں رکھتے ہی ہاتھ کھینچ لیا۔

Marfat.com

بیٹا! میں نہیں کھاؤں گا۔

کیوں؟......

کہا، دو سالن ہیں۔

کہا، دو کہاں ہیں، گوشت ہے۔ کہا، گوشت میں گھی ڈالا ہوا ہے، گھی الگ سالن ہے، گوشت الگ سالن ہے۔

کہا میرے نبی ﷺ نے زندگی بھر کبھی گوشت اور گھی ملا کے نہیں کھایا۔

کہا: ابا جان! میں نے کوئی فضول خرچی نہیں کی، آج مجھے گوشت سستا مل گیا تھا آدھے درہم کا گوشت لے لیا، آدھے درہم کا گھی لے لیا۔ دونوں کو ملا کے بنا دیا، تو اس میں کوئی فضول خرچی نہیں ہوئی۔

کہا، نہیں بیٹا! عمر کا ہاتھ اندر نہیں جا سکتا۔ میرے نبی ﷺ نے گوشت اور گھی کو اکٹھا نہیں کیا۔ ایسا شخص جو مظلوم کی فریاد سن کر یا لبیک، یا لبیک کی صدائیں لگاتا ہوا مدینے کی گلیوں میں بے قرار ہو کر پھرنے لگ جاتا تھا، راتوں کو نگرانی کے لئے پھر رہا ہے۔

روتے بچے...... ہنسنے لگے

وہ عمر رضی اللہ عنہ، بائیس لاکھ مربع میل میں سلطنت اور راتوں کو چکر لگ رہا ہے۔ ایک بڑھیا ہانڈی چڑھا کے بیٹھی ہے۔ بچے تین چار رو رہے ہیں، چیخ رہے ہیں۔

اماں کیا بات ہے؟ یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟

کہا، کھانا نہیں بچے بھوک سے رو رہے ہیں۔

کہا، یہ کیا ہے؟......

کہا، یہ تو تسلی کیلئے ہے، پانی اوپر چڑھایا ہوا ہے، اندر کچھ نہیں ہے۔ میرا اور عمر کا اللہ کے ہاں حساب ہوگا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

کہا: عمر کو تیرے حال کی کیا خبر؟

کہا، تو ہمارا حاکم کیوں بنتا ہے؟...... اگر تو ہمارے حال کی خبر نہیں لیتا۔

Marfat.com

ہاں، یہ حکومت کر کے خوش ہوتے ہیں۔ میں وزیر بن گیا، پاگل دنیا مبارک دیتی ہے۔ مبارک ہو جناب! آپ وزیر بن گئے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے بھاگے، بیت المال سے سامان اُٹھایا، بوری بھری، اپنی کمر پر اٹھانے لگے تو نوکر نے کہا، میں اٹھالوں؟

اسلم غلام، کہا میں اٹھالوں؟

فرمایا، قیامت کے دن بھی میرا بوجھ تم اٹھاؤ گے؟ بوری اٹھائی اور بھاگے ہوئے آئے اور آ کر جلدی سے اس میں گھی اور پنیر اور کھجور، حیصا...... عرب میں ایک حلوہ تیار ہوتا تھا حیصا، وہ جلدی سے تیار کیا اور لکڑیاں ڈال کے پھونک مار رہے۔ اسلم فرماتا ہے غلام، کہ میں دھواں ان کی داڑھی سے نکلتا اور آنسو ان کی آنکھوں سے بہتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ وہ بے قرار ہو کے آگ جلا رہے تھے، جلا رہے تھے۔ حتیٰ کہ حیصا تیار ہوا، پھر آپ نے ڈولی سے خود پلیٹوں میں ڈال کے بچوں کے آگے رکھا۔ پھر ایک طرف بیٹھ گئے۔ ان کو کھاتا دیکھنے لگے، پھر وہ بچے ہنسنے کودنے لگے، تھوڑی دیر بعد اُٹھ کے چل دیئے تو وہ عورت کہنے لگی کاش! عمر کی بجائے تو امیر المومنین ہوتا۔ تو یہ نہیں کہا کہ وہ میں ہی ہوں۔ کہا، اماں جان جب تو امیر المومنین سے ملے گی تو مجھے بھی وہیں پائے گی۔ مجھے بھی وہیں پائے گی!!

ہائے ہائے! ان سب کی خواہش ہوتی ہے کہ اخباروں میں ہمارے نام آ جائیں کہ ہم یہ کر رہے ہیں، ہم وہ کر رہے ہیں۔ جو اللہ کے لئے کرنا ہوتا ہے تو اس کو بھی دنیا کے لئے کر دیتے ہیں۔ تو سارا کیا کرایا خراب ہو جاتا ہے۔ وہ نیکی بھی برباد ہو جاتی ہے، گناہ پہلے لازم ہوتے ہیں۔ نیکی بھی برباد ہو جاتی ہے۔ کہا، اماں! جب تو ملنے آئے گی نا، امیر المومنین سے، مجھے بھی وہیں پائے گی۔ میں بھی وہیں ہوں گا۔ نہیں بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ میں نے بچوں کو روتے ہوئے دیکھا تھا تو میرا جی چاہا کہ میں ان کو ہنستے ہوئے بھی دیکھ لوں، تو اس لئے میں اٹھ کے آیا۔

تو میرے بھائیو! اتنی بڑی...... کافروں نے کہا ایک عمر اور ہوتا، ساری دنیا میں اسلام پھیل جاتا اور میرے نبی ﷺ نے کہا، ''میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا''۔ اتنی عظیم

Marfat.com

ہستی، جن کی سلطنت اسلام کے پھیلنے کا ذریعہ بنی۔

عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سزا......

عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ گورنر تھے مصر کے، تو گھڑ دوڑ میں گھوڑا دوڑایا ان کے بیٹے نے، لوگوں نے بھی دوڑایا۔ ایک عام آدمی کا گھوڑا آگے نکل گیا تو اس کو غصہ آیا۔ عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو غصہ آیا تو اس نے اُس کو مارنا شروع کردیا۔ تو اس کے باپ نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فریاد کی۔ تو انہوں نے کہا کہ دونوں باپ بیٹے ٹاٹ کے کپڑے پہن کر پہنچو میرے پاس، گورنر مصر کو بلایا جارہا ہے۔ سارا مدینہ اکٹھا کیا، اس بچے کو بلایا، اِدھر آ......اپنا کوڑا پکڑایا، کہا مار اس کو اور اتنا مار کہ تیرا کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اس نے مارنا شروع کیا، مارنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ لوگ کہنے لگے کاش! ابھی بس کردے۔ اتنا نہ مارے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں! ماؤں نے تو آزاد جنا تھا بچوں کو، تم نے کب سے غلام بنالیا؟؟

عمر رضی اللہ عنہ......عوامی عدالت میں

جو اس طرح حکومت کرکے گیا......کھڑے ہوئے ہیں منبر پر، کہا اِسـمـعُـوا واطیـعُـوا......لوگو! میری بات سنو، میں کیا کہنے لگا ہوں اور میری اطاعت کرو۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے۔

لا نسمعوا ولا نطیعوا......

نہ تو سنیں گے اور نہ ہی فرمانبرداری کریں گے!!

کہا یہ جو تیرا کُرتا ہے، یہ ایک چادر میں نہیں بن سکتا۔ جو چادریں تقسیم ہوئی ہیں بیت المال سے۔ تیرا لمبا قد ہے، تیرا ایک چادر میں کُرتا نہیں بن سکتا۔ یہ دو چادروں سے بنا ہے۔ دوسری چادر تُو نے کہاں سے لی ہے؟ پہلے اس کا جواب دو پھر ہم تیری بات سنیں گے۔

اے ہائے! کوئی بادشاہ ہوتا تو وہیں ذبح کرادیتا نا! خلیفہ ہیں خلیفہ......

کہا، عبداللہ کہاں ہے؟ جی عبداللہ، میرا بیٹا!

کہا، جی حاضر......

Marfat.com

کہا اُٹھ، بتا تیرے باپ نے یہ چادر کہاں سے لی ہے؟

تو اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ چادر مجھے حصہ میں ملی تھی، میں نے اپنے ابا کو دے دی کہ ان کا کُرتا ایک چادر میں نہیں سِل سکتا تھا۔

کہا، تسلی ہو گئی؟......

کہا: ہاں اب تسلی ہو گئی۔ اب جو حکم دو گے سنا جائے گا، جو حکم دو گے مانا جائے گا۔

اس طرز پر حکومت کرنے کے بعد دس برس لگے حساب دینے میں۔ میں اپنی جان کا حساب کیسے دوں گا؟...... یہ اپنی جان کا حساب کیسے دیں گے؟...... جب کہ چاروں طرف ظلم ہی ظلم ہے...... ستم ہی ستم ہے...... مظلوم کی آہوں نے عرش کو ہلایا ہوا ہے...... دو چیزیں زیادہ دیر نہیں چلتیں...... ایک ظلم، ایک بے حیائی۔ بے حیائی اپنے عروج پر ہے، ظلم اپنے عروج پر ہے۔ یہ اس طرح ٹوٹیں گے جیسے انڈہ ٹوٹتا ہے۔ یہ اس طرح بہہ جائیں گے جیسے پانی پر تنکے بہہ جاتے ہیں، خس وخاشاک کی طرح اس کے نظام کو اللہ توڑے گا۔ ہماری حکومتوں میں تو طاقت نہیں۔

ساری اُمت مسلمہ گھٹنوں کے بل گری پڑی ہے۔ نہ ایمان کی طاقت، نہ عمل کی طاقت، نہ مادی طاقت...... دنیا اسباب کی دنیا ہے...... اللہ کے نبی ﷺ نے بھی خندق کی کھدائی کرائی حالانکہ جبرائیل بھی آنے والا ہے، میکائیل بھی آنے والا ہے، فرشتے بھی آنے والے ہیں...... پھر بھی خندق کہ کوئی بڑا ماہر سے ماہر جرنیل بھی ایسا نقشہ نہیں بنا سکتا۔ یہ اسباب کی دنیا ہے اس میں مادی اسباب کا ہونا بھی ضروری اور اس کے ساتھ ایمان، تقوے کا ہونا بھی ضروری۔ جو چیز بھی کم ہو گی تو نتیجہ ہمارے خلاف چلا جائے گا۔

تو میرے بھائیو! اللہ کو بادشاہ حقیقی سمجھ کر اپنی زندگی کی بنیادیں اٹھاؤ۔ جس نے ایک دن اپنے سامنے کھڑے کر کے ہم سے پوچھنا ہے کیا کر کے آئے ہو؟ کیا لے کے آئے ہو؟

عشرہ مبشرہ

ہاں، دس سال حکومت بائیس لاکھ مربع میل میں اسلام......اور اللہ کے نبی ﷺ

Marfat.com

نے کہا دنیا میں،

لوگو! میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں عمر رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں علی رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں طلحہ رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں زبیر رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

میں سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں......

یہ دس آدمی وہ ہیں جن کو آپ نے دنیا سے جانے سے پہلے سب کو گواہ بنا کر کہا کہ میں ان لوگوں پر راضی ہوں، میں ان سے خوش ہوں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کو آپ ﷺ نے ایک محفل میں کہا، ابوبکر جنتی......عمر جنتی......عثمان جنتی......علی جنتی......طلحہ جنتی......زبیر جنتی......سعد جنتی......عبدالرحمٰن جنتی......ابوعبیدہ جنتی......سعد جنتی......سعید جنتی......ان کو جنت کی بشارتیں عطا فرمائیں۔

دنیا کے خزانے......مدینے کی چوکھٹ پر

پھر اس کے بعد بائیس لاکھ مربع میل میں اسلام پھیلایا ہے اور اقوامِ عالم کے خزانے لُٹ کے مدینے میں پہنچے ہیں۔ کسریٰ کا تخت آیا، ایک سو ستر ہاتھ لمبا، ایک سو دس ہاتھ چوڑا، ترپن من تئیس سیر اس پر سونا لگا ہوا تھا اور بارہ سو تیرہ من اس پر چاندی لگی ہوئی تھی اور اس کا ڈھائی من سونے کا وزنی تاج، اس میں سر دے کے بیٹھتا تھا، اوپر سے اس زنجیر سے لٹکا ہوتا تھا، ڈھائی من وہ سر پہ تو نہیں اٹھایا جا سکتا تھا، اس طرح کے سینکڑوں، تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال ساسان کی حکومت ہے، ایران کی حکومت، یہ سارے خزانے مدینے

Marfat.com

میں پہنچے...... روم کے خزانے مدینے میں پہنچے...... اور یہ سارے خزانوں کے مالک ہونے کے بعد، اس کے کپڑے میں چودہ پیوند ہوتے تھے اور وہ مہینے میں ایک دن گوشت کھاتا تھا اور رات کو اٹھ کے رعایا کی خبر گیری کرتا تھا، اور اللہ کا نبی رضی اللہ عنہ اس سے راضی دنیا سے گیا تھا، اس سے بڑا اعزاز کیا ہو سکتا ہے؟...... دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے، بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہ ہے، بیچ میں اللہ کا رسول ﷺ ہے...... اس سے بڑی عزت اور کیا ہوگی!! ہر سلام ان دونوں پہ جاتا ہے۔ ہائے ہائے! صحابہؓ نے کہا، اب زمانہ بدل گیا ہے، مال دولت اب بہت ہوگئی، اب چاہئے عمر رضی اللہ عنہ کو تھوڑی نرمی کرے اپنے اوپر......!! ہائے ہائے نہیں نہیں! نرمی نہیں کر سکتا ہوں، جیسے میرے نبی ﷺ نے زندگی گزاری ویسے ہی گزاروں گا۔

ایک انچ نہ ادھر ہوئے نہ ادھر...... نہ ادھر نہ اُدھر...... نماز کی حالت میں خنجر لگا اور نماز سے شہادت تک پہنچے۔ اور کافر کے ہاتھوں لگا۔ جو پوری شہادت کامل ہے۔ پھر کیا ہوا؟...... جب موت کا وقت قریب ہوا تو بیٹے سے کہا، میرا سر زمین پہ رکھ دے۔ پنڈلی پہ رکھا، کہا میں کہہ رہا ہوں زمین پہ ڈال۔ انہوں نے زمین پہ رکھا، تو اپنے منہ کو مٹی میں ایسے رکھا اور یوں مَلنے لگے اور رونے لگے، کہا کہ اے میرے رب اگر تو نے عمر رضی اللہ عنہ کو معاف نہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جائے گا۔ اگر تو نے عمر رضی اللہ عنہ کو معاف نہ کیا تو عمر ہلاک ہو جائے گا۔

ہاں، میرے بھائیو! اس دھوکے کی دنیا سے باہر جھانکنے کی کوشش کرو، اندھیرے بڑھ گئے ہیں...... یہ ان لائٹوں سے دور نہیں ہوتی۔ یہ وہ شمع چاہئے جو دل میں فروزاں ہوتی ہے۔ اسے بجھے ہوئے زمانہ ہو چکا ہے۔ اندر کے اندھیرے دیکھنے کی اس وقت فرصت ہوتی ہے، جب ان جھمیلوں سے آدمی فارغ ہوتا۔ ان چیزوں نے لپیٹ لیا ہے اور جھوٹے اور کھوکھلے جہان کی چمک دمک نے اس آنے والی گھاٹیوں سے بے خبر کر دیا ہے۔ تو میرے بھائیو! اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا یہ عقلمندی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بناؤ، جو اس کا ساتھی بن گیا اس کے سارے کام بن گئے۔ اللّٰہ الصّمد...... وہ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ جو چاہو گے پوری کرے گا۔ جو چاہو گے تمہیں دے گا۔ ہر وقت تمہاری سنتا ہے، ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔

Marfat.com

ادعونی استجب لکم...... تم پکارو میں ہر وقت سنتا ہوں۔

اللہ تک پہنچنے کا راستہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی ہے۔ آپ ﷺ سارے عالم کے لئے رحمت بن کر آئے، سارے عالم کے لئے ہادی بن کر آئے۔ سارے عالم کو صراطِ مستقیم دکھانے کے لئے آئے۔ سارے نبی اپنی شریعتوں کے ساتھ بھول بھلیاں ہو گئے...... آپ ﷺ کا دین باقی، قرآن باقی، شریعت باقی...... سارے جہان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے بنایا، محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ نے ان کی مرضی سے بنایا۔

جہنم کی چیخ اور سیرت شافع محشر

میرے بھائیو! حضرت کعب نے فرمایا، جہنم ایک چیخ مارے گی، تمام فرشتے، تمام نبی، تمام ولی، تمام صدیق، تمام شہید، سارے انسان منہ کے بل زمین پر گر جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ بس اپنی ذات کا سوال ہے اور نہیں کچھ مانگتے، سوائے حضور ﷺ کی ذات گرامی کے کہ ایسے عالم میں بھی کہیں گے...... یا رب امتی یا رب امتی...... یا اللہ میری امت کو بچالے۔

حضرت کعبؓ نے فرمایا، اس وقت جب جہنم چیخ مارے گی اگر تیرے پاس ستر نبیوں کا بھی عمل ہوگا تو تو کہے گا میری نجات آج نہیں ہو سکتی، ایسے خوف کا عالم اللہ نے بنایا ہے، فرمایا اس وقت میں ہوں تمہاری سفارش کرنے والا...... وانا مبشّرھم اذا حبسوا اور جب جہنم چیخے گی اور چنگھاڑے گی اس وقت میں تمہاری سفارش کرنے والا ہوں۔

ایمان اور اسلام میں فرق

میرے بھائیو! ساری دنیا کی عزتیں اور کامیابیاں حضور ﷺ والے طریقے میں ہیں، ایمان جتنا اندر میں اترے گا، اتنا انسان مسلمان بنے گا، یاد رکھنا میرے بھائیو! بقدر ایمان ہم مسلمان ہیں اور ایمان قربانی کے ساتھ اندر میں اترتا ہے، اس لیے جب بدو آئے اور کہنے لگے: قالتِ الاعرابُ اٰمنّا...... بدوؤں نے کہا جی ہم ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے کہا، ایمان نہیں لائے، کہو اسلمنا...... مسلمان ہوئے ہیں...... ولمّا یدخل الایمان

Marfat.com

فی قلوبکم ...... ابھی ایمان تمہارے اندر نہیں اترا...... وان تطیعوا الله ورسولهٗ لا یلتکم من اعمالکم شیئًا...... ہاں اگر تم مانو گے اللہ رسول کی تو تمہارے عمل بھی خراب نہیں ہونگے ،لیکن ایمان والے وہ ہیں...... الذین امنوا باللّٰه و رسوله ثم لم یرتابوا جواللہ رسول پر ایمان لا کر پھر جم گئے۔

ساری کائنات کی عزتیں لے کر حضور پاک ﷺ دنیا میں تشریف لائے ،آپکا ہر طریقہ ساتوں زمین و آسمان سے زیادہ قیمتی ہے، میرے بھائیو اور دوستو ! حضور ﷺ والے طریقے پر زندگی کی قیمت لگے گی ،اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ میری سرداری کیسی تھی، سارے لوگ دم بخود ہیں ،کوئی نہیں بول سکتا، آپکی زبان مبارک ہلے گی اور محشر قائم ہوگا اور حساب کتاب شروع ہوگا۔

جنتی وفد

آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میری امت ہوگی جسے جنت میں داخل کیا جائے گا اور میری امت ہوگی جسے سب سے پہلے پل صراط سے گزارا جائے گا۔

وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة زمرا حتی اذا جاء وھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلٰمٌ علیکم طبتم فادخلوھا خٰلدین.

حضرت علیؓ نے کہا، یارسول اللہ یہ اللہ تعالیٰ جو کہہ رہے ہیں...... یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ...... کہ ہم وفد بنا کر تقویٰ والوں کو اپنے پاس بلائیں گے تو وفد تو سواروں کو کہتے ہیں......ما الوفد اِلّا رکب وفد ہوتا ہے جو سوار ہو کر آئے۔آپ نے فرمایا: والذی نفسی بیدہٖ ...... اے علیؓ !اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ان کیلئے جنت کی اُونٹنیاں لائی جائیں گی ،جن کے پالان سونے کے ،لگامیں زمرد کی......وشرك نعالھم نور یتلالاء اوران کے تسمے نورانی جو چمک رہے ہوں گے، کل خطوۃ منھا مد البصر......ان کا ایک ایک قدم وہاں جائے گا جہاں آنکھ جائے گی ،اور وہ اونٹنیاں ان کو اڑاتی ہوئی لے کر جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گی۔

Marfat.com

یہ محمدی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کے سانچے میں ڈھل چکے ہیں، ان کا اندر کا فکر بھی، اندر کا جذبہ بھی، اندر کا ایمان بھی، اندر کا شوق بھی حضور ﷺ والا بن گیا۔

انکسارِ نبوت کے دو عجیب واقعات

میرے بھائیو! اندر کا جذبہ بھی حضور ﷺ والا بن جائے اور حضور پاک ﷺ کا جذبہ دنیا کمانے کا نہیں تھا، بڑائی چاہنے کا نہیں تھا...... اللہ اکبر!

ایک مرتبہ آپ تشریف لے جا رہے، صحابہؓ دائیں بائیں چل رہے آپ بیچ میں چل رہے...... فجلس وہیں بیٹھ گئے، جب سارے چلے گئے پھر کھڑے ہوئے۔ اجی یہ کیا ہوا؟ کہا میرے نفس میں بڑائی کی کوئی چیز آ رہی تھی۔

میرے بھائیو! نبی میں بڑائی نہیں آیا کرتی، نبی تو معصوم ہوتا ہے، پاک ہوتا ہے لیکن یہ امت کو سکھایا جا رہا ہے، فرمایا کہ میرے اندر میں کچھ بڑائی آ رہی تھی، اس لیے میں بیٹھ گیا کہ یہ آگے چلے جائیں۔ ایک مرتبہ لباس منگوایا، کسی نے ہدیہ دیا تھا، آپ ﷺ نے جب پہنا تو بڑا خوبصورت لگ رہا تھا، فوراً اتار دیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے کیوں اتار دیا؟ آپ کو تو بڑا اچھا لگ رہا تھا فرمایا...... اِنّی اجد فی نفسی شیئًا...... ارے میرے نفس میں کوئی چیز آ رہی تھی میں نے اتار دیا۔

اندر کا جذبہ بھی حضور پاک ﷺ والا ہو جائے، آپ نے دنیا کو ٹھوکر ماری ہے...... یا صفراء یا بیضاء غیری غیری ...... اے سونا اے چاندی کسی اور کو دھوکا دے، یہ آپ کے اندر کا جذبہ ہے، یہ جذبہ بھی اندر میں بن جائے اور ظاہر بھی ڈھل جائے اور باطن بھی ڈھل جائے، دنیا سے نفرت ہو جائے، دنیا کی حقارت دل میں اتر جائے، اس جذبے پر فیصلہ ہوگا۔

......☆......

Marfat.com

سیرتِ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افادات : مولانا طارق جمیل مدظلہ

ترتیب وتشکیل : ابومحمد مخدوم زادہ شجاع آبادی

Marfat.com